

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232058

UNIVERSAL
LIBRARY

فہرست کتاب حقیقت گلزار صابری

| نمبر | مضمون |
|------|--|
| ۲ | مباح |
| ۶ | احوال خاندان شہزادہ حضرت بادشاہ و جہان محمد دوم علی احمد صابر صاحب حرمت الد علیہ |
| ۱۱ | بیان امتحان کتب حقیقت محمدیہ علیہ السلام والدہ صاحبہ وسلم |
| ۲۲ | حجۃ تالیف کتاب |
| ۲۶ | احوال جوب او پیش خیر ہر دو حضرات اعلیٰ حضرت محمد دوم و جہان او حضرت محبوب بیکانی قطب بانی جمعیۃ الداعیہ علیہم السلام |
| ۳۶ | احوال پیش خیری ہر دو حضرات اعلیٰ حضرت محمد دوم پاک فیض ہند او حضرت غوث پاک قطب عالم کا بوجہ ایشاد حضرت عالم |
| ۳۷ | احوال صاحب مجاز ہوسے بہشت شش حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا |
| ۴۰ | مختصر احوال از ولادت تا بلوغت حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ |
| ۴۳ | حضرت غوث پاکؒ والد ماجد قبلہ کا آپکو خوف اعادہ جلاں سے بعد اشراف لہجائے کا حال |
| ۴۵ | حضرت غوث پاکؒ کا اپنے والد ماجد سے بیعت توبہ حاصل کرنے اور محبوبیت کی پیش خیزی سے کابیان |
| ۴۶ | احوال معانیات و خلافت حضرت غوث پاکؒ اور کیفیت یہاں حضرت سید ابوصالح صاحب حج والد ماجد |
| ۴۷ | احوال حضرت غوث پاکؒ کا ایک سال مطلق کھانا اور خاکنے اتوہ سے کھانا کھانا متعارف ہونا اور وہ کہ شیطانیہ محفوز ہونا |
| ۴۸ | حضرت غوث پاکؒ کا ایک برس صائم رہنا پھر بعد اشراف میں تشریف لانا اور حضرت علیہ السلام کا یکے پاس آنا |
| ۵۰ | حضرت غوث پاکؒ قطب عالم کا حضرت شیخ ابوسعید مبارکؒ سے خلافت کی حاصل کرنے کا بیان |
| ۵۲ | احوال عقد شرعی حضرت غوث پاکؒ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ |
| ۵۴ | حضرت خاتون پاکؒ کا عالم جبر و میں حضرت غوث پاکؒ سے حضرت محمد علی احمد صاحب حرمت والد کی پیش خیزی کا بیان |
| ۵۵ | حضرت شہزادہ عبدالواہب صاحب جوارہ کلاں حضرت غوث پاکؒ قطب عالم کی ولادت اور خلافت کا بیان |
| ۵۶ | احوال جمعیت حضرت قطب بانی غوث احمد انصاری شہنشاہی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانیؒ صاحب کرم الطریقینؒ کی |
| ۶۲ | احوال اہل بیت حضرت شہزادہ عبدالواہب صاحب جوارہ کلاں صاحب کرم الطریقینؒ کی ولادت اور خلافت کا بیان |

| | |
|----|--|
| ۶۲ | ذکر سلسلہ شیعہ و جلیلیہ خفیہ علویہ روح خبیہ یعنی قطاب وغیرہ |
| ۶۳ | ذکر خلافت حضرت خواجہ سعید الدین حسن سنجر بن حبیب الدین شہنشاہ ہند الہوی اور پکا بنی اور شریف بن تشریف لانا |
| ۶۴ | حضرت غوث پاک اور حضرت خواجہ غریب نواز کی ملاقات ہو کر باہم ترکیب ملاوت و احزاب و انصار شریف کے انقلاب کی میل |
| ۶۵ | احوال معیت توبہ و ارشاد حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولی الارواح رحمۃ اللہ علیہ |
| ۶۶ | حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا بنی اور شریف سے روانہ ہونا |
| ۶۷ | احوال خلافت حضرت سید کبیر الدین شاہ دوایہ صاحب خلیفہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ |
| ۶۸ | بیان تشریف عارف صاحب مجاز مروج الابرار فرمودہ حضرت غوث پاک قطب عالم |
| ۶۹ | حضرت شاہ منور علیہ السلام کا حضرت سید کبیر الدین شاہ دوایہ صاحب گجرات سے خلافت کلی پانا اور نائب |
| ۷۰ | حضرت شاہ منور علیہ السلام اور حضرت شاہ منور علیہ السلام کا حضرت غوث پاک سے بیعت توبہ حاصل کرنا |
| ۷۱ | حضرت شاہ منور علیہ السلام کو حضرت غوث پاک کا ساتر ہے چہ بے برس کی عمر عطا کرنا اور شاہ منور علیہ السلام کو |
| ۷۲ | حضرت مخدوم علی احمد صاحب کی پیش جبری دینا اور حضرت غوث پاک کے وصال فرمانے کا حال |
| ۷۳ | حضرت شاہ منور علیہ السلام کا حکم حضرت شاہ دوایہ صاحب بنی اور شریف سے ال آباد کو آنا |
| ۷۴ | حضرت شاہ دوایہ صاحب کا بنی اور شریف سے شہر احمد آباد گجرات کو آنا |
| ۷۵ | حضرت شاہ منور علیہ السلام کا حضرت شاہ عبدالکیم صاحب عرف ملا فقیر اخون صا کو خلافت کلی سرفراز |
| ۷۶ | احوال حضرت شاہ عبدالکیم صاحب والد ماجد حضرت مخدوم پاک کا بنی اور شریف سے ہرات میں پہنچنا |
| ۷۷ | اور حضرت بابا صاحب کی والد ماجد کو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت شاہ عبدالکیم صاحب |
| ۷۸ | آنے کی بشارت دینا اور اونکی نکاح کی سفارش فرمانا |
| ۷۹ | حضرت ابو القاسم گرامی کا حضرت ابو الشھان مغربی سے خلافت حاصل کرنے اور تقریباً بارہ سو برس کی عمر میں |
| ۸۰ | حضرت شاہ عبدالکیم صاحب کا حضرت شاہ محمد ابو القاسم گرامی سے خلافت کلی پانا |
| ۸۱ | حضرت عبدالکیم صاحب کا شہرہ خباب بابا صاحب سے نکاح ہونا اور ابو نکاح مہم اہل ہرات کو جانا |
| ۸۲ | حضرت شاہ عبدالکیم صاحب کا بنی اور اب گمانی کو خلافت دینا اور حضرت شاہ عبدالوہاب صاحب بغداد سے |

| | |
|-----|--|
| | اپنے فرزند حضرت عبدالرحیم صاحب کے پاس تبرکات وغیرہ کا ارسال فرمانا |
| ۸۶ | ایام محل میں حضرت مخدوم علی اچھا صاحب صاحب کے انوار لائبریری کا ظہور کرنا |
| ۸۸ | حضرت غوث پاک عالم امثال بین والدہ مخدوم صاحبہ کو حضرت مخدوم پاک کی ولادت باسعادت کا مشرودہ دینا |
| ۸۹ | حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی اچھا صاحب صاحب ختم النور و السلطان الاولیاء قطب عالم اغیاث بہار رحمۃ اللہ علیہ کا تولد ہونا۔ اور حاجی برہان کافی النار ہونا |
| ۹۰ | احوال عجیب و غریب ہنگام ولادت بکر امت حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ |
| ۹۳ | حضرت مخدوم پاک کا یوم ولادت سے چہرہ جیسے چالیس روز مطلق دودہ نہ پینا۔ دیگر کو الف ایام شیرخواری |
| ۹۵ | حضرت مخدوم پاک کا ایام طفولیت میں سانپ کو ڈونگا طری کر کے داخل خانہ ان صاحبہ کی زہر پانی سے اسی طرح کرنا |
| ۹۷ | حضرت مخدوم پاک کے حالت طفل میں صبر کے احوال عجیبہ |
| ۹۸ | احوال اصال حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والی اجد حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ |
| ۱۰۰ | حضرت مخدوم پاک کا بعد وفات والد اجد اپنے کے ایک برس خاموش رہنا اور دیگر خوارق |
| ۱۰۱ | جانوں بچہ کا بوجہ صبر حضرت مخدوم پاک کے عجیب و غریب فرقہ |
| ۱۰۳ | حضرت مخدوم دو جہان کا حضرت بابا انجمن دست میں حاضر ہونیکا دلچسپ حال |
| ۱۰۴ | حضرت مخدوم پاک کا بیعت توبہ اور اجازت سے جناب بابا صاحب کے دست حق پرست پر شرف ہونا |
| ۱۰۶ | حضرت مخدوم صاحب کا بارہ برس لنگہ شریف تقسیم کرنا اور آپ مطلق نگہانا |
| ۱۰۷ | تفصیل اجلاس لنگہ شریف |
| ۱۰۸ | احوال حضرت بابا صاحب کے تین صاحبزادوں کے انتقال کرینیکا بوجہ بے ادبی گرجہ متین حضرت مخدوم پاک کی |
| ۱۰۹ | حضرت مخدوم صاحب کی والدہ ماجدہ صاحبہ کرامت سے آنا اور ایک لاکھ دیکھ کر کہ ۱۲ برس لنگہ تقسیم کیا اور آپ کچھ نوش نفرمایا حضرت بابا صاحب سے شکایت کرینیکا عجیب حال |
| ۱۱۳ | حضرت مخدوم پاک کے عقد نکاح اور عروس کو سوختہ کر دینے کا حال |
| ۱۱۵ | احوال حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم کون سا کج بیعت توبہ و حاکمیت کا |

| | |
|-----|--|
| ۱۱۵ | بکریمیت توبہ حضرت سید نظام الدین صاحب بانی دینی رحمۃ اللہ علیہ |
| ۱۱۶ | بیان خیر الایات حضرت مخدوم و جہان رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہونیکا عجیب و غریب حال |
| ۱۱۸ | حضرت مخدوم پاک کا بیعت امارت و ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ میں شرف ہونیکا بیان |
| ۱۱۹ | حضرت مخدوم پاک کو خطاب طائر باطنی ملنے کا بیان |
| ۱۲۲ | احوال حضرت مخدوم صاحب کلیر کے تشریف اوجانی کا مع علیم الدین ابدال کے |
| ۱۲۳ | حضرت بادشاہ و جہان مخدوم صاحب کلیر میں داخل ہو کر جامع مسجد کلین تعلیم و ارشاد فرمانا |
| ۱۲۴ | حضرت مخدوم پاک سے رئیس کلیر کا منہ پر ہونا۔ اور آپ کے عجیب و غریب خرقہ کا ظاہر ہونا |
| ۱۲۵ | حضرت مخدوم پاک کا مسکین کلیر کے انکار کو بخیر حضرت بابا قاسم اطلع دینا اور حضرت بابا صاحب کا مہر دوری استغنا پہنچنا۔ اور استغنا کو قاضی تبرک چاک کرنا۔ اور اوپر حضرت مخدوم پاک کا صبر فرمانا |
| ۱۲۹ | چاک شدہ استغنا حضرت بابا صاحب کی عزت میں پہنچنے کا اور بھواب اوسکے حضرت بابا صاحب کا اتنا محبت کے لئے ہر پناہ نام ذموان رئیس کلیر کے نام تحریر فرمانا |
| ۱۳۰ | حضرت بابا صاحب کے نام مبارک کو ذموان رئیس کلیر چاک کرنا اور کفر آنیز جواب لکھنا۔ |
| ۱۳۲ | حضرت مخدوم پاک بدست علیم الدین ابدال نامہ مبارک چاکشہ کو جناب بابا صاحب کی عزت میں ارسال کرنا |
| ۱۳۳ | حضرت بابا صاحب کا ذموان رئیس کلیر اور قاضی تبرک کے نسبت سے دفتر کلیر طلب کرنا |
| ۱۳۴ | بوا تمام محبت حضرت بابا صاحب قہر مخدومی کی اجازت دینا اور جلال مخدومی کا شروع ہونا |
| ۱۳۵ | کلیر پر نازلہ آنیکا حال اور جناب نصرت ساحرہ کا سحر کرنا |
| ۱۳۶ | مسجد کلیر کے رکوع میں آنے۔ اور تمام نماز کو نوز میں کے پکڑ لینے کا اور اوسمیں جانے کا بھی قہر مخدومی میں شامل ہونا |
| ۱۴۲ | قہر مخدومی سے اولیا ہمعصر کے نزول کیفیت ہو جائیکا بیان |
| ۱۴۳ | حضرت بابا صاحب کو کلیر کو قلعہ کراہیکا اور اسماعیل کے مشہور کرنے کی اولاد جنفی قدوسی کی نسبت پیشین گوئی فرمانا۔ اور شرح جامع مسجدی کلیر کا حال |

| | |
|-----|--|
| ۱۴۴ | احوال خلفا سے جناب بابا صاحب کا ذکر کیا ہے جس کا مخلص جناب بابا صاحب کا حضرت مخدوم پاک کی مزاج پر ہی کو حاضر ہونا |
| ۱۴۵ | قبر الہی کا خط کایر بنارل ہونا۔ اور جمال مخدوم کا جوش پرانا۔ |
| ۱۴۶ | اسما راخہ متیہ وریگا و عرش نہا حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ |
| ۱۴۷ | حضرت خلفا جناب بابا صاحب کا کایر سے واپس آکر حضرت بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا اور قہر مخدوم کا بیان کرنا اور اس حال کو قلمبند کرنے کی ہدایت فرمانا اور نسبت مشہور کرنے بیان ہا کے اولاد کا حقیقی نسب پرستی |
| ۱۴۸ | حضرت بابا صاحب کا اپنے خلفا کو مکتوب نگاہ کر کے تصنیف حضرت غوث پاک کا معائنہ کرنا جس میں شیخی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیاء مرقوم |
| ۱۴۹ | اور یہ مکتوب نگاہ احداث المعارف تصنیف حضرت خواجہ غریب نواز احمد الہولی کا دیکھنا۔ جس میں تمام پیش خیران حضرت مخدوم پاک کے مع دیگر احوال و تہذیب کا ذکر ہے۔ |
| ۱۵۰ | سید امام الدین صاحب کا جبکہ نذر کلیر شریف میں، اور امام صاحب کے نام سے شہرہ بین مفصل بیان |
| ۱۵۱ | حضرت قطب القطب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا سرائے فرار سید امام الدین صاحب کے ہنگام میں نکالنے کی بات کے بنا پر حفاظت جسم مقدس حضرت مخدوم پاک کے قبل سے بحفاظت آجہ رکھوا دینا |
| ۱۵۲ | آبادی کا کایر کا ابتدائی تاریخی حال یعنی سنہ ۸۲۰ھ راجہ کرم ہاں سے اسد تک |
| ۱۵۳ | احوال شاہ ولی کا نقش قہر کایر کے خوف سے بھڑو جناب بابا صاحب عرشی اور سیا کر کے |
| ۱۵۴ | احوال حضرات اولیاء، معصومیت اقلیم کا بنا بر مزاج پر ہی حضرت مخدوم پاک کے انیکا |
| ۱۵۵ | بیان خلافت جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ |
| ۱۵۶ | احوال خلافت حضرت سلطان المشائخ سیاف نظام الدین صاحب اقطاب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ |
| ۱۵۷ | احوال حضرات اولیاء معصومیت اقلیم کا حضرت مخدوم پاک کے مزاج پر ہی کو حاضر ہونے کا |
| ۱۵۸ | حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ و الیہ کا خدمت میں حضرت مخدوم پاک کے حاضر ہونا کو رعیت تو |
| ۱۵۹ | و خلافت و ارشاد سے مستفیض ہونا۔ اور حکم جناب مخدوم پاک کے پاک پٹن شریف کو جانا اور اس کا نسب |
| ۱۶۰ | احوال حضرت مخدوم پاک کے مزاج پر ہی کو حضرت اولیاء معصومیت اقلیم کے حاضر ہونا |

| | |
|-----|---|
| ۱۸۴ | جناب بابا صاحب کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کو جمع تبرکات معذوۃ او مکتوبات مغفوضہ وغیرہ کا عطا فرمانا اور جناب بابا صاحب کا دوبارہ اشاعت احوال خودی نسبت اولاد خفی قدوس کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب سے پیش گوئی فرمانا |
| ۱۸۵ | احوال وصال جناب بابا صاحب - ذکر ازدواج و اولاد جناب بابا صاحب |
| ۱۸۶ | جناب بابا صاحب کے خلفا اور مریدوں جن والہ و القاطب کے احوال و تعداد |
| ۱۸۷ | احوال حضرت ولایت روح جانیہ ممتاز کردہ جناب بابا صاحب |
| ۱۸۸ | احوال و فیضان حضرت شاہ شیخ فرید کبیر بابا صاحب سہو العالمی قطب عالم اغیاث ہند |
| ۱۸۹ | حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا پاکپٹن شریف سے پیران کا شریف کو روانہ ہونیکا حال |
| ۱۹۰ | حضرت سلطان نظام الدین صاحب قطاب دہلوی کا پاکپٹن میں اگر جناب بابا صاحب کے وفینہ ثانی کرینیکا حال |
| ۱۹۱ | ذکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا پاکپٹن سے اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب دہلی سے حضرت مخدوم صاحب کی حضورین حاضر ہونیکا - اور کیفیت خلافت کل حضرت خواجہ شمس الدین صاحب |
| ۱۹۲ | حضرت مخدوم بابا کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کو شاہ ولایت کرنے کا حال |
| ۱۹۳ | احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحب کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب تعالیم کیفیت روح جانیہ کے بیان |
| ۱۹۴ | حلیہ مبارک حضرت مخدوم بابا |
| ۲۰۰ | احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا حضرت مخدوم بابا سے تعلیم پانچواں جناب مخدوم صاحب کے اوقات شہانہ روزگار |
| ۲۰۳ | احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحب کے خلیفہ سے ایک برات کا جو زیر اویہ قید کر دیکھی تھی رانی بنانا |
| ۲۰۵ | احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحب کی محبوبیت کا حکم حضرت مخدوم بابا |
| ۲۰۹ | احوال حضرت سلطان مخی کو حضرت خواجہ قطب صاحب کا جناب بابا صاحب کے پائی انداز کو ہشتی دروازہ کو میرپنیکا |
| ۲۱۰ | احوال پیش خیزی فرمودہ حضرت خواجہ قطب صاحب نسبت تعمیر دروازہ ہشتی واقع پاکپٹن شریف |
| ۲۱۱ | احوال تیاری و فہرست نورہ جناب بابا صاحب اور حضرت سلطان مخی صاحب کے لنگر شریف کا شروع ہونا |
| ۲۱۲ | احوال خانائے حضرت سلطان مخی صاحب کے قلب میں نسبت حضرت بابا کے خطرہ پیدا ہونیکا |
| ۲۱۳ | احوال اوقات شہانہ یوم کے نماز اور خور و نوش حضرت مخدوم صاحب اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے تعلیم |

| | |
|-----|---|
| ۲۱۷ | احوال حبس کبیر یعنی جہ بے بس قبرین رہنا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کا |
| ۲۲۱ | احوال خواجہ شمس الدین صاحب کا حبس کبیر سے باہر آنے کا |
| ۲۲۲ | احکامات وصیت امیر حضرت مخدوم پاک۔ اور سولالات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے |
| ۲۲۳ | احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا حکم حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم پاک کے قلعہ امیر کو جانیکا اور علامہ الدین غوری کو امیر کی لڑائی میں فتح دلوانیکا |
| ۲۲۹ | احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا امیر سے کلا نیکا اور حضرت مخدوم پاک کی وفات اور کفین اور غار جنازہ اور حسب تقدیر کے اس پاس دو سنگ سرخ الیسا دہ کر کے کایر تے روانہ ہونیکا |
| ۲۳۴ | احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا صحرانی فرما میں پہونچکر بیدار ہونیکا اور سیر کرتے ہوئے پانی پیت پہونچنے کا اور شمشیر تیار ہی گوہر کا آغاز اور ترقی اور خوارق جناب مخدوم صاحب کا بیان کرنا |
| ۲۵۰ | احوال حضرت شاہ جلال الدین صاحب قلندر ثالث کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا اور بیعت امامت و ارشاد سے خاندان صاحبہ چشتیہ میں مشرف ہونے کا |
| ۲۵۲ | احوال حبس کبیر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ |
| ۱۱ | احوال خشک بجلی گرانہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا |
| ۲۵۳ | احوال وفات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ |
| ۲۵۴ | احوال حضرت شاہ عبدالحق صاحب رودوی کا بمقام پانی پت حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کی بیعت میں حاضر ہونیکا اور بیعت توبہ و خلافت و امامت و ارشاد سے مع دیگر مراتب کے ممتاز ہونیکا |
| ۲۵۷ | احوال حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحب کا واسطے لینے قوشہ کے کایر شریف کو جانیکا |
| ۲۶۰ | احوال حضرت مخدوم شاہ نورالحق صاحب رودوی زندان ہر یکہ جس کبیر جہ ہاگل دیگل کا |
| ۲۶۲ | احوال حضرت شاہ عبدالحق صاحب کے خرقہ سے مردہ کا زندہ ہونا اور قوشہ کا شہرت پذیر ہونا |
| ۲۶۳ | احوال وفات حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ |
| ۲۶۴ | احوال عقد نکاح اور قول فرزند ان اور پیش جہا ہونا مخدوم کی حضرت شاہ عبدالحق صاحب سے |

| | |
|-----|---|
| ۲۶۵ | احوال حضرت اسمعیل صاحب اور مخدوم صفی اللہ صاحب کا مخدوم شاہ عبدالحق صاحب فیضیاب ہونیکا |
| ۲۶۶ | احوال ولادت اور بیعت اور خلافت کلی حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق بطن ابو لایت کا |
| ۲۶۸ | احوال نکاح اور جس کی حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق کا اور وفات علیم اللہ ابدال کی حاضریہ بنابر الیقین |
| ۲۶۹ | احوال خوارق اور وفات حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحب کا |
| ۲۷۰ | بیان آداب مزار مقدس حضرت شیخ عارف کامل علاء الغفرم والمرتبه نسبت دارمندی |
| ۲۷۲ | احوال ولادت و بیعت و خلافت کی جس کی حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صاحب |
| ۲۷۴ | احوال شیخ خیری حضرت شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی مجدد قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ |
| ۲۷۵ | احوال بیعت اور خلافت کلی حضرت مشکات ابدال کی شاہ عبد القدوس گنگوہی مجدد قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ |
| ۲۷۸ | احوال جس کی حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صاحب کا اور وصال فریاد حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق صاحب |
| ۲۷۹ | خوفہ عجیب حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحب کا یعنی اب انتقال فرما کر تہہ برس زندہ رہے اور پھر انتقال فرمایا |
| ۲۸۰ | احوال جس کی حضرت قطب عالم صاحب گنگوہی اور بیعت حضرت شاہ جلال الدین تہانی سیڑی |
| ۲۸۱ | احوال وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صاحب کا اور حضرت قطب عالم صاحب کے بحرم روحان حاضریہ ہونیکا |
| ۲۸۲ | حضرت قطب عالم صاحب کا ایک وقت میں شتر جبکہ بحرم موجود ہونیکا دلچسپ احوال |
| ۲۸۳ | احوال حضرت قطب عالم صاحب کی نفضل میں موجب حکم حضرت مخدوم بابک جمال الدین ابدال کے حاضر ہونیکا |
| ۲۸۴ | احوال بیعت نکردنہ نجیب النساء کا خلفا حضرت قطب عالم صاحب سے بباغت ہوئے فیض حضرت بادشاہ دوجہان قدیم بابک کے اور حال دوجہان اکبر کے غائب ہوئے حضرت قطب عالم صاحب کا |
| ۲۸۵ | حضرت قطب عالم صاحب کا اپنے خلفا بارہ معرفت خدا سوال فرمایا اور حضرت شاہ جلال الدین تہانی کا کثرت آمیز جواب دیا |
| ۲۸۶ | احوال حضرت قطب عالم صاحب کے خرقہ اوچاد میں آجائیکا۔ اور نجیب النساء گنگوہی میں آجائیکا۔ اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانی کی بے طاعتی کا مرقعہ الاجازہ کلی ہونیکا۔ اور اولیاء عام خلق اللہ کا بنابر دینہ ثانی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطب عالم اغیار ہند کے |
| | حضور اکرم کوں کا زیر زمین سوختہ سے اور ہر حاضر ہونیکا |

| | |
|-----|---|
| ۳۰۱ | احوال حضرت قطب عالم صاحب کابری اویسیا ہمہ منبر دہنہ ثانی حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم پاک کے کلیہ شریف کو جائیکا۔ اور عبد الرزاق چمنہاوی کا بانکا شرکت دہنہ ثانی کے بادل مسیح ہو جائیکا |
| ۳۰۲ | بیان تمنعہ و سبب یعنی القطار استین |
| ۳۰۳ | احوال کل حضرت اولیاء وغیرہ کا جسم مبارک حضرت مخدوم پاک کو معائنہ کرنا |
| ۳۰۴ | حضرت قطب عالم صاحب کا عطف فرمانا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم اپنے اولیاء کی نسبت پیش خیزی فرمائی ہے کہ سات معجزے جو اور انبیاء علیہم السلام وقوع میں آئے وہ میری امت کے اولیاء بصورتہ خوارق ظہور میں آویگی اور ان شانہ ان خرقوں کی تفصیل |
| ۳۰۵ | ہنگام دہنہ حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم پاک کے عجیب اسرار کا معائنہ میں آنا۔ اور راجح مطہرات کا شریک ہونا |
| ۳۰۶ | احوال حضرت قطب عالم صاحب کیسے وزیر اقب رہے۔ اور وزیر احمد سح حضرت بادشاہ دو جهان پر چوبلی گئے بنو اگر گنگوہ شریف کو روانہ ہو جائیکا |
| ۳۰۷ | احوال حضرت منکبہ ای کیسے کیو اسطے قطب عالم صاحب کا نامہ اوٹھانا اور اسکا عجیب معجزہ۔ |
| ۳۰۸ | احوال حضرت قطب عالم صاحب کے گنگوہ پہونگار محفل راگ میں حال وجد طاری ہوا اور خاندان جہشتیہ میں راگ فاش ہونے کا |
| ۳۰۹ | احوال حضرت قطب عالم صاحب کے بہاد کلیہ شریف جائیکا اور روضہ شریف پختہ ہونے کا |
| ۳۱۰ | احوال محمد خلافت اور معمول حاضر ہوئے حضرت امین حضرت جلال الدین صاحب نیسری اور حضرت شاہ نظام الدین صاحب اور حضرت شاہ ابوسید صاحب گوبی۔ اور حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی اور حضرت شاہ شیخ داہ بھصا صاحب |
| ۳۱۱ | اور حضرت شاہ ابوالکاسم صاحب اور حضرت میران سید شاہ بہیکہ صاحب اور حضرت شاہ عنایت جوہر صاحب اور حضرت شاہ عبدالکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہم۔ |
| ۳۱۲ | اور حضرت میان غلام شاہ صاحب اور حضرت پیر سنگھ شہر فیہا شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاہ |
| ۳۱۳ | اور فقیر شاہ محمد حسن صاحب بری مواف کتاب نیا۔ اور نسبت فقیر کے پیشین گوئی فرمانا مادی برحق کو |

| | |
|-------|--|
| ۳۲۸ | احوال اعتراض کرنے مولوی محمد ربانی اور مولوی احمد یحییٰ فاضلون کا مجلس عام بغداد شریف میں روز ملاقات حضرت محبوب بیک صاحب اور حضرت خواجہ غریب نواز کے۔ اور سوالات معترضین پر جو بارہ ارادت و فضائل دونوں طرف کے جواب دینے کا |
| ۳۲۹ | احوال عجیبہ ردو خاندان حنفیہ ولایت روح جذبہ و صفات کشف کوئی وہب کا حضرت اوم سے اسدم تک جسمین قطب غوث و تبدل نقیب رقیب نجیب وغیرہ کا شرح بیان ہے |
| ۳۳۱ | احوال خلفائے فقیر مولف کتاب ہذا |
| ۳۳۹ | احوال حضرت خواجہ غریب نواز کے ہندوستان میں رونق افروز ہونیکا۔ اور زمین بیان ہذا حکمران ہندوستان کا ازراعی بیہودہ تا اندم ہر ایک بادشاہ کا تاریخی بیان اور ہر ایک بادشاہ کے عہد میں جو حضرات اولیائے خاندان صابریہ عالیہ و قادریہ و نظامیہ و حنفیہ کے تھے اونکا تاریخی احوال اور جس تسلسل سے بادشاہ بقاعدہ باطنی حکمران اور مغزول کے جاسٹے ہوتے اونکا دلچسپ بیان۔ |
| ۳۴۲ | احوال خلافت کلہی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین اوشی پنجیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ |
| ۳۴۲ | احوال صدور خوارق عجیبہ نزار نقاس حضرت محمد و پاک رحمۃ اللہ علیہ |
| ۳۴۹ | تقریظ |
| ۳۴۷ | فضائل تلاوت کتاب حقیقت گلزار صابری |
| ۳۴۸ | قطعات تاریخ الطبائع کتاب ہذا |
| ۳۴۱ | رسالہ بیزخیہ |
| ۳۵۱ | رسالہ وصل عرفان محمدی |
| (۳۵۱) | رسالہ فیضان حسنیہ در بیان کبچ غدش |

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

این کتاب مشتمل بر خلاصه کلام علامه العبد المذنب صاحب کرامت حضرت امام رضا علیه السلام است که در کتاب «الاصابیر» درج شده است. صاحب کرامت حضرت امام رضا علیه السلام

حقیقت کلام اصحاب

این کتاب مشتمل بر خلاصه کلام علامه العبد المذنب صاحب کرامت حضرت امام رضا علیه السلام است که در کتاب «الاصابیر» درج شده است. صاحب کرامت حضرت امام رضا علیه السلام

مطبع و افکار کربلا
در کربلا

موجبِ حال جزاءِ الاحسانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے سینا کر مرتبہ صفات

حقیقی کا حاصل کر کے وصلِ ذاتِ بحث سے ہو کر مقامِ لاعلمی میں موجود شمار کیے گئے ہیں

اِنَّ فِيْ جَسَدِ اَدَمٍ لِّمُضْغَةٍ وَفِي الْمُضْغَةِ نَوَادٍ وَفِي الْفَوَادِ

قَلْبٌ وَفِي الْقَلْبِ رُوْحٌ وَفِي الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ

خَفِيٌّ وَفِي الْخَفِيِّ اَخْفٰی وَفِي اَخْفٰی اَكْثَبُ

حضرت سرور کائنات غلامِ موجودات مغفور مخلوقات صاحبِ مقام قلابِ توسلین

اَوْ اَدْنٰی اَحْمَدُ بنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے شہرہ لَوْلَا اَنْتَ لَمْ

خَلَقْتُ اَفْلَا اَنْتَ کَا سِرِّ حَدِیْثِ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ

کُلُّهُمْ مِنْ نُّوْرِ دِیْنِی کی نویدِ طالبانِ دیدار کو حکمِ حُجْنِ اقربِ الیہِ مِنْ

جَبَلِ النُّوْرِ یَدِیْہِ کی سنائی اور اپنی آپ اَحْمَدُ بلا مہم اور عَرَبِیْ بلا عین

فرا کر فیوضِ ساتھ صورتِ روحانی اور حقیقتِ معنوی کے باطن میں حضرت علیؑ کو اللہ

کے ظاہر ہو کر حدِیْثِ لِحْجَمِکَ لِحْجَمِیْ وَدَمَّکَ دَمِّیْ وَجِسْمَکَ

جِسْمِیْ وَرُوْحَکَ رُوْحِیْ کی خصوصیت لگا کر بر سرِ مجلسِ نامِ حکم

لَا یَعْرِفُ اللّٰہُ اِلَّا اَنَا وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُنِیْ اِلَّا اللّٰہُ وَعَلِیٌّ وَلَا

یَعْرِفُ عَلِیًّا اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَا سَنَادِیَا اور مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

اور اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَالْتَبَاتِ

الْبَابِ کی تعلیمِ سلیم سے ہدایت صراطِ مستقیم کی فرا کر حیاتِ النبیؐ کا مرتبہ

اپنی ذاتِ خاص پر تحقیق کر لیا اور خُطَابِ وَمَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقِیْ

فَہُوَاْ لِیْ اور لَقِبِ عَلَمَاءِ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کا

نسبت جملہ صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے مختصر یا کثیر بقیم شد ہی اور مستتر شد ہی اور پیری اور پیری کو
 اِنَّ الَّذِيْنَ يَبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يَبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ كِيْ دِلَالَتِ
 بحکم وابتغوا اليه الوسيلة ۵ کے تا یوم القیام جاری کیا اور ہر ایک کو حصہ دولت عرفان
 و من عرف نفسه فقد عرف ربه کا بموجب وعدہ واللہ لا یضیع أجر
 المحسنین ۵ کے علی الدوام عطا فرمایا **منجمل** اور شخصات بابریاں تاہجان بنا ہی شریعت
 و سالکان ہر طریقہ منزل رسیدن و لایت فوت عارفان سر حقیقت فضیلت یافتگان یا ک
 تعبداً و یا ک نستعین ۵ اھل الصراط المستقیم ۵ خصوصیت داران واللہ
 یختص برحمۃ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۵ تاجداران و تلوکات
 بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والمرات
 و کثیر الصابین ۵ واقامت درزیدان یا قیہا الذین امنوا استجیبوا بالصلی
 و الصلوۃ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِیْنَ ۵ خطاب داران و ان کانت لکثیرۃ الا علی
 الذین ہدی اللہ ۵ منصفان و من الناس من یخزین دون اللہ انداد
 یحبونہم کحب اللہ ۵ والذین امنوا شد حباً للہ ۵ پسند نزل فایتما
 تولوا فتم وجہ اللہ ۵ ہرگز ان و ما اھل بہ لغیر اللہ ۵ مشتاقان وعدہ
 الذین یظنون انہم ملأوا ربہم و انہم الیہ راجعون ۵ خاصان
 خصوصیت فا ذکرونی اذ کرم واشکروا لی ولا تکفروا ۵ بہرہ مند ان
 یوتی الحکمۃ من یشاء ۵ و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیر کثیراً
 و ما یدکر الا اولو الالباب ۵ تارکان شوکت و جاہ زمین للناس حب
 الشهوات من النساء والبنین والقناطر المقطرات من الذهب والفضۃ
 والخیل المسومۃ و لا نعام و الحرب ذلک متاع الدنیا واللہ عندہ
 حسن الثاب ۵ کے یہ و **حضرات** علاء خاندان مصطفوی سلالہ دو دوان رضوی

قدوة سالکین طریق چشتیه اسوه خاصان فریق اقیه صدر نشین مجلس الفقراء الذین
 اُخْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ
 أَغْنِيَاءَ مِنَ الْعَقْفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَاقًا تَجَادَرُ
 مَحَلَّ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ
 فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ماه سپهر گرامت
 مهر فلک هدایت کعبه رباب جهد و ریاضت قبله اصحاب زهد و رشادت محبوب بجانی مخدوم انامی برمان الفضلاء
 سلطان الاولیاء و سید اربابان قل ان کنتم تحبون الله فانلتعنونی فیحبکم الله و
 و یطیعوا امرکم و کان کنتم خیرا امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون
 عن المنکر و تؤمنون بالله و عیون سرنامه امامت خاتم اسناد ولایت امیر و بیران
 قضا و قدر موجود بصفات جمیع قهر افسرده تاج بخشایان عالم ناسوت شایسته قبض کشایان
 مقام ملکوت افضل الفضلاء اولئک علیهم صلوة من دینهم و رحمته و اولئک
 هم المهندون و اکمل الکمل و ما خلقت الجن و الانس الا ليعبدون و
 باعث عروج مرتبه جبروت موجب حصول درجات لاهوت و ماهوت ناز فرمائی حضرت وحدت راز
 افشای جناب احدیت یک تاز میدان لامکان شهباز بلند پرواز سدره المنتهای عرفان
 زبده اعطان کان تو لو اقولوا اشهدوا باننا مسلمون و عده واقفان لن
 تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و مع ان جود و سخا منبع حلم و حیاء تنکیر عاصیان
 سرایان قصیر شفاعت خواه بر صغیر و کبیر چاره ساز درد مندان ظاہر و باطن معاونت پرواز گرفتار
 رخ و محن سردار صفوی اصفیای نادیده کرده اقیاد لیل امتحین کفیل الطالبین نقاد و واصلان العالین
 و سادہ نشین عاشقان خدایین ربناهای کاملان با صدق و یقین بدایت فرمائی عارفان کاملین شهبان
 دارین خسرو خسروان کونین یعنی حضرت بادشاه دوجہان مخدوم
 علام الدین علی احمد صاحب کلیری ختم اللہ الا ولح

سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث بند رحمتہ اللہ علیہ وجناب قطب بانی غوث الصمدی بانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب بھائی کریم الطریقین
حسنی حسینی قدس سرہ العزیز کی نتیجہ آفرینش ہیشود ہزار عالم کے ہیں

| | | |
|--|---|--|
| حضرت مخدوم مخدوم جہان منظر شان جلال کردگار کیا ہی ان دونوں میں رنگ آمیز دونوں یہ آپس میں مغز و پخت رنگ و بواخا گل گیرنگ ہے انکی نسبت سے ٹپکتی ہی مزید گلشن توحید گلچین ہیں یہ موسیٰ عمران کے یہ ہمراہ ہیں دونوں صاحب منظر تکمیل ہیں رنگ سے انکے جہان رنگین ہوا مغربی و مشرقی ان کے غلام یہ الوہیت کے دونوں ہیں چمن وہ و مطالب اسکے یہ مطلوب ہے جام اون کے کو پلا دیتا ہی یہ | غوث اعظم قطب الاولیاء زمان غوث اعظم عارف باللہ ہیں عطر صورت بوئی معنی ریز ہے فیض ان کے کھلے گلزار ہیں راز انکا آتش یک سنگ ہے ہیں یہ دوسرا الہی کے ظہور گلبن تفسیر کے گلچین ہیں یہ ہمارے یہ نغمہ ایک ساز ہیں کاملیت میں یہ بے تمثیل ہیں رنگ سے انکی جہان رنگین ہوا اور جنوبی اور شمالی لاکلام راز دار انکی نسبت ہے حسن وہ محبوب ہیں اسکے یہ محبوب ہے | حضرت صابر علی عالی تبار غوث اعظم مرشد دلخواہ ہیں غیب گہ سے یہ خدا کی دوست ہیں فقر سے انکی رشادت دار ہیں نسبت سیرنگی ذات و حید ہیں یہ دونوں ہی کے شمع نور وادی ایمین کے یہ شہباز ہیں الغرض آپس میں ہم آواز ہیں ہو سے انکی مغز عالم ہے تبار ہو سے انکی نافہ دار چین ہوا کچھ بیان بتوانیں مجھ سے حسن دانہ کار انکی حسب کا ہے حسن فقر و انکی کو جلا دیتا ہے یہ |
|--|---|--|

احوال خفائی حال حضرت مخدوم دو جہان

حضرات صوفیان صافی نہاد پاک سیرت اور راویان حوال کاملان حق پرست کا اسل مر پر
اتفاق کہ احوال کیفی ظاہری اور باطنی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر
صاحب کلیدی ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند قدسنا اللہ تعالیٰ
باسمہ اہم الاقرین کلمہ فصل دستیاب نہیں ہوا ہوزیر فرمای صفحہ تحریر ہوتا باعث اس کا گوش گزار

مصطفیٰ زبیر بن ابی
سہیل

سلطان التارکین قدس سرہ العزیز اور جناب شاہ عبدالاکبر صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صبا قدوسی کشفی

مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کہ ان دونوں حضرات والا صفات نے ہر ایک خاندان بنسویہ صاحبان مجاز
مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان سلسلہ اسل مشتقہ خلفار راشدین جناب شرف الخاق
احسن الوجود حضرت مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں جمیع صاحبان مجاز مرفوع الاجازت
اپنی اپنی زبانہ **اوس** کو ہر تبار معرفت اور علو المصاب شرفان حقیقت کو ساتھ تمام کمال مرتبہ
بیعت امان اور جوارت اور اجاز اور ارشاد کے مع دفاق اور نکات تفرہ اور شروط اور قیود مرغیہ درجہ
خلافت ناجی معتبرہ اور اوراد منطبقہ اور شجرات متحققہ اور تبرکات ملبوسا وغیرہ دیگر شیا ہر قسم اور
مکتوبات مندرجہ کیفیت ظاہر اور باطن ہر ایک **حضرات** پیران نظام کے سلسلہ مرفوع الاجازت
میں حاصل فرمایا اور ہر ایک بزرگ اجازت فرمایا الیٰ فی وقت اجازت دینی کے یہ کلام زبان مبارک سی ارشاد
فرمایا کہ ہمتیں واسطہ سے خبر اس امانت تفویض کرنیکی بنام تنہاری حکم حکم معلوم ہوتی چلی آئی ہے ۵

| | | |
|---|---|---|
| نسبت مرفوع جسکو ہو حصول ای حسن بخشی بارشاد دقیق دی کتاب راز فقر چارہ راز چودہ خانوادہ کا کہلا جو علی احمد کا ہی داخل طریق زود تر ہو زود تر قطب فرید جو طلسم آباد خانہ واکرے یہ نظارت ہی خوش آئی لاکلام میں یہ گلزار نبوت کی بہار ہے ہماری واسطہ جام سرور | ہے وہ اس ارشاد نامی کار رسول اوش ہذا ید اللہ شان نے نور میں روشن تر از صد مہر و ماہ دام صابر کے بحکم کردگار اوس سعادت کیش کا حق ہی رفیق جسکی قسمت میں اونکا انتسا سلسلہ مخدوم کا برپا کرے قادری نسبت ہی محبوبی شریعت رنگ و بو انکا ہی محبوبی بکار نقشبندی ہی ہمارا ہی طریق | حق تعالیٰ نے ہمیں چودہ طریق اوس شہنشاہ نقیس آن نے دلچسپ اوس نور سے آئی ضیا ہم سحر گاہ ازل سے ہیں شکار اس طریقے میں جو ہو طالب مرید وہ سپہر فقر کا ہے آفتاب ہے نظامی سلسلہ اپنا نظام عاشق و معشوق میں پیران حشمت غوث اعظم کی غلامی کا حضور خوب خوش آیا ہمیں یہ فریق |
|---|---|---|

| | | |
|---|---|--|
| نقشبندی سرخوش ذوق فنا ذوق ہی دلیں ہمارے حساب سلسلہ شاہ اویسی پی حسن بو جہتا وہ ہی کہ جسکو غور ہے رنگ ہر ایک بظاہر غیر ہے کوئی سرمست شراب صداقت کوئی اپنی بودی کرتا ہی سیر کوئی دلہی کا خراب نام ہے کوئی بندہ مظهر ارشاد کا ذکر ہے اوسکا بجز شمار راز کی یہ بات بس حسن | بجنہر پھولیش از فکر سوا نسبت شاہ مدد مست ہے روز اول سے ہمارا ہی حسن الغرض ہر ایک ہی رنگ غیر گرچہ باطن گاہ میں ایک سیر کوئی پابند شہادت گاہ ہے کوئی اپنی آپ کو سمجھے ہے غیر کوئی قم کا مست احیائی ناز پرور اس خدا کی داد کا انقیاء اور اصفیا ہر دم حسن اس بیان بند کر اپنا دہن | سہو و ددی کبر و یہ کمال ہے ہمارے گلستان کی رنگ و بو نسبت ہر خانوادہ اور ہے ہر نسب پر دار کا آہنگ غیر کوئی مست بادۂ ذات و صفات کوئی غیب الغیب آگاہ ہے کوئی سبحانی کا مست جام ہے طوبہ پر کوئی ترانی کا شکار فکر کے اوسکے طریقے سونہرا دیکھتے رہتے ہیں یہ پیو لاپین اور علی الخصوص اودن |
|---|---|--|

دونوں حضرات بابرکات والا صفائے اس خاندان منبع العرفان سلسلہ عالیہ قدوسیہ
صابرہ چشتیہ کو کہ منصب شہنشاہی ولایت حمان صفا علو العزم والمزہ رفیع الاجازت کا
اس خاندان فیض بنیان میں بوجہ کاملہ متحقق ہے اس تسلسل فیض مسلسل شجرہ حاصل فرما کر انقباض

| | | |
|--|---|---|
| عالم جاری فرمایا ہے اہیات جس چین میں چار سو سنبل ہو اوس چین کون شائق جاتی زلف کب معشوق خسار پر روی رنگین نقش ایجابی نگاہ صابرہ سلسلہ ایک جام ہے یہ طریقہ سرسبر انوار | یہ چین ہے سیر گاہ کا ملان جس چین میں رنگ بوی گل نہو زینت رخسار ہی گیسوی یار مستعد دعوی تکرار پر اس چین کا پھول پھول چاہی حسن نام صابرہ عظم نام رنگ و بوی نور تازہ حسن | یہ چین جلوہ گاہ واصلان اوس چین کی سیر کسکو بہائی خوبی گلزار ہے سنبل بہار زلف مشکین بوی امکانی بکا احمد صابرہ شہنشاہ زمیں صابرہ سلسلہ گلزار ہے صابرہ سلسلہ پیو لاپین |
|--|---|---|

حضرت محمد و م شامشاه فقر
صاحب سرمایہ جذب و سلوک
حسانان فقر و ان کے نور
مہر احمد ہے نبوت کی بشیر
احمد صابو نسب دارینی
ہیں جو وہ مہر ولایت شانہ زیب
لافتا الہی کی تیغ آبدار
مست ہیں گنجشکر کے جام سے
قطبین کا فقر خوش آیا انہیں
شاہ اجیر کی جہان کے بارشاہ
حضرت خواجہ معین الدین سے
غوثی و قطبی جنہوں کی داد ہے
تاقیامت یہ طریق بے نظیر
غوثی و قطبی و ابدالی کا نور
یہ طریقہ ہی پسند مصطفیٰ
اس چمن باغبان مولا علی
دیدہ مینا جسی بخشی الہ
ای حسن جو ہی پترند ہو بدوش
کلف و شہی اس طریقہ کی مدام

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

بادشاہ فقر مہر و ماہ فقر
تاجدار و تاج بختائے ملوک
جس لوہ فرما ہی زیادہ طور سے
مہر صابو ہے ولایت کی ضمیمہ
زینت سجادہ مولا علی
ہیں وہی اب تک اثر بخش نہیں
گنج شکر کے خلیفہ نامدا
جام سے حضرت کے اچھے نام سے
آپ کا جلوہ بہت بہایا و نہیں
رہنمائی راہ صاف لا الہ
فقر کے واقف ہوئی آئین سے
داد ہی امداد ہی ارشاد ہے
غوثی و قطبی کا ہو نیکا بشیر
اس طریقے میں رہیں گاہ بالضرور
سلسلہ ہے پسند مرقضی
اس چمن کا غنچہ و گل ہر دلی
وہ علی احمد کا دیکھئے عزیز جاہ
اس طریقہ کا وہی ہے کلف و شہ
ای حسن تجہیر تعین ہے لا کلام

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

حضرت محمد

جو ہوا محمد و م صابو کا غلام
و سنگیراوسکے ہو بارہ امام

حضرت محمد
فیضان اللہ علیہ السلام
موجود ہیں

بیان انتقال کیفیات عرفان حقیقت محیہ صلعم

روزانہ ایان حقیقت و رازداران معرفت جانو اور آگاہ ہو کہ حضرت رسالت پناہ مہبط سراسر سبحان
الذی استویٰ نور دانوار فاؤخی الی عبدہ ماؤخی احمد مجتبیٰ محیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ و اصحابہ وسلم نے جو گوہر نایاب معرفت اور ذریعہ بہای عرفان حقیقت کا کہ حضرت مولا
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اس خاندان میں خلفا راشدین اپنی سہ عطا فرمایا اہم مقام

| | | |
|----------------------------|----------------------------|-------------------------|
| معنی صورت فروش کر دگا | مصطفیٰ ہے صورت معنی نگار | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ ہے سرب سر وجود | مصطفیٰ ہے جلوہ دار شہو | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ ہے شاہ شان جہا | مصطفیٰ ہے بادشاہ کائنات | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ نور تعین آخری | مصطفیٰ شان شیون اولی | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| آج تک ہی بسر تیل رازدار | مصطفیٰ کے راز سے حیرت بکا | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| بادہ خور رہی حیرت اسرا کا | جب دیکھا معاملہ دستار کا | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ کا سر ہے سر کبریا | مصطفیٰ کا راز ہے راز خدا | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ کی واسطہ ہی کن فکان | مصطفیٰ کی واسطہ دونوں جہان | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ انوار حق لاریب ہے | مصطفیٰ اسرار غیب الغیب ہے | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ پر آپ کو شہید کیا | بہ خدا نے مصطفیٰ پیکر کیا | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| مصطفیٰ کی شان میں رو نما | غیب و اشرہا دت میں خدا | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| ہے محمد آخرین دربارین | نام احمد اولین سرکارین | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| احمد مسل ہے بے ریٹ گمان | باد نور کردگار دو جہان | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| احمد مسل سرا پا نور نور | احمد مسل تجلی ظہور | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| احمد بے میم طور ذات ہے | احمد بے میم نور ذات ہے | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| احمد مسل صفات اک ذات | احمد مسل تجلی صفات | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |

احمد بے بیم ہی نورِ الہ
 احمد مرسل نہایت پایہ دار
 اول و آخر ظہورِ احمدی
 نورِ احمد نورِ شمعِ راہِ هُو
 نورِ احمد کا جہکنا ہی تمام
 نورِ احمد کا یہ فرشِ عرش ہے
 نورِ احمد کا ہدایت کا رہے
 نورِ احمد گر نہ تاجِ سلوہ گر
 نورِ احمد جلوہ کوئین ہے
 نورِ احمد رہنمائی مستقیم
 نورِ احمد جلوہ بخشِ عرشِ گاہ
 نورِ احمد نام زدِ وحدت ہوا
 نورِ احمد سے منور دو جہاں
 نورِ احمد مشعلِ راہِ طریق
 نورِ احمد سے منور مانتاب
 یہ تن خاکی ہے طورِ احمدی
 نورِ احمد مشعلِ ایمان ہے
 نورِ احمد نورِ اللہ الصمد
 کب احِ احمد میں ہے رنگِ وفا
 یہ تجلی متعدد بالذات ہے
 رات سے سجا اپنی حسن

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

احمد بے بیم ہے طورِ الہ
 احمد مرسل ہدایت سایہ دار
 ظاہر و باطن حضورِ احمدی
 نورِ احمد جلوہ در گاہِ هُو
 نورِ احمد کا چمکتا ہی تمام
 نورِ احمد کا یہ فرشِ عرش ہے
 نورِ احمد رشد کا دربار ہے
 کون دیتا حضرت حق کی خبر
 نورِ احمد مایہ دارین ہے
 نورِ احمد رنگ گلزارِ نعیم
 نورِ احمد شمع نورِ لا الہ
 نورِ احمد مشعل کثرت ہوا
 نورِ احمد ہے محل کن فکان
 نورِ احمد رہنما ہر طریق
 نورِ احمد سے مجلی آفتاب
 یہ دل صافی ہے نورِ احمدی
 نورِ احمد جلوہ عسرفان ہے
 نورِ احمد مشعل افروزِ احد
 دور تر ہے انسی آہنگِ وئی
 یہ تجلی سایہ ایک رات ہی
 ہی بہر صورتِ موت کا وطن

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم

جب ہویت غیب بہر ظہور
اپنی جلوہ پر جو دالی ایک نظر
جب خودی میں آکے دیکھا آپ کو
نام اوسکا احمد مرسل کیا
بس ہو معلوم پہ اس راز سے
نازی ہی صورت گر شان نیا
عاشق و معشوق ہیں ایک راز بخش
باطن و ظاہر ہیں دونوں ایک طرا
حسن ہر دم شمع ناز افروز ہے
حسن عشق آپس میں نون جلوہ زیب
حسن صورت عشق معنی کا چمن
شاہ غیبی حضرت وحدت میں آ
نسبت احمد کہ لا الہ الا
مصطفیٰ میں جب ہو فانی علی
اس فنا کے باب میں خیر البشر
لحمہ دھنی روح دھنی یاد
شغل برزخ کو پھوڑا ی تنگ
مصطفیٰ کو اوسنی پایا اسی حسن

صالحی و صالحہ

صالحی و صالحہ

صالحی و صالحہ

آئی وحدت میں تجلی بخش نور
ہو گئی فی الفور خود سے بخیر
آپ کو پایا رسول راز کو
سب کمال اپنا اوسی سیدم
اس تجلی نیا زونا زب
نازی سی ظاہر ہوئی آن نیا
ہیں یہ دو ایک نعمت اک آواز بخش
رنگ بخش جلوہ ناز و نیا
عشق ہر ساعت نیا زاموز ہے
جلوہ فرماوینگے تار و رسیب
اپنی اپنی رنگ پر اسی حسن
آپ اپنی آپ پر شیدا ہوا
کب پہلا اوس سے ہر ایک آگاہ ہے
تب ہو وہ پیشوا ہر ولی
دی گئے ہیں لحمہ دھنی خیر
آپ کو اس یاد سے دل شاد کر
ہے یہی شغل عجائب شغل ہو
جسنی بوجہ پیر کامل کا سخن

صالحی و صالحہ

صالحی و صالحہ

صالحی و صالحہ

اوس خواص بحر معرفت نے وہی دُرُخشا ہوا عرفان روحی حضرت امام خواجگان خواجہ حسن
صاحب محنت علیہ السلام نے انہیں غلامی میں رحمت فرمایا اور اوس شناوریا حقیقت نے وہی

اس خاندان میں خلفا غلام اپنی سے عنایت فرمایا اور اس شنای بحر حقیقت وہی دُرّ ابدار عرفان روحی
 حضرت **خواجہ فضیل بن عیاض** صناموسی صفا رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا سعید
 اپنی سے بخشش فرمایا اور اس مسند نشین شریعت وہی گوہر شاہوار عرفان روحی حضرت **خواجہ سلطان**
ابراہیم بن ادہم بلخی صاحب محیط العاصر رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفای اکمل اپنی سے عطا فرمایا
 اور اس شہنشاہ اقلیم طریقت وہی لُؤ لُوی بے نظیر عرفان روحی حضرت **خواجہ سدید الدین**
حذیفۃ المرحشی کن الکعبہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا عزیز اپنی سے مرحمت فرمایا اور اس
 کریم دولت معرفت وہی دُرّیہ عرفان روحی حضرت **خواجہ امین الدین صاحب ہیمۃ البصری**
 سپرد ملائک رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا کبار اپنی سے لطف فرمایا اور اس فرمانروای مملکت معرفت
 وہی لُؤ لُوی تابدار عرفان روحی حضرت **خواجہ علو ممشاد صاب** دینوری کون آباد رحمۃ اللہ علیہ کو
 اس خاندان میں خلفا راشدین اپنے سے مرحمت فرمایا اور اس تخت نشین منکر امت وہی گوہر مکنون عرفان روحی
 حضرت **خواجہ ابوسعحاق صاحبی** سجانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا نبین خلفا سعید
 اپنی عنایت فرمایا۔ اور اس جلوہ فرما تخت ولایت وہی دُرّیہ بہای عرفان روحی حضرت **خواجہ ابوالحسن**
صاحب ابدال اولین حشمتی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفای گرامی اپنی سے مرحمت فرمایا
 اور اس مسند آرای مملکت شریعت وہی لُؤ لُوی جان بخش عرفان روحی حضرت **خواجہ محمد زاید**
مقبول حشمتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفای رشید اپنی سے عطا فرمایا اور اس
 تاج ارتخت حقیقت وہی دُرّیکتای عرفان روحی حضرت **خواجہ ناصر الدین ابویوسف صاب**
 حشمتی سردی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفای گرامی اپنی سے بخشش فرمایا۔ اور اس شاہ تخت
 آرای کرامت وہی لُؤ لُوی مغر عرفان روحی حضرت **خواجہ قطب الدین مودود حشمتی**
 صاحب شہنشاہ الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفای عزیز اپنی سے مرحمت فرمایا
 اور اس تخت نشین لایت حقیقت وہی گوہر عظیم النظار عرفان روحی حضرت **خواجہ حاجی شریف**
نہرنی صاحب نفی القضا معلق رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا کاملین اپنی سے

عنایت فرمایا۔ اور اوس بڑے التاج ولایت وہی دے دیے بہائی عرفان روحی حضرت خواجہ عثمان
 مارونی صاحب شتی تکفیر الخلاصی تکبیر الامانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا عظام اپنی
 عطا فرمایا۔ اور اوس تاج بخش خسروان ملک محترنے وہی گوہر نایاب عرفان روحی حضرت خواجہ
 معین الدین حسن بنجر حشیتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفا امر
 رحمۃ اللہ علیہ کو سخاندان علیشاہین خلفای رشید اپنی سے عنایت فرمایا۔ اور اوس شہنشاہ مملکت کو
 وہی لوہی شاہوار عرفان روحی حضرت قطب قطاب خواجہ قطب الدین صاحب تختیا
 کاکی دہلوی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا سعب اپنی سے محنت فرمایا۔ اور اوس
 اقلیم حقیقت وہی دے را شرف عرفان روحی حضرت خواجہ شاہ شیخ فرید گنجشکر بابر صاحب
 قطب عالم سعید العالمین اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفای رشید اپنی سے عنایت فرمایا
 اور اوس تاج بخش مسند نشینان معرفت وہی گوہر بنظر عرفان روحی حضرت بادشاہ دو جہان
 مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفا عظام اپنی سے محنت فرمایا

اشعار حضرت مولف قدس سرہ

| | | |
|--|--|--|
| <p>حضرت مخدوم شان لا الہ محو ذات کبریا لیل و نہار وہ فرید الدین کے سرچمن فقر قطب الدین کے چادر مٹی سیکڑوں اوکی کرامتیں جلی رشد او کا فقر کا گلزار ہے حضرت صابر علاء الدین کو حضرت صابو میں ستر ذات ہو</p> | <p>پروہ عظمت پہ رکھتی بین نگاہ بوستان فقر احمد کی بہار گنجشکر کے چمن کے یاسمین وہ معین الدین کے نسبت فرست لکھ گیا ہی ہر زمانہ کا ولی فقر او کا وادی تاتا رہے ای فقیر و بوجہ لو تم بوجہ لو حضرت صابو میں خود آیات ہو</p> | <p>حضرت مخدوم شان لا الہ محو ذات کبریا لیل و نہار وہ فرید الدین کے سرچمن فقر قطب الدین کے چادر مٹی سیکڑوں اوکی کرامتیں جلی رشد او کا فقر کا گلزار ہے حضرت صابر علاء الدین کو حضرت صابو میں ستر ذات ہو</p> |
|--|--|--|

حضرت صابر جمال اللہ ہین

حضرت صابر جلال اللہ ہین

حضرت صابر ہین یا ہو کے ظہور
آن او نکی ذوالفقار صفدری
بفت اقلیم او نسی رنگین ہیا
ہر پریشہ ہمای ساید

حضرت صابر تجلی زریب نو
شان او نکی جلو بخش جیدی
مند او ن کے رشد سے ایمان بکا
فیض او ن کے سر مایہ دار

اور اوس کو ہر بخش اقلیم حقیقت فی وہی دُرِ کنون عرفان روحی خواجہ شیخ شمس الدین صاحب ترکہ پانی پتی شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کو اور کوئی خلیفہ جزا حضرت نہ تھے اس خاندان نواز ش فرمایا۔ اور اوس شہنشاہ مملکت ولایت وہی گوہر شاہ ہوا عرفان روحی حضرت شاہ جلال الدین صاحب پانی پتی کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ کو کہ اور خلیفہ اس جناب ہی نہیں ہو سکتا۔ انہیں کرم فرمایا۔ اور اوس بادشاہ تخت نشین ولایت وہی گوہر ظہیر عرفان روحی حضرت موم شاہ شیخ نور الحق احمد خیر الحق صاحب رد ولوی زندان پیر رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں خلفای سعید پانی سے عطا فرمایا۔ اور اوس شہنشاہ ملک معرفت وہی گوہر بی بکا عرفان روحی حضرت شاہ شیخ عارف حبیب صاحب بطن ولایت کو اس خاندان میں خلفا اعز از انبی لطف فرمایا اور اوس شہر یاسندر ولایت وہی دُرِ شاہ ہوا عرفان روحی حضرت شاہ کمال الدین محمد حبیبی صاحب عیسوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان میں اور کوئی خلیفہ ان حضرت نہوی مرحمت فرمایا۔ اور اوس تخت نشین مملکت وہی گوہر بے مانند عرفان روحی حضرت مشکلا کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب صاحب کنگوھی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ جد امجد فقیر مولف کتاب ہذا کو اس خاندان میں کہ اور کوئی خلیفہ اس جناب ہی نہیں غایت فرمایا۔ اور چونکہ اس جناب مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت کا حامل خاندان میں حاصل کیا کہ مجتہد تعلیم اور مجدد کیفیت باطن کے ہیں سوچئے اس صد نشین چار باش ولایت جمہور کفایت مرتبہ شہنشاہی ولایت سے شاہ جلال الدین صاحب

اس خاندان میں اور ہر دو خاندان حنفیہ علوی اور چند سلاسل میں تعلیمات کیفیات ولایت روح
 جذبہ انواع انواع کے تصرفات حضرت شاہ شیخ عبدالحق صاحب عرف شیخ زین اولین ولایت
 روح جذبہ رحمتہ اللہ علیہ فرزند کلان اپنی یعنی جد امجد اس فقیر مولف کتاب ہذا کو ساڑھی سترہ سو خلفا
 راشدین اپنی لطف فرمایا۔ اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب ممدوح وہی نو نو عیدیم المثل عرفان وحی
 حضرت شاہ نظام الدین صاحب لکھی وجہ سلطان رحمتہ اللہ علیہ اس خاندان میں
 یہی ایک خلیفہ اس جناب ہوی کرم فرمایا۔ اور اس سریر آرائی ولایت طریقت وہی گوہر عرفان وحی
 حضرت شاہ شیخ ابوسعید صاحب گنگوہی بہت رسول رحمتہ اللہ علیہ اس خاندان میں خلفا
 عزیز امی عنایت فرمایا۔ اور اس گوہر نثار خزانہ معرفت نے وہی درجے بہای عرفان روحی حضرت
 شاہ شیخ محمد صادق صاحب گنگوہی صادق مثال رحمتہ اللہ علیہ کو اس خاندان میں
 کہ اوں حضرت سے یہی اور کوئی خلیفہ نہ تھے محبت فرمایا۔ اور صاحب جاہ و جلال مسند حقیقت نے
 وہی گوہر گیتی افروز عرفان روحی حضرت شاہ شیخ وادجی صاحب گنگوہی رحیم دل
 رحمتہ اللہ علیہ اس خاندان میں خلفا سعید اپنی سے عنایت فرمایا۔ اور اوں شہر شاہ دلا شریعت نے
 وہی در شاہوار عرفان وحی حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صدی انیسٹھوی رحمتہ اللہ علیہ
 اس خاندان میں خلفا کبیر اپنی سے لطف فرمایا۔ اور اس خسرو ملک طریقت نے وہی گوہر عرفان روحی حضرت سید
 محمد سعید صاحب عرف میران سید شاہ ہمیکہ صاحب فی الواجا ابو جود
 رحمتہ اللہ علیہ اس خاندان میں خلفا عظام اپنی عطا فرمایا اور اس شاہ کو نینج وہی نو نو عیدیم المثل عرفان وحی
 حضرت شاہ عنایت جیو صاحب بہلول پوری ذوالقوة المتین رحمتہ اللہ علیہ اس خاندان میں
 خلفا شیعہ اپنی سے کرم فرمایا۔ اور اس شہر یار مسند کرامت نے وہی لعل جہان افروز عرفان روحی حضرت
 شاہ عبد الکریم شاہ صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صاحب مصطفیٰ ابو
 جد امجد فقیر مولف کتاب ہذا کو اس خاندان میں خلفا عظام اپنی
 محبت فرمایا۔ اور چونکہ یہ جناب ہی مثل حضرت مشکاکشا بندگی شاہ عبد القدر وس صاحب گنگوہی

قطب عالم و ستیگر سلطان التا کریم رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی زمانہ میں حضرات صاحب کرامت و رفیع الاجازت علو العزم
 و المرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات بعضے خاندان عجیبہ و اپنی خاندان نسبی حضرت شاہ عبدالمجید
 صاحب عرف شیخ زین اولین ولایت روح جدیدہ فرزند گلان حضرت قطب عالم صاحب موصوفین مرتبہ
 صاحب کرامت و رفیع الاجازت علو العزم و المرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات پر امام مجتہد حضرت مستفیض بہین
 اوس داور نعمت ہابی کو نینج وہی لعل رخشان عرفان روحی مع جملہ کیفیات شہنشاہی ولایت بالوف
 الوالوین مراتب بطن تعلیمات ایضاً ولایت روح جدیدہ بقفوف تصرفات قوت باطن او جمیع تبرکات مفاد
 معنویہ حضرت پیران عظام جمیع سلاسل کے حضرت علی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب
 معصوم قطب زمانی مصطفیٰ بادی رحمۃ اللہ علیہ فرزند گلان اپنی کو کہ عمومی شفیق اس
 کشف بردار مولف کتاب کے تہہ خلفائی گرامی اپنی سے جملہ خاندان میں عنایت فرمایا۔
 اور اوس فیاض و اختصاص وہی لعل عالم تاب عرفان روحی مع جمہ کیفیات باطنی اور مینا شہنشاہی
 ولایت اور مفاد معنویہ موصوفہ بالاکہ جناب پیر و مرشد بادی برحق حضرت قافلہ سالکان سلسلہ
 محمدی نوح کشی نشینان واسطہ محبوبی پشت و پناہ مرتبہ قطب لاقطابی شرافت و ستگاہ درجہ غوثیت و افرا
 دیدن بہتان ملکوت شمع شبستان جبروت لامع تجلیات لاموت مستغرق بادہ سرور باہوت مظہر جامع نظم اہر
 جمع الجمع مرجع کاملان توکل و قنع عیسیٰ مہرگان عشق الہی موسیٰ سالکان دیدار حقیقت اکاہی بادہ حقیقت
 حضرات مجازیب قوت جاوہر اقطاب رقیب نجیب خلیل کعبہ اصحاب حقیقت وکیل حوصلہ ارباب معرفت۔
 امام حضور خوانان ہصل ولایت ملک اعلام مفتیان و سادہ طریقت باشرعیت ساتی تنگان بادہ
 توحید باقی ببقای ذات واجب التفرید معنی اغنیای الغناء غنی النفس معطی عطا اللہ
 بنس باقی ہو سطر مور و صفات الوہیت مصدر نشان واحدیت نردبان بام حضرت وحدت
 نسیم گلستان حضرت احدیت پیر و ستیگر و شہنشاہ حضرت شاہ محمد امیر صاحب صاحب حق
 قطب الارشاد و رحمۃ اللہ علیہ کو خلفائی رشید اپنی سے جملہ خاندان میں عطا فرمایا۔
 اور اوس امیر و جہان عامی جاودان نے وہی لعل رخشان عرفان روحی مع جمیع کیفیات

الوان تلویں باطن اور مناصب ہمنشاہی ولایت حمان صفات اور ملج مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ بطن جمیع مفاد ضامہ یعنی اسناد خلافت نامچا معتبرہ اور شجرات مستحقہ اور تبرکات متبرکہ
اور یتوبات مندرجہ احوال ظاہری اور کوائف باطنی بدقائق و نکات مراتبات امانت اور عوالت
اور اجازت بشرط مستمرہ و قیود مرعیہ بموجب حکم حضرت سرور کائنات مہر موجودات احمد مجتبیٰ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے خلفائی کبیر اپنی سے جملہ خساندان میں سے
کفش بردار فقیر شاہ محمد حسن صابری حشمتی مشرب قدوسی نسب
حنفی مذہب مؤلف کتاب ہدایہ کو مرحمت فرمایا۔ اور اس بہرہ مند نعمت با
دایں چہ وہی لعل جان افروز عرفان روحی اپنی خلفا کو حکم حضرت الحق بادی مطلق مع جمیع
حفظ مراتب و لوازمات موصوفہ و مراسمات محدودہ کے عطا فرمایا اور آئندہ کو بھی بامر باطن طالب
صادق و اصل مرشد کو عنایت کرتا رہیگا نظم مؤلف نامدار

| | |
|-----------------------------|------------------------------|
| صوفیان صاف دل صافی نہاد | عارفان پاک طینت پاک زاد |
| ہمایتی ہیں شیخ کو دریاے ہو | بوجہ تین میں شیخ کو صہبای ہو |
| شیخ ہے صورت نما احمدی | شیخ ہے معنی فروش سودی |
| جسکو ہو دیدار احمد کا خیال | آنہ او سکا ہے مرشد کا جمال |
| مظہر مرشد ہے مرآۃ رسول | مظہر مرشد ہی آیات رسول |
| ای فقیر و مرشد کا مل ہے کیا | مرشد کا مل ہے نور مصطفیٰ |
| روز و شب ارشاد کا پابند ہو | ہر زمان تبلیغ سے خورسند ہو |
| دولت ارشاد ہو او کے نصیب | ہو علم او سکا بمیدان حبیب |
| آپ احمد صورت مرشد بنا | طالبون کی واسطے ہے رونا |
| جسنی بوجہ مرشد آگاہ کو | اوسنی بوجہ احمد و اللہ کو |
| شیخ ہی سر ہو یتیم نور ہو | نور ہو سزا قدم منظور ہو |

مرشد کا مل ہے نور مصطفیٰ

مرشد کا مل ہے نور مصطفیٰ

مظہر مرث کہ رشتہ اتار ہے
 مظہر شیخ اجل ہے طورِ حق
 شیخ کامل کو نہ سمجھو غیر ذات
 شیخ ہے ہر ہفت منزل کا بشیر
 جو حقیقت شیخ دین کی پا گیا
 مرکزِ خاکی ہے تا عظمت سرا
 شیخ کامل سے لگاؤ دیاں تم
 شیخ کو اس نو سرا میں پاؤ تم
 گر بقا منظور ہے تجھ کو فتا
 شیخ میں جو مرد فانی ہو گیا
 اس طلسم شیخ سے آگاہ ہو
 شکل برزخ سے خدا پاؤ گی تم
 ای فقیر و شغل برزخ کی شرب
 شغل برزخ جب کرو گے چند رو
 جبکہ اس شغلِ عجب میں آؤ گے
 جب اثر بخشی گا یہ شغلِ عجیب
 جس بنی مرشد آپ کو پایا حسن
 یہ جو ہے کیسی منتہی
 یہ جو ہے نشہ ہر اصفیا
 ہم تہن اسی طالبو یہ کہہ چکے
 شیخ کی شکل کدائی میں حسن

مظہر مرث

مظہر مرث

مظہر مرث

احمد بے میم کا اسرار ہے
 جسم خاکی شیخ کا ہی نورِ حق
 شیخ کامل ہے رسالتِ صفا
 شیخ ہی رازِ الہی کا خبیر
 وہ حقیقت ذو الملتین کی پا گیا
 دیکھ لو نورِ محمد جا بجا
 پست بالا اور ویرانِ تم
 منزلِ اسفل سے بالا جاؤ تم
 شیخ کی صورت میں تو ہو جانا
 یہ سمجھو تم وہ باقی ہو گیا
 اس سمجھ سے عارفِ بالائے ہو
 شغل برزخ سے صفا پاؤ گے تم
 مست کر دیوی گی تم کو جیسا
 آپ ہو جاؤ گے تم برزخِ فروز
 آپ کو خود آپ مرثہ پاؤ گے
 یک بیک مل جائیگا تم سے حبیب
 وہ ہوا انوارِ احمد کا چمن
 یہ سمجھو دولت ہر مبتدی
 یہ سمجھو ہستی ہر اتقیا
 حق نپاؤ گے جب نہ اس شغل کے
 رنگ دکھلا تا وہ گل پرین

مظہر مرث

مظہر مرث

میرا اہل دانش
میرا اہل علم

گرچہ وہ ہر رنگ و بو سے پاک ہے
جب محی کو حسن سے ربط دو
جب محی کو حسن مل جائیگا
ہے یہ ایک ستر اہی کا ظہور
اس معنی کو متوفیق خدایا
دوسرے فاروق نے پایا
تیسرے احمد حسن نے پایا
چوتھی صورت شیخ بن بیٹا فریق
پاک طینت پاگل بیدار ہے
ایک مدت تک رہی پابند جذب
ہو ل بیٹھے چون و چن پر خیال
غیر مشرب ہو ل بیٹھے تھے
غیر حق اونکو نہیں دکھلائی تھا
شیخ کی صورت میں وہ آئینہ
خورد و نوش پوش سے بیزار ہے
جب ہوا فیض نبوت و سنگبر
ایک شب مجھ کو ہوا حکم الہ
باندہ دی پٹیکے خلافت کے بسر
میں یہ شایان خلافت امی حسن
گلشن ارشاد کے گلچین میں یہ
انغرض مینی حکم و الجلال

شیخ
میرا

پر تجلی گاہ اوسکی خاک ہے
نام تم بوجہ ہو گے میرا دوستو
نام میرا اہل دانش پائینگے
بوجہنا اسکا ہی طالب کو ضرور
پا گیا عبد الرؤف باصفا
جذب اوسکو ہو گیا سراپا
شیخ کی صورت میں جذب پایا
جذب میں جا کر ہوا ایسا فریق
صاف باطن تھے بہت ہوشیار
بجبر بچو لیش لے چن جذب
دیکھتے رہتے تھے شان و الجلال
اپنی ہستی کو مٹا بیٹھے تھے وہ
جو منظر ہر ادیکے آگے آئی تھا
دیکھتے تھے جلوہ پروردگار
فکر و ذکر یار میں خود یار تھے
خوش کیا سبے سلوک پذیر
تو خلیفہ کر حسن انکو پگاہ
دیر مت کر دے خلافت زود تر
ان سے پہو لیکار شاد کا چمن
صاحب ارشاد آن و این ہیں
زود تر لکھ کر خلافت کی مثال

شیخ

رضی اللہ

۱۰

بارگاہِ حضرت صابو مین جا

بیٹہ پائین مزارِ حق مینا

خرقے بخشی باند ہے غمائے بسر

کروئے اپنے ظیفے زود تر

یا الہی بیہ خلیفے باصفا

ہوئیں مقبول جناب کیو یا

سبب تالیف کتاب

ایک روز حضرت پیر و مرشدِ رمادی برحق نے ارشاد فرمایا کہ ایک ہزار سال ظہورِ صفاتِ ظاہر کا ہوتا ہے اور اوس مدت میں حضراتِ اولیاءِ عظام اوس زمانہ کو کیفیاتِ ظاہری یعنی خرقہ عادت علی التواتر پود صفت عام صادر ہوتی ہیں اور کیفیتِ باطنی عرصہ راز میں کمالی تمام حاصل ہوتی ہے۔ اور ایک ہزار برس صفا باطن کا ظہور رہتا اوس عرصہ میں اولیاءِ کرام اوس زمانہ کو کیفیتِ باطن جلد کمال و تمام وصول ہوتی ہے اور خوارقِ بوضاحت خاص سرزد ہوتی ہیں اس واسطے عروج زمانہ صفاتِ باطن میں حوالہ حضرت زمانہ صفاتِ ظاہر کا گوش زد خاص و عام کیا جاتا چنانچہ یہ فقیر شاہ محمد حسن صابوی مؤلف کتابِ ہذا حالات و وجوب اور امکان اور اعیان ثانی حضرت بادشاہِ دو جہانِ مخدوم علاء الدین علی احمد صاحبِ صابری قطبِ عالمِ اغیاءِ ہند ختم اللہ الارواح سلطانِ الاولیاءِ رحمۃ اللہ علیہ اور جنابِ قطبِ ربانی غوث الصمدانی شیخ محمد الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوبِ جانی کریم الطوفین حسنی حسینی قدس سرہ العزیز کا تین سو مکاتیبِ خطاب یعنی کتبِ معنوتہ سے بسببِ تمام و محنتِ لاکھام کہ تاریخِ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۰ شمسی ۱۲ مئی روز جمعہ بعد نماز جمعہ آخرِ ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۰ ہجری تک فقیر نے اخذ کر کے عبارتِ سلیس و منظم غوثِ جویش برس میں مرتب ہو زون کیا بنامِ نہادِ حقیقت کلزارِ صابری کے زینبش اور زینت افزای صفحہ تحریر کرتا ہی شائقانِ احوال اور سامعانِ محبتِ خصال کو سرگرم اتحاد بناتا

احوال و وجوب اور پیش خبری ہر دو حضرتِ اعنی حضرتِ مخدوم دو جہان اور حضرتِ محبوبِ جانی قطبِ زمانہ رحمۃ اللہ علیہم

مخدوم صاحبِ کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ مکتوبِ خطاب کشف الغیوب تصنیف اپنی مین

مکتوبِ خطاب کشف الغیوب تصنیف اپنی مین

تحریر فرماتے ہیں کہ شریعت تاریخ گیارہویں ماہ ربیع الثانی کو پیری کو میں تلاوت درود شریف دہائی میں
مشغول تھا اور قریب نصف شب گزرجی تھکہ ظاف عادت غلبہ نوم کا نہایت طاری ہوا ہرچند
چاہتا تھا کہ بقدر معمول تلاوت کر لی جاو لیکن سیطرح غلبہ نوم سے نجات نہیں ملی لاجپا یہ کہ طرف
کیفیت باطن کے متوجہ ہوا اور سوقت باطن الہام ہوا کہ ترک کرو اس تلاوت کو اور رجوع
ہو جاؤ طرف عالم رویا کے کہ عائنہ اسرار عجیب کا ہونیوالا اور اوس کی کیفیت میں عالم ملکوت منکشف
ہوا اور بہت جلد عالم ملکوت سے عام حیرت میں گزر ہوا ایک بل غم دیکھا کہ لغات انوار شاخ و برگ
ہر ایک درخت کے تجلیا طور سے مشابہ ہے۔ اور بہار فرحت خیز و مان کی روح کو ایسی تروتازگی
بخش رہی کہ اوس کے سرور کی کیفیات عرفان تغلی فرما رہے ہیں اور صرف ملائکہ اپنے اپنے
تحلیہ تہجیب اور تحجیب میں مشغول ہیں اور ارواح حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
منتظر کسی ایسی امر کے ہیں کہ جس کے انکشاف پر قدرت حاصل نہیں اور ارواح حضرات اولیا
رحمۃ اللہ علیہ (جو عالم ناسوت رحلت فرما چکے تھے) بزبان حال فرما رہے ہیں کہ کاشکے ہم ہی یہ کیفیت عالم
حیات میں حاصل کرتے اور ارواح حضرات اولیا (جو عالم ناسوت میں تشریف رکھتے تھے) اوپر
یہ حال طاری ہے کہ ایک لحظہ کیسے ایک حال پر قرار نہیں طرفہ العین میں کیسے مہربان حضرت
وعدت ساتھ کیسے لطف کے وصل ہوتا ہے کہ اویس وقت ہر ایک بصورت حضوت حبیب
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہو کر
فانی الرسول ہو جاتے ہیں اور ایک سانس لینے کے بعد اوس حال سے فراغ ہونے نہیں پاتا کہ میں
حضرت احدیت صرفہ میں ایسی کیفیت عجیب سے قرب ہوتا ہی کہ عالم ناسوت میں حضرت شیخ کی تعلیم
مطلوع ہو کر ایک تد سے مشاق اور تمند اوس تجلی ذاتی کے ہو رہے تھے اور ارواح حضرات
اولیا زمانہ استقبال کو کہ جو بعد اوس زمانہ کے عالم امکان میں تشریف لائے تھے یہ کیفیت مزید
میتاق کی تجدید ہو رہی تھی یہ حال دیکھ کر میں نے ایک جگہ تامل کیا کہ حضرات اولیا
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاس آکر مجھ سے فرمایا کہ حضرات

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمہاری منتظر ہیں اور وہاں
 یہاں سے زیادہ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو اپنی مہراہ
 لیکے دیکھا ایک **موتی کا نیمہ** تیار اور اوس میں تخت تجل بجا ہے اوس تخت تجمل پر حضرت سرور
 کائنات مقرر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
 تشریف فرما ہیں اور گیارہ حضرات اہلبیت خطام اور صحابہ کرام میں سے حاضرین مجھ کو یکے کے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ای فرزند تین روز کے بعد تو یہی مہراہ
 پاس آجائیگا مگر معائنہ اور مشاہدہ اس عالم کا عالم ناسوت میں قلمبند کر کے آنا چاہی ہم ارشاد
 شکر میں آداب بجالایا اور قصہ بیٹھنے کا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مجھ کو اپنی
 سامنی تخت مبارک کے بٹھلایا۔ تھوڑی عرصہ میں دیکھا کہ محفل چار طرف بیٹھی ہوئی ہے اور وہاں اربع
 مقدسہ آگیں چمچے آتے آتے قریب تخت مبارک آ پہنچیں جو **روح اطہر** کہ آگ تھی اوس میں
 لون سفید مثل الماس کے منور تھا اور دوسرے **روح اقدس** جو چمچے تھی اوس میں لون
 سرخ مثل یاقوت کے لمعان تھا پہلی **روح** کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ الفاظ زبان
 مبارک سے فرما کر اپنی سید زانو پر بٹھالیا **وَالْغُظَّامُ الْمِصْطَقُ** اور دوسری **روح**
 کو یہ الفاظ فرما کر اپنی اوٹے زانو پر بٹھالیا **وَالْحَدِّبُ الْمُصْطَقُ** اور حضرت امما
 حسن اور امام حسین رحمۃ اللہ علیہم کی جانب خطاب کر کے فرمایا کہ **قُرَّةُ الْعَيْنَيْنِ**
 جسوقت ہم سب نے محضر نامہ تمہاری شہادت پر بخوشنودی ہرین لگاؤ گی عین عالم خیال پریشانی
 امت میں جبرئیل امین نے خوش خبری سنائی تھی کہ ان دونوں شہیدین کی اولاد میں دو
 ارجح ساتھ شان جمال اور جلال کے پیدا کیجاوینگے جسکے باعث تاقیام عالم مستحکم اسلام کی میوگی
 اور وہ دونوں ارجح مقدسہ یہی ہیں جو روح کہ سید ہی زانو پر بیٹھے ہے صاحب مقام فنا فی الرسول
 کی ہے کہ مرتبہ نبوت کہلایا جاتا ہے نبوت شان رحم کی ہے نام اسکا عالم ناسوت میں
 غوث یا **قطب عالم** ہوگا اس روح کو میرے جسم سے مناسبت اس سے ارشاد

عظیم نور میں آویجا اور یہ روح جو اولیٰ زانو پر بیٹھی ہے ظہور اسکا بعد غوث پاک
قدس عالم کے جو نام کا مخدوم علی احمد صابر ہوگا اسکو مرتبہ لایب کا اتم حاصل ہوگا کہ ولایت
شان قہر کی ہے اسے تخریب منکران اور حاسدان دین کی ہوگی یہ فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تخت سے نیچے تشریف لے آئے اور مجھ کو حالت نوم سے افاقہ ہوا ابیات مولف

| | |
|---|---|
| <p>یون روایت کرتے ہیں حال مثال صورت تصویر تھا حیرت بکار اوس شب صورت نمائی یارین میں گیانا سوئے جبروت کو جلوہ گاہ حضرت اللہ میں رنگ و بوی ذات کا پہلا چمن لوٹتی پرتی ہے مثل بادہ خوار نرگس شہلا کی مستی دیکھ دیکھ دیدہ مینا میں مینائی پٹری یہ گل و غنچہ نہیں سوسن نہیں احمد بے میم کی ہے بارگاہ اس چمن کا ساقی و دل ہے وہی اس چمن کا ہی وہی غنچہ کہلا اس چمن کا نرگس حیران وہی اس چمن کا نسترن نسترن سب اوسیکے سیم سے سیمیں بن قمری اوسکا وصف ہر دم گائی ہے</p> | <p>حضرت جعفر امام صدیق قال ایک شب میں مست فکر کردگار بے تحاشا اوس شب اسرار میں نسبت شیخ اجل سے مست ہو میں گیا دربار خاص شاہ میں اوس تجلی نے دکھائی ایک بہن اوس چمن کی یہ خیا بائیں ہیا شاح گل کی گل پرستی دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ اوس باغ کی شاخیں یہ سجھ آئی کہ گلشن نہیں یہ گلستان طلسمات اللہ اس چمن کا سنبل و گل ہے وہی اس چمن کی ہے وہی باد صبا اس چمن کا لالہ و ریحان وہی اس چمن کی یاسمین و یاسمین سب اوسیکے بوسے میں بودار سر و بالا اوسکی چہپ دکھلائی ہے</p> |
|---|---|

میں

میں

سوسن اوسکے منطق سے گویا ہوئی
 کون سوسن آپ ہی سوسن ہے وہ
 اس چمن میں جو بنفشہ ناز ہے
 ہے اوسیکے رنگ سے رنگین ہوا
 آپ ہی وہ گل زمینِ باغ ہے
 آپ ہی وہ سبزہ گلزار ہے
 آپ کو اوسنی کیا صاحبِ سریر
 آپ کو معراجِ بخشا عشرش کا
 آپ کو بخشا نبوت کا نظام
 کوئی ابدال اور کوئی اوتا ہے
 داد سے دیان ایکچھا دلشاد ہے
 شانِ احوالی کوئی دکھلائی ہے
 لیس فی دلفی کسیکا قال ہے
 کوئی دیان منصور حق گفتار ہے
 صورت و معنی کسیکا نور ہے
 شیخ کے کعبہ میں تہا یہ حبِ حضور
 کوئی تہاد دلشاد اوسکے ذکر میں
 ذکر اوسدم سرسبز دریا خروش
 حسن اوسکا جلوہ رخسار ہے
 عاشق و معشوق اوسکا نام ہے
 آپ حاکم آپ وہ محکوم ہے

اوسکا نیلی گون لباس آرا ہوئی
 اپنی خم سے نیلگون دامن ہے وہ
 اوسکی بوئی زلف سے بودار ہے
 ہے اوسیکی بو سے یہ عالم تیار
 آپ ہی وہ غنچہ چینِ باغ ہے
 آپ ہی وہ لالہ کھسار ہے
 دوسرے کو کر دیا نامی و زیر
 آپ کو جلوہ دکھایا فرشتے کا
 آپ کو بخشا ولایت کا سلام
 وہ ہی اوسکی یہ ہی اوسکی داد
 یاد سے اوسکے ہر ایک آباد ہے
 قُمْ بِاَذْنِ اللّٰہِ کوئی فرمائی
 شورِ سُبْحانی کسیکا حال ہے
 آپ ہی خود شکلِ چوہ دار ہے
 معنی و صورت کسیکا طور ہے
 برہمن کے دیر میں یہ سب ظہور
 کوئی تہا سر مست اوسکی فکر میں
 فکر اوسدم خمِ نجم معنیِ بجوش
 عشق اوسکا آتش گلزار ہے
 بی نیازی ناز اوسکا جام ہے
 آپ ناظم آپ وہ منظوم ہے

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| آپ قاصد آپ ہی مقصود ہے | آپ شاہد آپ ہی مشہود ہے |
| آپ کو اوسنی کیا قطب زمان | آپ کو اوسنی کیا غوث جہان |
| آپ کو رتبہ امامت کا دیا | آپ کو رتبہ اجابت کا دیا |
| ایک کو بخشا خطاب صابری | ایک کو فرمایا غوث اعظمی |
| آپ کو اوسنی کیا صاحب جلال | آپ اپنے کو کیا صاحب جمال |
| صورت و معنی بہم آرا ہو | رنگ و بوئی گل بہم پیرا ہو |
| صورت و معنی اوسیکا نور ہے | آپ ہی وہ نور آپ ہی طور ہے |
| آپ مرشد آپ مستر شد ہے وہ | شاہ جید آپ شاہ حد ہے وہ |
| یاد سے اوسکے ہو غافل حسن | گر تجھے منظور ہے شاہ زمین |
| یاد اوسکی ہر خط بہبود ہے | یاد اوسکی ہر خط مقصود ہے |
| ایک نے صحرایں جا کہہ کر کرل | پالیا بیساختہ رب الجلیل |
| روز و شب کیا صبح ہی کیا شام | فضل عالیشان اوسکا عام |

حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت اُن دو کلمات مرقومہ بالا کے تحریر فرمایا کہ یہ زبان ملکوت عارف کو جب مقام جبروت حاصل ہو جائے تو خود بخود عالم مثال میں یہ گفتگو شروع ہو جاتی ہے اور یہ زبان ملکوت عالم ناسوت میں کسی طالب کو تعلیم نہیں ہوتی ہے خود عالم جبروت میں ملکا جو اس حال کا ہو جائے اور مطلب اُن باتوں کا میدار میں بطور اثر کے خاطر پر رہتا ہے اور بعض اوقات کچھ الفاظ بھی یاد رہ جاتے ہیں فقیر مولف کتاب محمد حسن صابری خدمت میں سامعان حوالہ اور قاریان کتاب صدق مقال کے گذارش کرتا ہے کہ عالم مثال اصطلاح حضرات پیران عظام میں اوس مرتبہ کا نام ہے کہ جو مرتبہ عارف صاحب مجاز مرفوع الاجاز علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت عمان صفات پر بی مرتبہ قد صدقت الرویا کے صادر ہوتا ہے اور اب یہی عالم جبروت میں جب ان دونوں حضرات

ممدوح موصوف کی ارواح مقدسہ تشریف فرما ہوتی ہیں اوسوقت تمام ارواح قدسیہ اولیاء عظام
رحمۃ اللہ علیہم کی ہی ہی الفاظ زبان کہتی ہوتی تعظیم کو اودہدہ کھڑی ہوتی ہیں **حاجی او وسنت** کو
طلب ہو یا سمیکن ہی طرح کاشک تصور کریں بموجب طریقہ تعلیم کے مشغول ہو کر مشرف اور مستفیض ہوجائیں
اور جس شب حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ معائنہ اور مشاہدہ
رویت نبوی قیسی کا ہوا تھا جتنی حضرات اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کہ اوس زمانہ میں بقیہ حیات تشریف
فرماتے۔ سب حضرات کو اس طرح رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اوصیاء و سلم کی حاصل ہوئی تھی کہ ایک
سرمو کو پیش نہیں **تفسیر** و حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ
حضرت و صد یعنی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ و اوصیاء و سلم میں وصل ہو یعنی اس عالم سے علت فرمائی
ختم حضرات بابرکات اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم شریک محفل تھے اور جو حضرات نواح قریب و بعید سے
آستانہ بوسی کو حاضر ہو کر ایک صاحب شرف یافتہ رویت ایک دوسری ہی احوال متفق اللفظ والمعنی
بیان فرماتے تھے **چنانچہ تمامی حضرات** والا صفات نے اس معاملہ کا نام مثال عجیبہ وحدت
قرار دیا۔ اور حضرت امام موسی کاظم صاحب گرفتیں ہر اذیل رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب
شق البدر تصنیف اپنی میں اور حضرت **عبد اللہ محض** نے مکتوب نطاب شہود الاسرار غنی
تصنیف اپنی میں اور حضرت خواجہ سلطان **ابراہیم بن ادہم بلخی** صاحب محیط العناصر
رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب غرمت الحسرت تصنیف اپنی میں اور حضرت خواجہ **حبیب عجمی** رحمۃ اللہ علیہ
مکتوب نطاب صفات وحدت تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت **داؤد طائی** صاحب حمۃ اللہ علیہ
مکتوب نطاب فقر المامور تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت خواجہ **بایزید بسطامی طیفوشامی**
سلطان العارفين رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب مدینۃ الاخرت تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت امام
اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابٹ سراج الارحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب بیع شائق تصنیف اپنی میں
اور حضرت خواجہ **عبدالواحد بن زید** صاحب حمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب مثال البکیر تصنیف اپنی میں
اور حضرت خواجہ **فضیل بن عیاض** صاحب موسی صفات رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب حقیقت المعانی

تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت **عبداللہ علیہ السلام** صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب الی العجیب تصنیف اپنی میں اور حضرت خواجہ **امین الدین** عبدالازل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب قرآن المغیر تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت خواجہ **عین الدین** صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب جیم الوجوب تصنیف اپنی میں اور حضرت **سیب جوچون** صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب کلیم المرغوب تصنیف اپنی میں یہی مضمون معائنہ اور مشاہدہ رویت مثال عجیبہ حدت کا متفق اللفظ والمعنی تحریر فرمایا ہے۔ چونکہ یہ جملہ مکتوبات معتبرہ کیفیاً باطنی مفاد ذات معنویہ حضرات اساتذہ سے جو حضرت پیرو مشد برحق نے اس کشف دار اپنے کو مرحمت فرمائی ہیں یہاں حوال نقل کیا گیا ہے۔ اور **مخفی نرے** کہ مکتوب نطاب اصطلاح صفیہ میں کتاب باطنی حضرات کا ملین کو کہتے ہیں جسم شیب و روز کے احوال اور کیفیات اور تعلیم و ہدایت اور طریقہ ارشاد ظاہر و باطن و دیگر خوارق و اسرار باطن منکشفہ و اصدار احکام سروری صلعم تحریر کیے جاتے ہیں اور اس قاعدہ مقررہ اور ضابطہ منظمہ کے آجتک عارفان صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت پابن دین اور ہر شیخ خاندان حمان صلمات اور نیز عارف مرفوع مکاتیب قلمبند ہیں پس کوئی صاحب دہو کہ نہ کہائیں مکتوب نطاب کو خط یا مجموعہ خطہ تصور فرمائیں مکتوب نطاب شرح کتاب مندرجہ کیفیات ظاہر و باطن سے مراد ہے۔

مکتوب نطاب

احوال پیش خبری سرور و حضرات اہم مخدوم دو جہان
اور حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کا
بجوب ارشاد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ہفت خلفای راشدین سلسلہ تعلیم باطنی حضرت سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ ان ہی حضرات والا صفات تعلیم طریقت میں جلسہ جاری ہیں۔ حضرت **ابا بکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکتوب نطاب شہاب المعرفہ تصنیف اپنی میں اور حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکتوب نطاب مجاہدۃ الوحدۃ تصنیف اپنی میں اور حضرت **عثمان** ابن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکتوب نطاب کلیات الحیات تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت

علی مرتضیٰ مشککشاکرم اللہ وجہہ فیہ نے مکتوب نظام قوی القدر تصنیف اپنی میں اور حضرت انس

ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکتوب نظام طبع المعظم تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت عبد العزیز بن جراح

اکملی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکتوب نظام قوی القدر اور کتاب ہری اجمال الکرامت تصانیف اپنی میں۔

ایک روایت پیش خبری حضور غوث پاؤ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

اور جناب مخدوم علی احمد صابو صاحب قدس سرہ العزیز کی متفق الماظہ المعنی

تحریر فرمائی ہے اور حضرت بلال ابدال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ صاحب مکتوب نہیں ہیں

اس باعث جو اہل حضرات صاحب مکاتیب تحریر کیا جاتا ہے کہ شیعہ جہ تاریخ تیرہویں

ماہ بیچ الاولی سنہ ہجری کو حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی

علیہ السلام صاحبہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر محلو اپنی ہمراہ لیکے جانا تب سقراطہ وہ ہو قریب پانچ ہزار قدم کہ

جا کر ایک رخت لیکر کا تھا اور سکے نیچے قیام کیا اور وہاں تین درخت خرمہ کے باہر گر اسقدر فصل سے

نہے کہ شرق سے غرب کو شتر قدم اور غرب سے شمال سینتیس قدم اور شمال سے شرق کو نیندرہ قدم تہوڑی عرصہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تفریح خاطر فیض مآثر کے اوسے جاتے مخدومین پہرتے رہے

حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تعلیم طریقت کی

بعد آپ کے کس طرح پر مسلوک رہیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ خدای تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ

کر لیا کہ تیری امت بہ برکت وجود اولیائے سلسلہ تعلیم طریقت کے ہر گز پریشان نہوگی۔ اور تہوڑی

مہینہ تامل فرما کر ارشاد کیا کہ جو تعلیم تکوینی گئی ہے اوسے جداگانہ دو طرح پر تعلیم طریقت کی

تا بقیام عالم جاری رہیگی اور ہر ایک مجاہد اپنی اپنی زمانہ کا بموجب کم الہام باطن کے تجزیہ

ایک دوسری تعلیم کی کیا کریگا کل یوم ہو فی شان کا مرتبہ اوسکو حاصل ہوگا۔

گاہے طالب کو سفل طبیعت مرتبہ حضرت ذات احدیت صرف تک سیر عروجی اور گاہے طالب کو

مرتبہ حضرت ذات احدیت صرف سے سفل طبیعت تک سیر نزولی کی تعلیم ہوگی جس طالب کو مرتبہ حضرت ذات

احدیت صرف سے سفل طبیعت تک تعلیم کجاوی با راول مرتبہ ذات بار دوم مرتبہ حیات

بارشوم مرتبہ علم۔ بارچہارم مرتبہ ارادۃ بارچم مرتبہ قدرت۔ بارششم مرتبہ فعل
 بارہفتم مرتبہ اثر فعل کا سمجھایا جائیگا اور جس طالب کو مرتبہ افضل طبیعت حضرت ذات احدیت
 عارف تک ہدایت کیا وہی بار اول مرتبہ اثر فعل یا ردوم مرتبہ فعل بارشوم مرتبہ قدرت
 بارچہارم مرتبہ ارادۃ بارچم مرتبہ علم بارششم مرتبہ حیات بارہفتم مرتبہ ذات کا دکھانا
 یا ویگا اور قول قرب بعضوں کو بوجہ او بعضوں کو بکسب ہو اگر گناہ کیسیکو ابتدائیں
 عدم مجازی کی رویت ہو جائیگی اور وہ بھی قادر ہو جائیگا کہ حقیقی کا طواف کریگا۔ روح اسکی کہی
 عرش عرش پر اور کہی فرش سے عرش پر سیاح ہوگا اور نزول کیفیت میں الفا ہو اگر گناہ اور عروج کفیت
 میں مرتبہ لہام کا حاصل ہوگا اور کسیکو ابتدائیں عدم حقیقی کی رویت ہو اگر گناہ اور وہ عارف
 ہو جائیگا تاہم گناہ کبیم کبیم مجاز میں ادا کریگا مولف کتاب فقیر شاہ محمد حسن صابری
 گزارش کرتا کہ زیادہ تشریح ایسے صاحب کفیتوں کے حال کی سوا تعلیم حضرات عارف مرفوع الاجازت
 اور کو ممنوع اس باعث سے مخفی رہی گئے

مؤلفہ

لیک احمد کا سمجھنا ہے کہن
 طے کیے ہوئیں بعون لا الہ
 گاہ دویم ہے ملائکہ کا حضور
 گاہ چہارم فاعلیت روحا
 گاہ ششم نور برنگی تمام
 در بیان آید نہ آید در رسم
 فکر ٹپہ پتی ہی وہاں آیات لا
 دہیان سے بھی اوسکی حیرت آئی
 وہاں حسن اطلاق بھی گراہ
 دور تر اس قی سے وہ ماہ

گریہ احمد آشکارا ہی حشون
 مان وہ سمجھے گا کہ بنی ہفت گاہ
 گاہ اول آخرین دار ظہور
 گاہ سویم نام زد فعلی سرائے
 گاہ چم مجمع الانوار نام
 گاہ ہفتم دور تر از کیف کم
 ہے وہ منزل گاہ حیرت کی سرائے
 عقل عاقل کب وہاں پیر جانی ہے
 عالم ہو کی وہ منزل گاہ ہے
 قید اطلاقی اضافت خواہ ہے

نسخہ
 لکھا
 علی
 بن
 علی

اور دوسری مرتبہ پہر صف اولیا میں سے بڑھ کر پاس حضرت یوسف پیغمبر کے سجدہ کرنا چاہتا تھا
 کہ جبریل امین نے پروں اٹھا کر اوسکی جگہ پر پہنچا دیا اسی طرح تین مرتبہ یہی امر ہوا **غوث پاک**
 قطب عالم کو تہر مصطفوی قریب پیشانی کے محل لطیفہ مصطفوی مقام نبوت یعنی فنا فی
 الرسول کا ہی عطا ہوئی کہ وہ لطیفہ اول غوث پاک قطب عالم کو روشن ہوگا اور **مخدوم علی احمد**
صابر کو تہر ولایت پس پشت نیچے سید ہی شانہ کے جگر کے اوپر کہ محل لطیفہ روح مقام ولایت تہر
 فنا فی اللہ کا ہی مرحمت ہوئی کہ وہ لطیفہ اول مخدوم علی احمد صابر کو منور ہوگا۔
 حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتم اس کیا کیا رسول اللہ صلعم ان دونوں ارواح
 مقدسہ ظہور کس زمانہ میں ہوگا اور انکی کیا کیفیت ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 کہ یہ دونوں اولیاء علی مرتضیٰ میں حسنہ حسین بنے ہونگی اور ان جیسا کوئی محبہ نہ ہوگا۔ اول
 علی مرتضیٰ سے ورد خود شریف سیف اللہ کا اجازت با جازت ترکیب معنوی زوی
 ساتھ صفات جلالی اور جمالی کے پونجی گا اور تا قیام عالم انکی اہل خاندان کے ورد میں رہیگا اور ظہور
 غوث پاک قطب عالم کا زمانہ **۱۸۸۵** ہجری میں ہوگا اور شان رحم اور تہر کی برابر ہوگی۔
 اور ظہور **مخدوم علی احمد صابر** کا اولاد میں غوث پاک قطب عالم کے زمانہ
۱۹۰۵ ہجری میں ہوگا اور شان تہر زیادہ رحم سے ہوگی۔ اور یہ دونوں جسکو چاہینگے اول
 ہی مرتبہ میں حضرت واحدیت آشنا کر کے **بار و دوم** حضرت وحدت سے مستفیض کر کے **بار سوم**
 حضرت احدیت صرف میں محبوبیت تامہ حاصل کر ادینگے۔ اور انہی تینوں مقامات میں طالب کو سیر
 الی اللہ اور فی اللہ اور مع اللہ اور مع اللہ کا سیاح کر کے ہر چار قلب یعنی نبوت
 اور صوبہ اور ابوت اور مدد کو منور کر ادینگے اور ہر ایک شیخ وقت اپنی رہی نہاگا
 پابند اس امر کا ہوگا کہ جب تک طالب کی گردن پر قم غوث پاک قطب عالم کا رحیم
مخدوم علی احمد صابر کی خلاف نامہ ولایت نہ ہو جائے تہر میں ہر ایک اور شاگرد
 کہ کب تک طالب صاحب مجازید فروع و امانت ہوگا مگر یہ نہ ہو تا کہ ولایت نہ ہوگا

غوث غوث پاک
 والد و صاحب و سر
 مبارک سے جو ارشاد فرمایا
 بطور تینوں سال و اولاد
 بعد از موت و اولاد
 منجملہ خاندان و اولاد
 ہجرت یہ ایسی چیز ہے
 معجزہ تہا۔ اور یہ
 حضرت صاحب برام
 سے کہ ابوت و اولاد
 میں اللہ تعالیٰ
 و اولاد و اولاد
 جسکو چاہے
 نام و اولاد
 اجلال و ولایت
 و اولاد
 اسعد النبوت
 شہداء و اولاد
 و اولاد

امامت کا عطا نہیں کیا کریگا اور طالب خلافت نامہ امامت کا پانی ہوی کو بمقام فنانی الرسول کا
 عالم کمال کو پہنچا کر خود ہی قدم غوث پاک طہالم کا گردن پہا اور مہر محمد و م علی احمد صابری
 کی خلافت نامہ امامت پر عالم جبروت میں معائنہ اور مشاہدہ کریگا۔ اور شیخ وقت ہر زمانہ کا بدون معائنہ
 اور مشاہدہ ان نون امر دیگر جن قسم کی خلافتوں میں طالب کیا اپنی سلسلہ میں صاحب مجاز کریگا نیکو نثار ہوگا۔

ابیات من تصنیف مؤلف کتاب ہذا

| | |
|---|---|
| <p>ہے یہ ملک کون کا سب قیل قال کون میں لایا ظہور سرمدی احمد بے میم پر رکھا تمام دیکھ کر وہ ہو گیا خود بمقرر آپ کو اس حسن پر وار کیا فرق کہ احمد اللہ میں وہ تمیز خیر سے ہے بے تمیز واجب و ممکن ہے اس جا رو نما یہ تہ تقیب آخری حلیہ بوچہ تے اسکو ہیں احمد بارگاہ بارگاہ ہے حضرت جبار کی تو حسن قائم ہو اس آئین پر فقر تیرا صراط دلپذیر ہو گئے بس ساری دیون ولی شیخ کی برنج سے ہونا ہی وصول حسن باللہ فنانی اللہ ہو</p> | <p>احمد مختار کا جاہ و جلال حق تعالیٰ یہ شکل احمدی اوس تجلی شہود کا نظام یعنی اپنے حسن کے جلو ہی ہزار نام اوس کا احمد علی کیا اوس نظارت گاہ عالیجاہ میں وہ وجوبی مرتبہ ہے ای عزیز منزل امکان کہ ہے امکان سیر وہ تعین او کی علمیں جلوہ اول کہ ہے نور الہ بارگاہ اوس سید مختار کی تو حسن سر رکھہ نبی کے دین پر تو ہی مرفوع الاجازت کا فقیر احمد مرسل کی برنج ہے علی انحراف منہ ولایت کا حصول جو فنانی الشیخ سے آگاہ ہو</p> |
|---|---|

جب الی اللہ سے فراغت ہو فنا
سیر یہ دونوں عروجی دستگا
منزل ناسوت سے لیجائے ہیں
کیف انکا جذبہ دلخواہ ہے
کوئی اس مستی میں آثاری سرا
کوئی بڑھ کر منزل روحی چین
واحدیت کوئی اور وحدت کوئی
یہ عروج پنجگانہ دل پسند
یہ سبھی سرا یہ اجمال ہے
اس حاصل دولت خاص فنا
جب مع اللہ اور مع اللہ ہو
یہ تعلق دارین تفصیل کے
ہیں یہ گلزار نبوت کی بہار
جب تک ان دو سیئر آگے نہیں
راہ رووہ ہی کہ ہو اس راہ پر
یہ طریق احمدی ای حسن
اس چین کے پہول پہولے امتیاز
یہ رہ احمد ہے اس رہ کو چھوڑ
ہی یہ امکانی و ایجابی مثال
رنگ امکانی نہوتا اگر حسن
یہ چین زار شہادت سرسبز

سلائی علیہ السلام

سلائی علیہ السلام

سلائی علیہ السلام

سیر فی اللہ کیون نہو پہر و فنا
خم خم مستی فروش لا الہ
عالم لاہوت کو پہونچا ئی ہیں
ذوق انکا نفی عالیجاہ ہے
خوش سمجھ لیتا دایم اپنی جا
دلنشیں دلخواہ سبجا ہی حسن
وادی یا ہوواء احدیت کوئی
بالیقین یہ ہیں ولایت کی کند
جذبہ توحید کا یہ حال ہے
طالبوں کے ہاتھ آتی ہی فتا
تب بقا کے پہول ہوتی ہیں حصول
یہ نظارت بخش ہیں تکمیل کے
رنگ دیوانکا ہی محبوبی بکار
سالک بے راہ ہے براہ نہیں
اس رہ احمد پہ ہوا و سکی نظر
رنگ احمد کا ہی یہ پہول چین
مان تمیز آراستہ ہیں حسب راہ
دیکھہ ہرگز دیکھہ یہ شستہ نہ توڑ
پر سمجھتا اسی سرمست حال
کب ہلا ایجا ک کہلت چین
غیب ایجا بی کی دیتا ہے خبر

سلائی علیہ السلام

سلائی علیہ السلام

| | |
|------------------------------|----------------------------------|
| شام ہے ساقی کی زلف مشکبنا | صبح ہے رخسار رنگین کی بہار |
| ہم جمال اللہ کا پیتے ہیں جام | ہر گہری ہر روز و شب ہر صبح و شام |
| ہم فقیرون کو اسی کا شوق ہے | ہم فقیرون کو اسی کا ذوق ہے |
| ہم فقیر و نگاہی ہیں ہم و سب | ہم فقیر و نگاہی ہیں ساقی ہوا |

احوال صاحب مجاز ہونی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا

اور بعد اتمام اس سب تعلیم ہدایت اور ارشاد باطنی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنی سامنی بیٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے اپنی ہاتھ پر مشرف اور کلاہ مبارک اپنی اوڑھائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال بمضموں میں باطنی حضرت مشکلا شاعلی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مرحمت فرمایا اور خطاب باطنی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سب کو سنایا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام کیفیت باطنی کے اجازت تلاوت دعا و حرز عیانی شریف کی کہ بقلب بسیف اللہ و سلطان الہ و داد ہے تعلیم ترکیب ثقیفی معنوی قیومی روحی شان جلال اور جمال کی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ ایک ہزار فارسی اس حرز کے چھوڑ کر تیرا اس کے معلوم ہو جی میں اور باقی فارسی کو معلوم ہو جاوینگے۔ اور قبل اس اجازت کے حضرات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے موضوع کو بہ ترکیب نظری تلاوت فرمایا کرتے تھے اور سرور اس غائی ماثورہ کا نام نامی جو مرتضوی شریف قرار دیا گیا ہے۔ من بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اسی طرح سامنی اپنی بیٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف فرما کر کلاہ مبارک اپنی اوڑھائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال بمضموں میں باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عطا فرمایا اور خطاب باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب کو سنایا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطن کے اجازت امام ذات کی عطا فرمائی اور چند اور ادبی مرحمت کیے **زمان بعد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اسی طرح اپنی سامنی بیٹھلا کر

کیفیت خلافت
کیفیت خلافت
کیفیت خلافت

و انہم ہر ایک کی حالات
حصول خلافت باطنی
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
ہیں اور جس ترتیب سے انکی
باطنی خلافتوں کی تکمیل ہوئی
تھی اور سب طرح اس فقر
سے لطف کیا ہے فقیر
نہی صاحب تقدم و تالیر
اسما حضرت عباہ کرا عین
شعبہ نہ لایک اور فقیر کو
مقدم بنائیں فقیر مولف
ناقل ہے

بیان خلافت
خلافت
ابابکر صدیق

کیفیت خلافت
کیفیت خلافت
کیفیت خلافت

بیعت امامت اور ارشاد سی اپنی ماتہ پر شرف فرما کر گاہ مبارک اپنی اوڑبائی اور عمامہ سبز اپنی ماتہ سے باندھا
 اور خرقہ پہنایا اور مثال مضبوط باطنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عنایت فرمایا اور خطاب باطنی حضرت عمر
 فاروق رضی اللہ عنہ کا سب سنا دیا اور نہایت اچھا کر کے تمام کیفیت باطن کے اجازت تلاوت درود شریف وہی کی محنت فرمائی
 اور ارشاد کیا کہ تم اور تمہارا ہر طریقہ ہم پر کثرت اس درود و کھیتی کے عالم رویا اور مثالین ہم کلام ہو کر نیکی
 بعد حضرت سید عالم صلعم حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اسی طرح اپنی سامنی
 ٹھہلا کر بیعت استا اور ارشاد سے اپنی ماتہ پر شرف فرما کر گاہ اپنی اوڑبائی اور عمامہ سبز اپنی ماتہ سے باندھا اور خرقہ
 پہنایا اور مثال مضبوط مراتب باطنی حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عطا فرمایا اور خطاب باطنی
 حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب سنا دیا اور نہایت اچھا کر کے تمام تعلیم کیفیت باطن کے اجازت
 کلام اللہ شریف کی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ تمہاری سلسلہ تعلیم طریقت میں صاحب باطن کو ترقی
 کیفیت باطن کی قرآن مجید کی تلاوت ہو کر نیکی اور جو حافظہ حصول تمہاری شجرہ
 اجازت تلاوت کیا کر گیا وہ خدا ہم کلام ہو گا اور جو ناظرہ خوان حصول اس شجرہ
 اجازت قرأت کیا کر گیا وہ اس خدا ہم کلام ہو گا اور صاحب کل زکات اور رضا کا ہی آیت
 قرآن شریف بغیر اجازت اس شجرہ تمہارے نام کے حصول کمال و تمام اشد دعوت عمل اور حفاظت بیعت
 محروم ہو گا من بعد ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم نے حضرت انس بن مالک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اسی طرح اپنی سامنی ٹھہلا کر بیعت ارشاد سے
 اپنی ماتہ پر شرف فرما کر سب حاضرین کے جلسہ میں صاحب حجاز فرمایا اور مثال مضبوط مراتب باطنی
 او کی محنت فرمایا اور خطاب باطنی او کا سب سنا دیا اور نہایت اچھا کر کے تمام تعلیم کیفیت باطن کے
 کیا نام اپنی تعلیم فرما اور اجازت او کی محنت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہ بار
 تلاوت کر بیٹے ذکر سلطان جاری ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے
 سلسلہ تعلیم طریقت میں صاحب باطن کو گیارہ روز کے اعتکاف میں القا اور الہام اور ذکر سلطان بموجب اپنی
 اپنی استعداد جاری ہو کر گیا اور مال اس سے ہر ماہ کو مکاشفات ارضی اور سماوی حاصل ہو جائے گی

محرم الحرام
 خلافت
 غنی
 نقلا

ذکر حضرت
خلافت باطنی
حضرت علیہ السلام
کا فی الذکر

پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد العزیز مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنا کر
باطن کو سپرچ اپنی سامنی ٹہا کر بیعت ارشاد سے مستفیض فرما کر سب حاضرین کے جلسہ میں حساب
جواز فرمایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی اوکے کے عنایت فرمایا اور خطاب باطنی اور کما سب کو سنادیا اور
تہنایا لیا کر اے اتمام تعلیم کیفیت باطن کے اجازت دعا و تیرانی کی عطا فرمائی اور ارشاد کیا کہ تمہاری اہل
طریق کو کفای جہات ظاہری و باطنی اس دعا کا ثورہ کی تلاوت کی برکت سے حاصل ہوا کریگی اور
ترکیب صفات جلال اور جمال کی اس دعا میں تعلیم فرمادی **الغرض** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یہ سب بات تعلیم فرمائی اور ارشاد باطن کے طے فرمایا کہ جو تیرا چاہے تو جہنم و نیر کہ فاتحہ فرمائی تھی تقسیم فرما
موتہ اپنی شریف لا اور حضرت ام المومنین بی غایہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دو تفسیر میں تشریف
اور اذن سب حضرات اپنی اپنی مسکن پر غیام فرمایا **فقیر موف کتاب شاہ محمد حسن بیری**
کو حضرت پیر و مرشد نے معجزہ تبرکات و صفات معنویہ حضرت پیران نظام جملہ سلاسل اجازت یافتہ
بہرہ **پیون خلافت نامچا** است اور بیوسات اور اجازت اور ارموضہ بالا اور قوا
بیعت امامت اور ارشاد محبت فرمائی ہیں اور یہ فقیر کے ضبط اوقات میں۔ اور مختصر احوال
گیارہ اسماء کا گذارش کرتا کہ وہ ہر ایک اسم مبارک گیارہ گیارہ حروف سے مرکب ہیں اس طرح
کہ تین حرف بادی اور تین حرف آبی اور دو حرف خاک کی اور تین حرف آتش کی اور یہ گیارہ اسم مبارک
بسیار بزرگ حضرات صاحب حجاز و فوج الامازت علو العزم و المرتبہ حمان صفات اس خاندان انبیاء کے
اور گوش زد نہیں ہوئے ہیں صرف ایک اسم کو حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ
قاعد علم جعفر بن مضم فرمایا کہ وہ اسم عظیم ہی شاذ و نادر کسی حاکم علم جعفر کو میسر ہوا اور حکام اہل حضرات
اسم مبارک اسم عظیم تحریر کرتے ہیں بغیر اس کے علم جعفر و تیر نہیں ہوتا اور یہ **فقیر موف کتاب**
یہ خدمت میں ارباب صدق مقال گذارش کرتا کہ اس احوال تعلیم کیفیت باطنی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو
اختلاف خلافت ظاہری حضرت اصحاب نظام میں کسی مل اور موقع پر بطور سند اور دلیل کے اخذ فرماوین کیونکہ
ظاہر نام سراسر اختلاف کا اور باطن نام سرسبب اتفاق کا ہی اور حضرت **سید الطائف**

ہم اسی جام ہدایت کے ہیں مست
ہم ہمیشہ رشک کرتے ہیں کام
رتبہ اول میں ہم دل شاد ہیں
نسبت ہو بس ہمارا جام ہے
پیتے رہتی ہیں شراب بخودی
یہ عنایت شاہ کی ہی اسی حسن
ہی وہی آگاہ جو سر مست ہے
مستحب و فرض سنت کا چمن
رشد کے بازار کو رکبہ گرم تر
شیخ کی نسبت کا یہ آثار ہے
شیخ کیا ہی شیخ ہی شاخ
برزخ شیخ اجل اسرار ہے
شیخ وہ جو ساتھ دین تفصیل کا
رنگ برزخ کا جسی حاصل نہیں
تیری پیران طریقت کا حسن

حضرت کا

حضرت

لوگ کہتے ہیں ہمیں مست است
خلق کو ارشاد کا دیتی ہیں جام
قیامین و آن سے ہم آزاد ہیں
بخودی یکسر ہمارا کام ہے
کہاتے رہتی ہیں کباب بخودی
یہ کسی آگاہ کی ہی اسی حسن
احمد مقبول کا پابست ہے
دیکھتا رہتا ہی تو ہر دم حسن
اس دکان کو پہنچ گہمت سرور
شغل برزخ کا یہی گلزار ہے
شیخ کیا ہی شیخ ہی آن خدا
مظہر شیخ اجل انوار ہے
یعنی اس منزل گتہ کیل کا
وہ فقیر حق طلب کا مل نہیں
تہا یہی اور یہی رہتا حسن

حضرت کا

حضرت

مختصر احوال حضرت اشتمال ولادت با سعادت تالیف
حضرت غوث پاک قطب عالم رحمت اللہ علیہ

حضرت سید ابو صالح موسیٰ حبلی دوت رحمۃ اللہ علیہ والہ ماجد آپ کے مکتوب خطاب زبیرہ الحقیقت
تصنیف اپنی میں تحریر فرماتی ہیں کہ غوث پاک قطب عالم رحمت اللہ علیہ جن میں رہے
روز انعام و حمل سے آہم عین کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ کو کہ وہ بھی ایک عارفہ کاملہ تھیں ایک روز قریب
میں آپ کی والدہ ماجدہ کو کہ وہ بھی ایک عارفہ کاملہ تھیں ایک روز قریب

حضرت
غوث پاک
کا
مکتوب
تالیف

بھٹکتے باہر پیشانی کے نظر آتے اور بعضی وقت ناگہان بجلی سی آنکھوں کے سامنے چمکاتی تھی نو ماہ کامل ہی
 حال رہا اور چالیس روز قبل آپ کی ولادت جناب لہ مکرمہ کے کان میں آواز نود اللہ ہون آتا تھا
 جب غور کیا جاتا تو معلوم ہوتا کہ جو حمل میں تھے اس کے ذکر الہی کا آواز آتا ہی شب یکشنبہ
رمضان ہجری میں وقت نماز تہجد کے آپ کی والدہ صاحبہ دروازہ شریف ہوا میں اوستیا
 واسطے لاد ایک جیلان گیلان کو روانہ ہوا اور دروازہ کو ٹہہ مکان کا باہر ہتیر سے بخوف اعدا
 بند کر دیا جب میں دائیہ سماعتہ سمیومہ بنت جفان قوم صدیقی مریدہ اپنی کو ہمراہ لایا تو دروازہ کو ٹہہ
 مکان کو کھلا ہوا پایا اور کہہ میں عجیب طرکی روشنی اور خوشبودیکھی کہ ابر آسمان پر چھایا ہوا اس
 ابر میں ایک ایک ٹکڑہ ابر کا سا جڑا ہوا کہ آتا تھا اور دروازہ کو ٹہہ مکان میں منور ہو کر
 جاتا تھا اور تھوڑی غرصہ میں پھر واپس آسمان کو چلا جاتا تھا مینی والدہ غوث پاک
 قطب عالم سے پوچھا کہ کون تمہاری پاس دروازہ کو کھول کر آیا ہی اوہوں نے جواب دیا کہ
 عقب تمہارے پر آ رہی ٹر کا پید ا ہوا خود بخود دروازہ مکان کھل گیا اور ابر کا سا ٹکڑہ اور آواز
 میں آتا ہی اور منور ہو کر جسم ٹر کے کو ہم آغوش کر کے واپس چلا جاتا ہے خوشبو اور خوشکی اور
 روشنی از حد اوسکے باعث ہو جاتی ہے جیسا کہ تھنے ملاحظہ کیا ہی ابیات مولف کتاب

| | | |
|---|---|-------------|
| <p>حال کچھ کچھ غوث اعظم کا سنو تھی حمل داری جیسے شہ دیکھتی تھیں نور پاک کر دگا گہہ شکم پر جسم نورانی پہ گاہ گاہ دیکھ جاتا تجلی کی طرح سامنے آنکھوں کے تہو آشکا ذکر غوث پاک نود اللہ ہون تب حمل خشن میں حامل کا ہوا</p> | <p>اب حسن در ولش سے ایدو یہ نہ خبر دیتا ہے ہندی تیرہ اس تعین ماہ میں مادر ہزار جھجھاتا نور پیشانی پہ گاہ گہہ چمک جاتا تھا بجلی کی طرح گاہ مثل خور درخانی بکا سنتی تھیں مادر بوقت جہریو جب تعین ماہ کامل کا ہوا</p> | <p>بجلی</p> |
|---|---|-------------|

وہ مہینا تھا مسمیٰ ماہ صوم
غوث اعظم شاہ عالیجہ کی
تہی ولادت سال بعد سال نیک
وقت آخر شب تہجہ گاہ تھا
اوس شب آخر میں وہ قطبِ ظہور
بطن مادر سے ہوئی جب رونما
جسگہری جسم ہو مویودشاہ
نور سے اوکی ہوا روشن جہاں
تہی ولادت یا ظہور نور تھا
نور وہ نور نبی تھا جلوہ گر
آسمان کے شاہباز آنے لگے
کوئی پیغام الہی لای تھا
شب تہی تہی شب شب نور آہ
دیکھنے کو اوسکے آتے تھے بغور
اوس شب معراج میں پیدا ہوا
آسمان کے سہ زمین کے شاہ تھے
قطب الم غوث اعظم کا خطاب
عقل نے جب کی ولادت کی شمار
عاشق اللہ تھے وہ قطب دین
شاہ کی بوی ولادت پرنشا
تھے وہ فرزند حسن بے قبیل و قال

حضرت غوث

حضرت غوث

حضرت غوث

حضرت غوث

تہی شب آخر ترقی بخش نوم
ماہ رمضان عاشق اللہ کی
بعد ہجرت چار صد ہفتاد ایک
اہل دل کا دل خدا آگاہ تھا
پیٹ سے مادر کے نکلے مثل نور
مثل مہر و مثل منتاب سما
آسمان سے نور برساتا پگاہ
خاک سے تاہفت سقف آسمان
خطہ بغیر و مثل طور تھا
نور وہ نور علی تھا جلوہ گر
اسطرف سے اوسطرف جانے لگے
کوئی باتیں شاہ کی پہونچائی تھا
نور تھا اوسکا ظہور غرور جاہ
آسمان سب ملائک دوردور
دیکھ اون کی شکل سب شب امیر
جلوہ حق نور ذات اللہ تھے
حضرت اللہ سے پایا کتاب
لفظ عاشق کی ٹہنی ہر سو کا
اسلئے عاشق ہے تاریخ تعین
وادی چینی ہے اور شہت تما
مادر اوکی تہین سینی باجلال

حضرت غوث

حضرت غوث

حضرت غوث

حضرت غوث

حضرت
سید ابوالحسن
علیہ السلام

| | | |
|--------------------------|---------------------------|--------------------------|
| سید ابوالحسن علیہ السلام | سید ابوالحسن علیہ السلام | سید ابوالحسن علیہ السلام |
| شاہ اولاد حسن بن امی حسن | صاحب بر رشد و ہر ارشاد ہے | شاہ اولاد حسن بن امی حسن |
| شہ ولایت چمن بن امی حسن | شہ ولایت چمن بن امی حسن | شہ ولایت چمن بن امی حسن |

اور دیکھتے غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کو ناف بریدہ اور غسل کیا ہوا پایا اور
باوضو ناف بریدہ کو ڈور سے سے باندھا اور کھنی حضرت عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ
کے خرقہ میں سے پہنائی جو کہ تبرکات مفاوضہ معنوتہ میں تھا اور سوقت صبح ہو چکی تھی پھر ارشاد
اے کے ٹکروں کے موقوف ہو گئے صبح کو نام سید عبدالقادر قرار دیا اور اسی روز سے
امت شیرخواری ہر روز آواز یا حبیب باوقات مختلف گروہ پیش سے مسموع ہوتا تھا ہر چند خیال کیا
لیکن کوئی آواز دینی والا تحقیق نہیں ہوا۔ اس طرح کی صد ناخوارق عجیب ہر روز صادر ہوتے تھے
چنانچہ آپ ۱۲ سال کی عمر میں شہرہ آفاق ہو گئے اشعار مولف

| | | |
|------------------------------|------------------------------|----------------------------|
| حال اوس طفلی میں اونکا عجیب | غیت سنتی تھے اکثر یا حبیب | کوئی کہتا تھا ملک کہتا ایہ |
| کوئی کہتا ہی فلک کہتا تھا یہ | کوئی کہتا ہی کہ جب عریل سیا | فرش پیرا کج کم کبریا |
| اس لقب نام لیتا تھا دام | روز و شب لفظ ہر دم صبح و شام | الغرض طفلی میں ہر لیل نہا |
| جلوہ فرما تھیں کرامت صدرا | خرق عادت کل گلزار تھے | ہر کرامت کے نمائش دآر تھے |

آپ کے والد کا ایک بچہ غوث عبدالجیلان بغدادی اور مرید کمرنگا حال

حضرت سید ابوالصالح موسیٰ حبلی دوست رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت غوث پاک قطب عالم کے مکتوب خطاب
زبدہ الحقیقت تصنیف پنی میں ترقیم فرماتے ہیں کہ جب حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر
جیلانی حسنی حسین نے ۱۲ سال کی عمر میں سال کی ہوئی آپ کی کرامات اور شہرہ شکر ایک شخص نے
نام اولاد ابوسفیان میں درپنی ہلاکت ہم تینوں کے گیلان میں ہوا اور یوسف بن قلو ان
گیلانی نے اگرچہ کچھ خبر دی باستماع اس خبر کے جو میں اپنی مکان پر آیا تو والدہ سید عبدالقادر جیلانی
جسے بیان کیا کہ لڑکا بار بار کہتا ہی کہ بغداد کو چلو مینی ہی خبر یوسف بن قلو ان گیلانی کی بیان کی غرض
اوسے شب سب سب مکان میں چوڑ کر ہم تینوں وقت شب بغداد کو روانہ ہوئے اثنار راہ میں

ایک قافلہ کو فیونگ کج سے مشرف ہو کر بغداد کو جاتے تھے ملاقی ہوا ایک بزرگ حضرت علاؤ الدین بن
 بن حضرت یعقوبؒ کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت علاؤ الدین صاحب مدنی سے بہت توفیق
 خاندان اویسیہ میں حاصل تھی اس قافلہ میں سے حضرت علاؤ الدین صاحب موصو کو حضرت غوث پاک قطب عالم
 سید عبدالقادر کے چہرہ پر تجلیات انوار کے مثل چاند چودہویں شب کے نظر پڑے کہ وہ روشنی لطیفہ
 مصطفوی کی تھی بعد ایک سانس لینے کے دوسری سانس میں چمکتی تھی حضرت علاؤ الدین صاحب
 حضرت یعقوبؒ پرورش والد ماجد اپنی کا قول یاد آیا کہ احوال حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر
 جیلانی حسنی حسینی سے مطلع ہو چکے تھے اوس روشنی کو پہچان کر کجاوہ شتر اعرابی سے مع عیال و طفلان اپنی
 اوتر ترے اور مجھ سے ملاقی ہو کر فرمانے لگے کہ آپ کجاوہ پر سوار ہو جائیں مینی خیال ان خفای احوال اپنی کے
 نہایت مخبر و انکسار غدر کیا اون حضرت نے اپنا راز باطن مجھ سے بیان کیا اور باعث بے سرو سامان و انگلی کا
 دریافت کیا اور مجھ سے احوال سن کر فرمایا کہ دش آدمی اس قافلہ میں بھی اوس قوم کے ہیں لیکن آپ جب
 کہنے میری قبول کریں چنانچہ حضرت علاؤ الدین صاحب موصو نے آرام تمام مجھ کو بغداد تک
 پہونچا دیا اور تمام راستے غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر و جیلانیؒ کی خدمت زیادہ
 از حد کرتے تھے اور ترقی کیفیت باطن کی مذاق حاصل فرماتے تھے اور بغداد پہونچ کر سب غوث پاک حضرت
 قطب عالم سید عبدالقادر جیلانیؒ کو بنا بر تحصیل علوم ظاہر کے پاس حضرت مولوی
 شمس الدین صاحب بن عماد الدین بن زبیر بن داؤد ہنگاری بن صفی
 بن کلیم احمد بن خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کے مکتب کو بھیجا مولوی شمس الدین
 موصو حضرت خواجہ ابوالحسن علی ہنگاری صاحب مرید اور تعلیم باطن حاصل کیے ہوئے تھے
 وہیں مدرس کی تحصیل علوم ظاہر میں حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر قابل درس
 پڑانیکے ہو گئے ایک روز مجھ سے کہا کہ اب وہ فتنہ جیلان سے فرو ہو گیا ہی وطن کو تشریف
 لیجیے۔ میں بموجب حکم حضرت غوث پاک قطب عالم کے جانب وطن کے عازم ہوا اور جیلان پہونچ کر
 مکان کا سبب خصوصت انداز لٹ گیا ہوا دیکھا پانچ برس تک وہاں بھی تحصیل

حضرت غوث
پاک بھارت
ابنی والکے
چو اور اور
نہی شریعت
کے سنی کا حال

اور تندریس علم ظاہر میں مشغول رکھا اور اس حالت تحصیل علم میں ہی اکثر خوارق جلی ہر ایک خاص
اور عام نے معائنہ کیے۔ جب غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی کی عمر
اٹھارہ سال کی ہوئی بموجب حکم الہام باطن روز و شب تہہ نایچ ستر ہوئے اور جب
ہجری کو وقت نماز عصر کے بیعت تو یہ سے اپنی ماتہ پر خاندان حسینیہ جدیدہ اپنے میں
مشرف کیا اور مثال خلافت صاحب حجاز مع جملہ خلافت نامحیات اور تبرکات اور ملبوسات
اور مکتوبات خطاب حضرت پیران عظام سلسلہ کے حسب معمول تفویض کر دیئے اور کیفیت باطن میں
لطائف شتہ تعلیم کیے اور ترکیب اسم ذات کی مفصل سمجھادی اور طرف ترقی کیفیت باطن کے
متوجہ کر دیا اور تلاوت درود شریف کی اجازت عطا کی اور بموجب ہدایت حضرت
عبد اللہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد اور والد ماجد اپنی کے غوث پاک قطب عالم
سید عبد القادر جیلانی سے کہہ دیا کہ حضرت ابو سعید مبارک ابنی محی زومی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سے مکتوب بیعت خلافت اور امامت اور ارشاد حاصل ہوگی اور درجہ محبوبیت کا بھی
بمقتضی حضرت ممدوح کے مکتوب نصیب ہوگا اور مکتوبات خطاب حضرات پیران عظام میں حضرت
عبد اللہ محض کے مکتوب خطاب میں جو پیش خبری تحریر تھی معائنہ کرادی۔

مختصر احوال مجاہد و خلافت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسینی مکتوب خطاب کربت الوصیہ تصنیف اپنی میں
تحریر فرمایا کہ بعد حصول شرف بیعت تو یہ میر والد ماجد حضرت سید ابو صالح موسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ
ایک سال عالم حیات میں تشریف فرما رہے روز پچھشنہ تاریخ گیا ۱۱ ہجری میں ماہ ذیقعد ۷۹۹ھ ہجری
بعد نماز ظہر کے رخت فرمائی۔ چہ عینے مینی بعد وفات اپنی حضرت والد ماجد کے جیلان میں قیام
کیا۔ چالیس بیار لیکر اپنی والدہ معظمہ کچھ مدت سے جدا ہو کر روانہ ہوا اول کعبہ
شریف کو پہونچا اور وہاں سے بیابان عراق میں سیاح رہا اور وہاں سے ساٹھویں تبت پر کہ
یہی پہاڑ چلہ گاہ حضرات سے خالی تھا پہونچ کر تین چلہ سوا سوا کرور اسم ذات کے

ذکر احوال
مجاہد و خلافت
غوث پاک
بھارت

چہرہ برس کے عرصہ میں بموجب ارشاد حضرت والد ماجد اپنی کے ادا کیے اٹھارہ برس روزہ
خوش خاطر کیا اور بعد فرار غدا سے عہد کیا کہ جب تک نواپنی ہاتھ سے مجھ کو نہیں کہلائیگا کوئی چیز اکل و شرب
میں نہیں لاؤں گا چنانچہ ایک سال کامل مطلق زبان پر کچھ نہیں رکھا ایک روز شیطان علیہ لعنہ مثل برقعہ
نوز تاج نگاہ محیط کر دیا اور آواز دیا کہ عبد القادرؒ جھٹے تیری عبادت کو مقبول کر لیا میں
متعجب ہو کر خیال کیا کہ واسطے خدا کے ہاتھ سے کہانے کے متعبد ہوں قبولیت عبادت کا خواہ مستحکم
نہیں شاید یہ دہو کہ شیطانی ہے یکایک باطن سے لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیّ
العظمؒ کھڑا بن گیا اور وہ سفیدی یک لخت زائل ہو گئی بعد چالیس روز کے اس واقعہ
ایک روز قریب زفر کے میں مراقب بیٹھا ہوا تھا کہ آواز کان میں آیا کہ اے عبد القادرؒ طعام
نوش کر کہ خدا اپنی ہاتھ سے کھاتا ہے میں دہو کا شیطانی سمجھ کر
مطلق التفات نہیں کیا جب چار مرتبہ یہی آواز سنا اور ہونٹوں کو نغمہ طعام کا محسوس ہوا۔
آنکھیں کھول کر دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی مگر ہونٹوں کو کہیں لگی ہوئی تھی اور سکو رومال سے صاف کر کے پر
مراقب ہو گیا اور آنکھیں بند کر لیں پھر اوسے طرح آواز کان میں آیا آنکھیں کھول کر دیکھا
تو ایک تجلی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوئی معلوم ہوئی پھر آنکھیں بند کر کے مراقب ہو گیا۔
پھر اوسے طرح کا آواز سنا اور آنکھیں کھول کر دیکھا تو ایک ہاتھ میں لقمہ کھیر کا نظر آیا اور پھر
ہاتھ ہی غائب ہو گیا میں دہو کا سمجھ کر لا حول پڑی اور آنکھیں بند کر کے مراقب ہو گیا پھر اوسے
کا آواز سنا کہ اے عبد القادرؒ یہ دہو کہ شیطان کا نہیں جو لا حول سے
دفع ہو جاویں میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ایک جسم اور ہاتھ میں لقمہ کھیر کا دیکھا
ایک نظر دیکھنے نہیں پایا تھا کہ وہ ہی غائب ہو گیا۔ میں دہو کہ نفس کا سمجھ کر آنکھیں
بند کر لیں اور مراقب ہو گیا پھر اوسے طرح آواز سنا کہ اے عبد القادرؒ یہ دہو کہ
نفس کا ہی نہیں ہے جب تک اس لقمہ طعام کو نوش نہیں کر لیگا تجھ کو کچھ
معاذتہ نہو گا یہ آواز سن کر میں بسم اللہ شریف پڑھی اور لب واسطے لقمہ طعام کے دیکھ جب

حضرت
عبد القادرؒ کا یہ
برس کے عرصہ میں
بجوز ارشاد والد ماجد
اپنی کے ادا کیے
اٹھارہ برس روزہ
خوش خاطر کیا
اور بعد فرار غدا
سے عہد کیا کہ
جب تک نواپنی
ہاتھ سے مجھ کو
نہیں کہلائیگا
کوئی چیز اکل و
شرب میں نہیں
لاؤں گا چنانچہ
ایک سال کامل
مطلق زبان پر
کچھ نہیں رکھا
ایک روز شیطان
علیہ لعنہ مثل
برقعہ نوز تاج
نگاہ محیط کر
دیا اور آواز دیا
کہ عبد القادرؒ
جھٹے تیری
عبادت کو مقبول
کر لیا میں
متعجب ہو کر
خیال کیا کہ
واسطے خدا کے
ہاتھ سے کہانے
کے متعبد ہوں
قبولیت عبادت
کا خواہ مستحکم
نہیں شاید یہ
دہو کہ شیطانی
ہے یکایک باطن
سے لا حول و لا
قوۃ الا باللہ
العلیّ العظمؒ
کھڑا بن گیا
اور وہ سفیدی
یک لخت زائل
ہو گئی بعد
چالیس روز کے
اس واقعہ ایک
روز قریب زفر
کے میں مراقب
بیٹھا ہوا تھا
کہ آواز کان میں
آیا کہ اے عبد
القادرؒ طعام
نوش کر کہ خدا
اپنی ہاتھ سے
کھاتا ہے میں
دہو کا شیطانی
سمجھ کر مطلق
التفات نہیں
کیا جب چار
مرتبہ یہی آواز
سنا اور ہونٹوں
کو نغمہ طعام
کا محسوس ہوا۔
آنکھیں کھول کر
دیکھا تو کوئی
چیز نظر نہ
آئی مگر ہونٹوں
کو کہیں لگی
ہوئی تھی اور
سکو رومال سے
صاف کر کے پر
مراقب ہو گیا
اور آنکھیں بند
کر لیں پھر
اوسے طرح
آواز کان میں
آیا آنکھیں
کھول کر دیکھا
تو ایک تجلی
آنکھوں کے
سامنے سے
غائب ہوئی
معلوم ہوئی
پھر آنکھیں
بند کر کے
مراقب ہو گیا۔
پھر اوسے
طرح کا آواز
سنا اور
آنکھیں کھول
کر دیکھا تو
ایک ہاتھ میں
لقمہ کھیر کا
نظر آیا اور
پھر ہاتھ ہی
غائب ہو گیا
میں دہو کا
سمجھ کر لا
حول پڑی اور
آنکھیں بند
کر کے مراقب
ہو گیا پھر
اوسے طرح
کا آواز سنا
کہ اے عبد
القادرؒ یہ
دہو کہ
شیطان کا
نہیں جو لا
حول سے دفع
ہو جاویں
میں نے
آنکھیں
کھول کر
دیکھا تو
ایک جسم
اور ہاتھ
میں لقمہ
کھیر کا
دیکھا ایک
نظر دیکھنے
نہیں پایا
تھا کہ وہ
ہی غائب
ہو گیا۔
میں دہو کہ
نفس کا
سمجھ کر
آنکھیں
بند کر لیں
اور مراقب
ہو گیا
پھر اوسے
طرح آواز
سنا کہ اے
عبد القادرؒ
یہ دہو کہ
نفس کا ہی
نہیں ہے
جب تک
اس لقمہ
طعام کو
نوش نہیں
کر لیگا
تجھ کو
کچھ
معاذتہ
نہو گا
یہ آواز
سن کر
میں
بسم
اللہ
شریف
پڑھی
اور لب
واسطے
لقمہ
طعام
کے
دیکھ
جب

ائمہ کبر کا دہن میں آگیا انگلیں کہو لگدیکھا تو حضرت ابو سعید مبارک بن علی خذومی صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کی صورت تجلی ثانی صفاقی کے عجیبیت سی نظر آئی اور کلمات زبان ملکوت میں باہر گئے
 کہ میرا والد ماجد واسطے اسی وقت اس کے تعلیم فرمادی **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری**
 گذارش کرتا کہ کیفیت دہو کہ شیطان اور عہدہ کہانیکا اور حضرت ابو سعید مبارک بن
 علی خذومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کہانا کہانیکا سو اعارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه
 شہنشاہ ولایت کے جسپر یہ مرکز رنگیا ہوا اور کے سمجھنے کے لائق نہیں یہ تینوں کیفیات
 طفیل حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی
 رحمۃ اللہ علیہ اب بھی ہر ایک اعارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه شہنشاہ ولایت پر گذر
 جاتا ہے یہ امر کچھ سفر مقامات عالیہ میں سے نہیں ہے کہ اعارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
 علو العزم والمرتبه شہنشاہ ولایت کو گمان مایوس کی خاطر پر آوی اور حضرت ابو سعید مبارک
 ابن علی خذومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظام بحر النبوت تصنیف اپنی میں تشریف فرما
 ہیں کہ محکوم نماز مغرب شب دوشنبہ گیارہویں محرم **۱۱۸۰** ہجری کو الہام ہوا کہ ایک دہوت
 ہمارا ہمارا ہاتھ سے کہانیکا مشتاق اور ایک سال کامل سے کچھ نہیں کہا یا نہ کچھ پایا ہے صرف شغل
 فوری ملکوتی میں مصروف یہ **حکم باطن** سنگرین اوسبوقت مکان سے روانہ ہوا میری زوجہ
 دیکھ کر دریافت کیا کہ بموجب حکم باطن کے شاید کسی طرف کو جاتی ہیں اوسر وہ کہہ میر گہر پکی تہی میری زوجہ
 دستہ خوان میں بانہ کر مجھ لاکر دی کہ میں دروازہ سے قریب ستر قدم کے باہر چلا گیا تھا اور
اسما عظم جنید یہ قلب روحی سے تلاوت کرنا شروع کیا قریب نماز صبح کے پہاڑ
 تبت ساتویں پریاس حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی حسنی
 حسینی ہو چکر تعمیل حکم الہام کی بجالایا اور بعد طعام کہلادی کے سید عبدالقادر کو بموجب
 تعلیم حضرت ابو الحسن علی ہنکاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ پرورشہ اپنی اور موافق پیش خبری محمد
 مکتوب نظام سرالامانی تصنیف حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت
 غوث پاک کا حضرت
 ابو سعید مبارک بن علی
 خذومی سے بیعت
 راستہ سے شرف

اور مکتوب نظام جواہر عظم تصنیف حضرت علاء الدین ابوالفرح طرطوسی صابر رحمۃ اللہ علیہ دیگر جمیع
 حضرات اعظام اپنی سلسلہ کے مبنی بیعت آتا ہے اپنی ہاتھ پر شرف کیا اور کیفیت باطن کی بطور طریقہ
 اپنی سلسلہ کے تعلیم فرمائی اور کیفیت باطن تعلیم فرمائی ہوئی اونکے والد بزرگوار کو موقوف کر کے ترکیب جاری
 ہو سلطان الان کا کے سے شرف کیا اور حسن پتھر پر **غوث پاک** قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسینی
 رحمۃ اللہ علیہ تین چلہ ہم داکے ادا کیے تھے وہاں اوٹھا کرد و سوی پتھر پر کہ فاصلہ پچیس بم کے ہے بٹھا دیا
 اور احکام بفرما فرما ہو جانے کے سے ہی مطلع کر کے بغداد کو واپس چلا آیا **فقیر مولف کتاب**
شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہے کہ اس عاجز نے بھی اون دونوں پتھر و نیپرہ احوال
 کنڈیڈ کیا ہی اور بموجب تحریر کاتیب کے سلطان حضرت کے پتہ پر روانہ کیے ہیں اور ساتویں تبت کا سیاہ
 رہائی حضرت **غوث پاک** قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسینی مکتوب نظام کہ بہتہ الوجدت
 تصنیف اپنی میں ترقیم فرمائی ہیں کہ میں ایک سال کامل و سیکھہ تعمیل تعلیم میں مشغول رہا ایک نیت سیکھ کا قریب
 میرے قدر الہی پیدا ہو گیا تھا وقت عصر ڈالی اوسکی جھکتے جھکتے قریب میرے دھن آجاتی تھی اور وقت
 مغرب کے خود بخود سب ٹوٹ پڑتا تھا ایک سال کامل اوسی سبب روزہ افطار کیا جب بموجب حکم
 حضرت پیر و مرشد کے ذکر سلطان کو جاری پایا شب سہ شنبہ بعد افطار روزہ اوس جگہ پہنچا
 بجانب بغداد کے روانہ ہوا۔ تاریخ تیرہویں ماہ صفر **۱۰۸۰** ہجری کو روز سہ شنبہ قریب نماز
 اشراق بغداد میں پہونچکر مسجد جامع کے برج عجمی میں مقیم ہوا اور نماز اشراق وہیں ادا کی حضرت
 خضر علیہ السلام مجھے آکر ملاقی ہوئی اور فرمایا کہ بموجب حکم الہی حاضر ہوا ہوں جو کچھ
 کہیے بجا لاؤں مینی جواب دیا کہ صرف حضرت پیر و مرشد کو میرے حاضر آنے کی اطلاع ہو جائی اور التماس کیا
 جاوی کہ بطفیل دستگیری حضور کے تعمیل حکم کی بجالایا اور احصل بموجب ارشاد کے مجھ کو نصیب ہوا۔
 حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے سوال کیا کہ یا شیعہ تھے خدا سے عہد کیا تھا کہ
 میں تیرے ہاتھ سے کہاؤں گا پھر انجام اوسکا کیا ہوا میں نے سب حال گذرا ہوا اوس روز کا بیان
 کیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تینوں صفیں خدائے واسطے میرے

حضرت غوث
 پاک کا کمال
 و قوت
 و شرف
 و کرامت
 و کبریا

حضرت غوث
 پاک کا بغداد میں
 تشریف لانا

حضرت غوث
 پاک کا کمال
 و قوت
 و شرف
 و کرامت
 و کبریا

احوال
 حضرت
 خضر علیہ السلام

خاص کی بین ایک مکاشفہ احوال زمانہ ماضی و استقبال ہر ایک اشیاء کا دور
نگاہ کا میری یہ حال ہے کہ جس سمت کو نظر کرنا ہوں ناگوارہ زمین صاف نظر آتا ہی سیطرح تحت فوق
ہی جہان تک چاہتا ہوں دیکھ لیتا ہوں **پیسر** جس عضو کو منظور ہوتا ہی دکھاتا ہوں اور
پوشیدہ کرتا ہوں۔ آج ہم تمہارے حضرت شیخ سے روبرو تمہارے دریافت کرینگے اور دیکھینگے کہ کس طرح
ہماری سامنی اپنی جس عضو کو چاہتی ہیں ظاہر کرتے ہیں اور جب چاہتی ہیں غایب کرتے ہیں یہ کہہ کر **حضرت**
خضر علیہ السلام حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخدومی صاحب پیر و مرشد کے مکان کو
روانہ ہو اور تھوڑے عرصہ میں واپس کر فرمانے لگے کہ وہ مکان پر تشریف نہیں رکھتے ہیں کہیں کو گئے
ہیں مینی جواب میں کہا کہ وہ کون جگہ ہے کہ جہاں کا جانا آپ کو معلوم نہیں یا آپ وہاں پہنچ نہیں
سکتے ہیں یہ جواب نہ کر حضرت خضر علیہ السلام خاموش ہو کر چلے گئے اور تین روز تک میری پاس
تشریف نہ لائے **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صاحب بری** کو ایک شعر کسعی شتی کا
یا د آیا ہی جو اس محل پر خطاب ارشاد جناب غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی
کے تحریر کرتا ہے **۵** اوسکے کو یہ مین گزری تو بیشک نہ پہنچے + حضرت خضر ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے
حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخدومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظام بکر النہوت تصنیف
اپنی مین ارقام فرماتے ہیں کہ روز جمعہ بعد نماز چاشت تاریخ شنبہ یومین ماہ صفر ۱۱۸۷ ہجری کو حضرت خضر
سیر مکان پر مجھے ملائی ہو اور نہایت متعجب اور متحیر ہو کر مجھ سے دریافت فرمانے لگے کہ آپ کہاں تشریف لیکے تھے
مینی جواب دیا کہ مین تو اپنی حجر سے کہیں نہیں گیا تھا جناب ایند باری تعالیٰ سے مینی وعدہ کیا تھا کہ جس وقت سید
عبدالقادر غوث پاک قطب عالم بفضل و عنایت تیری تعمیل تعلیم سے کامیاب ہو کر آویگا
مین تین روز کار و روزہ ملی کاشکریہ مین ادا کروں گا شب سہ شنبہ مجھ کو اوسکے آئین کا علم ہوا صبح سے ادا
روزہ ملی مین متوجہ ہو گیا تھا آپ کو استفادہ تعجب اور تحیر کا کیا باعث مجھ سے کچھ امر ضروری آپ کو ارشاد
فرمایا ہی حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت سید عبدالقادر غوث پاک
قطب عالم جامع مسجد کے برج عجمی مین آکر مقیم ہو مین بموجب حکم آہی اونکی پاس گیا اور ملاقات کر کے

حضرت خضر
ابوسعید مبارک
سماوی حضرت ابوسعید
مبارک ابن علی مخدومی
پوشیدہ رہا اور حضرت
خضر علیہ السلام کا حضرت
غوث پاک سے عجیب
یونہ

حضرت خضر
ابوسعید مبارک
سماوی حضرت ابوسعید
مبارک ابن علی مخدومی
پوشیدہ رہا اور حضرت
خضر علیہ السلام کا حضرت
غوث پاک سے عجیب
یونہ

پوچھا کہ جو کچھ کہتے جا لاؤں اور ہوں جواب میں صرف آپ کو اطلاع ہو جائیکے واسطے بجز و شکر گزاری
جہے کہا میں آپ کے مکان پر آکر مستفسر ہوا معلوم ہوا کہ صبح سے آپ کہیں کو تشریف فرما ہوئی ہیں وقت
شام اگر پہر مینی دریافت کیا تب بھی جواب دیا کہ اب تک تشریف نہیں لایا چنانچہ صبح چہا ششم
اسوقت تک مینی کوئی جگہ نہ سوت میں اور کوئی مقام ملکوت میں باقی نہیں چھوڑا اور سعی ہرچہا ششم
ہر عالم میں ہو نہ لایا لیکن کہیں قیاس اور گمان اور وہم نے ہے آپ تک رسائی نہ کی جو آپ تک پہنچتا
شام چہا ششم کو پہر آپ کے مکان پر آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی کہا نا کہا کہ دو مریدوں کے ہمراہ کہیں کو
تشریف لیگے ہیں اسوقت سے اب تک آپ کی تلاش میں سعی بے فائدہ کر کے عاجز آکر آپ سے ملائی
ہو ہوں حضرت ابو سعید مبارک ابن علی خذومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نصاب بحر النبوت میں
تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام اور سید عبدالقادر سے جو گفتگو ہوئی تھی
اوسکا جھکے غلم ہو گیا تھا یہ گفتگو حضرت خضر علیہ السلام کی سنکڑ اور مسکڑا کر میں خاموش ہو گیا اور ان
حضرت نے یہی جہے کہ زیادہ دریافت فرمایا اور مینی کا خذمتا لکھ جسکو اظہار خلافت نامہ تعبیر کرتے ہیں
رو برو حضرت خضر علیہ السلام کے تحریر کیا اور بجای گواہی دستخط اونکی یہی تحریر کر اے اور وقت
خارجہ کلاہ اور عمامہ اور خرقة ہمدست حضرت خضر علیہ السلام کے اپنے ہمراہ جامع سجدی میں لایا
جھکے دیکھ کر سید عبدالقادر قدسوس ہوا اور میں اوس سے ہم آغوش اور بعد فراغ خارجہ بیچ عجمی میں
مجلس حضرات اولیای معصر یعنی حضرت نجم الدین احمد کبیر فردوسی صاحب مکتوب
نصاب ضمیمہ نصرت - اور حضرت خواجہ قطب الدین مودود حشیتی صاحب مکتوب نصاب صور الفرج اور حضرت
خواجہ حاجی شریف زندانی صاحب مکتوب نصاب نوید وحدت اور حضرت خواجہ عثمان مارونی صاحب مکتوب
نصاب مقدمۃ الوجودات اور حضرت ابو نجیب ہرورد صاحب مکتوب نصاب کریم القطب اور حضرت خواجہ
عبدالخالق انجیری وانی صاحب مکتوب نصیح الوجود اور حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی صاحب
مکتوب نصاب کشف القلب اور حضرت عماد الدین صاحب اور حضرت امام احمد غزالی طوسی ملقب زین الدین صاحب مکتوب
قرۃ العینین اور حضرت شیخ نجمی الدین غزنوی مرید حضرت شہاب الدین صاحب اور حضرت شہاب الدین صاحب

ذکر خلافت
حضرت غوث پر
رحمۃ اللہ علیہ

اسکای اوکی
نظام و شریک
جلسہ خلافت حضرت
غوث پر رحمتہ اللہ
علیہ

بن نور الدین اور حضرت خواجہ احمد لیسوی اور حضرت شیخ ابو ذکریا بن مسعود اور حضرت شیخ ابو سعید
 قیلوی اور شیخ قصبان موصلی اور شیخ جادویاس حبش مکتوبیہ یا الشعبہ اور شیخ احمد بن مبارک
 اور حضرت شیخ محمد الدین صاحب بغدادی اور حضرت شیخ سبحان صاحب اور شیخ اسحاق بن احمد اور قطب
 بن حسام الدینی اور حضرت عبد الرحمن بن کریم الدین اور جلال الدین بن فخر الدین اور حضرت ابو العباس صاحب
 خراسانی اور شیخ عبید بن یوسف اور شیخ غریب بن احمد شوقی اور شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن
 اور شیخ ضیاء الدین بن اسحاق بغدادی اور شیخ محمود بن جعفر بغدادی اور شیخ اسوق
 بن علیم الدین بغدادی سے ترتیب دیکر غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی
 کو اپنی بات پر بیعت حوالہ اور ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی اور مانی اور عمامہ اپنی
 بات سے باندھ کر خرقہ پہنایا اور مثال خلافت خطاب قطب دیکھ کر شیخ عبدالقادر
 شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسینی حسینی کی اہل مجلس سنا کر عطا فرمایا
 اور بعد فراغ معانقہ اور مبارکباد اہل محفل کے شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی کو اپنی مکان پر ہمراہ لایا اور
 فاتحہ مقدمہ کا سالنامہ لکھا پھیلاتا اور سیرورہ فاتحہ او کو حمت کردی اور کہہ دیا کہ اسی تاریخ تمہارا اس
 عالم سے سفر ہوگا اور گیارہ روز بعد اس عالم کے میں بغداد میں قیام کیا اس عرصہ میں تمام اسناد خلافت ناچا
 اور مکتوبات نظام را اور ضبط اوقاش بانہ روز اور دیگر تبرکات ملبوسات وغیرہ قسم پر ایک حضرت پیر غلام
 سلسلہ کے جو چھ کو مفاد معنوتہ میں حاصل تھے تفویض کر کے فہوائے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العز
 والمرتبة شہنشاہ ولایت حمان صفات مثل اپنی کیا اور بجا خود ولایت مملکت بغداد پر کہ تخت گاہ
 نوشیروان کی تھی قائم کر دیا اور بتاریخ اٹھائیسویں ماہ صفر ۸۱۱ھ ہجری روز شنبہ کو میں
 تنہا بغداد کو فہ کو روانہ ہوا اور گیارہ روز میں پہر کو فہ سے مع علیم اللہ ابدال کے بغداد میں واپس آیا اور
 علیم اللہ ابدال کو کہ بھر سال وارزہ میں تھا شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی کے سپرد کر دیا
 اور علیم اللہ ابدال کہہ دیا کہ تم نامزد انہیں مجھے تھی۔ اور میں دوسرے روز بتاریخ آٹھویں ماہ ربیع الاول ۸۱۱ھ
 ہجری روز شنبہ کو اہل خیال اپنے ہمراہ لیکر بغداد سے ہنگار وطن اپنے کو روانہ ہوا۔

ذکر عقل
حضرت غوث پاک
رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر
جیلانی حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوب نگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعد
تشریف لے گئے حضرت پیر محمد جناب ابوسعید مبارک ابن علی مخدومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تیار خنویں ماہ ربیع الاول ۱۰۰۰ ہجری شمس دو شنبہ کو بموجب حکم حضرت مخدومی عقد نکاح میرا
ساتھ بی بی حلیمہ غمری بنت سید یوسف بن سید یونس بن سید شرف الدین اولاد
حضرت امام زین العابدین صاحب صبر القیام رحمۃ اللہ علیہ منسلک ہوا اور گیارہ
محرم راز میر صوفیان صافی نہاد سو احوام الناس کے یعنی شیخ ضیاء الدین بن اسحاق بغدادی۔ اور شیخ محمد
بن جعفر بغدادی۔ اور شیخ اسوقم بن علیم الدین۔ اور عمر بن فارض۔ اور شیخ عبد قریشی بن شیخ نعمت
اور شیخ محمد بن ابی نصر۔ اور شیخ احمد بن عبدالعزیز۔ اور شیخ علی محمد بن محمد۔ اور شیخ قیام الدین بن سیف الدین
اور شیخ سیلان بن عزیز الدین۔ اور شیخ عبدالرحیم بن ابوالعلی شریک تھے اور اوسے روز سے
تبلیغ احکام تعلیم طریقت یعنی امامت اور ارشاد پیر جان و دل مستعد رہا کہ کوئی کام غنیمت
بجز اس ہدایت اور ارشاد سے اپنی اوپر پسند نہ کیا تھا لفظ مولف

مادی عالم ہوئی تا مہر و ماہ
ہند سے تا ملک روم و شام تھا
ہر شہر عارف ہوا بغداد کا
بیٹھے تھے سامنی با صد ادب
رشد کا اون کے لگا دربار تھا
زنانہ تھے وہ شاہ دین مبارک
غوث ہوتا تھا کوئی قطب سعید
کوئی اوتا دیکھا پتہ کہا ہی تھا
اہل خدمت ایک نجیب ایک نقیب

جب شبابی عمر کو پہنچے وہ شاہ
رشد اون کا جلوہ بخش سام تھا
جب حضرت کی ہوئی بغداد جا
جوق جوق آتی تھے جہتی روز و شب
فیض کا اون کی کہلا گلزار تھا
راز اون کا تھا تمامی راز حق
یک نگاہ لطف سے اون کی مرید
کوئی ابدالی کا رتبہ پائی تھا
کوئی اوس تعلیم سے ہوتا رقیب

سب رجال اللہ تھے اونکی مطیع
 جلوہ گر ہوتا کسی پر نور حق
 سیر کرتا تھا کوئی آثار کی
 کوئی لاہوتی سرا کی سیر کر
 کوئی سالک کوئی مجذوب الہ
 کوئی جمع الجمع کا پاتا مقام
 ذکر سلطان تو او سجا نام
 از برائی ہر مرید ہوشیار
 فیض قلب اپنا جسی پہنچائی
 روح پاک حضرت دو کون سے
 خون اونکی خون پاک مصطفیٰ
 رشد او نکا رشد حیدر موبو
 تھے اونہوں ک پشت پر بارہ امام
 مصطفیٰ و مرتضیٰ کے تے حبیب
 رشد اونکی نام سے نامی ہوا
 مہر اون کے جام سے سرمست ہی
 جیسر او نکا پر تو اڑ جائے ہے
 ہر لطیفہ کی فنا با وضع خاص
 ذکر کھو ہو جائی تھا پیداشنا
 جلوہ فرما جب فنا ہو جائے تے
 یہ فنا اور یہ بقا ہر روز شب

صالحی و صالحہ
 صلی علیہ وسلم
 صلی علیہ وسلم
 صلی علیہ وسلم

سب خدا آگاہ تھے اونکے مطیع
 کوئی ہوتا آن میں تھا طویق
 سونگھتا بو تھا وہ او س گلزار کی
 آپ سے ہو جائی تھا وہ بخبر
 کوئی دونوں حال پر رکھنا نگاہ
 کوئی الفرقی کا ہوتا بادہ شام
 یہ صدا تو ہر یکا جام تھا
 مصطفائی تھا لطیفہ نوردار
 ہفتین منزل یہ او سکویا ہی
 آشنا ہوتا تھا اون کے خون سے
 خون پاک مصطفیٰ و مرتضیٰ
 رشد او نکا رشد احمد ہو ہو
 رشد کا اپنی پلاتے تھے وہ جام
 فیض او نکا تھا رہیگانا حبیب
 ماہ اون کے جام سے جامی ہوا
 چرخ اونکی آستان سے پست ہے
 سب لطائف سے نائش پائی
 رونما ہوتی لطر ز اختصاص
 صاف او ٹہ جاتا تھا غفلت کا نقا
 رومی خوب اپنا بقا دکھلائی تے
 دیکھتا تھا ہر مرید با ادب

صالحی و صالحہ
 صلی علیہ وسلم

صالحی و صالحہ
 صلی علیہ وسلم

ذکر
خلافت حضرت
حضرت شاہ
سیف الدین
عبدالوہاب صاحب
ساجد اودھ کلان
حضرت شمس الدین
محمد علی شاہ

پشت نہیں کرتا تھا اور اسی روز اکثر اوقات الہام اور القاسم پیش خبریں **محمی روم علی احمد**
صابر کی صادر ہو کر تھیں اور میں اذکو قلمبند کرتا جاتا تھا چنانچہ تاریخ سترہویں ماہ شعبان **۱۲۸۵ھ**
ہجری کو شبِ ثنبہ درمیان مغرب و عشا کے شاہ سیف الدین **عبدالوہاب** تولد ہوا اور گیارہ سال
جستہ علوم ظاہری کو بھی تحصیل کر چکے کہ پہر خود درس پڑایا کرتے تھے اور شاہ سیف الدین **عبدالوہاب**
کی عمر چودہ سال کی ہوئی بتاریخ نهم ماہ رمضان المبارک **۱۲۸۶ھ** ہجری کو بروز یکشنبہ وقت سہ پہر
عشاء بخاک اوٹھا جب حکم باطن ساتھ سماء **شام بی بی بنت سید عثمان بغدادی بن**
عبداللہ بن سید معیل بن سید شمس الدین اولاد حضوت امام محمد باقر صاحب
حیات المعصوم **رحمۃ اللہ علیہ** کے متفقہ کر دیا۔ اور بعد ایک سال جب عمر اذکی پندرہ سال کی ہوئی بتاریخ
اویسویں ماہ جمادی الثانی **۱۲۸۷ھ** ہجری کو بروز شنبہ وقت عصر کے **بیعت توہبہ** اپنی ہاتھ پر
مشرف کر کے تعلیم کیفیت باطن فیض کیا اور ترقی کیفیت باطن میں متوجہ کر دیا عمر چار سال میں
قرب حضرت واحدیت مستفیض ہو گئے اور مراتب شلزمہ قرب حضرت واحدیت کے حاصل کر چکے بتاریخ **۱۲۸۸ھ**
ماہ رجب **۱۲۸۹ھ** ہجری کو بروز شنبہ وقت عصر کے مجلس عام میں اپنی ہاتھ پر **بیعت امامت**
ادار شاہ سے اور نیز ہر دو خاندان حنفیہ علوی ولایت روح جذبہ اور خاندان طوسیہ
میں مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھاکر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنا دیا اور **مشال**
خلافت کے اہل مجلس کو سنا کر صاحب مجاز کر دیا اور مقدمات مندرجہ مکتوب خطاب کرتے ہوئے
کے معائنہ کرا دیئے اور یہ مکتوب بھی اون کے تفویض کر دیا۔

احوال محبوبیت حضرت قطب بانی عوالبصرانی شیخ محی الدین
سید عبدالقادر جیلانی حسینی حسینی شافعی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب مکتوب خطاب مصور الودود و تصنیف اپنی میں شطیر فرماتے
ہیں کہ بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الاول **۱۲۸۹ھ** ہجری کو شب جمعہ پہر رات گزری تھی کہ آواز رجال
متواتر کان میں آئی لگی لیکن تفصیل اس گفتگو کی سمجھ میں نہیں آتی تھی اور سب ابدال

درجہ اعلیٰ اور ادنیٰ اور اوسط کے ہر ایک طرف جلد جلد آتی جاتے تھے مینی جس کستی اون دونوں گرو
 میں ملاقات کر کے پوچھا کہ تم ان کس سی انجام کار میں مصروف ہو کس مینی مفصل بیان کیا اور یہ کہا کہ آپ کو اتنا تک
 باطن اطلاع نہیں ہوئی آپ جلد متوجہ عالم ملکوت کو ہوئیں یہ گفتگو سنکر راول میں کشف الصور میں
 مشغول ہوا دیکھا مینی کہ جمیع نقبا - نجبا - رقبہ - ابدال - اوتاد - اخیات - اقطاب - ہمدن متوجہ طرف کیفیت
 باطن کے ہو رہے ہیں اور منتظر ہیں کہ دیکھیں کیا بندریہ اتفاقا الہام کے حکم صادر ہوتا ہے اور حضرات
 اولیائی سالکین کو استفادہ غلبہ سنکر اور صحو اور فنا اور نقبا کا ہو رہا ہے کجا ہی سیر فی اللہ
 میں ست حال اور گاہی سیر مع اللہ میں ادنیٰ مقال ہو رہے ہیں اور حضرات مجازیب
 بادۂ وحد کا یہ حال ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی حال کا سرور ہو رہا ہے مجلو بہی اوس شرح کیفیت کشف الصور
 میں استغراق ہو گیا عالم ملکوت میں دیکھا تو ملائکہ جوق جوق فرما رہے ہو کہ عالم جبروت میں پاس گروہ گروہ
 ارواح جا کر باہمی گیر نوید اور تہنیت کے نغمے سناتی ہیں اور فطر فحرت اور انبساط سے مراسم شادمانی
 بجالا رہے ہیں توڑے عرصہ میں ایک شور و غل برپا ہوا کہ ہر ایک بشکل تصویر بجال خود سکتہ میں ہو گیا
 اس عرصہ میں ایک جانب روشنی نمودار ہوئی اور اوس روشنی میں تخت یکسر سطح الماس کا
 آتا ہوا معلوم ہوا اور اوس تخت الماس کی شعاع انوار کا یہ تو بہت دور تک منور کرتا جاتا تھا اور
 دور اوس تخت پر معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اور یہی پاس حضرت سرور انبیا احمد مجتبیٰ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیٹھے ہوئے ہیں
 جب امتیاز کر نیک فاصلہ یہ وہ روشنی اور تخت آیا تو شناخت کیا جاتا تھا کہ حضرت قطب ربانی
 غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی
 سید ہی طرف تھکرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کمال تجل حسن جمال تشریف فرما ہیں اور جب قریب
 روشنی اور تخت آپہونچا تو صرف حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی
 حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ تخت جلال پر تجلی حسن جمال رونق افروز نظر آنے لگے جب وہ روشنی اور تخت آئے
 طرف سے اوسط طرف کو سیطرہ گزر گیا تو ہر ایک کو کیفیت مرقومہ بالاسعائتہ اور مشاہدہ ہوا اور شور و غل

تہنیت کا برپا ہو گیا اور اسی منہگامہ شور و غل میں مجھ کو اس عالم امکان کے پیدا ہوئی ہیں اور ہو کر
دیکھا تو تمام جسم اپنا اوسیط طرح منور پایا کہ حسب طرح وقت برابر آنے تخت کے انوار شعاع سے منور ہو گیا تھا
اور نقیب ہر شہر و دیار کا یہ آواز سنا دی کہ رہا ہے الہی جُزْمَتِ قُطْبِ رَبَّانِی عَوْتُ
الصَّمَدِ ابْنِ نَبِیِّ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِلْدَانِی
مَحْبُوبِ سُبْحَانِی کَرِیْمِ الطَّرَفِیْنِ حَسْبِی حَسْبِی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
جَا بَیْہِ حَکَمِ رِسَالِیْنِ مَضْرُوبِیْنِ اور رقیب نقیب نجیب او تاد غوث اقطاب رجال الغیب ان احکامات
کی تعمیل میں مستعد اور سرگرم ہو رہے ہیں جب مجھ کو خیال وقت ہوا تو پہچانا مینی کہ وقت تہجد کا جو معمول
میرا تھا قضا ہو گیا ہی مضطرب ہو کر جلد نماز تہجد سے فارغ ہوا اور بعد نماز تہجد مجھ کو خیال ہوا کہ حضرت
موصوف حجہ مبارک کے قریب جا کر دیکھنا چاہتی کہ وہاں کیا کیفیت ہے جب قریب حجہ مبارک کے پہنچا
دیکھا کہ دیواروں حجہ میں شعاع انوار کی حسب طرح کہ عالم جبروت میں تخت پر لمعان دیکھی تھیں نکل
رہی ہیں لیکن تھوڑی تھوڑی کم ہوتی جاتی ہیں چند عرصہ میں باہر دیواروں کے کچھ اثر روشنی کا باقی نہ رہا
جب مینی قریب کو اڑوں حجہ مبارک کے جا کر دیکھا تو اندرون حجہ مبارک کے نہایت ہیبت اور جلال
روشنی انوار کی لمعان اور تابان تھوڑے عرصہ میں کم ہوتے ہوئے حضرت کے بستر مبارک پر نور افشاں
باقی رہی چند عرصہ کے بعد حضرت کے جسم انوار پر تجلی باقی رہی اور پہر کم ہوتے ہوئے قریب پیشانی کے
کہ محل لطیفہ مصطفوی کا ہی منور رہا اور سوقت اس قدر ہیبت اور جلال حضرت کے
جسم مبارک سے معلوم ہونے لگا کہ کہہ رہی تھیں کی تاب نہ آئی بے اختیار رونا چلا آیا اور خدام
حضرت کو جنہیں تعلیم باطن کی حاصل ہو چکی تھی جا کر دیکھا تو بعض بخود بیٹھے اور بعض بیچاڑ
بیٹھے پائے بعضوں کے چاروں قلب منور اور بعضوں کے لطائف ستہ متجلی تھے
بعضوں کے شعاع انوار محل لطائف سے باہر نور افشاں ہیں اور بعضوں کے محل لطائف
چمک رہی ہیں یہ احوال دیکھ کر میں اپنی بستر پر آ گیا اور اپنی ضوابط میں مشغول ہو گیا اور بعد نماز
صبح ہر ایک خدام اور ہم نشینان حضرت سے کہ زیادہ صدق سے تھے متحیر اور متعجب پامہد یکسر

اس معائنہ اور مشاہدہ رویت کی گفتگو کرتے تھے اور کرتے چہے اگر دریافت کیا یہ بھی احوال مذکور
 بیان کیا اور وقت طلوع آفتاب **جمع حضرات** نقباء و نقباء و نجباء و ابدال و اغیاث و اقطاب
 و رجال الغیب اور سردار جنات اور حضرات اولیا رسالکین اور مجازیب کا آستانہ کرامت نشانہ پر
 حاضر ہونا شروع ہوا جب حضرت مدوح عام دربار میں تشریف فرما ہوئے ہر ایک صاحب حاضرین میں
 بموجب اپنی اپنی مراتب کے آداب بجا لاکر فیض آب ہو جب گفتگو حضرات تشریف لائے تو ان کو خوب تحقیق
 ہو گیا کہ آج شب کو حضرت بظاہر محبوب **سجانی** ملقب ہو کر زریبا فرمای و سادہ شہنشاہی
 کوئین کے ہوی ہم سب **خدا** حاضرین بارگاہ نے بھی قدیموس ہو کر ندین گن راہین تین روزہ تک
 یہی حال رہا اس عمر صدیق کوئی صاحب باطن کی جگہ کا باقی نہیں رہا جو حاضر محفل نہیں ہوا اسو
 کہ عروج کیفیت باطن کا حصول قدیموس پر حضرت چنانچہ تمام حضرات سالکین معصر کے
 مکاتبات لطافت سے قومہ ذیل سے یہ امر ثابت ہے **اشعر مولف**

ضمیمہ
 سید السید

پہچسپ اب یہاں بیان حال کر
 نور احمد تھا وہاں مشعل فروز
 اوس مقدس نور نور اللہ سے
 نور وہ نور ابھی تھا عیان
 نور امکان پردہ ایجاب ہے
 سطح آبی آب سے کب غیب ہے
 سوچ ہے آراشش بحب قدیم
 گرچہ سوچ و آب حادث ہی بذات
 یہ مثال خوب ل میں سوچ لو
 حسن عشق ہر دم بصد ناز و نیاز
 اکاب نور افروز معنائی و خوب

سج

صورت و معنی میں قیل و قال کر
 بے ضیا تہی جسکے آگے شمع روز
 دل ہوا روشن بسا تیرا ہ سے
 جس سے روشن تھا زمین آسمان
 پر مثال موج وسطی آب ہے
 آب و تاب آب بہر سیر ہے
 بوجہتا ہے اسکو ہر مرد سلیم
 لیک ہے یہ آب دریا کی صفات
 مت خدا سے غیر احمد کو کہو
 عاشق و معشوق کار کہتی ہی را
 ایک صورت زیب نور شکل خوب

طیور

حکایت علی بن ابی طالب

دو لون بين نور شهود احمدی
 رَبِّ اَرْنِي لَنِي تَرَانِي گووی
 ذات ہی ایک اور صفاتین بشمار
 آپ سنبل آپ ہی کا گل ہے وہ
 آپ غنچہ آپ ہی ہے گل شبیہ
 آپ گل کیواسطے بلبل ہوا
 سنبل و ریحان بنایا آپ کو
 اس چمن کا باغبان خود باغ ہے
 یہ چمن رنگ دوئی سے پاک ہے
 ایک سلطان احمر کا نور ہے
 صورت و معنی کا ایک اور رنگ ہے
 تاج و تخت اپنے لیے پیاد کیا
 وہ تجلی ریز سلطان وجود
 اپنا حسن لائزالی دیکھنے
 آپ اپنی عشق کا مست شراب
 اوس شہ وحدت جب چاہا نظر ہو
 جنبش اول کہ ہے نور ظہور
 خود واحد و حدتین آ احمد ہوا
 جب وہ وحدت بڑھا کر ایک قدم
 وادی ایجاب بڑھ کر دو گام
 واحدیت سے بکثرت گاہ میں

حکایت علی بن ابی طالب

دو لون بين طور وجود احمدی
 طور و برق طور یہ دو لون ہی
 ایک گلبن کبل سے ہیں گل ہزار
 آپ ہی عارض ہے آپ ہی گل ہے
 آپ گلبن آپ ہی بلبل شبیہ
 آپ بلبل کے لیے وہ گل ہوا
 آپ ہی ہر گل میں پایا آپ کو
 خود سمن خود لالہ پر داغ ہے
 یہ ضیا رنگ دوئی سے پاک ہے
 ایک تجلی صبر کا طور ہے
 غور سی دیکھو تو ایک ہی رنگ ہے
 آپ اوسپر آپ کو شیدا کیا
 غیب آ یا بدرگاہ شہود
 اپنے ابروئی ہلالی دیکھنے
 آپ اپنی حسن کا شعلہ تباب
 واحدیت میں کیا اپنا حضور
 خود بخود ہے ذات سانج کا حضور
 بیدری کو چہوڑ کر باحد ہوا
 واحدیت میں اوٹھالایا غلام
 منزل اسکان کیا اپنا مقام
 لام پایا میم اِلا اللہ میں

حکایت علی بن ابی طالب

آئمہ احمد نے لیکر یا تہہ میں
 دیکھ کر اپنا بیان جاہ و جلال
 کون ہون میں کون تو ای ظہور
 یہ حکومت گاہ کسکی آن ہے
 کون اس منزل تصویر میں
 الغرض اپنی نہاد غیب سے
 آپ وحدت جلوہ کثرت میں آ
 گر نہوتی کثرت وحدت فروش
 وحدت و کثرت ہی با ہم آشنا
 ہے جہان کثرت و یگانہ وحدت ہی
 غیب کہ سے تابہ ناسوتی سرا
 آپ کو با صد شیون دلربا
 یہ بھی اوسکا ملک صورت زار
 جب پسند آئی اوسی صورت سرا
 اس چمن اس وادی زریبا میں آ
 بے تعین سے تعین میں آپ آ
 جلوہ امکان اوسیکی شان ہے
 عالم امکان اوسی کا نور ہے
 آپ اپنی رنگ کے جلوے ہزار
 یہ تجلی کب سمجھ میں آئی ہے
 یہ عجیب ایک جلوہ اسرار ہے

محکم دلائل سے مزین

غور فرمائی جو اپنی ذات میں
 آپ سے آپ ہی لگا کر نے سوا
 نور تو کسکا ہی میں کسکا ہو نور
 یہ تجلی گاہ کس کی شان ہے
 کون ہی اس گلشن تنظیم میں
 ہو گیا آگاہ اس لاریب سے
 اپنا جلوہ دیکھتی ہی جا بجا
 کا ہے کو آتا نظر وحدت کا جو
 دوسر کو آپ اپنا رو نما
 ہی جہان وحدت و یگانہ کثرت ہی
 آپ ہی وہ جلوہ گر ہے جا بجا
 احمد مرسل میں پایا رو نما
 اوسکے معنی سے صورت آباد ہے
 جب خوش آئی یہ طلسم آباد جا
 آپ اپنا آپ کو مرشد کیا
 آپ ہی اپنی ہوا صورت نما
 نور ایجابی اوسیکی آن ہے
 یہ تجلی ہی اوسیکا طور ہے
 دیکھتا رہتا ہی ہر لیل و نہار
 عقل اس جاگہ پہ دہو کہا ہے
 یہ عجیب عالم انوار ہے

محکم دلائل سے مزین

ادبیات

رضی اللہ عنہ بان موصوفی مشکلی حسن

پہلے موصوفی اوسی کی ہی پہلے
پہلے لطیفہ سرشاہی ہی حسن

راز پہ راز الہی ہے حسن

فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری گزاری کی کہ حضرت

نجم الدین احمد کبیر فردوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام ضمیمہ نصرت اور حضرت عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ

صاحب مکتوب نظام بخشی غیب اور حضرت محمد ابو القاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تواریخ ظہر تانا

اور حضرت شیخ احمد لیسوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام محمود غصروف اور حضرت

خواجہ عبدالخالق غجدانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام فصیح الوجوب اور حضرت

خواجہ احمد بن حضرت خواجہ قطب الدین مودود ہشتی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نظام

طو البصیر اور حضرت محمد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام لسان الوحدت اور

حضرت قطب الدین بن حسام الدین الطاکلی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نظام لسان الوحدت

اور حضرت جلال الدین بن فخر الدین رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نظام خفیف الوجوب اور حضرت

ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام کریم القطب اور حضرت

ابوزکریا بن مسعود رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نظام حقیقت النوم اور حضرت شیخ

ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام خفیف اور حضرت شیخ شہاب الدین

مفتولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام تذکرۃ الانوار اور حضرت شیخ شہاب الدین بن ابی البرکات

رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نظام بحر الصور اور حضرت خواجہ حسن انداقی مرید حضرت خواجہ یوسف ہمدانی

رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نظام تفسیر الانوار اور حضرت شیخ ابو العباس خراسانی رح

صاحب مکتوب نظام ابرۃ المعرفت اور حضرت شیخ عبدالسلام بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ

صاحب مکتوب نظام نیرۃ العلوم اور حضرت شیخ جمیلہ الدین رحمۃ اللہ علیہ

صاحب مکتوب نظام غرر الوحدت اور حضرت شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام

صور الوجود اور حضرت شیخ عبداللہ بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام تذکرۃ المریدین

اسماء حضرت
ادبای نظام
سنت کائنات
حضرت شمس الدین
غفر اللہ عنہ

اور حضرت شیخ غریب بن احمد شوقی رجال الغیب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب
عقیق اللون - اور حضرت شیخ ضیاء الدین بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب
جلالی نظرت - اور حضرت شیخ محمّدی صاحب بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب
خشونت الوحد - اور حضرت شیخ محمد بن ابی نصر رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب شرف الوجود
اور حضرت شیخ احمد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کلیم الواحیت - اور حضرت
قیام الدین بن سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب بین الوحد - اور حضرت شیخ سید
بن عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب شفیع الحرمت - اور حضرت شیخ عبد الوحیم بن
عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کوکب القامر - اور حضرت شیخ بدیع الدین عرف
شاہ مداد صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب الودیت اسمی اور حضرت سید
اجمل احمد ابدال بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب ماثرہ سبحان نے اپنی اپنی
مکتوبات نطاب میں احوال معائنہ اور مشاہدہ اپنی اپنی کامعالمات مفصلہ محررہ بالا میں متفق اللفظ
والمعنی تحریر فرمایا ہے اور یہ جملہ مکتوبات نطاب معتبرہ کیفیات باطنی حضرت پیر و مرشد مادی برحق
رحمۃ اللہ علیہ نے اس کشف برادر اپنے کو مرحمت فرمائی تھے۔

احوال ولادت و خلافت حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب الدرباجہ
حضرت مخدوم علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم وعلیم کفیت
باطن سلسلہ حنفیہ روح جذبہ کشف کوئیہ صفائی

حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب بصوالہ وود تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے
ہیں کہ بتاریخ کیا رہوین ماہ ذیقعدہ ۱۰۸۵ھ بمطابق ۱۶۷۴ء میں پیر کے فرزند ارجمند عبدالرحیم
عبدالسلام تو کہ ہو۔ روز اول سے آثار مجرب ویت پائی گئے۔ جب عمر لائق کتبہ یعنی کی ہوئی
استفادہ جو اس درست نہ پا کر تعلیم علم ظاہر کی عمل میں آتی اکثر غیب کا احوال حالت
مذہب میں زبانیہ آجاتا تھا کہ بموجب اوسکے ظہور میں آتا تھا اور میں ہی بموجب معمول حضرت

احوال
ولادت
حضرت
شاہ
سیف
الدین
عبدالوہاب
صاحب
رحمۃ
اللہ
علیہ

قطب بانی غوث الصمدانی شیخ محمد بن ابوالحسن سید عبدالقادر جیلانی محبوب جانی
 کریم الطوفین جس کی جیسی قبیلہ و کعبہ اپنی کے ابتداء ہی محل سے عبدالرحیم عبدالسلام فرزند اپنی کو کہی نسبت نہیں
 اور اکثر اوقات حضرت والد ماجد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ میر فرزند عبدالرحیم عبدالسلام کو اپنے کنار شفقت میں
 لیکر ریشیت کو بوسہ دیتے اور سوقت اول حضرت محمد روح کو وجہ ہو جاتا تھا اور بے اختیار
 فرما **الحمد لله** اور جب حضرت موصوف عبدالرحیم عبدالسلام کو فرماتے میر
 مست مجنون جلالی۔ یہ سنکر عبدالرحیم عبدالسلام حضرت محترم کی گود میں سے اٹھ کر
 بہاگ جاتے تھے اور بعض اوقات عبدالرحیم عبدالسلام پر شدت غلبہ کیفیت جذب کی ہنقد
 ہوتی تھے کہ شیطانات متواتر زبان سے صادر ہوتے تھے۔ جب **عمر عبدالرحیم عبدالسلام** کی
 اٹھارہ سال کی ہوئی بتایا کہ سترہویں ماہ ذی الحجہ ۱۰۵۹ ہجری کو بروز شنبہ ۱۰
 مغرب کے حضرت قبلہ و کعبہ میر جناب معزی الیہ اپنی حضور میں ٹہلا کر عبدالرحیم عبدالسلام کو میر
 ہاتھ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے ایک وقت میں مشرف فرما کر کیفیات
 باطن برد و خاندان حنفیہ علوی یعنی حضرت محمد حنیف صاحب فرزند علی مرتضیٰ کریم السلام
 کی تعلیم سے مستفیض کر دیا میں کلاہ اپنی اوڑھ کر عامہ سبز اپنی ہاتھ سے سر پر باندھا
 اور خرچہ پہنایا اور ایک شکہ سرخ کمر سے باندھ کر مثال خلافت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوی
 و المرتبہ اہل مجلس کو سنا کر عطا فرمائی۔ عبدالرحیم عبدالسلام اس وقت سے طرف ترقی کیفیت
 باطن کے متوجہ ہو اور غلبہ جذب اذلی خلیقی نے اور زیادہ تعلی پکڑی جو اس شکیب خرد نے مفارقت
 کی تیرہ روز کے بعد بتایا کہ یکم محرم ۱۰۵۹ ہجری کو شب چشمنہ وقت تہجد کے یا **هُوْیَا مَنْ**
هُوْیَا مَنْ لَیْسَ لَہٗوَ اِلَّا ہُوْ زبان سے کہتے ہوئے اور گریبان چاک کرتے ہوئے
 ایک طرف کود پڑتے چلے گئے تھوڑی دو رنگ نظر آئی پہر نگاہ سے غائب ہو گئے پس
 بموجب حکم حضرت قبلہ و کعبہ اپنی کے علیم اللہ ابدال کو واسطے نگرانی احوال کے اون کی ہمراہ کر دیا
 فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری مختصر تفصیل اون دونوں خاندان حنفیہ علوی

مولا خاں

مستحق

عبدالسلام

مستحق

عبدالسلام

مستحق

عبدالسلام

گزارش کرتا ہی کہ ایک سلسلہ رشیدیہ حضرت عبدالوہید صاحب شمالی فرزند
 حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب موصوف سے مشتق ہو کر حضرت مولانا
 شمس تبریز صاحب کو پہونچا اور پھر چند واسطوں کے حضرت سید
 اجمل صاحب سے حضرت ابوالحسن علی ہنگاری کو حاصل ہوا اس سلسلے سے
 حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر
 جیلانی محبوب سبحانی کریم الطوفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ ہی اس کیفیت فیضیاب بین حضرات اس
 سلسلہ کے صابغیت روح جذبہ خدائے تقربا۔ تجا۔ ابدال۔ اوتاد۔ انخیاث اقطاب پر مامور
 ہوتے ہیں۔ اور حضرات رجال الغیب ہی کہ شمار میں تین سو گیارہ نفر ہیں اسی سلسلہ متعلق ہیں۔
 دوسرا سلسلہ جلیلیہ حضرت عبدالجلیل صاحب شرقی فرزند حضرت
 محمد حنیف صاحب مدوح منفق ہو کر حضرات عبداللہ علمبردار رحم کو حاصل ہوا اور بعد
 چند واسطوں کے حضرت جو ز سراج صاحب سے حضرت شیخ ابوالحسن علی
 ہنگاری صاحب موصوف کو پہونچا۔ اس توسل سے حضرت قطب ربانی
 غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر
 جیلانی محبوب سبحانی کریم الطوفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ زبیر فرمائی اس سلسلہ کے ہوی اور
 حضرت اس سلسلہ کے مجدد صاحب کیفیت ولایت صفاتی اوشف کوئی کے ہوتے ہیں نظم و کائنات مولف

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| صاحب ارشاد جب ہو جاؤ گی | تب رہ غوثی و قطبی پاؤ گے |
| فوجداری غوث کا دربار ہے | روز و شب یہ کاراوسکا کارا |
| قطب دیوانی کچھری کا نظام | اپنی حسب حال کرتا ہی مدام |
| وہ کچھری یہ کچھری تا مدار | وایم ان دو سے رہی بقرار |
| کوئی قصبہ کوئی شہر ای ہویا | غوث سے نہ قطب خالی شمار |
| انتظام خلق ان دو کار سے | ہے ہمیشہ ان تعلق دار سے |

گرچہ میں رتبہ میں سب نامی بنا
یعنی ان دونوں زریروں میں
روز و شب ان دو پاس آتے ہیں
سب میں یہ دو ہیں اور انکی منیب
جب یہ صورت یک قلم اوٹھ جائیگی
یہ طریقہ ہی نظام کردگار
یہ جو ہی کثرت سراد لپڈیر
ایک آدم سے ہوئی آدم ہزار
ایک دریا لاکھ موجیں رونما
ایک پٹراوسمین جبری پتے ہزار
آتمہ خانے میں جسا کردیکھ لو
ایک صورت کی ہزاروں صورتیں
ایک دریاقدم کی موج ہے
یہ شیونات حدوثی بے شمار
آپ ساقی آپ زند بادہ نوش
زید اوسکے عکس کا مرآت ہے
جس طرف دیکھو اوسے کا فوراً
ہاوشاہ و جہان اللہ ہے
منظر مرشد ظہور ذات ہے
کوئی اوسکے فضل سے گرد و نخل
کوئی اوسکے ذکر میں ناسوت سیر

جبر

ایک رکھتی ہیں وہ ان دونوں کا
ہیں یہ بالا اور رائے لپٹ ہیں
جو یہ کہتے ہیں بجالاتے ہیں وہ
یہ میگا نظم تار و زحسیب
یگمان بیشک قیامت آئیگی
ذمہ دار سید عالی تر با
یہ جو ہی بزم شیونات کثیر
ایک گیسو میں پٹری ہیں خم ہزار
سیکڑوں تار کی کپڑے میں ایک نما
ایک فتراوسمین ہیں بی بی تارا
تک رہ میں آنکھ اوٹھا کردیکھ لو
ایک صورت کی ہزاروں صورتیں
آب سلطان قیام کی فوج ہے
ہیں اوسے شاہ قیام کے جلوہ دار
آپ صوفی دلق و سجادہ بدوش
خمر اوسکے وصف کی آیات ہے
زید خمر و بکر اوس کا طور ہے
حکم میں جسکے یہ مہر و ماہ ہے
حضرت اللہ کی آیات ہے
کوئی اوسکے حکم سے مامون نظام
کوئی اوسکی فکر میں لاہوت سیر

جبر

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| کوئی ایجابی وطن کی سیر میں | کوئی امکانی چین کی سیر میں |
| ذکر میں اوسکے کوئی سرخوش | فکر میں اوسکے کوئی مدہوش |
| یاد سی اوسکی ہو غافل حسن | ذکر سے اوسکے ہو غافل حسن |

احوال ملاقات و فرت آیات

حضرت خواجہ معین الدین حسن نجری چشتی اجمیری شہنشاہ
ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ کا
حضرت قطب بانی غوث البصرہ فی شیخ محی الدین ابو محمد سعید القادر جیلانی
محبوب سبحانی کریم الطریقین سنی حسین رحمتہ اللہ علیہ سے
اور حضرت خواجہ شرب نواز کا بیعت توثیق ارشاد سے حضرت قطب الاقطاب خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو ممتاز کرنا

مکاتیب نصاب مفصلہ دل میں متفق اللفظ والمعنی تحریر ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین
حسن نجری چشتی صاحب مکتوب احادیث المعارف بتاریخ کیا ربوین ماہ شوال المکرم
۱۰۶۰ ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت نماز ظہر جامع مسجد قصبہ چشت میں بحضوری حضرات اولیاء
مہر حضرت خواجہ عثمان مارونی صاحب تکفیر الخلاص فی تلبیہ الامانی رحمۃ اللہ علیہ
صاحب مکتوب نفاذ الوحدت سے ساتھ شروط مرعیہ در قیود ستمہ کے بیعت امامت اور ارشاد
سے خاندان چشتیہ میں تفضیل ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
شہنشاہ ولایت حمان صفات ہو اور بعبط خطاب شہنشاہ ہند الولی شفاعت
امر اقلیم ہند کو ارسال فرمایا گئے۔ اور بتاریخ بائیسویں ماہ ذی الحجہ ۱۰۶۰ ھ ہجری کو بروز شنبہ
وقت نماز ظہر کے حضرت خواجہ غریب نواز محمد روح مع حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
اولین الارواح صاحب مکتوب نفاذ الوحدت کے بعد اوشرف میں پاس حضرت قطب ربانی
غوث البصرہ فی شیخ محی الدین ابو محمد سعید القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطریقین سنی صاحب مکتوب نصاب

ہو احوال خلاصہ
حضرت خواجہ شرب
نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت
خواجہ شرب
نواز رحمۃ اللہ علیہ

کریمۃ اللہ کے تشریف لائی پانچ روز اور سات ساعت قیام پذیر رہے اس عرصہ میں ترکیب تلاوت

وعای حرز بانی شریف یعنی خرز مرتضوی ملقب بسیف اللہ و سیف اللہ

الاوراد کی کہ جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بہ برکت تلاوت اس دعا کا ثورہ

روز عطا مثال خلافت بتاریخ تیرہویں ماہ ربیع الاولیٰ ۱۰۸۵ھ بمطابق ۱۷۰۳ء

غوثی معنوی اور قیومی روحی حضرت جناب سرور انبیا احمد مجتبیٰ

محی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حاصل فرما کر

ہر دو ترکیب تلاوت خرز موصوف کی ساتھ کمال اور تمام کیفیت باطن کے حضرت امام خواجگان

خواجہ حسن بصری صاحب کو بروز عطا مثال خلافت بتاریخ اونیسویں ماہ جمادی الاولیٰ ۱۰۸۹ھ بمطابق ۱۷۰۷ء

روز جمعہ وقت ظہر محنت فرمائی تھیں اور حضرت خواجہ حسن بصری صاحب نے ترکیب غوثی معنوی حضرت

خواجہ حبیب عجمی صاحب کو بروز عطا مثال خلافت بتاریخ یکم ماہ ربیع الاولیٰ ۱۰۹۰ھ بمطابق ۱۷۰۸ء

وقت عصر کے عطا فرمائی اور یہ ترکیب قیومی روحی حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید صاحب

کو بروز عطا مثال خلافت بتاریخ نویں ماہ صفر ۱۰۹۱ھ بمطابق ۱۷۰۹ء کو بروز پنجشنبہ وقت عصر کے محنت فرمائی

چنانچہ حضرت خواجہ حبیب عجمی صاحب سے یہ خرز شریف بہ ترکیب تلاوت غوثی معنوی

اجازت باجارت حضرات صاحبان اجرا ہر شش خانوادگی حضرت قطب ربانی غوث الصمدی

شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب بھائی کریم الطوفین حسنی حسینی

رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا تھا اور حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

یہ دعا ثورہ سیف اللہ سلطان الاوراد بہ ترکیب تلاوت قیومی روحی اجازت باجارت

حضرت عارفان اجرا ہر پنج خانوادوں کے حضرت خواجہ معین الدین حسن بصری حشمتی بصری

شہنشاہ ہند اولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوئی تھی و ولوں حضرت اعلیٰ العزم المرتبہ

مجتہدین تعلیم اور مجاہدین کیفیت باطن بہ حکم الہام باطن اور ارشاد حضرات پیر و مرشد اپنی اپنی

تکمیل ترکیب تلاوت غوثی معنوی اور قیومی روحی دعای ثورہ

حضرت غوث
بک رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرت خواجہ
غوثی معنوی
علیہ السلام
تلاوت خرز بانی
شریف کی تہذیب
فرمائی

باہم یک فرمائی یعنی حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر
 جیلانی کریم الطریقین بنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اجازت ترکیب تلاوت غوثی معنوی
 سرزموصوف کی حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الہی شفاعت کے
 کو محنت فرمائی اور حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الہی
 شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ نے ترکیب تلاوت قیومی و روحی دعا موصوف
 کی حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب بھانی
 کریم الطریقین بنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت کی اور ارشاد فرمایا کہ اول طالب صاحب کیفیت باطن کو
 اس پانچ طرح کی ترکیب سے تلاوت سیف اللہ کی تعلیم کرنا مناسب مصلحت ہے اور مین سے ایک نوع نظری
 جو حضرت علی مرتضیٰ کریم اللہ وجہہ قبل حصول اجازت ترکیب تلاوت قیومی و روحی اور غوثی
 معنوی دعا موصوف کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
 علو العزم والمرتبة قاری اس سرزم تفضوی کے قبل حصول اجازت ترکیب تلاوت قیومی و روحی
 اور غوثی معنوی کی نظری ناسوت میں تلاوت فرماتے چلے آئی ہیں دوسری نوع ملکوتی
 تیسری نوع جبروتی چوتھی نوع لاہوتی پانچویں نوع باہوتی۔ بعد کو ترکیب تلاوت
 قیومی و روحی اور غوثی معنوی سے کامیاب کیا جاوے۔ بعدہ اور ارشاد فرمایا عارف صاحب
 مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبة جسکو تعلیم کیفیت باطن مرتبہ شہنشاہی ولایت حمان صفات
 سے بہرہ حاصل ہو گا وہ ان ساتوں انواع میں سے جس نوع کو جب چاہیگا بہ ترکیب جلالی
 اور بگاہی بہ ترکیب جمالی اور بگاہی بہ ترکیب مشترک تلاوت کیا کریگا اور اپنی
 کیفیت باطن میں قوت قویہ اور طاقت علویہ حاصل کریگا۔ **ان بعد** حضرت قطب ربانی
 غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب بھانی کریم الطریقین
 بنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب موصوفہ بالا مندرجہ احوال پیش خبری حضرت مخدوم
 علی احمد صاحبہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت خواجہ صاحب موصوف کو معائنہ کرائے

اور با ہم مشور فرما کر چند امور منقح فرمائی کہ تفصیل او نکلے حوال حضرت مخدوم علی احی صابر
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں اپنی اپنے محلیہ تحریر ہوگی۔ اور ان جلسوں میں حضرت
 شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب صاحبزادہ کلان حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ
 صاحب مکتوب نظام صورالودود۔ اور حضرت شاہ تاج الدین ابوبکر عبد الزراق
 صاحبزادہ دوم حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام نسیم المجاز۔
 اور حضرت شاہ کبیر الدین شاہ دولہ صاحب خلیفہ حضرت غوث پاک قطب عالم
 رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام تحفۃ الارواح۔ اور حضرت شاہ منور علی صاحب
 الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام فقر العقیف۔ اور حضرت نجیب الدین مغربی
 بن احمی سعید رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام بن الخیر۔ اور حضرت ابوسحاق بن واحد قسری
 رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام ظہر طریقت۔ اور حضرت شیخ ضیاء الدین بن فخر الدین
 رازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام ستر جلالی اور حضرت سیحی تہاں بن سید امام الدین بغدادی
 صاحب مکتوب نظام صمود نعمت۔ اور حضرت عبد الجلیل بن عبد الصمد صاحب مکتوب نظام بعید شہاب
 اور حضرت قطب الدین بن حسام الدین الظاہکی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام لواحدیت اور حضرت
 شیخ محمد بن عبدالقدوس اوشی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام صلت قدم۔ اور حضرت ابوسعید بن
 نعمت شیرازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظام شوکت مرجع۔ اور حضرت شیخ شہاب الدین مقتولی
 صاحب مکتوب نظام تذکرۃ الانوار۔ اور حضرت سید علاؤ الدین بن محمد ترمزی رحمۃ اللہ علیہ
 صاحب مکتوب نظام طول۔ اور حضرت عبد الرحیم بنکاری بن فضل رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت
 شیخ احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بروقت ہم جلسہ منہاج اقدس کے تھے۔
 اور تاریخ حبیبیوں میں ہادی جہ ۱۰۱۱ء کو کچھ روز شہید بنکار صاحب حضرت خواجہ معین الدین حسن بن
 چشتی جمیری شہنشاہ منہج اولی شہنشاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت قاضی نظام خواجہ قطب الدین بن محمد بن
 اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو باجلاس محفل حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محمد بن

مساہد حضرت
 ابوبکر علی بن
 ابی طالب
 علیہ السلام
 علی بن ابی طالب
 علیہ السلام

ابوبکر علی بن
 ابی طالب
 علیہ السلام
 علی بن ابی طالب
 علیہ السلام

ابو محمد سعید عبدالقادر جیلانی محبوب جانی کریم الطریق حسن حسینی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر
 جمیع حضرات اولیای مہضر سابق الذکر مفصل الصدر وغیرہم کے اپنی ہاتھ پر بیعت نویسی
 اور ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ میں بتبدیل ولایت اغیانی شرف
 فرما کر قیود مرعیہ و شروط مستمرہ متعلقہ کیفیت ہذا کے ممتاز فرمایا۔ اور اوسی روز
 دونوں حضرات والا صفات بغیر اور شریف سے نہضت فرمائی وہلی ہوئے اور
 ہر ایک صاحبناضریں محفل نے ہر دو احوال منہ رجب بالا کو اپنی اپنی مکتوبات خطاب میں خوب مفصل و
 مشرح متفق اللفظ والمعنی تحریر فرمایا اور ان کے مکتوبات خطاب مفصلہ بالاین ایک تذکرہ
 سوال کرتے مولوی محمد دہمائی اور مولوی احمد ایمانی علمای فاضل شکران طریقت کا بلکہ
 اعتراض سلسلہ تعلیم طریقت کے معاملات اور جمہورات میں ہر دو حضرات شہنشاہان وقت سے تحریر
 کردہ دونوں حضرات محمدی نے بحجرات مستحکم اور دونوں علمای فاضل کو محفل اور خاموش کر کے داخل
 سلسلہ بیعت طریقت کیا اور یہ دونوں بجز اٹھارہ علماء حاسدان حضرت قطب ربانی
 غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سعید عبدالقادر جیلانی محبوب جانی کریم الطریق حسن حسینی رحمۃ اللہ علیہ
 نہایت علامہ اور یہ اٹھارہ علماء حاسدین اور نو پیر سوار ہو کر نواح بغداد شریف میں
 ہر روز گشت کیا کرتے تھے اور جو لوگ بنا بر حصول قبضہ سی حضرت محمدی کے بغداد کو آتے ہوئے انکو
 راستہ میں ملتے تھے انکو بہکا کر واپس کر دیتے تھے فقر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری
 گزارش کرتا ہی کہ ان عالموں کا مفصل تذکرہ اور جو جوابات مستحکم انکو دی گئے ہیں ان کا مفصل
 حال مکاتیب خطاب میں قلمبند ہے چونکہ وہ بیان طویل ہے اور بوجہ طوالت لطف بیان میں خلل واقع ہوتا
 تھا اسوجہ پہا نہیں نہیں لکھا گیا اس کتاب کے آخر میں اس تذکرہ کو خوب مفصل تحریر کیا ہی جو ناظرین کے
 ملاحظہ سے گذرے گا اور ہر ایک اوس سے لطف وافر اور ہوا دے گا اور یہ بھی واضح رہی کہ
 حضرت پیر و مرشد جناب امیر دو جہان رحمۃ اللہ علیہ اس کشف شبرا و مؤلف کتاب کو وہ سب
 مکتوبات خطاب اور مراتب تکمیل ترکیب تلاوت حرز و تضرعی ملقب بسیف اللہ

وسطان الاوراد کے محنت فرمائے تھے ابیات مولف

پہر حسن کچھ غوث الاعظم کا بیان
 ذکر سے آتی ہے سرستی شتاب
 حضرت خواجہ معین الدین
 دودنوں صاحب ایک چمکی ہیں
 بہار گل زمین احمدی
 بہاوی ہیں اسماعیل و نوح شاہ دین
 خواجہ حمیرا بھی الدین ہر
 خیمہ شاہی ہے نکاح ہم طاب
 احمد بے میم کے دل بہار ہیں
 قطب عالم غوث انکا نام
 دام ارشادی انہو کا عام ہے
 جس کسی پر ایک نظر پڑے جای
 غوثی و قطبی کی بخشش عام ہے
 حضرت عالی ہیں اگر صبح و شام
 انکی انکی جسی ہو وی نصیب
 پر یہ دولت ای حسن کمیاب
 راز اللہ سے ہر ایک آگاہ کب
 سرخسوں پوچھو کیف شراب
 گل کی خوبی بلبوں پوچھو
 راز سے رکھتے خبر ہیں راز دار

بار دیگر کہ کہ ہوشیرین زبان
 فکر سے آتی ہے خود رستی شتاب
 بہاوی خالا زاد کا سنچر وطن
 ربط ہی آپس میں اون کے ہنسیما
 احمدی ہیں رنگ بولی حمد
 بان برادر ہیں یہ دونو ماہ دین
 ہمہ گیر کہتے ہیں راز کردگار
 فیض سے ان کے راز فیضیا
 ہو تو ابی شاہ کے فرزند ہیں
 ہفت اقلیم اون کے زیر دام
 روم و ہند و سیستان شام
 فرش سے تا فرش وہ او و جانی
 انکی جانب سے یہ صبح و شام
 جیون کے شاہ کرتے ہیں سلام
 بادشہ ہو و یگانہ روز حسیب
 ہر ستارہ کب بہلا مہتاب ہے
 ہر ستارہ جلوہ بخش ماہ کب
 ماہیوں پوچھو ستر حباب
 بلبوں کی آہ و زاری گلوں پوچھو
 یہ لطیف ہے بہو نیر آشکار

علاقہ اورداد

علاقہ اورداد

علاقہ اورداد

علاقہ اورداد

علاقہ اورداد

علاقہ اورداد

علاقہ اورداد

مرتب

بوجہ اللہ کی یہی مقصود ہے

بسنی پچا ناخدا کی پاک کو

یہ دعا ہی ور دے سکا بیچ و شام

یہ دعا سیف الہی ہی حسن

لافتا الا علی لاسیف کو

جو سحر گاہ ازل سے ہی سعید

راز مخفی سے وہی آگاہ ہے

شاہ ہی وہ مثل مہر و ماہ ہے

وہ بشر منصور سردار ہے

بسنی پچا ناخدا کو ای حسن

نور علی

نور علی

نور علی

نور علی

دانش مولایہی بہبود ہے

زیر پا رکھتا ہی وہ افلاک کو

بہا گتا رہتا ہی اوس سے غم تمام

اسن عا سے بہا گتا ہی اہرمین

روز و شب صبح و مسافر ہتی زو

جو دم اول سے ہی مروجہ

اپنی وقت خاص کا وہ شاہ ہے

ماہ ہی وہ غارف باللہ ہے

وہ جنید و شبلی و عطار ہے

ہے وہ اپنی وقت کا شاہ زمین

مرتب

نور علی

نور علی

نور علی

احوال خلافت مائی بہرہ حضرات اعنی حضرت سید کبیر الہین شاہ دولہ

صاحب کا حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ مخی الدین ابو محمد سید القادر

بیسالانی محبوب سید کریم الطوفین حسینی حسینی ہے۔ اور حضرت شاہ نور علی صاحب

کا حضرت شاہ دولہ صفا موصوف۔ اور حضرت ہشام لکیریم صاحب کا حضرت شاہ

منور علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے ملافت پانا

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ مخی الدین ابو محمد سید القادر جیلانی محبوب سید کریم الطوفین حسینی حسینی

رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب کرتہ الوحدت تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ تبارک و انیسویں ماہ رجب

۱۰۸۵ھ ہجری کو روز پختہ بعد مغرب کے میں سید کبیر الہین شاہ دولہ بن حضرت سید

موسیٰ حبیب دوست نموی حقیقی اپنی کو جمعیت توبہ سے اپنی ہاتھ پر مشرف کر کے تعلیم دیا

کیفیت باطنی سے بہرہ مند فرمایا اور ترقی کیفیت باطن میں متوجہ کر دیا۔ اور بتاریخ نوین ماہ

ذیقعدہ ۱۰۸۵ھ ہجری کو بروز دوشنبہ بعد عصر کے محفل عام میں اپنی سامنی شہا کہ

احوال خلافت
حضرت شاہ
دولہ صاحب

بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی جو جگہ میرے پیرو مرشد
حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخدومی رحمۃ اللہ علیہ نے وقت
عطا مثال صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه کے میری سرپرستی مانتہ سے اور فرمائی تھی
اور یہ کلاہ متبرک سطح حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے حضرت
پیرو مرشد تک پہنچی تھی اپنی مانتہ سے شاہ دولہ کے سر پر اور فرمائی اور عمامہ سبز اپنی مانتہ
باندھ کر خرقہ پہنا دیا اور مثال خلافت بقطب قطب الاسرار حبیب کے اہل مجلس کو
سنا کر محنت فرمائی۔ اور تمامی اسناد خلافت ناجات معتبرہ اور شجرات متحققہ اور مکتوبات
نظام غاوضہ اور غلیبوسات معنوتہ اور اوراد منضبطہ یعنی لوازمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبه کی عطا فرمائی اور عبد الغفور ابدال کو خدمت میں مامور کر دیا اور منور علی کو
الایق مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه کا سمجھ کر سپرد کر دیا۔

حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمۃ اللہ علیہ
مکتوبات متحققہ الارواح اسرار غوث اکبر الکبیر تصنیف اپنی میں ترقیم فرماتے ہیں کہ میں بائیس سیر کی عمر میں
اونیسویں ماہ جب ۱۰۲۷ھ کو بروز چہر شنبہ ۱۰ محرم کے بیعت توپے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطوفین
حسینی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مشرف ہوا اور تعلیمات کیا باطن بہرہ من ہو کر طرف ترقی باطن کے مصروف ہو گیا
ستائیس سال کے بعد اونچائیس برس کی عمر میں بتاریخ نویں ماہ ذیقعد ۱۰۷۷ھ ہجری کو بروز شنبہ وقت عصر کے
جلسہ عام میں بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت مجدد کے دست حق پرست پر مشرف ہوا اور جناب موصوف
ارشاد فرمایا کہ قائم رہنا سلسلہ کا موقوف ہے استحکام نسبت مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبه پر اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه مراد ہے اس طالب
کامیاب مرتبہ مازونی اور مجاز سے کہ حسنی اپنی حضرت شیخ کو از روی صورت اور معنی کے جانا
اور پہچانا اور بوجہا اور دیکھا اور پایا ہوا اور حقیقت ذاتیہ اور ماہیت صفاتیہ حضرت شیخ کو

تغیظ عباد
صاحب مجاز مرفوع
الاجازت علو العزم
والمرتبه حضرت
قطب ربانی
غوث الصمدانی
رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۱۲ھ

ہو چکے خیالات غیرت شیونات اصفانی اور جوئی اور انتفائی ہستی حضرت شیخ سے درگزر ہوا
 اور تجلیات اتاری اور جوئی اور امکانی کو مظہر جامع صورت اور معنی حضرت شیخ سے دیکھ کر
 اور برزخ جامع حضرت شیخ بین از روی صورت اور معنی کے فہم ثلاثہ حاصل کر کے اپنا آواز آپ سن چکا
 یعنی مراتب سمیع بصیر علیم کے طے ہو گئے ہوں اور اوس طالب کے حضرت شیخ نے اور اوس
 طالب ہی قدم میرا عالم بر زمین اپنی گردن پر دیکھا ہو اور مثال خلافت مرتبہ امامت اور شاہ
 بر عمر مخدوم علی احمد صابری کی معاونت کی ہو اور حضرت شیخ نے عالم ناسوت میں اپنے
 فیضان تعلیم لسانی سے ہر مرتبہ آداب احکام اتار اصطلاح سنات سادات اذکار
 اشغال افکار اشرار سے واقف کر کے نکات اکیس کج جمعیت اور دقائق چار گوشت نامت سے
 کامیاب فرما کر خلفائی حضرت جناب سرور کائنات اشراف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم میں جس کسی حضرت کے نام مبارک سے سلسلہ تعلیم طریقت کا متعلق ہو
 اذکلی نام سے اپنی نام تک جملہ ہند خلافت ناحیات اور شجرہ مع شجرات مشتقہ اوس شجرہ اوقات
 بدوسات وغیرہ اور کتابات کیفیہ ظاہر و باطن ہر ایک حضرات پیران نظام سلسلہ اجازت فرمودہ
 عطا فرمائی ہوں اس صورت میں ضرور ہو گا کہ وہ عارف صاحب مجاز مرفوع الازت علو الوتر
 والمربہ غلبہ ثنا اور بقا اور صحو اور سکر کی مستی میں اپنی مستی موہومہ سے گذر کر تجلی صعودی اور
 ہبوطی سے بہرہ مند ہو کر اپنی زمانہ کا ابوالوقت ہو گا چنانچہ چہرہ سے نور اور تجلی سے منور علی
 بہرہ فرما کر حضرت معنری الیک کیفیت حال کی طاری ہو گئی اور یہ اشعار زبان عربی
 لسان الہام بیان سے صادر ہونے لگے

۱۲
 اصطلاح
 شجرہ
 شجرات
 شجرہ

اشعار عربی
 فرمودہ حضرت
 شجرہ
 شجرہ

| | |
|--|--|
| أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَتَحْدِي وَكُلِّ وَلِيٍّ لَمْ يَكُنْ قَدْ مَرَّ مُرِيدِي كَاتِفٍ وَأَيْشٍ وَكَلِيٍّ | يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْحَلَالِ وَأَيُّ عَلَى قَدَمِ نَبِيِّ بَدَدِ الْكَمَالِ عُرُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ |
|--|--|

چنانچہ میرا زمانہ فیضان نیا ہے تاریخ ستر ہویں ماہ ربیع الاولی ۱۲۸۵ ہجری کو

فستق خلافت
شاہ منور علی
رحمۃ اللہ علیہ

ہر روز دوشنبہ وقت عصر کے استناء کر امت نشانہ پر مجلس عام میں **منور علی** کو اپنی رو برو
بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے وہی **کلام متبرکہ** جو حضرت پیر و مرشد ممدوح
محکم رحمت فرمایا تھی اپنی ہاتھ سے سر پر اوڑھا کر عامہ سنا اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقة پہنایا اور مثال
خلافت بخطاب **مفسس** فخرانی کلمہ زبان ملکوتی کے حاضرین مجلس کو سنا کر مع جملہ سنا و خلافت نامجات
حضرا پیران عظام اور تہذیبات لمبوسات وغیرہ اور شجرات شقائق سدا سلا اور اوراد ضبط اوقات
شبانہ روز اور کتبوبات مندرجہ کیفیات نظام و باطن یعنی مستلزمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجاز کی
مطافیر با اور ولایت الہ آباد ملک پورب کی نامزد کر کے ارسال کر دیا اور عبدالغفور ابدال کو
خدمتیں مامور کیا اور ایک لخواہ حسین خوارق عجدیہ بتدا محل سے تانبہ ایکسوا یک برس کے عمر تک
جو کہ حضرت پیر و مرشد جناب قطب بانی غوث الصمدانی شیخ خالی بن ابو محمد **سید عبدالقادر**
جیلانی محبوب جانی کریم الطریق حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ صادر ہوئی یعنی دیدہ اور شنیدہ
پانچہزار ایک سو ستانوہی شمار کر کے تحریر کے ساتھ مع نقل مکتوب نطاب کریمۃ الوحده کے
منور علی کو تفویض کر دی اور بعض احکامات زمانہ استقبال سے مطلع کر دیا
حضرت شاہ منور علی صاحب بن سید عبداللہ بن سید عبدالوہب
بن سید عثمان بن حضور سید الطائفہ شیخ المشیوخ ابو القاسم
جناب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ و حقیقی **ممشیر زادہ** حضور ضیاء الدین ابو نجیب
عبدالقاسم ہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب نطاب فقر العقیف اپنی تحریر فرمائی
کہ میں اثباتیس برس کی عمر میں بتایا کیلسوین ہادی حجۃ **۱۹۰۰** ہجری کو ہرگز کہ شنبہ بعد نماز مغرب کے
حضرت قطب بانی غوث الصمدانی شیخ خالی بن ابو محمد **سید عبدالقادر** جیلانی محبوب جانی کریم الطریق
حسینی حسینی رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ پر بیعت **توبہ** سے مشرف ہو کر اثباتیس برس وضو کرانیکلی خاتمت
پر مامور رہا بتایا **ستائیسوین** ماہ شوال **۱۹۰۰** ہجری کو ہرگز چار شنبہ وقت ظہر کے
حضرت ممدوح کو وضو کرار ہاتھ مینی عرض کیا کہ حضرت **آپ حیات** کی کیا کیفیت ہے

نسب نامہ
حضرت شاہ منور علی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مشکات
منور علی
خلافت غوث
کرامت بیعت
توبہ مامور

وقت وضو
حضرت فاضل
قطب عالم
علیہ السلام
کا شاہ مہدی علی
ہو گا ساری دنیا
میں اس کی طرح
تسبیح پڑھائے گا
نورۃ العین اور
نورۃ العین

بیان وصال
حضرت غوث پاک
رحمۃ اللہ علیہ

جسکے نوش کرنیسے حضرت خضر علیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہوئی حضرت محمد ص نے ایک
برس عہد آب اپنی سید ماتہ میں لیکر ارشاد فرمایا کہ اس وقت فقیر کے
ماتہ میں ساڑھی چھ سو برس کی عمر کا آب حیات ہی تو
نوش کر لے مینی اسی وقت نوش کر لیا اس وقت میری عمر چھ سو برس کی تھی اور اس روز سے
گاہ گاہ مجھ کو کسی خدمت کے انجام دینی کو اور جگہ بہ ہی ارسال فرمادیا جاتا تھا اور بتاریخ نوٹین ماہ
ذیقعد ۸۷۰ ہجری روز دوشنبہ وقت عصر سے حسب الحکم جناب محمد وح کے حضوت
سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی کی خدمت میں سرگرم رہا۔
اور بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الثانی ۸۷۰ ہجری کو قبل از نماز جمعہ حضوت
قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطوفین حسینی رحمۃ اللہ علیہ قرب حضرت ذات تقدیس و تعالیٰ میں وصال
فرمایا یعنی اس عالم سے رحلت کی۔ سولہ برس کے بعد حضرت سید کبیر الدین
شاہ دولہ صاحب گجراتی قطب الاسرار حبیب رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الاول
۸۷۰ ہجری کو روز دوشنبہ وقت عصر کے مجھ کو مرتبہ تکمیل کیفیت باطن پر کامیاب فرما کر بیعت امت
اور ارشاد سے یوازم و مراسم مرغیہ سترہ مذکورہ بالا کے مستفیض کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبة مثل اپنی فرمادیا۔ اور ارشاد کیا کہ جب عزم علی احمد صاحب برکار زمانہ عروج و کمال
ہو اور تم کو باطن خبر ملے اسی وقت سو آجلد و غای حرم زمیانی شریف سیف اللہ
اپنی کے اور کلاہ مبارک معنوتہ کے اور کچھ اپنی پاس مت رکھنا حجامت تبرکات مفاوضہ ہمدست
عبد الغفور ابابال کے ارسال کر دینا اور حرم زم تقویٰ شریف سلطان الادراد اور کلاہ
متبرکہ نسبت حلیمہ ایک شخص لایتی اور لادھقی کا بتلا کر اسکو مرحمت کر دینی کے احکام
مطلع فرمادیا۔ اور مجھ کو الہ آباد کو ارسال کر دیا اور خود بھی حضرت سید کبیر الدین شاہ
دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمۃ اللہ علیہ بموجب حکم

شاہ محمد
صاحب گجرات
میں تشریف لائے

حضرت قطب بانی غوث الصمدانی شیخ محمد الدین ابو محمد سید عبدالقادر
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد از شریف میں حضرت
شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ کلان کو صاحب سجادہ کر کے بلوہ
احمد آباد ملک گجرات میں تشریف لے آئے۔

حضرت
شاہ منور علی صاحب
کا حضرت شاہ
عبدالکریم صاحب
کو خلافت دینا
اور بعد از وفات
تبرکات معنویہ
انتقال فرمانا

حضرت شاہ عبدالکریم صاحب عرف ملا فقیر اخون صاحب مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب
نظامیہ جو تصنیف اپنی میں تسطیر فرماتے ہیں کہ میں بموجب حکم الہام باطن کے بتاریخ مذکور
بیچ الاخر ۹۹ ہجری کو بروز چہار شنبہ وقت نماز شروق کے آہ آباد ہو چکی حضرت شاہ منور علی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سے قدمبوس ہوا۔ اور حضرت نے اپنی کہاں پشانی کو لوٹ کر مجھے دیکھا ارشاد
فرمایا کہ امی ولایتی بہت انتظار کر آیا دو روز کی دیر ہو گئی۔ مینی وہ تبرکات جو حضرت شاہ منور علی
صاحب ممدوح نے ہمدست عبدالغفور ابدال کے کلیہ شریف کو ارسال کر دئے تھے اور رنجو
حضرت شاہ عنایت جو صاحب ذوالقوة المتین ہلہول پور میں بتاریخ پنجم ایضا الیہ مبارک
۶۶ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت عصر کے وقت صاحب مجاز مرفوع الاجازت کرنے کے مع دیگر جملہ
مفاوضات معنویہ اپنی خاندان صابریہ کے محنت فرمائی تھے پیش کیے۔ اور ایک پہر کا کلیہ
میں گفتگو تعلیم باطن کی باہم رہی چنانچہ وقت زوال کے حضرت شاہ منور علی صاحب نے وہی کلام معنویہ
حضرت پیران عظام سلسلہ اور جلد حرزیانی تشریف اپنی تلاوت کی کہ یہی جلد حضرت قطب بانی غوث الصمدانی
شیخ محمد الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاوت
میں تھی اور مکتوب نظامیہ فقر العفیف منہ۔ چہ کیفیت باطن اپنی کامرمت فرما کر ارشاد کیا کہ تم سے علمی وجاہ
چند توقف کرو تو ہر عرصہ میں حاضر ہونا میں حضرت کے پاس باہر چلا آیا اور نماز مغرب سے فارغ
ہو کر ہم حضرت معصوف کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے فینہ کے
بہرہاں سے رخصت ہونا اور میری پشانی پر بوسہ دیکر اپنی پشانی سے پشانی ملا کر کیفیت باطن کی
مرحمت فرمائی اور جان بحق تسلیم کی بعد نماز عشاء اور حضرت کی خدمت غسل اور فینہ سے فارغ

حاصل کر کے مصطفیٰ آباد کو واپس آیا اور غلام شاہ معصوم قطب زبانی فرزند اپنی کوادون تبرکات
 او تعلیم باطنی سے مشرف کیا فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہے
 کہ حضرت علی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت پیر دستگیر مولائی و مرشدی شاہ محمد امیر صاحب قطب لادشاد رحمۃ اللہ علیہ کو
 وہی کلاہ مبارک اور وہی جلد حرز مرتضوی شریف سیف اللہ کی مع جملہ تبرکات مفاوضہ کے مرحمت
 فرما کر احوال گوش بگوش اور کیفیت سینه بسینہ آگاہ کیا اور حضرت امیر دو جہان
 رحمۃ اللہ علیہ اس غلام کشفوار مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری حشمتی قدس سرہ
 خفی کو وہی کلاہ مبارک معنوتہ اور وہی جلد حرز زبانی شریف حرز مرتضوی سیف اللہ سلطان الادب
 مع جمیع تبرکات مفاوضات معنوتہ کے احوال تعلیم اور کیفیت باطن سے مستفیض فرمایا

احوال حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والہ راجہ حضرت مخی روم علی احمد
 صاحب صاحب رحمۃ اللہ علیہ حالات سلوک میں ہرات پہونچنی کا

حضرت شاہ سیف الہین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب خطاب معصوم الوالد و تصنیف اپنی میں
 از قلم فرماتے ہیں کہ گیارہ ہجری کے بعد بروز عید اضحیٰ ۱۰۵۰ ہجری کو شب سہ شنبہ قبل نماز عشا کے علیم اللہ
 ابدال نے واپس کر بیان کیا کہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب شہر ہرات میں چند روز سے پہونچے
 اور شیخ محمد بن اسحاق صاحب نے بموجب مضمون خط رسالہ مولوی محمود صاحب عرف سلیمان کے اپنی مکان پر تعظیم
 و تکریم ٹھہرایا ہے اور اب طبیعت پر جذبہ غلبہ نہیں ہے تحصیل علوم ظاہری کا بھی خیال کرتے ہیں اور
 حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب مکتوب خطاب انوار الشہداء تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں تیار
 پنجم ماہ ذی الحجہ ۱۰۵۰ ہجری کو روز چہار شنبہ وقت نماز ظہر کے شہر ہرات میں داخل ہو کر ایک مکان پر
 جا کر ٹھہرا ہوا محمد بن اسحاق صاحب مکان مجھے نام میرا پہونچا اور پھر نام ابا و اجداد میرا یاد یافت
 اور مجھ کو اپنی مکان پر کمال تعظیم و تکریم ٹھہرایا اور خط بنام مولوی محمود عرف سلیمان صاحب اولاد
 حضرت امیر مومنین سیدنا عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن بلدہ کہوٹہ وال

ضلع ملتان کے اس مضمون کا اہل کیا کہ میری خوبی قسمت حضرت عبدالرحیم عبدالسلام بلا سعی اور زحمت کے
کے جہکویسے ہو گئے۔ میں نے بموجب تحریر آپ کے اپنی مکان پر اوکو فخر دارین جہکے رہا یا ہے۔

چند روز بعد حضرت حمزہ ابن اسحاق صاحب جہتہ بیان کیا کہ آج حضرت مولوی سعید
یہ شاہ شیخ فرید گشتگر با صاحب مسعود العالمی قطب عالم اغیث ہند رحمۃ اللہ علیہ

خط سے دریافت ہوا کہ وہ ٹکلی والی بزرگوں اور حضرت مولوی محمد عرف سلیمان صاحب
تہارے میرا جانے کے خوشخبری سنکر ادائی شکر یہ خدائی عجز وجل میں جان بحق تسلیم ہو گئے اور انہیں

حضرت مرحوم مغفور نے خط سابق میں تحریر فرمایا تھا کہ مینی ایک شب خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت
سید الانبیا شہنشاہ دوسرا احمد محبتی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جہ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ عبدالحقیر اولاد غوث پاک قطب عالم
شہر ہرات میں آتا ہی نکاح او سکا ساتھ اپنی دختر ماجرہ نام ملقب بہ بی بی خاتون

جہیلہ کے منعقد کرنا بموجب اس حکم معائنہ رویت سروری کے مولوی صاحب مرحوم مغفور
جہکے واسطے تلاش تہارے کی تحریر کیا تھا اور ابھی وہ لڑکی تین برس کی عمر میں ہے۔

حضرت شیخ حمزہ ابن اسحاق صاحب مکان مکتوب نظام ارکان الشہود تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت
محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب تواریخ فہرست نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبدالرحیم

عبدالسلام صاحب قدس سرہ کو قبل ہو جانے شادی عقد نکاح اون کے دس برس اپنی یاں نہ کیا
اور اس عمر میں حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب تحصیل علوم ظاہر میں فضیلت حاصل کر چکے

فقیر مولف کتابہ محمد حسن صابری مختصر احوال حضرت محمد ابوالقاسم
گرگامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس محل پر حسب ضرورت بیان کرتا ہے کہ حضرت شیخ ابوالعثمان

مغربی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظام و دو نامہ تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جہ سے دو خلیفہ ہمنام
تعلیم کیفیت باطن فیضیاب ہو ایک محمد ابوالقاسم گرگامی سلسلہ طیفوریہ اور النبیہ

مفرد میں۔ اور دوسرا ابوالقاسم کرمانی یعنی کشمیری سلسلہ حنیفہ یہ میں

صلح
حضرت
باصحاب
والی حضرت
مغفور
نکاح
نکاح
نکاح

حضرت
محمد ابوالقاسم
حضرت ابوالعثمان
مغربی رحمۃ اللہ
خلافت حاصل
کرنا عجیب
غیب حال

اور محمد ابوالقاسم گرامی کو کہ تین سو تو شنبہ برس کی عمر میں اگر مجھ سے طالب ہو مینی ایک ہی
 روزین بتایا ششم ماہ ربیع الآخر ۱۰۶۵ ہجری کو بروز چہار شنبہ بعد نماز شراق کے اپنے
 ہاتھ پر بیعت توبہ اور اجازت اور حوالہ اور امامت اور ارشاد سے خاندان النعمہ
 مفرد میں مشرف کر کے کلاہ اپنی سر پر اوڑھنا کر اور عمامہ سنبھرا اپنی ہاتھ سے باندھ کر سر پہ
 پہنایا اور مثال خلافت مع جملہ سنا خلافت نامحیات اور تبرکات اور اوراد اور مکتوبات
 خطاب اپنے اور حضرات پیران نظام سلسلہ موصوفہ کے خطا کر کے صاحب فجازہ فروع الاجازہ
 مثل اپنی کر دیا۔ اور محمد ابوالقاسم گرامی میری خدمت گزاری میں مصروف رہا مینے مدت
 کے ایک بویام سنگ زرد ایک درعہ مربع کا ترشا ہوا واسطے اپنی پانی پینی کے مقرر کر لیا تھا اور
 عہد مستحکم کر لیا تھا کہ اس مقدار سے زیادہ پانی اپنی ٹھہرا قیام نہ میں نوش نہیں کرونگا اور یہ
 معمول یہ رکھتا تھا کہ بعد فراغ اور او منطبقہ اپنی کو اس بویام کے پانی پر ہر روز دم کر دیتا
 اور بقدر مناسب اس میں سے نوش کر لیتا تھا اور اس بویام کو گون کی نگاہ سے پوشیدہ
 دیوار میں رکھتا تھا بعد عرصہ سات برس کے عہد کر نیسے روز جمعہ کو مینی حالت بیدار میں دیکھا کہ
 حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
 ساتھ انوار وحدت تشریف لائے اور اس بویام میں سے قدری پانی نوش فرما کر تھوڑے
 پانی کی کلی اسی بویام میں ڈال دی اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اسی عثمان یہ پانی واسطے
 تیرے آب حیات مینی عرض کیا کہ یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ قیدین میں اپنی نفس پر مقرر کر رکھیں
 زیادہ عمر تک اسکا تحمل مجھ سے ہو سکیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ جسکو تو چاہیگا اسکے واسطے ہی آب حیات باطن کا ہو جائیگا اتفاقاً ایک روز بتایا
 شب ۱۰ ہجری کو روز یکشنبہ بعد نماز عصر محمد ابوالقاسم گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر
 وہ بویام آب حیات کا آگیا اور نادانستہ اسنی ایک جبرعہ آب اس بویام میں سے نوش کر لیا
 اور مجھ کو ابام باطن معلوم ہوا او یوقت مینی محمد ابوالقاسم گرامی کو تکمیل تعلیم کہ نصیب

باطن جس طرح پرکھ کر ارادہ میں ایک راز عجیب اس بویام آب کے مخفی رکھنی میں تھا استفادہ کر کے کہہ دیا کہ جو کہ جناب باری کو منظور تھا وہ آج ظہور میں آیا یعنی نگو محمد زیا وہ معنوی و روحی قیومی آج بارگاہ خالق حقیقی سے محبت ہوئی اور اوس وقت میں محمد ابوالقاسم گرگامی کے فقیر حضرت ذات احدیت استدعا کی کہ یا **وَ اِهْبِ الْعَطَايَا** آج سے بفضل و عنایت اپنے سے محمد ابوالقاسم گرگامی کو ساتھ ترقیات مراتب باطنی کے از دیاد محبت اپنی میں مستلک کر دینا اوس کے سلسلہ کو تا بقیام عالم جاری رکھو **حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی** رحمۃ اللہ علیہ اپنی تواریخ ظہرت نامہ میں ترقیم فرماتے ہیں کہ میرا کيسو ستترہ نکاح ہو جب زوجہ حاملہ ہوتی اور لڑکا پیدا ہوتا وہ لڑکا اور زوجہ دونوں فوت ہو جاتے تھے اس طرح ایک سو ستترہ اولاد ہی ساتھ مادر اپنی کی قوم ہو گئی بعد کو بموجب حکم الہام باطن کے نکاح کرنا موقوف کیا اور جب **عبد الرحیم عبد السلام** کو اپنی ہمارا ملا کر ہو تو وال علاقہ دیپالپور ضلع ملتان کو بموجب طلب مولوی مسعود انقب بہ حضرت شاہ شیخ فرید بخشکریا صاحب قطب عالم اغیاں ہند مسعود العالمین اور انکی شادی کر نیکو لیکھا تھا اوس وقت میری عمر کے سو برس کی تھی فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صاحب بری گڑا کرتا ہی کہ میرے جد اجداد حضرت شاہ عبد الکرم صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر انوٹھا رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انیسویں ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۵ ہجری کو بروز دوشنبہ قریب پہر کے پانچویں تبت پر قبوہ مستترہ اور شرودا مرعبہ مرقوم الصدک صاحب مجاز مرفوع الاجاز علو العزم والمترہ اوسی خاندان النسیہ مفرد میں مع دیگر ستر خاندان علویہ عباسیہ النسیہ قریبہ میں مثل اپنی ممتاز فرمایا اور مثال خلافت مع جملہ سناد خلافت نجات اور جملہ اور اود مع گیارہ اسماء متبرکہ جو حضرت سرور کائنات اشرف الموجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرحمت فرمائے تھے عنایت کیے۔ اور اشغال اور تبرکات اور کتابت کیفیات ظاہر و باطن کے مرحمت فرما کر کیفیت باطنی تمام و کمال لطف فرمائے اور پسند روز

حضرت
ابوالقاسم
محمد زیا وہ
معنوی و روحی
قیومی آج
بارگاہ خالق
حقیقی سے
محبت ہوئی

حضرت
عبد الرحیم
عبد السلام
کو اپنی ہمارا
ملا کر ہو تو
وال علاقہ
دیپالپور
ضلع ملتان
کو بموجب
طلب مولوی
مسعود انقب
بہ حضرت
شاہ شیخ
فرید بخشکریا
صاحب قطب
ل عالم اغیاں
ہند مسعود
العالمین اور
انکی شادی
کر نیکو

حضرت موصوف جہاد سیر جناب محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔
اکثر احوال غیب اوس جناب معزی الکیہ اپنی کتب و نظاب حب الوجود میں تحریر فرمایا ہیں بیان
اونکا کچھ مناسب نہیں اور خود ہی اس خاکسار طریقت مولف کتاب ثبت پہرام
قریب جگہ گاہ حضرت جنید بغدادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سمت جنوب کو مزار مقدس حضرت
محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب موصوف معانہ کیا تعویذ مزار مبارک پر اونکا نام شیخ محمد ابوالقاسم
گرگامی مرید حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالعزیز بن عباس علیہ السلام اور حضرت
اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوالعثمان مغربی کثرت ہے۔

بیان معانی
مزار حضرت
ابوالقاسم
گرگامی رحمۃ اللہ
علیہ

احوال نکاح حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب لیا جہ حضرت مخدوم
علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیفیات عجائب ایام حمل

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب کتب و نظاب نوار الشہود تصنیف اپنی میں۔ اور حضرت محمد ابن حجاز
ای کتب و نظاب ارکان الشہود تصنیف اپنی میں۔ اور یہی مضمون حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی
تواریخ ظہرت نامہ میں تحریر فرماتی ہیں کہ بتاریخ گیارہویں ماہ محرم ۱۰۸۸ ہجری کو بروز شنبہ
حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ مع علیم التدا بدل کے حضرت
عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی ہمراہ واسطے نکاح کے بلکہ کہوٹو
علاقہ دیپا پور ضلع ملتان کو حسب الطلب حضرت مولوی مسعود بلقب بجزرت شاہ
فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ
ہوئے بروز ولایت تیسرے روز بلکہ کہوٹو وال میں پہونچے اور بتاریخ سترہویں ماہ جمادی الاخر
۱۰۸۸ ہجری کو شب پختہ وقت عشا کے مقرب عقد نکاح کا انصرام و انجام ہوا۔ اٹھارہویں
و ناپہنچان۔ بعدہ تینوں صاحب مع النخا حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب منزل بہ منزل
شہر مہرات میں تشریف لے آئے اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب کے مکان پر بدستور سابق
مسکان میں رہے۔ شبانہ روز ارشاد تعلیم طریقت میں حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب موصوف

صورت
شاہ عبدالرحیم
کا کہوٹو وال
میں داخل
ہونا

بیان نکاح
حضرت شاہ
عبدالرحیم
رحمۃ اللہ علیہ

رہتے تھے سید عرصہ میں بتاریخ اونیسویں ماہ ربیع الاولیٰ ۱۰۸۵ھ ہجری کو بروز شنبہ وقت
 عصر کے **الوہاب گمانی** حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب سے داخل سلسلہ تعلیم طریقت کے
 ہو کر اپنی حقیقت طالب ہو چکا لیکن روز کے بعد مثال خلافت صاحب مجاز مرفوع الاجازت
 مع جملہ اسناد خلافت ناجات اور تبرکات اور کتابت نظام اور اوراوشنبہ روز کے حضرت عبدالرحیم
 عبدالسلام صاحب نے ان کو مرحمت فرما کر حضرت **عبدالرحیم عبدالسلام** صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کتاب نظام نواز الشہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ علیم اللہ ابدال کو جو میرے ہمراہ حضرت قبلہ کو جوارین
 شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نامور فرمایا تھا معرفت علیم اللہ ابدال کے
 احوال خیریت اپنی کا حضرت موصوف کے پاس ارسال کیا کرتا تھا اور وہ ان کے احوال اور شیاء معنویہ حضرت
 موصوف اور تعلیم کیفیہ باطنی اکثر سفر از ہوتا رہتا تھا اس طرح ہو کہ سناد خلافت ناجات اور تبرکات
 اور اورا اور کتابت نظام کی جھکوت ہر صاحب مجاز مرفوع الاجازت فرماتے تھے حضرت شاہ
 سیف الدین عبدالوہاب صاحب نے مرحمت کیے تھے اور عین حالت علیہ جانب میں وہاں پہنچا رہا تھا
 سب میرے پاس آگئی۔ اس عرصہ میں کتابت نظام حضرات سائندہ یعنی پیران عظام سے پیش خبری
 احوال ولادت **مخدوم علی احمد** صاحب کی ساتھ تفصیل ہر گونہ کیفیات ظاہر و باطن کے
 معائنہ کر کے پیش خاطر رکھی۔ اور ستمبر و زمیں ساتھ نقد نواح کے منسلک ہوا تھا نور سرخ مثل اوتون
 درخشان میری پشت میں نام الدماغ زیر وبال آتا جاتا معلوم ہوتا تھا اس وقت مجھے ایک
 کیفیت عجیب طاری ہو جاتی تھی چنانچہ بتاریخ گیارہویں ماہ ربیع الآخر ۱۰۸۵ھ ہجری کو شب
 جمعہ نور سرخ میرے منقلب ہو کر بطن **مخدوم علی احمد** صاحب میں قرار پذیر ہوا
 اور اس شب وہ نور سرخ نہایت جلد جلد پے در پے زیر وبال آتا جاتا تھا کہ ایک لمحہ قرار
 نہ تھا بعد نماز تہجد کے حضرت ابدال اور رجال الغیب میرے پاس آکر مبارکبادیان دینی لگے۔ اور
 صبح کو حضرات رقبہ۔ بجا۔ نقبا۔ اغیاث۔ اقطاب۔ ہر ایک شہر و دیار افواج کے بعض کسب
 اور اکثہ بقوت روحانی کہ ان حضرات کو شتر جگہ ایک صورت پر نیکا اختیار حاصل

حضرت
 شاہ عبدالرحیم
 حضرت عبدالوہاب
 گمانی کا خلافت

حضرت
 شاہ عبدالرحیم
 صاحب ہاتھ
 بغاوت شریف
 تبرکات کا

حضرت
 مخدوم علی احمد
 صاحب کی ولادت

ہوتا ہی واسطے مبارکباد دینی کے میر پاس تشریف لائی اور اس طرح حضرات اولیایں ہمہ معصومی
جو مرتبہ سلوک میں تشریف لاکر مراسم تہنیت اور مبارکباد کے ادا فرماتے تھے **ابیات**

حضرت محمد و م دارائی جہان

حضرت محمد و م صحرابست
حضرت محمد و م ہین ایک نور پاک
ماہ او نکی نور سے روشن چہراغ
وہ وجوبی نور کے ہین جلوہ دار
حضرت محمد و م فرزند رسول
یہ نبی آخر زمان کے ماہ ہین
یہ حسین رنگ کے رنگین چمن
عاشق اللہ و معشوق خدا
فاطمہ بی بی کے وہ دلبہ ہین
باپ او نکی سی عالی نسب
جذبہ سانچ میں گرہ چٹاق تھے
تھے سلوک فقر کے بے بادشاہ
غیب وقت ناز با صواب
باپ داد اسے نسب دار حسین
مادر ادس زیبائی مام و طین کی
تھے وہ کسکے پہاڑ کے روشن ضمیر
پہاڑ کے حضرت فرید الدین کے
منزل اول جناب شاہ کے

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م مولائی جہان
حضرت محمد و م خضر رہنما است
نور سی او نکی دو عالم تاب ناک
مہر او نکی تاب سے زرین ایاغ
مہر و مہین نور امکانی بکار
حضرت محمد و م دلب بتول
یہ علی کے دلب دلخواہ ہین
یہ حسن باغ کے شاخ سمن
زیب بزم متضی و مصطفیٰ
بو تو ابی شاہ کے فرزند ہین
تھے بہر صورت حسینی خوش لقب
اس صفت میں شہرہ آفاق تھے
اس طرف بھی چشم و اتھی پہچا گاہ
منزل پنجم سے آتے تھے شتاب
تھے حسب میں بھی امیر شستین
تھی ہین بابا فرید الدین کی
حضرت صابر علما والدین فقیر
پیرو مرشد مند و سندہ چین کے
وا دی تقدیس کے اللہ کے

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

حضرت محمد و م

واوی تقدیس سے صحرائے نبو
 عالم نبو سے اور ہر آنے لگے
 نور تھا وہ نور جسکو دیکھ کر
 دی ہی اللہ نے جسے دل کی نگاہ
 بعد ساعت ایک تجلی دل کشا
 جس طرح ابر سیٹے بے نقاب
 اوس تجلی کے اثر سے سر بسر
 بخود ہی کے بعد موحیت بکار
 یہہ لطیفہ ہے کہ یہہ فرزند سے
 شمس سے آتی صد آدنوا
 جبکہ ماہ ربیع اولی کے روز
 پختہ شب شب آخر صلوٰۃ
 صلب الد سے بہ بطن والدہ
 حاکم ارضی و اہل آسمان
 مع اول حسن صابر کا نام

منزل تقدیس سے پیدا ہو
 اینا جلوہ سب کو دکھائی لگے
 بخیر ہو جا ہتا جن و بشر
 دیکھتا تھا اوجس وہ نور آہ
 غیب کے والد کو ہوتی رونما
 چاؤہ کامہ نکل آوے شتاب
 باپ ہو جاتے تھے اوج کے بخیر
 بر زبان لاتے کہ یا پروردگار
 یہہ دقیقہ ہے کہ یہہ دلبند ہے
 یہہ علی احمد کا ہے سر بستہ ہے
 یازدہ حسب شمار امی دلفروز
 وقت نور مشعل افروز صفات
 جلوہ فرمایا جو ماہ چار دہ
 سب مبارکباد کو آئے وہاں
 ورد سے تیرا بدل ہر صبح و شام

یہہ علی احمد کا ہے سر بستہ ہے

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ مکتوب طاب النوار الشہودین تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت
 مخدوم علی احمد صاحب نے صل میں قرار پایا تھا اوسی روز سے ہر ایک حضرت سالکان
 حقیقت اور مجازیب باوہ وحدت کو اس قدر مقام عروج کیفیت باطن کا حاصل تھا کہ کہیں کسے
 مستقیم کے احوال سے ہی یہ عروج سنا نہیں گیا اور بارہ مہینے نور و زہدیت حل میں ابتدا
 انتہا تک یہی احوال رہا کہ اکثر اوقات شب کو اور بعضے روزوں کو بھی جوق جوق حضرات رقباء
 و نجباء و نقباء و اہمال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور حضرات سالکین میں مکالمہ

تشیف لا اور محمد علی احمد صاحب کسٹرف مونہ کر کے بیٹھ جاتے اور بیان کرتے کہ
 جس روز اس شہنشاہ سند ولایت ظہور شروع ہوا کسی کیفیت عجیبہ آثار باطن میں صادر ہوئے
 ہیں کہ اونکا بیان ہونہیں سکتا دل ہی اوس مذاق باطن کی سرور اوٹھاتا ہے اور جس طرح پرکہ
 محاکو قبل قرار پائے حمل سے نور اپنی پست میں زیر وبالا آتا جاتا معلوم ہوتا تھا اور سطرچ والہ
 محمد علی احمد صاحب کو نور سے نرسخ مثل یاقوت درخشاں اکثر زیر ناف اور گاسے
 پس شیت اور پر سیاہ شانہ کے جگر کے نیچے آتا جاتا نظر آتا تھا اور اکثر خواب میں لوگوں کو محمد علی
 علی احمد صاحب سے باتیں کرنے دیکھتے تھیں اور جو کچھ محمد علی احمد صاحب
 اونکو جواب دیتا تھا گا ہی تمام گفتگو یاد رہتی تھی اور کبھی کچھ فراموش ہو جاتے تھے اور بیشتر
 اوس گفتگو میں حضرات باتیں کرنا والوں کو اپنی حاجات ظاہر اور باطن کے روا ہو جانیکا سوال
 ہوتا تھا اور کبھی محمد علی احمد صاحب کسی سائل کا سوال رد نہیں کیا اور
 میں نے بھی اکثر حضرات اہل باطن کی زبان سے یہ گفتگو گوش خود سنی کہ ہم ایک مشکل اہم ضیق
 باطن میں مبتلا تھے شب کو عالم مثال میں چند روزہ بچہ نے ہم سے باعث تردد اور تفکر کا
 دریافت فرما کر اوس ضیق باطن سے نجات بخشی۔ اور جب بارہ مہینے مدت حمل کو گذر گئے
 اور نور روز باقی رہے والدہ محمد علی احمد صاحب نے شب کو ہر کرنے میں
 جانب جگر سے آواز ظہور دالہ ہوں سماعت کر کے مجھ سے بیان کیا یہ احمد علیہ
 کہ کبھی بار کبار دی اور بیان کیا کہ یہ آواز ذکر روح محمد علی احمد صاحب کا ہے
 اور کتبوبات نطاب حضرات پیران عظام میں یہ پیش خبری تحریر ہے چنانچہ نور روز تک
 وہ آواز اوس طرح روز بروز زیادہ ہوتا رہا اب اس وقت مولف

خلق ناظم آپ میں منظوم خلق
 نور ہے اون کی شبستان ضیا
 نور تھا مشعل فروز طور تھا

حضرت محمد علی احمد علی
 نور ہے اون کے دل و جان کی غنا
 روح و دل اونکا سراپا نور تھا

مستند

| | |
|--|--|
| <p>نور مثل ماہ سرتاپا ہون عضو عضو اپنے پہ پرتا دیکھتین دوش پر گہ گاہ زانو صاف پر گاہ فرماتا تہادہ تعلیم دین کہ اضافی نور سے روشن ہون ذکر اوس شہ کا ظہور اللہ ہون اوس طرف رہتا قطبوں کا گذر رتبہ دار حال جاتے تھے وہاں عاقب باللہ وہ ہو جاتی تہا روز و شب مشک لکشی کامی نام حضرت کا زبانی لای تہا کوئی ہی سنتا نہیں اس ساز کو</p> | <p>یاد خوشوقت حیرت زا ہون نور سچ آنکھوں او ہتا دیکھتین گاہ مثل مہر اپنی ناف پر گاہ ہو جاتا تہا وہ طفل حسین گہ تہوتی نور کے مشعل فروز بہر کرنے میں سنا مادر نے یوں واسطے اوس دیکے شام و سحر اکثرے ابدال آتے تھے وہاں جو بعجز اوس بار گاہ سے آتی تہا شاہ دین کا اسم عظیم نام ہے جو کسی مشکل میں دیکھتے تہا میں حسن کس کے ہون ہر کو</p> |
|--|--|

بہار

حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظام انوار الشہوین تحریر فرماتے ہیں کہ
میں روز پیدا ہونے میں علی احمد صابرین باقی رہے تھے کہ ایک شخص مولوی برہان حاجی
حاسب بن نعم بن اقوام بن شیخ حفص بن شیخ عظیم الدین بن شیخ حماد بن مسلم بن احمد شوقی رجال الغیب
کہ چار سو و اسی برس کی عمر میں فوت ہوا و محفل حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد
سید عبدالقادر جیلانی محبوب جانی کریم الطریقین صنیعی رحمۃ اللہ علیہ میں اکثر حاضر ہوا
کرتے تھے مولوی برہان حاجی حاکم کور سباب تجارت کا شہر رات میں لایا تہا جھکو دیکھ کر اور
پہچان کر و انت میر جد امجد کی کرنے لگا اور پہلے ہی اسی مولوی برہان حاجی نے بغض حسد سے
دو کتابیں آلوئیس - تگولئیس - نام میر جد امجد موصوف کی توہین میں تصنیف کی تھیں اور وہ
ایکٹین ہال روافضی بطور دلیل کے اپنی پاس رکھی تھیں اور مولوی برہان حاجی مذکور درجہ

محوال
مولوی برہان
حاجی اور شیخ
صدوق
کتابت

ہلاکت اور انیاد پرسانی میری کے ہوا اور میں اس ترو میں نکلین دلول اپنی مکان میں آیا والدہ
 مخدوم علی احمد صابر نے مجھے باعث ملال کا دریافت کیا یعنی احوال مفصل بیان کیا کہ یہاں سے
 ایران قریب ہے اور اہل ایران میرے کجاہد کے دشمن ہیں پیر بیان پہنچے کا حال سن کر دیکھنے ہلاکت
 ہو جاوے گی یہ احوال سن کر والدہ مخدوم علی احمد صابر نے معاندانہ رویت شب کا بیان کیا آپ کو نکلین اگر
 کہا جاتا جو نہ خود بخود کہنے کی طاقت ہو گئی تھی آج شب کو ایک بزرگ نے مجھے عالم مثال میں فرمایا کہ نام
 میرا خوش پاک قطب نام ہے تجھ کو بشارت دیتا ہوں کہ شب بخیر شب کو تجھ سے فرزند سا ہر شان قہار کی
 پیدا ہوگا نام اسکا مخدوم علی احمد صابر ہے اور جب اسلام گاہ کے دشمن خدا کا
 مخدوم علی احمد صابر کے پیدا ہوتے ہی ہلاکت ہو جائیگا اور تمام حاسدین ملک ایران کے قطب پر
 اس ہلاکت کی ہیبت سے عبرت ہو جائیگی یہ نوید روح فسر اس کے سر میں خوش ہوا اور اس کے
 شکر یہ جناب باری میں چار رکعت صلوٰۃ الصلوٰۃ ادا کیں اشعار موقوف۔

| | |
|------------------------------|-------------------------------|
| والدہ صابر کو دیکھ اندوہ گین | والدہ صابر کی فرمائے نکلین |
| عرض کرتی ہوں نوید جان فزا | آج شب میں تجھ کو یہ روایا ہوا |
| بیخودی جدم ہوئی میر نصیب | گوش میں آیا یہ آواز حبیب |
| اب کوئی دم میں وہ ہر عرش گاہ | جلوہ فرمایا ہوئیگا ہر فرش گاہ |
| اسم اوس طفل صداقت مند کا | نام اوس سلطان چون و چند کا |
| صابر و مخی و م اسکا نام ہے | انتظام بند اسکا کام ہے |
| تجھ کو یہ فرزند قطب روزگار | ہو مبارک ای فقیر نامدار |
| نام سے اوس کے کیا اگر تجھے | اس مسہمی کی بتائی رہ تجھے |
| قطب ہے یہ قطب اس سے تلو ہل | فیض باونیکے بفضل کردگار |
| جب کہ پیدا ہوئیگا وہ بادشاہ | غیب ہوگی صد اسکا لالہ |
| اوس خدا آگاہ کی شان جلال | فرق منکر کو کرگی پائے مال |

| | |
|---|---|
| <p>والد و مادر بجا لائے سجود یہ عنایت سے بجز ہیشمار کب پہلا ہمسے ادا ہوگا خدا دستگیر ماہمہ پابستان ہر کر خواہی کئی خوش جہان ہر دوار نور تو نور افرختہ بر رخ او دولت عرفان کشاد ساختی او را تو شاہ تاج و تخت تو ولایت شان او فرمودہ سید ہی از نور خود آب و طعام ہو حسن کیونکہ وہ خوشی دہ</p> | <p>نستہ ہی زیبا بک بشری و دود دونوں یہ کہنے لگے ای کروکار شکریں داد آہی کا ادا ای خداوند کریم خستگان ہر کر خواہی کئی قطب زمان خوش و قطب از تو کمال آموختہ نور تو فرزند مارا نور داد کردہ او را تو ماو نور بخت تو ولایت آن او نمودہ نور سانی تو تو او صبح و شام حضرت مخدوم کی جس پر نگاہ</p> |
|---|---|

احوال ولادت با کرامت او شیخ خوار می حضرت مخدوم علی احمد صاحب
 اور مولوی برہان حاجی حاسد کے قتل ہونے کا

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب خطاب انوار الشہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک
 شب قبل ولادت کے وقت جہر کے آواز بہت واضح ظہور فرمایا اللہ ہوں سماعت کیا جاتا تھا تاریخ نویسن
 ماہ ربیع الاولیٰ ۱۲۹۲ ہجری کو شب پختہ وقت تہجد کے پہرات باقی رہی مخدوم علی احمد
 صاحب تولد ہوئے۔ اور اسی وقت بلا تامل ایک طرفۃ العین کے برق خشک آسمان
 با آواز لا الہ الا مولوی برہان حاجی حاسد کے سر پر گری کہ اسی وقت گردن قلم ہو گئی ایک سالن
 کی بھی فرصت نلی فی الفور فی النار والشفق ہو جب نزول اس قہر الہی کی خبر ایک سے دوسرے کو ہو کر شہر
 پذیر ہوئی تمام شہر ہرات پر زلزلہ ہو گیا اور ہر آدمی اور شہر و دیار میں جو اس خب میںیت اثر
 سننا تھا مہبوت و متحیر ہو جاتا تھا اور اس واقعہ صولت طراز میںیت پر داز کو سنکر اکثر و انفق

حضرت
 مخدوم صاحب
 پیدا ہوا تو
 بچان حاجی
 کافی انار
 مولوی

اون کتابوں پر عمل رکھتی تھے میری اس مرض کو کہ داخل سلسلہ تعلیم طریقت کے ہوا بیت

خوفات و واقف ستر صفات
ذوالفقار لا فتا الا علی
بادشاہ و دوجان عظمت پناہ
تیغ اونکی جلوہ بخش لائزال
تاج ہوش از ہوشندان
ہیبت افزا قوم ایرانی ہن وہ
کمترین رکبت سے مہر آسمان
لطف اونکا ظل لطف مصطفیٰ
کل بدامان ہمہ او ہن حسن

حضرت مخدوم صابر محمودات
حضرت مخدوم بن سیف بنی
تیغ احمد سیف بران الہ
شان اونکی ذوالفقار لائزال
ہیبتش چون تیغ ہیبت می کشد
صاحب شمشیر برانی ہن وہ
اونکی شمشیر جلالی کا شان
قہر اونکا سایہ قہر خدا
باغبان گلشن ہو ہن حسن

حضرت مخدوم
بیت الدار
بیت الدار
بیت الدار

حضرت عبدالجیم علیہ السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظام نوار الشہدین تحریر فرماتی ہن کہ جسوقت
مسماۃ مہری بنت طہانی بن ہاشم بن ابراہیم بن شیخ جمیل بن شیخ ابوالعباس بن احمد عربی واپس گئے
مخدوم علی احمد صابر کو دیکھا تو سر مبارک کعبۃ اللہ کی جانب تھا دایہ نے واسطے غسل دی
بغیر وضو جو قصہ ہاتھ لگایا کیا آگ قاہرہ جسم میں پیدا ہوئی کہ اوسکی سوزش سے توبہ کر کے خائف
علم کبریٰ ہوئے والہ مخدوم علی احمد صابر نے ہدایت کی کہ ای دایہ تجکو معلوم نہیں کہ یہ لڑکا اولاد
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب جانی
کریم الطریق جنسی حسین بنی رحمۃ اللہ علیہ سے اور اسکے پیش خبری سے ایک فرم تہ جلد وضو کر اور صلوة
استغفار پڑھ کر واسطے غسل کے ہاتھ لگا دایہ بموجب تعلیم کے تعمیل کی اور مخدوم علی احمد صابر کو
بعد غسل کے کفنی پہنچا کہ حضرت جد امجد مدوح پہنائی اور گود میں لٹایا مخدوم علی احمد
صابر نے جو نظر جانب آسمان کی واکی اور جو ہن نگاہ چہت مکان پر پڑی فی الفور ایک آواز شد یلینہ
ہوا اور چہت پختہ اوس مکان کی شق ہو گئی حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکان دہ آواز

حالات
بیت الدار
ولادت
حضرت مخدوم
بیت الدار علیہ

ہیت ہاں سکر والہ مخدوم علی احمد صابر سے آواز کہا کہ ای دختر نکال دختر جلد بکڑے کو
 مکان باہر لے آ کہ مکان زمین پر گرا چاہتا ہی اس گفتگو میں تھے کہ چہت پختہ مکان اوپر کو اٹھ کر
 پس پشت مکان جا پڑی آسمان صاف نظر آنے لگا اور ابر کے سے ٹکڑے رنگ سرخ مثل باقوت
 لعل آسمان آئے اور جسم مقدس مخدوم علی احمد صابر کو ہم آغوش کر کے آسمان
 چلے جاتے تھے اور اون ٹکڑوں میں سے روشنی اور خوشبو نہایت لطیف ساری مکان میں محیط
 ہو گئی اور تھوڑے عرصہ میں وہ خوشبو اور روشنی تمام شہر میں پھیل گئی اور لوگوں کے دماغ معطر ہو گئے
 چنانچہ حضرت محی الرابوا القاسم گرگانی صاحب اوس روشنی اور خوشبو کو سمجھ کر اپنے مکان
 میرپاس تشریف لائی اور مجھ سے فرمایا کہ دیکھو تو آسمان پر کیا تجلی ہو رہی ہے مینی ہی نوید ولادت
 مخدوم علی احمد صابر اور امداد ابر کے سے ٹکڑوں کی بیان کی اور دکھلائی صبح تک یہی حال
 رہا اور وقت طلوع آفتاب حضرات رجال الغیب اور ابدال اور نقیبا اور نجبا اور رقباء
 اور انبیاء اور اقطاب حضرت مخدوم علی احمد صابر کے دست و پا کو بوسہ دیکر
 شرفیاب ہوتے تھے اور حضرات سالکین پیشانی مبارک اور قلب منورہ کو چومتے تھے اور اوس کیفیت
 لازوالی میں مست ہو کر جب کرتے تھے نظم و چسپ از مولف

اب لکھا جاتا ہی برقد رحبال
 یا زوہ حسب شمار ای دلہن
 وقت نو مشعل ناز و نسیب
 رات وہ مثل شب معراج ہی
 رونا ہو کر کے آنی مشعل
 یہ عجائب راز ہی راز غیب
 عطر آگین تھے دماغ ہر ایک
 نو کا جسکے تلاشی مہر و ماہ

مولد حضرت علی احمد کمال
 جب یہ ماہ جمع اولی کے روز
 پچھشنہ شب شب آخر زمان
 رات تو وہ شب شبون کی تاج
 آسمان سے پارہ سرخ سیا
 ابر ہے یا نور ہے نور عجیب
 بوی خوش آئے لگی ہر سمت
 عرش سے جب فرش پر آئی وہ

نور

مختصر

منزلِ مخدوم تہی عرشِ برین
ایک دم میں عرش کے سیاح تھے
نورِ تاباؤں نورِ پاکِ کردگار
سب کو اس خوش نام پر آئیں ہوا
قطبِ مادرِ زادِ اون کا نام ہے
حقِ برنگِ روح تھا آئینہ دار
بوہتی اون کے جسم کی عطرِ نعیم
جہیمِ پیشانی کو حضرت کے نظر
عظمتِ حق تھی جہین سے رونما
روح و دل اون کا مقامِ ذوالجلال
جوہین و اکی شاہ نے اپنی نظر
صدقہِ قہرِ نگہ سے گہر کی چیت
حضرتِ مخدوم کی درگاہ پر
جو ولایتِ ملک کے سلطان تھے
کامرانِ ارض و اہلِ آسمان
اہلِ دل سے جو وہاں پر جا بے ہوا
ست ہو جاتا تھا وہ توحید سے
کوئی بیجا فی کاغذِ بر زبان
جلوۃ اللہ تھا دیکھو جو ہر
مقدم حضرت سے تھا آفاقِ مست
گر نہ تو راوہ ظہورِ ذوالجلال

مختصر

مختصر

گر چہ ظاہر میں ہو فرشتہ برین
دوسرے دم فرشتہ کے سیاح تھے
طور سے جس کا دل آئینہ دار
نامِ مخدوم علی احمد رکھا
انتظامِ خلقِ اون کا کام ہے
جلوۃ حق تھا بدن سے آشکار
تا تہ میں اون کے کھنڈِ درِ یتیم
لام سے کرتی تھی خرمِ سرِ بسر
ہیبتِ اللہ تھی اون کی لقا
جسمِ اون کا مظہرِ شانِ جلال
سقفِ خانہ کو گرا یا فرشتہ پر
آئی ہر فرشتہ زمین جہٹ پٹا اٹھ
تھا بہرِ ساعت ملائکہ کا گزر
اکثری اوس دن ولیِ جہان تھے
ہر گہری رکبتے تھے آمدِ شد وہاں
نموداتِ بخت وہ ہو جائے تھا
شاد ہو جاتا تھا وہ تفرید سے
کوئی دلچسپی کا ترانہ بر زبان
دیکھنے جاتے تھے سب اہلِ نظر
اس عقیدہ گہ سے تا اطلاقِ مست
کب نظر آتا ہمیں ہو کمال

مختصر

مختصر

| | |
|-----------------------------|-------------------------------|
| دیکھنی کو اون کے بیٹا چاہی | بوجھنے کو اون کے دانا چاہیے |
| ہم فقیروں کو ہی ہر شام وگا | اوس جناب ذات اقدسہ کی نگاہ |
| ہر سخن اپنا ہی عرفان و نگاہ | ہر سخن اپنا ہی راز کلام |
| گر نہ بواو حسن سے بوجھ لو | نمل کا راز دل و من سے بوجھ لو |

محال عجیب
ایک شہید کا قصہ
خود مصنف نے

اسلامی اصطلاح
صوفیہ ہے اور
ظہور سے مراد
اس سے مراد
۱۲ ہے

حضرت عبدالرحیم خاں بدستلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب خطاب انوار الشہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ
مخدوم علی احمد صاحب نے چھ مہینے چالیس روز کامل شیر والے نوش نہیں کیا اتنا یہ صبر
قناعت کے روز اول ہی شروع ہو بھگت شیر نوش کر نیک پستان والہ مخدوم علی احمد
صاحب پرورم ہو گیا تھا اور بانتظار اس امر کے کہ شاید کل کے روز شیر نوش کرین علاج
بند ہو جائے شیر کا نہیں کیا جاتا تھا اور بخیال اسکے کہ کوئی فعل اوس اسعد السعد کا تھا
ذات دافع البلیا سے خالی نہیں تھا تب شیر نوش کر نیک ہی عمل میں نہیں آئی۔ بتایا
سالخ ماہ و قیغہ ۹۴ ہجری کو وقت نماز مغرب کے مینی بموجب حکم عالم مثال کے چار رکعت نماز
صلوۃ الصلوۃ شکر یہ ادائی اتنا صبر میں ادا کیں اور مخدوم علی احمد صاحب کے چہرہ منور
ہوئے پھر ایک بیس مرتبہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیخ اللہ مددہ یا ذن اللہ
تلاوت کر کے مخدوم علی احمد صاحب کے قلب پر دم کر دیا مخدوم علی احمد صاحب نے بہرکت اس سہم عظم
سعا شیر نوش کیا اور ایک سال کامل یوم ولادت مخدوم علی احمد صاحب نے یہ معمول رکھا کہ ایک روز بعد شیر
نوش فرمایا کرتے تھے اور ایک روز صاحب صایم رکھتے تھے جب مخدوم علی احمد صاحب
دوسری سال میں شروع ہو دو روز کے بعد تیسرے روز شیر نوش کیا کرتے تھے اور دوسرے
صاحب صایم رکھتے تھے ابیات مرغوب تصنیف مؤلف

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| یہ روایت ہی زیر پران قدیم | یہ لکھا دیکھا بتایا مخم |
| چہل دن شش ماہ وہ نور ظہور | شیر مادر سے رہے از بسکہ دور |
| جبکہ مادر کو ہوا خوف و فات | رو بسوی حق ہو یوم نیک ذات |

بولیں ای میرے خدای کار ساز
 شیر سے یہ طفل بس بیزار ہے
 غیب آئی صدا ای سو گوار
 یہ ملک سیرت ظہور کردگار
 یہ تجلی انہی کا طعام
 نور اسکا قوت ہی یہ نور ہے
 تو فقط حیران کشش ماہ سے
 ابن پسترا ماند اندر دار جسم
 جن خیال ذکر و غیر از فکر پوش
 مست ہو گا یہ منی عرفان سے
 آب و نان اسکا خدا کی دید ہے
 یہ ولایت زریب قطبیت شریعت
 بان بصوت ہی بشیر ہے ملک
 قدسیوں بس با تران ہے
 کب فرشتے اسکا رتبہ پاسکین
 آدمی کو کیا فرشتی سے قیاس
 مرد کامل راز دایر کردگار
 شوق ہو جسکو حسن پوچھ لو
 ای حسن بس یہ خدا کی داغ
 فیض تیرا فیض ہے مخدوم کا

فیض تیرا
 فیض تیرا
 فیض تیرا

ای حرم خلق ای بندہ نواز
 زندگی اسکی بہت دشوار ہے
 شیر کے پیٹے سے ہی یہ روزگار
 کہانے پیٹے سے نہیں رکھنا ہی کار
 کام میں لاتا ہی اپنی صبح و شام
 یہ تجلی خدا کا طور ہے
 کام رہتا ہی جو تیرا آہ سے
 تاخر آمد اندرین گلزار جسم
 پاکسار و نوش از خود نوش
 پیر لیگا مو نہ یہ آئے نان
 خورد و نوش اسکا خدا فہم ہے
 یہ ہویت و دست غوثیت شریعت
 وہ ملک جسکے ہیں تابع نہ فلک
 کہا پیٹے میں شہادت شان
 بے اجازت اوسکے درگاہ سکین
 نور ہیں وہ یہ ربوبیت اسکا
 کب فرشتوں پہلا ہو شہما
 راز یہ اوسکے سخن سے بوجہ
 یہ جو تیرا صابری ارشاد ہے
 اسلئے ہی فیض تیرا دھوم کا

فیض تیرا
 فیض تیرا
 فیض تیرا

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوبہ الخاں الشہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ

کہ روز و چار خوارق عجیبہ مخیروم علی احمد صاحب سے صادر ہو جاتے تھے چنانچہ ایک روز بتاریخ
 ستون ماہ ربیع الآخر ۱۰۹۵ ہجری کو بروز شنبہ میں بعد نماز صبح مراقب بیٹھا ہوا تھا کہ ایک
 سانپ میرا دیر پڑا میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سانپ جیسب شکل سر سے دم تک دو ٹکڑے چرا ہوا
 ہے ایک ٹکڑا ترپ کر اوسمیت میں آدیر آیا ہے اور دوسرا ٹکڑا زمین میں پڑا ہوا اور مخیروم
 علی احمد صاحب نے اس اولی ٹکڑے سانپ کے جو چرا ہوا تھا بیٹھے ہوئی میں میں نے والدہ مخدومہ
 علی احمد صاحبہ کو خواب دکھایا اور دونوں ٹکڑے سانپ کے معائنہ کرائی والدہ مخدومہ
 علی احمد صاحبہ نے بیان کیا کہ ابھی میں خواب میں دیکھ رہی تھی کہ مخدوم علی احمد صاحبہ
 مجھے کہہ رہا تھا کہ آج سے کوئی سانپ میرا خاندان کو نہیں کاٹی گا اور نہ زہر سانپ کسی پر مارے گا
 میں نے بادشاہ سانپوں کو مار ڈالا ہے اور تمام سانپ روی زمین کے مجھ سے خائف ہو کر ہمدگر گئے ہیں
 اس خواب میں لینے کے میں وہ دونوں ٹکڑے سانپ باہر لایا اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب
 اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب اور شیخ ابوالبرکات صاحب اور شیخ ابو عبد اللہ صاحب اور
 شیخ ابوسعود صاحب وغیرہ صاحبوں کو معائنہ کرائے اور اکثر اشخاص پچا منی والوں سانپوں نے
 علامت بادشاہ سانپوں کی اوسکے جسم پر بیان کی اور جب مخدوم علی احمد صاحبہ تیسری بار
 میں شروع ہو خود بخود شیر نوش کر نیسے باز رہے اور یہ معمول لکھا کہ تین روز کے بعد چوتھے روز
 نان روغنی بخود اور جو کی بقدر ضرورت نوش کر لیا کرتے تھے اور چوتھی سال شروع ہو
 ہی مخدوم علی احمد صاحبہ کی زبان کھلی بتاریخ اکیسویں ماہ ربیع الاول ۱۰۹۵ ہجری کو بروز شنبہ
 قبل نماز فجر مخیروم علی احمد صاحبہ نے خواب دیدار ہو کر باواں کہا لا مَوْجُودَ اِلَّا اللّٰهُ
 میں اوسوقت سب معمول قدیم نام اپنی صاحبہ کا تلاوت کر رہا تھا اِنہی کلمات موت قطب دہانی غوث
 الصّدّاقی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی
 مَدَدِ بَادِنِ اللّٰهِ يَا مَوْجُودِ یہ آواز مخدوم علی احمد صاحبہ کا سنکر تسمسم کرتا ہوا سجدہ شکر میں
 مشغول ہوا اور چار رکعت صلوٰۃ الصلوٰۃ ادا کیں وہ منہ جانب بغداد شریف کر کے دعا کی کہ اے شکر ہی تیرا

حضرت محمد صوم پیر کی امامت
سنا کہ پیر کا نام علی بن
کرار اور قاضی کا نام
سنا کہ پیر کا نام علی بن
کرار اور قاضی کا نام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ توئی محض روم علی احمد صابر کی زبان اول کلمہ موجودگی کا کہلوا یا اور تو فی اپنی رویت مشرف فرمایا۔
چوتھی سال کا لکھنوی کلمہ زبان پر راقی اور وقت کہنے اوس کلمہ کے محمد روم علی احمد صابر بوجہ طاری
ہو جاتا تھا اور سات وقت محمد روم علی احمد صابر سجدہ جانب کعبۃ الہ کے کیا کرتے تھے۔ اول
صبح کو دوم دوپہر کو سوم سہ پہر کو۔ چہارم عصر کو پنجم مغرب کو ششم عشا کو
ہفتم بچہ کو اور محمد روم علی احمد صابر شب کو بیت کم سوتے تھے اور سوتی میں یکایک چونک
پڑتے تھے اور وقت رنگ چہرہ منور کا الوان تلویں بدل جاتا تھا اشعار آبدار

| | |
|--|--|
| حال صابر کچھ بیان ہوتا نہیں خامہ جسم ناتھ میں لیتا نہیں سر کے بل جیسے ہی شق ہوتا نہیں رازیہ وہ ہی کہ اسکی حد نہیں فکر حیرت کا رہے اس راہ میں مست صابر مئی توجیب سے گلشن تقدیس اونکی سیر گاہ جام اونکا کلمہ توجیب تھا فکریا ہوئے اونہیں بخود کیا دیدہ توجیب سے وا ہوا فکر ہوا اون کے گلستان کی صبا گاہ تہ بیتاب تاب عشق سے منزل تفرید تھا اونکا مقام ایک ستی میں ہزار اطوار تھے لی مع اللہ ہی اونہیں کا حال تھا | راخفی ہے عیان ہوتا نہیں خامہ کہتا ہی بیان بے پایا نہیں کثرت حیرت فق ہوتا ہون میں اسکے اندازہ کا شد و مد نہیں محب ہے اس منزل دلخواہ میں مست تھے صابر سبوی دید تہا زبان پیرا فکی ہر دم لا الہ کام اونکا شان ہوگا دید تھا جام توجیب انا الحق بہر دیا دید حق ہر سوا نہیں پیدا ہوا ذکر ہو اونکی لطافت کی صفا گاہ بخود تھے شراب عشق سے وادی تجرید تھا اونکا مقام ایک ہستی میں ہزار آثار تھے عابد نا ہی اونہیں کا حال تھا |
|--|--|

رنگ پیرنگی کے وہ پابند تھے
 شاہ ممکن ہر زمان با صد لسان
 دے آدنی سے ہمیشہ کام تھا
 نور او نکادیکہتا ہی وہ بشر
 نظم سے اونکی جہان آباد ہے
 سانپ دو کٹرے کیا مخی روم نے
 سلسلے میں اونکی جو داخل ہوا
 جو ولی انکا تعلق گید ہے
 جسکو پہونچا سلسلہ مخدوم کا
 بادہ گلنگ اس گلزار کا
 ساقی یا ھو پلاتا ہی ہمیں
 یہ سبو ہمکو دیا مخی روم نے
 بھول بیٹھا ہی تو اپنا تن بدن
 اب تجھے منظور صابر نے کیا
 حضرت صابر نے تجھکو ش کیا
 شکر اس ادا و صابر کا دام

حضرت

قائم

حضرت

حضرت

قید بے قید سے وہ خرسر تھے
 حضرت واجب کا کرتے تھے بیان
 بادہ صاف تو آنی جام تھا
 حضرت صابر کی جیسپر ہو نظر
 رشد سے اونکی زمانہ شاد ہے
 ہمکو ایمن کر دیا مخی روم نے
 بالیقین وہ عارف کامل ہوا
 وہ ولی بس صاحب شمشیر ہے
 شاہ ہی وہ ہند سندھ و روم کا
 جام آتش ریز اس خسار کا
 ہر گھڑی ہر دم چپکاتا ہی ہمیں
 بخیر ہمکو کیا مخی روم نے
 آپ کو سمجھ اسے تو یا ھو حسن
 خاک تھا تو نور صابر نے کیا
 حضرت صابر نے تجھکو مہ کیا
 چاہی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام

حضرت

حضرت

حضرت

حضرت

احوال و فاضل عبد الرحیم علیہ السلام
 حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب تواجظ طہرت نامہ تصنیف پنی من اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکات
 رحمتہ اللہ علیہ مکتوب خطاب ارکان الشہرہ تصنیف پنی من اور حضرت شیخ نجی الدین صابغادی رحمۃ اللہ علیہ
 مکتوب خطاب لسان الوحد تصنیف پنی من اور حضرت شیخ سعد بن صامر شیخ نجم الیضا رازی مکتوب
 ارض الوجوب تصنیف پنی من اور حضرت شیخ نجم الدین صابغادی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب خطاب

حضرت مخدوم
ابو نعیم محمد بن
والدہ بھائی کے انتقال
کی خبر دینا
اور بعد ازاں
ایک ہفتہ بعد سال
اور پھر عافیت
اور اوس میں انشاء
جلالی عظیم شریف
اسرار کا ظاہر
ہونا

حریص القرب تصنیف اپنی مین اور حضرت شیخ جمال الدین صاحب بن جلال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مکتوب غلامان اور یہ تصنیف اپنی مین اور حضرت شیخ فرید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب غلامان
گمان الخریب تصنیف اپنی مین اور حضرت عبد الوہاب صاحب گمان فی حجتہ اللہ علیہ حضرت خلیفہ المسلمین
صاحب مکتوب غلامان شرفی الثمت تصنیف اپنی مین متفق اللفظ والمعنی تحریر فرماتے ہیں کہ ہر روز آٹھ پہر میں دوپہر
مرتبہ رنگ چہرہ منور مخدوم علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یکایک از حد سرخ
ہو جاتا تھا اور کف و ہن مبارک پر آجایا کرتا تھا اور ایک پہر کامل غافل رہا کرتے تھے اوس حالت
میں اگر کوئی حضرت مخدوم علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو باتہ لگا دیتا تھا معاً تمام جسم میں
اگ پیدا ہو جاتی تھی کہ اوسکی سوزش سے وہ شخص بھی بیتاب ہو جاتا تھا اور جب حضرت مخدوم
علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو اس پیدا ہوتا اول یہ کلمہ زبان مبارک سے صادر ہوتا تھا۔
شکو الحمد للہ یا غوث الاعظم دستگیر اور جب حضرت مخدوم علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
عمر پانچ برس کے پورے ہوئیں دو روز باقی رہی تھیں کہ بتایا ستر ہویں ماہ ربیع الاولی ۹۸۵ھ
روز دوشنبہ بعد نماز ظہر کے حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کے درو زیناف شروع ہوا۔
اور دم بمدم ترقی و دردی ہونے لگی اوسوقت حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کی زبان مبارک
یہ کلمہ جاری تھا یا شیخ عبد القادر جیلانی شیعہ للہ مدد یا ذی اللہ یہ
احوال شدت در دکا دیکھ کر حضرت عبد الوہاب گمانی صاحب محدومہ بالا اور حضرت محمد ابو القاسم گمانی
صاحب اور حضرت سید عبداللہ صاحب احمد اور حضرت سید یاسین صاحب بن شرف الدین اور حضرت سید ابو الفضل
صاحب بن شمس الدین چھرائی حاضران وقت باہم مشورہ کر کے حضرت مخدوم علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
پا چس ضر ہو کر کہا کہ تمہاری والد ماجد زیناف درو بہت شدت ہو رہا ہے دعا کیجے کہ آرام ہو جائے۔
حضرت مخدوم علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ سوار می حضرت رسول
مقبول کی تیار ہو رہی آسمانوں کے شور اور غل کا آواز میرے کان میں آ رہا ہے میرا والد کو دار دنیا سے
خلعت پہنا کر لیجاؤ بیگ و عا کچھ حاصل نہوگا۔ جس وقت کہ حضرت مخدوم علی احمد

اعمال
حضرت عبدالرحیم
عبدالسلام
رحمۃ اللہ علیہ

سما صاحب کی زبان مجھ پر ایک یہ کلام صادر ہو چکا اسی وقت روح مطہر حضرت عبدالرحیم
عبدالسلام صاحب جسے مبارک سے مفارقت فرمائی اور اپنی حقیقت واصل ہو۔ نہایت خوشبو لطیف
سے کہ مطہر ہو گیا تھوڑی عمر میں بہت دور دور وہ خوشبو محیط ہو گئی۔ حضرت ابو احمد بن حجاج
سما رب براویکان حقیقی حضرت علی بن حجاج صاحب کان موصوفہ بالا کا مکان اوس جگہ سے دو ہزار فام
فاصلہ پر تھا چونکہ اون حضرت کو حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب قی میں سرکہ بہایت تھاد قلبی تھا پھر
دماغ میں پیوستہ تھی اوس خوشبو دل جودت منزلی مضطرب ہوا اور وہ خوشبو اون کو طرف کوی محبت کی بجائے
تمام راستہ میں ہر ایک شخص کو باہر کر اوس خوشبو کے دریافت کا مستفسر پایا جب حضرت ابو احمد صاحب
مد روح حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان پر تشریف لائے اوس بلیل کلین حارت کو گل مقصود
حضرت اہ بیت ہم آغوش ہو کر خطر افشان دیکھا گنجین وار جوا سنبلین اوج سے گلہائی دست چنگر کف
افسوس بہر اور دستہ ریجان چہرہ مترکان سنوار کر نرگس حیدران اپنی خوشبو تباہ جگہ سے لاوا
واغدار کر کے جڑنے اور صرصر آہ سرد پردے زبان کو برگ سوسن مانند بادائی مضمون اس شعر کے متحرک
کرتے لگے ۵ حیف دیشم زدن صحبت یار آخر شد روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد۔

یعنی انہی حضرت حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا ہے اور بجز نقاضائی
محبت اون حضرت نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیسویائی ثولیدہ تابا
اور باہم پیچیدہ چون شب ہجر د راز کو اپنی ہاتھ سے شانہ کیا ہی اور حضرت عبدالوہاب گمانی جبا
مد روح خلیفہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شریک انجام خدمت کے ہوئی اور حضرت
حسام الدین حبیب صاحب مکتوب خطاب صباغ۔ اور حضرت شیخ رضی الدین صاحب حضرت عبدالرحیم
عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قبر میں اوتارا۔ اور جنازہ کے ساتھ سوچو وہ حضرات موصوفہ الصا
شرکائی ہنگامہ انتقال کے پندرہ حضرات سا لکین فیصلہ ذیل قریب بعض سوای صراحوام الناکر
ناز جنازہ اور دفینہ میں تشریف لاکر شریک ہو گئے تھے جنکے اسماء مبارک یہ ہیں
حضرت شیخ بہار الدین صاحب حضرت عثمان صاحب بن داؤد حضرت شیخ صدر الدین صاحب

بیان خباہ
وفینہ حضرت
عبدالرحیم
عبدالسلام
رحمۃ اللہ علیہ

احوال خاتم نبو
حضرت عبدالعزیز بن عبدالمطلب
رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم
پاک کا ایک سال کا بچہ
رہنا اور حضرت
اہل باطن کا شرف
یاب نماز است
میکر سنیض
ہوا۔۔

حضرت
مخدوم پاک
رحمۃ اللہ علیہ
کیفیت غائب
کے بارے میں
حالت ۱۲

حضرت خواجہ یعقوب بن ایوب حضرت شیخ موسیٰ حضرت ابوالبرکات بن احمد حضرت
شیخ عبدالمجید بن شیخ ابوالعباس حضرت شیخ عبداللہ حضرت ابوالعلی بن محمود
حضرت شیخ ابوسعود بن احمد حضرت شیخ شمس الدین بن شہاب الدین حضرت شیخ قاسم بن
حضرت شیخ نصیر بن بن عبدالقادر حضرت شیخ ابوبکر بن احمد حضرت شیخ عبدالکریم بن عمر بن
ابراہیم اور قبر شریف حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیرون ہرات کے
جانب شمال کے عرض شہر سے شہر کے پہلو میں چونتیس قدم کے فاصلہ پر واقع ہے۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کا بعد وفات وال ماجد کے
اور بعد طہوارق عجیبہ کے پاک پٹن شریف کو جانے کا

حضرت مخدوم ابوالقاسم گرگامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو ایچ ظہرت نامہ میں اور چند حضرات موصوفہ بالا
اپنی اپنی مکتوبات مطاب مرقوم الصدر میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد وفات حضرت عبدالرحیم عبدالسلام
رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک سال خاموش رہے کسی سے
کلام نہ فرمایا اور جب کوئی صاحب حضرات مذکورہ بالا میں یاد دیکر حضرات اہل باطن حاضر ہو کر او س سال
بہر کے عرصہ میں کسب وفت شبانہ روز میں حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو بوسہ دیتی تھی معاً وجہ
فرما کر غافل ہو جاتے تھے کسی کو ایک ساعت میں اور کسی کو دو ساعت میں اور بعضوں کو ایک پہر کا
میں ہوش ہوتا تھا اور بعض حضرات معمول رکھتا تھا کہ ہر روز تشریف لاکر حضرت مخدوم علی احمد
صابر صاحب کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیتے تھے اور دولت استغراق حاصل فرماتے تھے جب چھٹی سال
عمر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب میں شروع ہوئی کیفیت حافلہ جذب کی طاری ہو گئی ایک سال
بعد وہ اس عالم امکان کے طبیعت اقدس پر صادر ہو کسی کسی بات کا جواب سائلوں کو دیدیتی اور بعض وقت
بوجہ ضرورت ہوتی والدہ صاحبہ طلب فرمالتے تھے جب ساتویں سال میں شروع ہوا
نہایت غصہ سے گزرا وقات ہونی لگی لیکن حضرت والدہ صاحبہ کرمہ مہذبہ صاحب مخدوم علی احمد صابر صاحب کی
کسی اپنی احوال کی اطلاع نہ فرماتی تھیں چوتھے یا پانچویں وقت نان خشک میسر آ جاتی تھی

اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب تہہ پرین ایک مرتبہ بعد مغرب کے تھوڑا پانی نوش فرمایا کرتے
 یا بشرط میسر آجائیکہ اسی وقت قدرگان خشک تناول فرمایا کرتے تھے اور شب کو زمین پر
 بغیر کوئی چیز کا پہونا بچھا آرام فرمایا کرتے تھے حضرت محمد ابوالقاسم صاحب گرامی صاحب
 شب کے پاس حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے مکان میں ہوا کرتے تھے اکثر بے غار تہہ کے آواز
 مہیب ظہور اللہ ہوں سماعت فرماتے تھے جب تفحص آواز ادا ہوا وہ ہر معائنہ فرماتے کوئی
 آواز دینی والا نظر نہ آتا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو بجائی
 مقررہ زمین پر آرام فرماتے ہوئے پاتا اور بعض وقت یہ قیاس ہوتا کہ یہ آواز اندرون مکان سے
 کیا ہے تفحص آواز اندرون مکان کے تشریف لے جا کر بیٹھ جاتے تھے تو اسی طرح کا آواز باہر مکان سے
 ہوتا تھا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب بحال خود اویسی جگہ ستراحت فرماتے ہوتے تھے
 چنانچہ حضرت محمد ابوالقاسم صاحب گرامی صاحب نے وہ آواز مردان خانہ حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکان
 اور حضرت والدہ صاحبہ کمرہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب غیرہ چند مرد و عورت ہمسایہ
 سنوایا مگر کیسی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ آواز کس کا ہے اور کہاں آتا ہے جب حضرت مخدوم
 علی احمد صابر صاحب کی عمر شریف ساٹ برس کی پوری ہو گئی تو وہ آواز موقوف ہو گیا اگر کسی
 مذکورہ مردان خانہ میں گفتگو اس آواز کی باہم ہوتی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب مگر
 خاموش ہو جاتے اور تبسم فرماتے ایک روز شب جمعہ کو بعد نماز عشا حضرت مکرّمہ و معظمہ والدہ صاحبہ
 جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب نے حضرت محمد ابوالقاسم صاحب گرامی کو طلب کیا
 چانول نہایت لذیذ اور خوشبودار پکے ہوئے دکھائی اور بیان کیا کہ چھپتے بیعت عسکرت ایک وقت کا فاقہ ہی
 ہو جاتا ہے صبح کے وقت مخدوم علی احمد صابر صاحب چھپتے کہا تھا کہ آج مجھ کو شدت گرسنگی کی ہے کچھ کھانا
 کھلا دیجی دو پھر تک مینی جیلہ ہوا اسے مالا اور ہر چند ترکیب میرے نے طعام کی عمل میں آئی مگر اتفاقاً ایک
 میسر نہ ہوا اور سوال کرنے کو طبیعت چاہی جب مخدوم علی احمد صابر صاحب نماز ظہر کی ادا کر کے میری پیاس آئے
 شدت گرسنگی سے نہایت بیتاب مینی او کی اطمینان کیوڑ گئی گلی میں صرف پانی آگ پر رکھ یا

حضرت
 مخدوم علی احمد
 صاحب گرامی
 آواز ظہور اللہ
 ہوں کا بیان

چانول نہایت
 لذیذ و خوشبودار
 پکے ہوئے دکھائی

جب مخدوم علی احمد صابرؒ کو کہا نا طلب کرتے ہیں کہدیتی تھی کہ ابھی کہا نا تیار نہیں ہوا
 آخر کار مخدوم علی احمد صابرؒ بعد نماز مغرب کے مجھے نہایت بیتاب ہو کر کہا کہ اب ہم کو کچا ہی کہلا دیجی یہ
 ابھی مخدوم علی احمد صابرؒ خود اوس بانی کو دیکھ کر کہنے لگے کہ چانول یک گئی ہیں آپ
 جمکو ملدگی کہلا دیجی میں یکجا نا چانول کا سنکر نہایت متحیر ہوئی جا کر دیکھا تو چانول کی ہوپائی
 چنانچہ ابھی مخدوم علی احمد صابرؒ کو کہلا کر فارغ ہوئی ہوں اس واسطے آپ سے گذارش کرتی ہوں کہ
 مخدوم علی احمد صابرؒ قابل فیضیابی تعلیم باطن کے ہے اگر آپ کی رائی میں مناسب ہو تو
 مخدوم علی احمد صابرؒ کو پاس حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکرؒ یا صاحب مسعود العالمی قطب عالم
 اغیاث ہند مامون اسکے پہنچا دیجی حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صابانے وہ چانول حضرات
 ہمنشینان محبت کو دکھلا اور سب حضرات وہ چانول تبرکات فرمائے اور سب حضرات کی راہ
 حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے پہنچا دینی پر متفق ہوئی غرض سامان سفر فراہم کر
 حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ جناب والد صاحبہ مکرمہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد
 صابر صاحبؒ کو مع حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے اپنی ہمراہ لیکر بلدہ اجودہن عرف پاکستان
 ضلع دیپالپور علاقہ ملتان کو روانہ ہوا تھائی راہ میں علیم اللہ ابدال حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ
 ملاقی ہو کر کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو میں جناب شیخ فرید گنجشکرؒ یا صاحب مسعود العالمی قطب عالم اغیاث
 آپ کے تشریف لانیکے اطلاع دوں حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ علیم اللہ ابدال سے دریافت
 کیا کہ روز وفات حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تم کس خدمت پر مامور ہو گئی تھی
 آج خبر گیر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے ہو علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجھ کو
 شبہ خدمت میں رہنی کا حکم تھا اور اب موجب حکم باطن کے ظاہر ہوا ہوں اور اب تابہ زیست حضرت
 مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کی خدمت سے جدا ہونیکو گوارا نہیں کرتا حضرت محمد القاسم گرگامی صاحبؒ
 نے اہم تہذیب الی کو ہمراہ رکھا غرض تباہ تاریخ یکسویں ماہ شعبان ۱۰۰۰ ہجری کو روز چہار شنبہ
 صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵ صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵ صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵ صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵

حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے
 پہنچا دینی پر متفق ہوئی غرض سامان سفر فراہم کر
 حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ جناب والد صاحبہ مکرمہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد
 صابر صاحبؒ کو مع حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے اپنی ہمراہ لیکر بلدہ اجودہن عرف پاکستان
 ضلع دیپالپور علاقہ ملتان کو روانہ ہوا تھائی راہ میں علیم اللہ ابدال حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ
 ملاقی ہو کر کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو میں جناب شیخ فرید گنجشکرؒ یا صاحب مسعود العالمی قطب عالم اغیاث
 آپ کے تشریف لانیکے اطلاع دوں حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ علیم اللہ ابدال سے دریافت
 کیا کہ روز وفات حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تم کس خدمت پر مامور ہو گئی تھی
 آج خبر گیر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے ہو علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجھ کو
 شبہ خدمت میں رہنی کا حکم تھا اور اب موجب حکم باطن کے ظاہر ہوا ہوں اور اب تابہ زیست حضرت
 مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کی خدمت سے جدا ہونیکو گوارا نہیں کرتا حضرت محمد القاسم گرگامی صاحبؒ
 نے اہم تہذیب الی کو ہمراہ رکھا غرض تباہ تاریخ یکسویں ماہ شعبان ۱۰۰۰ ہجری کو روز چہار شنبہ
 صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵ صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵ صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵ صبح ۱۰ بجے بروز جمعہ ۲۵

شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو بیعت امامت اور شاہ
 مرتبہ کیفیت باطن شہنشاہی ولایت حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی صاحب
 اولیاء کے ماتھے پر صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہوئی دو برس کامل گزر گئے تھے حضرت
 مخدوم علی احمد صابر صاحب کو جس وقت اونکی والدہ صاحبہ مکرمہ مظلومہ حضرت شاہ شیخ فیروز
 گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی گود میں بٹھلایا ایک حالت جذبہ اور عجیب
 کیفیت حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب پر طاری ہو رہا تھا اول ہی کلمہ حضرت مخدوم
 علی احمد صابر صاحب کا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
 سے یہ ہوا کہ آج سے تین برس کے بعد میرے حاجی کا وصال ہو جائیگا حضوت شاہ شیخ فرید گنجشکر
 بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے فرمایا ای فرزند بلند تنے کیسے پہچانا کہ حضرت شاہ
 سیف الدین عبدالوہاب صاحب جد امجد تمہارا یکا آج سے تین برس کے بعد وصال ہو گا وہ
 بغداد و شریف میں تشریف فرما ہیں تم یہاں میرے پاس ہو حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب
 نے جواب دیا کہ اس وقت میں اپنی قلب کو دیکھتا تھا صورت میری والدینہ رگوں کی میری سامنی آگئی اور
 اوس صورت تین اونگھلیاں اپنی دست راست کی میری سامنی اوٹھائیں اس شمارہ سے
 دلالت موت کی معلوم ہوتی ہی حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
 جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب کو اپنی سینہ فیض گنجینہ لگایا اس وقت حضرت مخدوم کو
 یہی حال وجد طاری ہو گیا اوس حالت وجد میں یہ کلمات نسبت حضرت مخدوم علی احمد
 صابر صاحب کے صادر ہوتے تھے مَرَحَبًا فَوَدِّدُ عَلٰی اَحْمَدَ صَابِرٍ دُطُوعِ الْوَلِيِّ بَطْنِ
 الْوَلِيِّ بَطْنِ الْوَلِيِّ اور کمال حالت استغراق کیفیت حال وجد میں حضرت شاہ شیخ
 فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے تین اونگھلیاں
 اپنے سینہ ماتھے کی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے قلب پر رکھ کر تین مرتبہ دعا کرتے
 ہوئے فرمایا کہ تین تجربہ حمان ذات ہوں گے جب حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب

شاہ شیخ
 فرید گنجشکر
 بابا صاحب
 مسعود
 العالمین
 قطب عالم
 اغیاث ہند

مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو حال و جگہ آفاقہ ہوا حضرت والدہ صاحبہ جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب
 نے اپنی بہائی سے عرض کیا کہ میں اس لڑکے کو آپ کی غلامی کیواسطے حاضر لائی ہوں آپ اسکو
 اپنی غلامی میں قبول فرماؤ میں حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکریا باصاحب مسعود العالمین قطب عالم
 اغیاث ہند اپنی ہمیشہ کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا نہایت احسان مند ہوا کہ تم نے مجکو
 ایسا سعادت مند فرزند لاکر دیا کہ اگر ہر عوی بدن میر زبان ہو کر شکوہ خدائے نہ کریم کا تمام عمر ادا کریں
 تب بھی ایک شتمہ شکر عنایت الہی ادا نہ ہو سکے گا۔ اس بادشاہ دو جہاں پیش خبری سے مطلع ہو چکا
 ہوں لیکن تین برس کے بعد تعلیم طریقت سے انکو فیضیاب کرونگا اس عمر میں تحصیل علم ظاہر
 کی ہی ضرور ہے چنانچہ حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب اور جناب والدہ صاحبہ مکرمہ
 معظمہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے تین برس تک حضرت شاہ شیخ فرید
 گنجشکریا باصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے مکان پر بھانجے اور ہر روز خوارق عجیب
 حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب سے صادر ہوتے معائنہ کرتے تھے۔

**احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کا بیعت توبہ اور
 اجازت سے حضرت بابا صاحب کے ہاتھ پر مستشرق ہونیکا**

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکریا باصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب نظام ستر العیونیت
 تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ مخدوم علی احمد صاحب نے تین برس کامل روزہ طلی کا ادا کیا ہے چوتھے روز قیام
 ضرورت طعام نوش کیا اور سوا اسکے اور بھی جو کچھ معمولات اور حالات طفولیت کے میں اپنی ہمیشہ کی
 زبان سے اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب کے ارشاد سے سنی تھے وہ ہی معمولات اور حالات
 بچشم خود ہی معائنہ کیے اور تین برس میں مجھ سے علوم ظاہر میں اسقدر تحصیل کیا کہ دوسرا لڑکا
 چھ برس میں بھی اسقدر تحصیل نہیں کر سکتا شب کیشنبہ تاریخ اکیسویں ماہ شوال ۱۰۳۳ھ
 ہجری کو مجھ سے عالم مثال میں حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب جد امجد مخدوم علی احمد
 صاحب ارشاد فرمایا کہ ہم مخدوم علی احمد صابر کو تمہارے سپرد کرتے ہیں مینے بیاد ہو کر

علیم اللہ ابدال کو واسطے مزاج پر سی حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب کے بغداد شریف کو روانہ
 کیا اور خود اپنی تجربہ میں مختلف ہو گیا بتاریخ پچیسویں ماہ شوال ^{۱۸} بمصر ہجری مرقوم الصد شمسہ کو
 نماز تہجد کے حضرت محمد ابوالقاسم گرامی صاحب نے میری پاس حجہ مختلفہ میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ آج میں نے
 نماز تہجد کی سو گیا تھا عالم مثال میں حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب کے نماز جنازہ میں شریک ہوا ہوں
 اور آج تمام شب محرم علی ^{۱۹} صابرہ پر غلبہ کیفیت جذبات نہایت شدت طاری رہا اور روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر
 علیم اللہ ابدال بھی حاضر کر احوال ملت فرما حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب کا بیان کیا کہ میں بعد دفن
 ہو جاؤں حضرت کے نماز شراق و یمن پڑھ کر یہاں کو روانہ ہوا ہوں چنانچہ اوسے روز قبل نماز مغرب کے مینی
 محرم علی ^{۲۰} صابرہ کو اپنی ماتہ پر بیعت تو بہ اور اجازت ہر دو خاندان حنفیہ علوی کی تعلیم سے مشرف کیا اور
 عزیز الدین پسر خود اور شاہ فخر الدین بن غیاث الدین اور ابو الحفص بن عمر اور حضرت مظہر جمال بغدادی اور شیخ
 عبدالقادر بن حسن بغدادی اور شیخ محمد بن عیسیٰ ملتانی اور شیخ ابوالقاسم بن محمد بن مسعود اور بدر الدین شمس الدین
 اور شیخ عبد بن مکارم اور شیخ داؤد بن عثمان اور شیخ عبد الرحیم بن غیاث اور شیخ شہاب الدین شیرازی
 ابو العلی اور شیخ ابو الحسن کردویہ اور شیخ احمد شیرازی اور شیخ ابوبکر بن احمد اور شیخ محمد شاہ اور شیخ محمود
 بن شیخ مسعود اور شیخ ابوالقاسم بن مسعود بن داؤد ہنداری لنگر اور حضرت محمد ابوالقاسم گرامی صاحب تو اس
 خیرت نامہ اور حضرت شیخ ابو الغیت جمیل مینی صاحب مکتوب نظام عین البقا اور حضرت ابو الحسن جوہری صاحب مکتوب نظام
 فصیح الوہاب اور حضرت علی بن ادریس یعقوبی صاحب مکتوب نظام حضرت الخی اور حضرت یونس بن یوسف احمد
 صاحب مکتوب نظام طبن الوجود اور حضرت عبدالقادر بن حسن بغدادی صاحب مکتوب نظام عیان السعید
 محفل ترتیب یکر شیا مفصلہ ذیل پر کہ وحید الدین سوداگر بن شیخ رکن الدین بن علاؤ الدین ہستانی کشمش
 ستانوی مشقال اور نحو بریان قنشر و و صد رطل خومائی صد فی پانصد عدد میری نظر کو لائے فاتحہ
 کر کے تقسیم کر دی گئی اور روز محرم علی ^{۲۱} احمد صابرہ ہی اپنا حصہ نوش کیا تھا اور جب بعد نماز مغرب کے
 میں اندرون مکان کے گیا مجھ سے میری ہمیشہ یعنی والدہ محمد و علی احمد صابرہ نے رخصت چاہی اور
 کہنے لگیں بہائی میرا صابرہ ہو نکاح نہی بعد بارہ برس کے اگر زندہ رہی تو ہر آیت پر یہاں آکر اسکی

حضرت
 محمد ابوالقاسم
 گرامی صاحب
 عبد الوہاب صاحب
 کے انتقال کی خبر
 دینا۔

احوال سعید
 حضرت محمد
 پر رحمۃ اللہ

شادی کرونگی مینی دونوں امور پر تبسم کیا اور مخدوم علی احمد صاحب کو اذکی والدہ کے روبرو بلا کر حکم دیا کہ صبح سے تم لنگر مساکین اور فقرا کو تقسیم کیا کرو یہ حکم منکر والدہ مخدوم علی احمد صاحب صاحب نہایت خوش ہوئیں اور مخدوم علی احمد صاحب ایک بہر تک روتی رہے صبح کو والدہ مخدوم علی صاحب کی محرابی ابوالقاسم گرگامی صاحب رحمۃ اللہ کے ہمراہ ہرات کو روانہ ہوئیں۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صاحب کے لنگر تقسیم کرنے کا

حضرت شیخ فضل الرحمن صاحب برادر مخدوم حضرت شاہ فرید بخشکریا صاحب سعود العالمین قلب عالم اغیاش ہیں کہ کتب و نظائر لطیف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ تباہی پچیسویں ماہ شوال ۱۲۰۳ھ بمطابق ۱۸۸۸ء کے اشراق مخدوم علی احمد صاحب نے لنگر تقسیم کیا اور یہہ محمول رکھا کہ غار اشراق پیرہ لنگر تقسیم کرنے کو مجبورہ ہا ہر آیا کرتے تھے اور بعد لنگر تقسیم کر دینی کے ایک حجرہ میں دروازہ بند کر کے تنہا رہا کرتے تھے اور شعل لوری کیا کرتے اور بعد غار مغرب پہ لنگر تقسیم کرنے کو باہر تشریف لگاتے اور بعد تقسیم کر دینی لنگر کے اسی حجرہ میں دروازہ بند کر کے تنہا رہتے اور بعد لنگر تقسیم کر دینی کے لنگر خانہ میں یہہ دعا لوری ایک مرتبہ آواز تلاوت کر کے اپنے حجرہ میں بیٹھ جاتے تھے

وہاں سے لنگر کے
دری درویشوں کو دینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَ نُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَ نُوْرًا فِیْ بَصْرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ بُشْرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ حُجِّیْ وَ نُوْرًا فِیْ دَعْوِیْ وَ نُوْرًا فِیْ حُجِّیْ وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَ نُوْرًا فِیْ بَیْنِ یَدَیْ وَ نُوْرًا مِنْ خَلْفِیْ وَ نُوْرًا عَنْ یَمِیْنِیْ وَ نُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَ نُوْرًا مِنْ فَوْقِیْ وَ نُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ وَ سَلِّمْ حَقًّا هُوَ

اور روز تقسیم کرنے لنگر سے کسی مخدوم علی احمد صاحب کو کوئی چیز کہاتے اور پیتے نہیں دیکھا تباریخ کیا ۱۲۰۳ھ ذیقعدہ ۱۸۸۸ء مخدوم علی احمد صاحب کو بھی مکاشفہ میں معلوم ہوا کہ مخدوم علی احمد صاحب اپنی حجرہ میں تنہا رو رہے ہیں اور اذکی والدہ کو تشریف لگے ہو پندرہ روز کا عرصہ ہوا تھا جب مخدوم علی احمد صاحب صاحب لنگر تقسیم کر کے اپنے حجرہ میں تشریف لیجائے لگے میں بھی ہمراہ ہو گیا اور میں نے دریافت کیا کہ آپ کے روٹیکا کیا باعث، مخدوم علی احمد صاحب صاحب جواب دیا کہ مجھ کو سلوک کے

حذف ہو جائیگا پنج ہی کہ خداوند کریم نے دنیا سے علی و کردیا کوئی بندگان خدا میں سو او لیا اور
 رجال الغیب کے ہمارے پاس نہ آویگا اور ارشاد تمام عالم میں کشادہ نہوگا اور مرتبہ سلوک غلبہ جذب کے حاصل
 ہوگا بلکہ غلبہ کیفیت جذب کا پہلی شروع ہو گیا خدا خیر کری یہ جذبہ کیا رنگ لاتا ہے مگر انجیل اللہ انجیل
 رضا مولانا زہد اولی یہ جواب سنگم بنظر ہرچ اوقات میں حجرہ سے باہر چلا آیا اور محمد روم
 علی احمد صابر صاحب دروازہ حجرہ کا بند کر لیا اور صرف لنگر کا اسمی عمر بن اسحاق بن داؤد بن
 صفیر بن محمود بن صفی الدین بن سلیمان بن داؤد النطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہ سردار بلدہ سرخس ضلع خراسان
 کا تھا سال تمام کے خرچ کا حساب کر کے جمع ایک سال کی پیشگی ارسال کر دیتا تھا تاریخ پانچویں ماہ محرم
 ہجری ۱۰۰۰ شہید سے لنگر شروع ہوا تھا اور ہر روز بخود یکصد رطل جو دو صد رطل عذر سے یکصد رطل
 سرخ شتر رطل گندم پانصد رطل گوشت بڑو صد رطل نمک لاہوری یکصد مثقال روغن
 بالصد مثقال کی تعداد سے دونوں وقت میں لنگر پخت ہوتا تھا اور یہ وزن متعدد تین سو نفر
 مساکین اور مہمان اور خدام بارگاہ کو دونوں وقت کافی ہو جاتا تھا فقیر مؤلف کتاب
 شاہ حسن صابری گزارش کرتا ہے کہ ہر ایک عارف صاحب مجاز
 مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه اس سلسلہ عالیہ کو پیشہ نوری اور دعای ماثورہ کی اجازت
 سیدہ بسینہ چلی آتی ہے کسی عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه اس
 سلسلہ کیفیت باطن شایان مرتبہ شہنشاہی ولایت دیگر حضرات خلفا رشید یا صاحب مجاز مرفوع الاجازت
 دیگر سلسلہ کو تعلیم نہیں فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد امیر دو جہان رحمۃ اللہ علیہ اس غلام
 کفش بردار کو بھی اس دولت فخیم اور نعمت عظیم سے سرفراز فرمایا ہے مجملہ تشریح احوال اس شغل
 نوری اور دعا ماثورہ کی تحریر کی جاتی ہے کہ شغل شریف مثل آبجیات ابدی کے ہے شاغل اس شغل لطیف
 کا انوار حق سبحانہ لقاے شکم سیر مہتاب اور صورت حضرت شیخ کی بانوار حضرت وحدت کی ہر وقت تجلی
 فوق تک روبرو شاغل کے محیط ہوتی ہی اور ایک پہرے بعد مہلتہ تجلی حضرت احدیت صرفہ کا ہوتا
 رہتا ہے اسی شغل نوری کے باعث حضرت محمد روم علی احمد صاحب خورشید و نوش

تفصیل
 مباحث
 شریف

فرمادیا تھا اور جسم مبارک کو مرتبہ قوت بشریکہ حاصل تھا اور احوال اور آثار مرقومہ بالا حضرت محمد وحی علی التواتر صادر ہوتی تھی اور بافضال اور عنایت اون جن حضرت موصوف کے تانقیصام عالم ہر ایک کا رخصا مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه اس سلسلہ عالیہ کا بجز ومتوجہ ہونے طرف ورزش اس شغل کے اطوار اور آثار موصوفہ بالا سے بقدر ترقی و ورزش شغل کہہ رہا ہوتا کہ یہ شغل ہی لو اتنا کیفیت باطن مرتبہ شہنشاہ ولایت میں سے ہے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه کو چند عرصہ کی ورزش کا ملہ میں استفادہ مقتدر حاصل ہو جاتی ہے کہ بوقت مشغول ہونے اس شغل کے جسم شاغل کا بجز شعلہ لمعات انوار تقدس کے دیکھنے والے کو نظر نہیں آتا۔

احوال و فات تین صاحبزادوں حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب سعدو العالمین قطب عالم اغیاث ہند کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب سعدو العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب طاب سر العجبیت تحفیظی میں تحریر فرماتی ہیں کہ میں اکثر بموجب حکم الہام باطن واسطے تبلیغ احکام طریقت سفر گزین ہوا کرتا تھا ایک مرتبہ جو سفر سے واپس آیا تو معلوم ہوا کہ بتاریخ ستائیسویں ماہ محرم الحرام ۱۰۱۰ھ ہجری کو روز شنبہ وقت زوال کے نعیم الدین پسر میرا کہ عمر تین سال کے تھا مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ کے قریب آکر کھڑا ہو کر روزن میں جہانگاہی اور سیوت خون استفراغ میں ڈال کر فوت ہو گیا اور بتاریخ یکم صفر ۱۰۱۰ھ کو قریب نماز جمعہ کے فرید بخش فرزند میری کہ عمر ایک سال کے تھا اتفاقاً سامنی حجرہ مخدوم علی احمد صابر کے چند قدم کے فاصلہ سے او سطرف کو موہنہ کر کے پیشاب کر دیا ایک بچہ قوم جبرارہ اوسکے ڈنک مارا کہ ہر بن موسیٰ خون جاری ہو گیا اور ایک پہر کے عرصہ میں جان بحق تسلیم ہو ا سنی یہ دونوں واقعے سنکر خداموں کو سخت ہدایت کی کہ تم نہیں جانتی ہو کہ مخدوم علی احمد صابر مشیر برہنہ ہے جو کوئی اسکے قریب ہو گا وہ ہلاک ہو جائیگا اور جس پر اسکی نظر پڑ جاوے گی وہ ہدف ناوک قضا ہو گا جسوقت وہ حجرہ باہر تشریف لایا کری کوئی اوسکے سامنی نہ جایا کرو یہ حکم سنکر خادم خائف ہو کر متنبہ ہو گئے گیارہ روز کے بعد بتاریخ بارہویں صفر سنہ صدر روزد و شنبہ کو فرزند عمر میرا کہ عمر تین سال کے تھا بغیر اجازت

مخدوم علی احمد صاحب کی لنگر خانہ میں جا کر ابو القاسم ہندواری سے کہا کہ آج ہم لنگر تقسیم کرینگے ہر جنہ ابو القاسم ہندواری نے فہمائش کی کہ یہ خدمت حضرت مخدوم علی احمد صاحب صاحب کی ہی اور وہ حضرت ہی اب جلد تر لایا واسطے میں تم بغیر ان حضرت سے اجازت حاصل کیجئے اس خدمت میں دخل نہ کرو غرض الدین نے فہمائش ابو القاسم ہندواری وغیرہ حاضرین وقت کو غانا اور جواہر دیا کہ ہمارے باب کا لنگر ہے تم مخالفت کیوں کرتے ہو یہ کہ لنگر تقسیم کرنے لگے ابو القاسم ہندواری سے ایک حصہ چھپا کر واسطے تقسیم کرنے حضرت مخدوم علی احمد صاحب کے رکھ دیا غرض الدین سے بعد لنگر تقسیم کر دینے کے وہ حصہ بھی ابو القاسم ہندواری سے چھپ کر تقسیم کر دیا اور بکرا بنی والدہ مجید النساء ہمیشہ شیخ ذکر یا سندی سے کہنے لگا کہ رونمرہ مخدوم علی احمد صاحب لنگر تقسیم کیا کرتے تھے آج ہم لنگر تقسیم کر آئی والدہ صاحبہ غرض الدین جواب میں کہا کہ خدا خیر کرے ابھی دو دھڑکے تو قضا کر چکے ہیں تو نے یہ کہیا غضب کیا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مخدوم علی احمد صاحب صاحب معمول قدیم حجرہ سے باہر آئی اور ابو القاسم ہندواری سے حصے تقسیم کر نیکو طلب کے ابو القاسم ہندواری نے عرض کیا کہ حضرت آج سیان غرض الدین یہاں آپ کے تقسیم لنگر کر گئے ہیں مخدوم علی احمد صاحب نے دریافت کیا کہ کوئی حصہ ہی باقی رہا ہے ابو القاسم ہندواری نے عرض کیا کہ حضرت کوئی حصہ باقی نہیں رہا مخدوم علی احمد صاحب نے کہا کہ وہ سودی باقی ہو گیا سغایہ کلمہ زبان مخدوم علی احمد صاحب سے صادر ہوتا ہی روح غرض الدین کے جسم سے پرواز کر گئی اور سوت بیان غرض الدین اپنی والدہ سے مکلام تھے ختم کلام ہوئی پایا تھا کہ روح پرواز کر گئی گہر میں گہرام پر پا ہوا بیٹے پسند کرنا کہ سودی کیون خدمت مقررہ مخدوم علی احمد صاحب بن بلا اجازت داخل ہوا تھا کیے کاثرہ حاصل کی

احوال جناب والدہ صاحبہ حضرت مخدوم علی احمد صاحب صاحب کے ہرات سے آنیکا اور حضرت مخدوم علی احمد صاحب کے عقد نکاح کا

حضرت شاہ شیخ فرید بخش کبریا صاحب سعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتو لطالب سرالمنوبہ تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہیں کہ علیم اللہ ابدال نے والدہ مخدوم علی احمد صاحب کے ہرات میں حکایتوں نمود واقعات کی خبر کی اور والدہ مخدوم علی احمد صاحب کی یہ حال سسکے واسطے عذرا داکر دیکھے وہاں سے

سانتہ عظیم الدبدال کے بیان کو روانہ ہوئیں بعد اسی مسافت منزل بمنزل کے بتایا ۱۹ ماہ جاوے
 ۱۱۰ شہ جبری مرقوم لکھد کو روز جمعہ وقت عصر والدہ محترمہ علی احمد صاحبہ مع عظیم الدبدال کے میری حکایت
 پہنچیں مخدوم علی احمد صاحبہ کو دیکھ کر بہت رو کر کہنے لگیں کہ بیانی مینی تو جسے بہت عاجزی و غر
 کیا کہ میر صاحبہ کو بہو کا کر ہیو تھے او کی خواہش میں ایک روز یہی کہانی کو نہیں دیا اور میر بیٹے کو سات برس کا
 مارا۔ مینی جواب میں کہا کہ تمہارا سامنی مخدوم علی احمد صاحبہ کو حکم تقسیم لنگہ کا دیدیا تھا والدہ محترمہ علی احمد صاحبہ
 مخدوم علی احمد صاحبہ کو میر سامنی طلب کر کے دریافت کیا کہ لنگہ تو سارے لنگہ کے تقسیم کر دینا
 اختیار دیا تھا تھنے کہا نا کیون نہیں کہا یا مخدوم علی احمد صاحبہ جواب دیا کہ لنگہ تقسیم کر دینا کی خدمت پر تو
 فرما دیا تھا کہانی کی اجازت عطا نہیں فرمائی تھی جو میں لنگہ میں کہا نا کہنا یا جو اب نہ کہ مینی والدہ محترمہ
 علی احمد صاحبہ سے کہا کہ اسی ہمیشہ و عزیزہ خدای عزوجل مخدوم علی احمد صاحبہ کو واسطے کہانیکے
 پیدا نہیں کیا ہی نہ کو خود معلوم ہے جو کچھ مخدوم علی احمد صاحبہ ایام سیر خواری صبر اختیار کیا
 اور ملک و عالم رویا ہی احکام پیش خبری مخدوم علی احمد صاحبہ کی عظمت و فضیلت کی معلوم ہو چکی ہیں اور
 اب میں پھر ملک و بعض احوال جو عالم ظہور میں آئے ہیں جاہ و جلال مخدوم علی احمد صاحبہ سے مطلع کرتا ہوں

نظم نتیجہ افکار گہر بار مولف والا تبار

انشطام ہن اسکا کام ہے
 مایہ تفہیم قطب الدین
 شاہ اجمیری کے گہر کا فخر ہے
 ملک کلیہ کی خلافت پای گا
 نور ارشادی سے ہو گا جلوہ گر
 خاک سی آویگی بوارشاد کی
 عارف باللہ وہ ہو جائے گا
 جلوہ سر ماویگا تارہ و حساب

شہ عالم الدین اسکا نام ہے
 نسبت تسلیم قطب الدین
 فقرین گنجشکر کا فخر ہے
 جب بسا سال پنجہ و ہشت آئی گا
 اسکی پاکی خاک سے کلیہ شہر
 یعنی اوس شہر صفا آباد کے
 جو پتھین سے اوسطرف کو جائیگا
 اور اب شمس الدین اسکا شمس تاب

میرزا علی

میرزا علی

نور اس شمس الہی کا شمس زیب
 اس خدا آگاہ کی شانِ جلال
 بعد مدت وہ جلالِ باکمال
 مرق۔ اسکا شہر کلیر ہوئیگا
 چتر اسکا سایہ دستِ نبی
 یہ حسن کے باغ کا سر و بلند
 بادۂ ارشاد کا ساقی ہے یہ
 پیر و مرشد ہے جوان و پیر کا
 منہ۔ اسکے نور سے روشن چراغ
 نفی کل کے شغل میں شام و پگلاہ
 مونہ یہ پیر بیٹھا ہی نان و آب
 آپ کو بھولا ہے ذکر و دوست میں
 جب ہے محو جمال او کا حسن
 کون سی اقلیم ہے جس جا نہیں
 جب حضور جلوۂ شہید سے
 حضرت صابر نقب پاتے فرخ
 وادی ہفتم کو اوڑ جاتے تھے وہ
 اس طرف سے او سطرف جا کیے
 آپ کو بھولے تھے یادِ دوست میں
 اسی فقیر و فاش کہتا ہی حسن
 فرشِ تاعرشِ برنخ کا ظہور

موجود

موجود

موجود

رشد کا تابان رہیگا تاجیب
 تیغ کہنچیگی و نانچرپ سال
 جلوہ فرماویگا با شانِ جمال
 جسم پاک اسکا و نانچر سوئیگا
 تاج اسکا مایہ فقہ علی
 یہ سینی قسہ بالا کا کند
 مرشد ہر فرد آفاقی ہے یہ
 مادی اطلاق ہے تاثیر کا
 سندہ اسکے جام سے مست آیا
 غرق ہی دریا فکر کا لہ
 آنکہ ہو بیٹھا ہے فکر خواب سے
 دوست ہو بیٹھا ہی فکر دوست میں
 ہو گیا یا للہ یہ شاہِ زمن
 فقر حضرت کا دمان چرچا نہیں
 یعنی انوارِ جہان کے دید سے
 بادۂ توحید کا پیکر ایام
 آپ کو یا اھو صفت پاتے تھے وہ
 اوس طرف اس طرف آئے کہی
 دوست تھے خود اتحادِ دوست میں
 ہر طرف پہولا ہے برنخ کا چمن
 دیکھ لو گرے تمہیں کچھ ہی شعور

موجود

موجود

موجود

موجود

موجود

شیخ کی برزخ کا ہر فرد جہان
نسبت مرشد کو پیداشتاب
اس جہن کی دید ادا والد
عالم تشہید ہے اسکا گواہ
جب فنا تم پیر میں ہو جاؤ گے
شیخ برزخ کا نہیں پائی پتا
بالمرشد سے تم آگاہ ہو
کہ چکا ہے حسن راز نہان
نسبت حضرت سے جو منسوب ہے
اسم اعظم اسم حضرت جان لو
ماں لو تم ابی نقیہ ویاں لو
کیا کہوں میں کہہ جا تا نہیں
فناش کہنا بہید کا بہتر نہیں
تو مامت کا ہے پابندانی حسن
ذوق رکھتا ہی بجان و دل تمام
نام جب حضرت کا یاد آ جاتی ہے
جنکو اون سے نسبت پیری ہوئی
وہ چمن زیب بدایت ہیں حسن
ہم فقیر و نکا ہی یہ نغمہ شرب

نسخہ

نسخہ

نسخہ

حال و قال اپنے سی کرتا ہی بیان
تاکہ دیکھو اس جہن کی آب تاب
اس جہن کی دید ہی داد والد
انشء توحید ہی اسکا گواہ
غیب سے حاضر خدا کو پاؤ گے
کیا ہو انکو فقیر و کیا ہو
آں واحد میں گداستہ شاہ ہو
اتہا نہان پر کر چکا تیر عیان
وہ خدائے پاک کا محبوب ہے
یہ کہت ہی اسکو ماں لو
حق اسی سمجھو اسی حق جان لو
راز دل کا برزبان آتا نہیں
یہ طریق احمد و حب در نہیں
تو رشاوت سے خرسد ای حسن
آپ پتیا ہی پلاتا ہے یہ جام
روح ہفتم چرخ پر اوڑ جاتی ہے
دور اون سے حماد لکیری ہوئی
وہ گلستان عنایت ہیں حسن
ہم فقیر و نکا ہی یہ صہبائی ناب

نسخہ

نسخہ

نسخہ

حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب سہو و العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتو لطاف مرقہ العبودیت تصنیف
فرید گنج شکر نے فرمایا کہ چند روز کے بعد والدہ محترمہ علی احمد صاحبہ نے مجھ سے سوال کیا کہ کس طرح

علی احمد صابر کامیابی دختر خدیجہ بیگم عرف شریف بنت بی بی خاتون دختر سلطان غیاث الدین سے کیا
 مینے ہر چند فہمائش کی کہ مخدوم علی احمد صابر قابل شادی کے نہیں ہے اسکو غلبہ کیفیت جذب سے
 استقدر فرصت نہیں ملتی ہے کہ حواس عالم امکان کے اسپطاری ہوئیں اور مخدوم علی احمد صابر مراسم زکوٰۃ
 کے بجالاؤ والدہ مخدوم علی احمد صابر نے جواب بن کہا کہ میں بیوہ ہوں اور مخدوم علی احمد صابر یتیم ہے
 اس باعث سے تلو اپنی دختر کا عقد مخدوم علی احمد صابر کے ساتھ خوش نہیں آتا یہ گفتگو سنکر بیٹے
 اجازت رسوم نسبت کی دی اور کہا کہ نکاح اختیار ہے چنانچہ بتاریخ اکیسویں ماہ شوال المکرم
 ۱۱۳۳ھ ہجری کو روز چہار شنبہ قبل غار مغرب کے نکاح مخدوم علی احمد صابر کا منعقد ہوا شب کو والدہ
 مخدوم علی احمد صابر نے خلاف معمول مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ میں چراغ روشن کیا اور وہیں کو حجرہ
 میں پہنچا دیا اور خود دروازہ حجرہ پر بیٹھی بن اور عروس اندرون حجرہ کی بھجور مخدوم علی احمد صابر
 دست بستہ کھڑی رہی جب وقت تہجد کے مخدوم علی احمد صابر کو مراقبہ فنا سے فرصت ملی
 مخدوم علی احمد صابر نے دیکھا کہ عروس سے کہا کون عروس ہے جواب دیا کہ میں آپ کی زوج
 ہوں مخدوم علی صابر نے کہا کہ خدا تو فرمے زوج سے کیا کام اور سیقت زمین سے آگ پیدا ہوگی
 کہ تمام جسم عروس کا جلا خاک کی ڈھیری ہو گیا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے یہ گفتگو سنکر جانا
 کہ جاکر مخدوم علی احمد صابر کو فہمائش کروں زنجیر حجرہ کی کہو لکر جائے میں یہ امر طے ہو گیا اندرون حجرہ سے ہونے لگی
 مخدوم علی احمد صابر کے پشت پر دو فون مانتہ مارے اور کہا کہ میں میرے ماموں کو کیا جواب دوں گی
 مخدوم علی احمد صابر نے کہا کہ بیٹے کیا کیا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے جواب دیا کہ بیٹے تیرا نکاح
 تاریخ ماموں کی دختر سے منعقد کیا تھا اور عروس کو تیری حجرہ میں لائی تھی تو نے اسکو جلا دیا
 یہ خاک کی ڈھیری موجد ہے مخدوم علی احمد صابر نے جواب میں کہا کہ مجھکو بالکل علم
 اس کی نہیں ہے اومی روز سے والدہ مخدوم علی احمد صابر کی عارضہ بخار میں بیمار ہوئیں کہ آخر کو دفن
 ہو گئی تھی بتاریخ دوم ماہ محرم ۱۱۳۴ھ ہجری کو روز جمعہ بعد مغرب کے والدہ مخدوم علی احمد صابر کی
 استغفار کرنے میں جان بحق تسلیم ہوئیں صبح شنبہ کو جب مخدوم علی احمد صابر واسطے مسکن

تقسیم کرنے کے اپنے حجرہ باہر آئے ابوالقاسم بہنڈاری نے عرض کیا کہ شہر حضور کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہی اور جنازہ کہوٹوال کو واسطے دفن ہونیکے جاتا ہے حضور ہی نماز جنازہ میں شریک ہوئیں
مخدوم علی احمد صاحب نے جواب دیا کہ چونکہ لنگر خدا سے زیادہ والدہ عزیز نہیں ہیں وہاں جنازہ
 بابا صاحب کا ہونا کافی ہے اور لنگر تقسیم کر کے جو مخدوم علی احمد صاحب اپنے حجرہ میں چلے گئے تو پھر
 اونکو استغراق سے فرصت نہیں ملی جو لنگر تقسیم کر نیکو حجرہ سے باہر آتے روز شب برات **۱۲۳۳**
 مرقوم الصدر یوم جمعہ تک ابوالقاسم بہنڈاری لنگر تقسیم کیا۔ تیرہ سال سات چھپے گیارہ یوم
 لنگر تقسیم ہوا۔ بعد استغراق غرض کہ عمر بن اسحاق موصوف الصدر عہدہ سرداری بلوہ خرس
 ضلع خراسان موقوف ہو کر میری خدمت میں حاضر آیا اور طالب تعلیم کیفیت باطن کا مجھ سے ہوا۔
 قبل سرفرازی عہدہ سرداری کے مجھ سے ساتھ شرف بیعت توبہ کے فیضیاب تھا۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صاحب کی بیعت حوالہ خانہ
 چشتیہ میں حاصل کرنیکا اور سید نظام الدین صاحب بدایونی
 کی بیعت توبہ کا اور حضرت مخدوم علی احمد صاحب
 کے تہر ولایت کے افشاے عام ہونیکا

حضرت شاہ شیخ فرید بخشکرا بابا صاحب معلو العالمین قطب الم اخیات ہند مکتب نظام سربلغوث تصنیف اپنی میں
 تحریر فرماتے ہیں کہ یوم وفات والدہ سے مخدوم علی احمد صاحب نو سال کامل اور اسی حجرہ باہر نہ آئی اور
 نہ جانشینت قدیم اپنی سے اور ایک ہی جگہ ایک نشست پر بیٹھی رہے تاریخ ستر توین ماہ محرم **۱۲۳۳** ہجری
 روز پنجشنبہ بعد نماز اشراق کے میں مخدوم علی احمد صاحب کے حجرہ میں بموجب حکم الہام باطن کے گیا دیکھا
 استغراق ساتھ محویت فنا نامہ کے حاصل ہے مینی اولٹی کان میں سات مرتبہ کلمہ اثبات کا آوا
 کہا تب طبیعت مخدوم علی احمد صاحب کی مرتبہ فنا سے طرف بقا کے متوجہ ہوئی اور آنکھیں کھول کر دیکھا
 چند عرصہ میں آداب بجا آلا اور میں اونکو ہمراہ اپنی حجرہ سے باہر لایا اور واسطے استقلال طبیعت کے
 جلسہ میں ٹھہرایا وقت عصر کے کچھ کچھ جو اس عالم امکان کے طبیعت پر جلوہ بخش ہوئے بعد نماز

عصر کے محفل حاضرین کے ترتیب کی عمر و علی احمد صاحب کو اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور عموالت خاندان
 چشتیہ عالمین مشرف فرما کر کیفیت باطن مرتبہ سلوک کی تعلیم کے مستفیض کیا صرف کلام اپنی ماورادی اور خرقہ
 پہنایا اور اس وقت محمد و علی احمد صاحب پر شکوہ استغراق کمال و تمام کے ساتھ رہتا تھا اور کو
 میر پاس صحبت گزین ہو کر حضرت احدیت صوفیہ مرتبہ اسفل طبیعت تک ہر ایک مرتبہ کے آداب حکام
 آثار و مطلق حسنات و سیئات اذکار و اشغال افکار سرشار میری تعلیم لسانی سے حاصل کیا کرتے تھے اسی عصر
 میں بتاریخ ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۶۶ ہجری کو روز پختہ بعد نماز چاشت سب نظام الدین بابونی بمقام
 دہلی تھیں چودہ برس کی عمر میں میر پاس آئے پانچ روز کے بعد بتاریخ ستائیسویں ماہ مذکور سنہ صدر
 روز شنبہ بعد نماز مغرب کے مینی اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ سے خاندان چشتیہ عالمین مشرف کر کے تعلیم طریقت
 مستفید کیا سید نظام الدین دہلی روز بعد حصول بیعت میر پاس قیام کر کے پھر دہلی کو واپس روانہ ہوئے
 ایک سال بعد پھر میر پاس حاضر ہو کر تعمیل تعلیم کیفیت باطن میں بدل جان متوجہ ہوا و محمد و علی احمد
 صاحب پرستو و مرقومہ بالا سنا پیش برس تعلیم لسانی میری مراتبات شہنشاہی ولایت کیفیت باطن کے
 تحصیل کرتے رہے بتاریخ نویسیہ ۲۴ ماہ رمضان ۱۲۶۷ ہجری کو شنبہ بعد نماز تہجد کے مینی عالم مثال
 اواندہ کیا اس وقت شیخ یعنی جناب اقطاب قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح حجتہ اللہ
 علیہ نے مجھے فرمایا کہ محمد و علی احمد صاحب کو بل لے چلو میں عالم مثال ہی میں محمد و علی احمد صاحب کو جوہر میں سے
 اپنی ہمراہ لیا اور سوت بستہ اپنی حضرت قبلہ دکنہ کے چچ پیچھے روانہ ہوا تہوڑی عمر صدیق عالم ملکوت سے
 طرف عالم جبروت کے خروج ہوا تا بہ نگاہ چہا طرف انوار سخن مثل یاقوت کے درخشان اور تمام حضرت
 سلسلہ چشتیہ عالیہ اور دیگر جمیع سلاسل تعلیم جذب سلوک کے متقدمین اور متاخرین کے ساتھ جسم و جا
 کے گرد پیش حضرت جناب سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
 واصحابہ وسلم کی محفل میں تشریف فرما ہیں میر حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ دارین مجھ کو اور محمد و علی احمد
 صاحب کو رو برو تخت مبارک کے کھڑا کر دیا اور میں ہموالہ شاد اپنی حضرت محمد و علی احمد صاحب کو رو برو
 مبارک پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے محمد و علی احمد صاحب کو

بہ حال
 بیعت توبہ
 حضرت محمد و علی
 احمد صاحب

دکری بیعت
 توجہ
 نظام الدین بابونی
 حجتہ اللہ علیہ

بیان مقصود
 حضرت محمد و علی
 احمد صاحب

عالم مثال
 حجتہ اللہ علیہ

بیان عالم جبروت
 مراد عالم جبروت
 ہے

پشت پر طرف سید ہی شانہ کے بوسہ دیا اور زبان مبارک سے ارشاد فرمایا **هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ** پہرینی اور مجھ سے
 بوسہ دیا اور کہا **هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ** پہریر کے پیر و مرشد جناب قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولی الامر
 پر تمام حضرات اولیاء اعظام اور صحابہ کرام نے اوسے بطرح بوسہ دیا اور فرمایا **هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ** اور
 بعد تمامی حضرات حاضرین مجلس قدس کی گروہ ملائکہ نے اوسے بطرح بوسہ دیکر یہ ایک جدا جدا باوازا کہا **هَذَا**
وَلِيُّ اللَّهِ جس سے ہر کان میں شدت سے آواز مبارک آیا آنکھ میں کھل کر دیکھا تو انوار الیلۃ القدر
 کے معانی ہو کر دکھائیے معلوم ہوا الیلۃ القدر کے آثار کیفیت کا مروج ہو رہا ہے وہاں سے
 سینے سے نور علی احمد صابہ کی پشت بوسہ دی یہی ہیں اور باوازا نصیب **هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ**
 واقعہ فناء میں ہر جمعہ اتھم مستغرق ہیں اور انوار سرخ بانوت رنگ ستہ تمام باہر بہتر سنور اور شرر افشان ہو رہا
 اور حضرات رقباء و نقباء و تجار و ابدال و اقطاب و اعیان و جنات الغیب اور بادشاہ جہات
 محی و مم علی احمد صابہ کی پشت بوسہ دی یہی ہیں اور باوازا نصیب **هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ**
 کہہ رہے ہیں اور صبح سے بغاصد منفصلہ یہ ایک حضرات سالکین معصوم تشریف فرما ہونے لگے اور
 صابہ کی پستی اور پھر خدوم علی احمد صابہ کا طواف کر کے اوسکی پشت بوسہ کر کے اور **هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ**
 فرماتے اور بوجہ سعادت میر کے اپنا مشاہدہ عالم مثال اور محال کا بیان فرماتے تھے چنانچہ بعض حضرات نے
 بوجہ حب میری استدعا کے قیام قبول فرمایا یعنی میرے مکان پر وہاں رہے اور بعض حضرات بیکار ضروری کے قیام پذیر
 ہوئے اور بعض غفلت اور اعلان عالم تہذیب و تمدن کے خدوم علی احمد صابہ کے پیر تشریف آ اور تقریر بوم مجلس میں
 نظام و حکم ابھار کیا چنانچہ بوجہ حکم ابھار باطن کے بتاریخ چودہویں یا دویسویں **شعبہ** مہر کو
 در کتبہ بعد نماز عصر کے حضرت شیخ ابو الحسن ندوی صاحب مکتوب لطاف کیرم العجم اور حضرت حمید الدین صوفی
 سہیل ناگوری صاحب مکتوب لطاف نعیم اسود اور حضرت شاہ نور علیہ السلام آبادی صاحب مکتوب لطاف فقر العفیف اور
 حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب مکتوب لطاف الوہیت اسمی اور حضرت شیخ بہاؤ الدین
 کریم دہلوی صاحب مکتوب لطاف معین الجلال اور حضرت محمد ابو القاسم کرگامی صاحب نواریں ظہر نامہ اور حضرت
 شیخ سید انور صاحب مکتوب لطاف غیب الدماویہ اور حضرت ابو محمد رحمانی صاحب مکتوب لطاف امین الغروب اور

حضرت شیخ عبداللہ لبانی صاحب مکتوب انطاب موت بالقدور اور حضرت تیس سہری اسود خطاب صاحب مکتوب
 انطاب اسودی ظہور اور حضرت سید شرف الدین خلیفہ حضرت شاد تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق صاحب
 مکتوب انطاب طور المنور اور حضرت شیخ عصفیہ الدین ملتانی صاحب مکتوب انطاب حسن کثرت اور حضرت
 شیخ ابوجہ صاحب بن شیخ صباح صاحب مکتوب انطاب شہرہ المرقوب اور حضرت شیخ صدر الدین مرید حضرت اومدین
 کرمانی صاحب مکتوب انطاب سجود الودود اور حضرت شیخ سعد الدین مرید حضرت نجم الدین رازی صاحب مکتوب انطاب
 انص الوجوب اور حضرت شیخ نجم الدین رازی صاحب مکتوب انطاب حراص القرب اور حضرت شیخ نجیب الدین
 بن علی برغش صاحب مکتوب انطاب قطب الافکار اور حضرت ابوالحسن بن علی محمد صاحب مکتوب انطاب
 مقرون السبب اور حضرت شیخ شرف الدین عرف عمر بن فارص الحموی مصنف قصیدہ بردہ صاحب مکتوب انطاب
 سیف الودود اور حضرت ابواسحاق مغربی صاحب مکتوب انطاب ردف الحق اور حضرت شیخ
 ابوالغیث جمیل بن منی صاحب مکتوب انطاب عین البقا اور حضرت شیخ سیف الدین حنا حارزی صاحب مکتوب انطاب
 اقدار الغریب اور حضرت شیخ جمال الدین احمد جوزقانی صاحب مکتوب انطاب جہر الواحد اور حضرت شیخ
 شمس الدین عرف محمد بن علی مالک مرید شیخ ابوبکر حجاز رفوع الاجازت سلسلہ بافیہ طبریزی صاحب مکتوب انطاب
 تحقیق الوجوب اور حضرت شیخ نور الدین بن عبد الرحمن شقری صاحب مکتوب انطاب غیوہ الوجد اور حضرت سید
 جہانی صاحب مکتوب انطاب مرآۃ الوجود مصنف اور اوقتیہ اور حضرت شیخ حسن بلغاری صاحب مکتوب انطاب رونی
 اور حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مکتوب انطاب بیاض الوجد اور حضرت شیخ حسام الدین جنبلی صاحب
 مکتوب انطاب صباح اور حضرت سلطان الدین صاحب مکتوب انطاب محبت الحق اور حضرت سید جمال محمد شہرانی صاحب
 مکتوب انطاب سحان اور طالبان خدا و اخلاص سلسلہ اپنی اور صدر ناخوام الناس مجلس عام ترتیب دیکر
 سبب حضرت موصو بالاک جانب خطاب کیا کہ اس فقیر کو معلوم نہیں کہ میری روح عالم ارواح میں دو
 سجد کیسے ہیں یا ایک یہ قول میرا سنگرب حضرات مجلس خاموش ہوئے اور مخدوم علی صاحب
 بموجب ستور اور معمول کی میری غلیں ہو باہر مجلس باد کھڑی ہوئے اور یہ نظام الدین
 پیچھے اون کے باد کھڑی ہوئی مخدوم علی صاحب سید نظام الدین ہایونی سے دریافت کیا

کہ جناب بابا صاحب کیا ارشاد فرما رہے ہیں سید نظام الدین بدایونی نے بیان کیا اور
 مخدوم علی احمد صاحب نے مجھ سے اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت دست بستہ عرض کی کہ اس خادم کو
 خوب یاد ہے کہ اس وقت ارواح صاف بصف کبڑی ہوئیں تھیں یہ خادم سید ہی طرف جناب کے کھڑا ہوا تھا جب حکم
 فاشیجہ دیا کا ہوا یہ خادم بزور ولایت صف انبیاء علیہ السلام والصلوۃ علی نبیینہم پائیں حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کے پہونچ کر یہ دعا کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو اپنی پیروں پر اٹھا کر اس
 جناب کے سجدہ میں لاؤ لا جواب دیا وہم حکم فاشیجہ دیا کا ہوا یہ خادم پہر بزور ولایت صف انبیاء
 السلام والصلوۃ علی نبیینہم پائیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پہونچ کر یہ دعا کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبریل
 علیہ السلام مجھ کو اپنی پیروں پر اٹھا کر اس جناب کے لاؤ الا اسی طرح تین مرتبہ یہی معاملہ ہوا یہ معاملہ بیان کے
 مخدوم علی احمد صاحب نے غلاموش پہونچ کر یہ دعا کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو اپنی پیروں پر اٹھا کر اس
 کی خدمت میں علی احمد صاحب نے عرض کیا کہ نشان پر کیا حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان
 شانوں میں خادم کے موجود ہیں میں نے مخدوم علی احمد صاحب کی پشت پر خرقہ اڑھا کر معائنہ کیا نیچے
 سے شانہ کی پشت جاکر اوپر کہ محل لطیف روح مقام ولایت مرتبہ کافی اللہ کا ہی بطور مہر کے
 خطہ درین ہذا ولی اللہ تحریر ہے اول شیخ اوس مہر ولایت کو بوسہ دیا اور زبانت
 ہذا ولی اللہ کہکھڑا مجلس سے کہا کہ یہ نسبت مہر شانہ مخدوم علی احمد صاحب کے ہونے کے
 حضرت خواجہ معین الدین حسن نجمی چشتی اجمیری شہنشاہ ہند ولی جمعۃ العالمین
 منتقل ہو کر آتی ہے پہر تمام حضرات اوکیا عظام حاضرین مجلس نے بوجہ معائنہ رویت خاتم جلالی قدسی کے
 مہر ولایت کو بوسہ دیا کہ ہذا ولی اللہ کہا اور بعض حضرات پر حال طاری ہو گیا بعض حضرات اوکیا
 تمام عوام الناس حاضرین مجلس نے اسی طرح مہر ولایت کو بوسہ دیا اور ہذا ولی اللہ سب باؤا کر کہا
 جب تمام حاضرین مجلس غرضیاب ہو چکے مخدوم علی احمد صاحب کو مینے اپنے سامنے بیٹھا کر بیعت امامت
 اور شاد سے خاندان چشتیہ عالیہ میں اپنی ہاتھ پیشرف فرمایا اور کلاہ اپنی اور باکر عمامہ سبز انہی ہاتھ
 باندھ کر نشان خلافت بمضمون ولایت شہر کلیمہ مہر کل اقلیم مہر سب حاضرین مجلس کو سنا کر خطاب

احوال
خطابہای
ظاہری باطنی
حضرت مخدوم
صاحب جنت
الہ علیہ

خطاب باطنی قطب عالم اغیاث ہند الا جلال شاہ مخدوم علی احمد صابر
سے جب سب حضرات اولیاء کرام کو مطلع کیا اور اس ظاہری مثال خلافت میں بالقاب باو شاہ
دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیاء کے تحریر کیا اور بے اختیار زبانی نکلا کہ علم ظاہری اور باطنی میرا علی احمد صابر
بیچا اور علم دل ہی بالکل میں اسکو دیدیا اور سات آثار شہداء لیس کا شربت فاتحہ ہو کر تقسیم ہوا اور
بعد فاتحہ کے قوا کوں راگ شروع کیا تھا کہ طبیعت باو شاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی
احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء پر غلبہ کیفیت حال کا جلوہ بخش ہو گا مصلحتاً
اوقت راگ موقوف رکھا گیا شب کو مجلس تخلیہ میں راگ سنا گیا اشعار ابدار مولف

| | | |
|---|---|---|
| <p>حضرت بابا فرید پاک ذات یوں روایت کرتے ہیں صاحب کمال مجھ سے فرماتی ہیں شیخ رہنما نور سخ از حد فزون تھا جلوہ گمر تخت پر تھے جلوہ گر خیر اور ام نشت پر مخدوم کے بوسہ دیا پہرچا لایا وہین میں وہ طریق قدیموں ہی بصد عجز و نیاز تہنیت کا شور ایک برپا کیا جاگ کر مخدوم کو دیکھا جو وہان باطن مخدوم نے جلوہ کیا حضرت ابدال اور غوث و رقیب چومتے تھے نشت صابر کو تمام</p> | <p>مربع حاجات اہل شش جہات شب قدر کھینے یہ دیکھا مثال یچلو صابر کو پیش مصطفیٰ ہی رہت بخل خیر الدین شہر لطف سے پاس اپنی صابر کو بلا اور یہ ہذا ولی اللہ کہا بعد میرے اور سب اہل فریق اور ملا یک نے ہی با صدا امتیاز نقر قطب الدین کلچر چاکیا جلوہ داتی انا اللہ بنامیان رتبہ شب قدر کو دونا کیا اور رجال الغیب اقطب نقیب کرتے تھے ہذا ولی اللہ علام</p> | <p>حضرت بابا فرید پاک ذات یوں روایت کرتے ہیں صاحب کمال مجھ سے فرماتی ہیں شیخ رہنما نور سخ از حد فزون تھا جلوہ گمر تخت پر تھے جلوہ گر خیر اور ام نشت پر مخدوم کے بوسہ دیا پہرچا لایا وہین میں وہ طریق قدیموں ہی بصد عجز و نیاز تہنیت کا شور ایک برپا کیا جاگ کر مخدوم کو دیکھا جو وہان باطن مخدوم نے جلوہ کیا حضرت ابدال اور غوث و رقیب چومتے تھے نشت صابر کو تمام</p> |
|---|---|---|

حضرت بابا فرید پاک ذات
یوں روایت کرتے ہیں صاحب کمال
مجھ سے فرماتی ہیں شیخ رہنما
نور سخ از حد فزون تھا جلوہ گمر
تخت پر تھے جلوہ گر خیر اور ام
نشت پر مخدوم کے بوسہ دیا
پہرچا لایا وہین میں وہ طریق
قدیموں ہی بصد عجز و نیاز
تہنیت کا شور ایک برپا کیا
جاگ کر مخدوم کو دیکھا جو وہان
باطن مخدوم نے جلوہ کیا
حضرت ابدال اور غوث و رقیب
چومتے تھے نشت صابر کو تمام

صبح سے سب سالکان خوش صفا
جب ہوا الہام باطن کا حکم
ہر صابر کی دکھائی سب کو تاب
ہر صابر تہی ولایت کی بشیر
حضرت محمدؐ وہم آیات عجیب
دو جہان کے حضرت صابر ہیں شاہ
عالم و حدیث وہ سلطان ہیں
فردا مکانی کے وہ سردار ہیں
منظر شان صفا میں بوجہ لو
وہ نبی اللہ کے دل بند ہیں
نور او کا مشعل و شت یمن
رشد او کا شمع دربار حسین
آسمان رشد کے وہ ماہ ہیں
وہ یہ منظر ہیں کہ کچھ او کا بیان
ہیں وہ ہر خمسہ ولایت کے خیر
مسند قطبی کے نور افروز ہیں
سب رجال الغیب ہیں انکی غلام
صور او کی آیت قرآن ہے
وحدت و کثرت سی وہ آگاہ ہیں
خواب خور و دوش سے رہتی تہی
وہ صفات اللہ تہی بیشک ریب

ترتیب اولیٰ علیہ السلام
ترتیب دوم علیہ السلام
ترتیب سوم علیہ السلام

کلمہ اولیٰ علیہ السلام
کلمہ دوم علیہ السلام
کلمہ سوم علیہ السلام

بوسہ بیکر و یکتہ تہی صاف ذات
عام محفل دیکے ترتیب ایک بہم
ہو گئی سب خلق او سے فیضیاب
ہر احمد تہی نبوت کی خیر
حضرت مخی و ممرآۃ حبیب
یعنی ان دولیت و بالاکہ ہیں ما
ملک کثرت ہی او نہوں کی شان
خاصہ کوئی سے وہ بزار ہیں
مطلع شمس اہدی ہیں بوجہ لو
وہ بتول پاک کے فرزند ہیں
فیض او کا خیر فیض حسن
رشد سے او کی منور شستین
وہ خدا کے راز سے آگاہ ہیں
کہ نہیں سکتی ہی کلک دوزبان
ہر فنا و ہر بقا کے ہیں بشیر
رتبہ غوثی کے گنج اندوز ہیں
سیکڑوں ابدال او کی مستحکم
معنی او کا معنی پردازان ہے
راز دار حضرت اللہ ہیں
لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ ذَٰلِکَ لَآیَاتٌ لِّمَنْ عَلِمَ
دور ہے اون سے حدیث کیش عیب

ترتیب اولیٰ علیہ السلام
ترتیب دوم علیہ السلام
ترتیب سوم علیہ السلام

کلمہ اولیٰ علیہ السلام
کلمہ دوم علیہ السلام
کلمہ سوم علیہ السلام

کلمہ اولیٰ علیہ السلام
کلمہ دوم علیہ السلام
کلمہ سوم علیہ السلام

میرزا غلام

تھے جو وہ قطب فرید پاک ذات
جلوہ فرما تھے بدرگاہ وجود
بادہ تشہید مہتی تھے کبھی
گاہ ہنہا شہر بقا اون کا مقام
حضرت خلاق خلاقی پرست
یہ مرقع صورت تشہید کا
پہ شیون جاوشہ بارگاہ
کون ہے اوسکی سوا کونین میں
آپ واجب آپ ہی ممکن ہے وہ
آپ عابد آپ وہ معبود ہے
آپ دریا آپ موج آب ہے
جب ہوا اسن سید سے آگاہ
نام اپنا احمد مرسل کیا
رفتہ رفتہ دارنا سوئی کی سیر
سیر اسکی دیکھنے دو چاروز
لن تو لانی کا تماشا دیکھنے
دب آدنی کی شراب صاف تر
آپ آیا اپنی صورت گاہ میں
اسفضا کی سلطنت بہائی او
آپ اپنی شان کا طالب ہوا
موج تلو ماہیت دریا ہی ایک

میرزا غلام

تھی صفات اللہ کی اونکی صفات
دیکھتے تھے سیر گلزار شہو
ساغر تو خیر پیتے تھے کبھی
سبزین لاقتا اونکا مقام
خلق کار کہتا ہے آئینہ بدست
ہے اسیکی معنی تفرید کا
ہی ہر ایک ان سے قدامت کا گواہ
غیر اوسکے کون ہے دارین میں
رات بھی آپ ہی ہے آپ ہی دن ہے وہ
آپ ساجد آپ وہ سجد ہے
آپ کشتی آپ ہی گرد آب ہے
آپ کو کہنے لگا اللہ وہ
مونہ پر اپنی سیم کا او جہل کیا
دیکھنے آیا بعد اشکال غیب
رہ گیا وہ دلبرائے دلفروز
طور پر آیا وہ آنکھیں سینکنے
طور پر پی کر ہوا خود بخوب
آپ آیا منزل دلخواہ میں
اس چمن کی سیر خوش آئی او
آپ مغلوب آپ ہی غالب ہوا
میں شجریہ پیار پر مچرا ہی ایک

ایک آتش ہی اگر سو سناگین
صورتیں بسیار پر آدم ہے ایک
فعل واحد حرکت فعلی ہزار
برگ گل تو چند ہیں پر گل ہے ایک
آپ ہی شیرین ہے اور فرما آپ
آپ کو قیس برہنہ کیا
کون تل تھا نام تھا کسکا دمن
نالہ شبگیرا و سکا راگ ہے
آپ ہے وہ گریہ شب بنم کار
اس شیوات کذا فی کو حسن
یعنی اس دار شہادت میں عیا
نام شہ کا اسم عظم نام ہے
نام حضرت کا زبان پر لاؤ تم
جس سیکا کچھ گیا ہو مال گم

پنج

ایک صدا ہے گرجہ سومرنگین
سو ہزار آواز ہیں پر دم ایک
ایک صوت کی کذا فی بے شمار
گرجہ پر بسیار پر بلبل ہے ایک
آپ تیشہ دایہ بیدار آپ
آپ کو اپنے لیے لیکے کیا
دیکھتا تھا آپ وہ اپنی پہن
آہ آتش باراوسکی آگ ہے
آپ ہی وہ خفہ جام نگار
احمد مجسم کا سمجھو چمن
بطرف صابر کا پہو لا گلستان
آپ کا حاجت روائی کام ہے
قید نفسانی سے چھٹی پاؤ تم
نام حضرت کا اوسی بتلاؤ تم

عالم علیہ السلام

حوال حضرت مخدوم صاحب کے کلیر کو تشریف شریف
لیجئے کا اور مسجد کے ٹوٹ دینے کا

حضرت شاہ شیخ فرید بخشکیا با صاحب سعود العالمین قطب عالم اخیان ہند مکتوب نصاب ستر العبودیت اور
حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الہی مکتوب نصاب قناطیس لوحات تصنیف اپنی بین تحریر فرما
پہرے تمام ہندو لوہین ماہ ذی حجہ ۱۰۸۰ ہجری مذکور الصدر روز و شب کو بعد نماز فجر کے جناب
امام شریف و مہمان مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحب خاتم اللہ
مکتوبہ و مکتوبہ تشریف لکھنے کی غایت سے ابوالخیر خدمت میں ہجرت اور ایک روز کے عرصہ میں

اسم حکم پشیم ہلاوت کرتے ہوئے تاریخ سولہویں روز شنبہ کو بعد نماز ظہر کے شہر کلیر میں داخل ہو کر
مسماہ گلزادی بنت عبدالصمد بن عبدالواحد بن قطب الدین انصاری مکان پر قیام پذیر ہوا اور مسماہ
گلزادیکانہ کو ایک فرزند بچہ جنیس الکی مسی بہاؤ الدین بن مارون احمد بن اسحاق بن کبیل شاندہ
بشیر ابو سعید قبیلوی کا تھا اور ہمسایہ میں اوسکے ایک روغنک جمال نامی مع ہفت فرزند کے جانب
مشرق مکان گلزادی رہتا تھا اور جانب جنوب کو مکان نعمت بنت محمد یار کا تھا اور جانب غرب کو دروازہ
مکان کا تھا اور شمال کی جانب مکان محمود زادہ قاضی تبرک کا نہایت عظیم الشان باجوہیت منکرتا مگر مسماہ نعمت
بنت محمد یار یہاں سب اہل مکان اور ہمسایہ حضرت محدوح کو دیکھتی ہی بدل و جان بھرتے ہوئے غار عصر
حضرت موصوف جامع مسجد شہر کلیر میں تشریف لیا اگر حاضرین مسجد کو ہدایت فرمائے کہ اوسوقت مسجد
زن و مرد قریب ہزار نفر کے موجود تھے شیخ بہاؤ الدین اور جمال روغنک مع ہفت فرزند ان ہمارے بیان
حضرت محمد شیخ باوازا حاضرین مسجد تھا کاسی لوگوں پر حضرت قطب الدین نے تم سب کو لازم ہے کہ ان حضرت
عالی مرتبت بیعت کر کے مقاصد دینی و دنیوی حاصل کرو لیکن حاضرین مسجد سے کسی نے بیعت قبول نہ کی
دو دن بعد تاریخ شنبہ ۱۰ویں روز چار شنبہ کو وقت نماز فجر کے حضرت باوشاہ دو جہان خاں
سلاؤ الدین علی اصحاب صابغہ ختم الدار و اح سلطان الاولیاء نے جامع مسجد شہر کلیر میں تشریف
لیا اگر حاضرین مسجد کو ہدایت تعلیم طریقت کی فرمائی اوسوقت زن و مرد قریب پانچ ہزار نفر کے مسجد میں
حاضر تھے سب حاضرین بیعت انکا محض کیا اور جواب میں کہا کہ ہمارا پرکلام محمدی اور امام ہمارا قدیم ہے
قاضی تبرک کو فی بن ہونک بن صعوطی بن قاسم بن حاکم بن مارون بن شیر بن عثمان بن حاکم
کہ یہ نسب نامہ اولاد میری مشتق ہے مقرر اور امور خلاف راہی اسی کے کہ کس لیل سے کلمہ امام اور اپنا پیر
گردانیں اور دو تو قدیم میں رخصت و الین حضرت باوشاہ دو جہان خاں جواب میں اونکی ارشاد فرمایا
کہ فقیر اپنی حضرت پیر و مرشد سے خلافت نامہ تم لوگوں پر امام ہو چکا بخطاب سلطان الاولیاء کے حاصل ہو چکا ہے
اس کیل ہدایت تعلیم طریقت کی کرتا ہے یہ جواب سنکر حاضرین مسجد خاموش ہو گئے اور سب راہ پر گئے
اسی مرکز مشہور کہ یہاں تک قاضی مذکور کو خبر ہوئی اور قاضی نے قیام الدین صرف تو وہاں

حضرت
خدمت و دربار
حضرت علیہ السلام
میں داخل ہوئے

حضرت
خدمت و دربار
حضرت علیہ السلام
میں داخل ہوئے

بن داؤد بن جالف بن قحطان بن کوبلک بن عبد العزیز بن جفان بن مروان بن سفیان بن حارث رئیس کلیر سے
 جا کر میان کیا کہ ایک شخص دعویٰ امامت کا کرتا ہے اور جامع مسجد میں جا کر نماز میں خلل ڈالتا ہے اور ستر
 پہناتا کہ ذمہ دار رئیس کلیر مع امرا و ارکان سلطنت روز جمعہ جامع مسجد میں آکر پیچھے قاضی تبرک مذکور
 کے نماز جمعہ ادا کیا کرتا تھا اور فیصلہ معاملات اور مقدمات خاص اور عام کا قاضی مذکور کی رائے سے ہی ہوتا تھا
 تاریخ اونیسویں روز جمعہ کو ذمہ دار رئیس کلیر حسب معمول جامع مسجد میں آیا اور حضرت بادشاہ
 و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ ہی قبل آنے
 فہوان رئیس شہر کلیر کے جامع مسجد میں تشریف فرما تھے فہوان رئیس شہر کلیر نے حضرت موصوف
 سے سوال کیا کہ اگر تم اقطاب ہند اور ہمارے امام ہو تو ہماری بکری رنگ سبز نہایت قد و اخلاص و عمر
 تین مہینے سے غائب ہو گئی ہے تم اس کو بتا دو کہ وہ کس کے پاس ہے اس وقت محکوم یقین ہو گا کہ بیشک تم اقطاب
 ہند ہو ہر ہم سب تمہارے پیچھے نماز پڑھینگے اور تم کو اپنا امام گردانینگے اور تم سے بیعت بلاشبہ قبول کریں گے
 بادشاہ و وجہان نے اس وقت عالم ارواح کی طرف توجہ ہو کر باتہ اوٹھایا اور فرمایا کہ
 بکری کے کہانیو الو حاضر آؤ ایک لحظہ گزرنے نہیں پایا تھا کہ ستائیس آدمی شہر کلیر میں
 نہایت سرا سید و پریشان سامنے حضرت مخدوم کے حاضر ہو گئے حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم
 علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور ان لوگوں سے فرمایا کہ تم نے
 بکری ذمہ دار رئیس شہر کلیر کی کس جگہ فوج کر کے کہانی ہے اس کا احوال بیان کر دو ان لوگوں نے انکار
 مخفی کیا حضرت مخدوم نے ارشاد فرمایا کہ ابھی پردہ فاش ہو جاتا ہے بہتر ہے کہ خود ہی بیان کر دو ان
 لوگوں نے قسم بکری کے کہانی سے انکار کیا اور کہا کہ آپ ہمارا پردہ فاش کر دیں حضرت بادشاہ و وجہان
 نے فہوان رئیس کلیر سے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی بکری کا نام لیکر آواز دی ذمہ دار رئیس کلیر نے جرم نہ نام لیکر
 آواز دیا ان لوگوں کے شکم میں جدا جدا آواز آیا کہ میں اس اس قدر ان لوگوں کے شکم میں ہوں ان لوگوں
 محکوم وقت نصف شب کے کنارہ چاہ صدق پر فوج کیا تھا اور استخوان و پوست میرا چاہ صدق میں
 پتھر باندھ کر ڈالیا ہے اور میرا گوشت بہہ ناکر کھایا یہ آواز ذمہ دار رئیس کلیر نے منکر عرض کیا کہ جانیبک

آپ انصاف مندین قاضی تبرک رئیس کلیر کے کان میں کہا کہ یہ جادو کے زور سے
 یہ امر وقوع میں آیا ہے نہ ہم یہی بہک گئے ذمہ داران رئیس کلیر نے باخو افاضی تبرک کے حضرت کہا کہ تم قضا
 میں نہیں ہو جادو کے یہ حضرت بادشاہ و دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء نے تب ہم فرما کر ارشاد کیا کہ الحمد للہ آج سنت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس
 عاصی کو اوراد و نی یہ فرما کر چاروں مسجد مکان گلزار دی پر شریف لے آئی اور پتہ چاہ صدق
 کا یہ تحریر ہے کہ صدر زمانہ کو چہ بین ذمہ داران رئیس کلیر نے ایک چاہ تھا عمیق کہ دیا ہوتا کہ بانصہ و شہ
 بانی نکال دیا جسے رئیس کلیر صاحب ہوتا تھا وہ اور چاہ میں ڈال دیا جاتا تھا باریچ بیستون روز شنبہ کو
 حضرت بادشاہ و دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
 نے عرفیہ الامام اجماع طاہرست علیم اللہ ابدال کے پاکستان شریف کو جناب شاہ شیخ فرید بخشکریا صاحب
 مسعود العالمی طبیب عالم اغیات ہند کی خدمت میں ارسال فرمایا ہمزوہ وہ عرضی حضرت بابا صاحب مدوح ملاحظہ
 گذری ملاحظہ فرما کر ارشاد کیا کہ مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح نے ضبط کیا الحمد للہ خدا کا
 خوف ملحوظ خاطر آیا اور حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الہی سے ارشاد فرمایا کہ تم حوال
 گذرا ہوا دکان کا زبانی علیم اللہ ابدال کے اپنی کتب و کتاب میں مفصل تحریر کرتے رہو روز و دویم بتاریخ اکیسویں
 روز یکشنبہ کو بعد نماز اشراق بموجب حکم حضرت سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 استفتاء بحوالہ حدیث اور آیتہ کے تحریر فرما کر اور حاضرین محفل کی تہر سے مزین کر کے تیسرے روز جمعہ
 علیم اللہ ابدال کے قاضی تبرک کے پاس کلیر کو ارسال فرمایا علیم اللہ ابدال نے ہمزوہ حضرت بادشاہ و دو جہان مخدوم
 علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ استفتاء میں گذرانا
 او بتاریخ شیشویں روز شنبہ کو وہ استفتاء قاضی تبرک کے ہاتھ میں دیدیا بتاریخ چوبیسویں روز
 چار شنبہ کو قاضی تبرک نے اوسل استفتاء کو چاک کر کے اوسکی پشت پر یہ جواب تحریر کیا کہ ہمارا یہ کلام مجید
 اور امت ہماری قدیم سے چلی آتی ہے تمہارا خلیفہ کو تمہاری کہنے سے کیونکر اپنا امام گردانیں نگو رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ہوتا ہی اگر تم کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ہو تو ہم

تمہاری خلیفہ کو امام اپنا کر دینا میں قول تمہارا سچا رہنما ہے کہ نیکو کامی نہیں اور بہت صفت بن چکا ہے پاس
حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحبہ صاحبہ السلام علیہ السلام سلطان الاولیاء
 کے قریب پہنچ کر پوچھا کہ حضرت مخدوم سرور فی القیام متفتحا کی کر کے سر مبارک پر رکھا اور لایا ہوا سے فرمایا کہ
 تم قاضی صبا جا کہ کہنا کہ ہفتا چاک کہ نیسے نکلو کیا حاصل ہوا اگر بغیر چاک کی کسی ہو فقیر کے پاس ارسال کر دیتی
 تو کیا ہوتا خیر تم میرے مولا کتبہ کو چاک کیا ہی میں تمہارے سب نام لوح محفوظ سے چاک کر ڈالے مجھ کو
 کہنے فقیر کے آج کار و روزیہ دیر کر لو کہ نام تم سب اصل ملک کے مع زمین کلیہ سوخت ہو گئے
 روز قیامت تک تم سوخت ہوتے رہو گے۔ **اشعار ابدار**

| | |
|---|--|
| <p>اور نظام الدین خوشنویس یہ لکھا ہی حال سلطان زمین آی لیکر شہر کلیرین دیر قطب عالم زیب میرا خطاب مظہر شان جلال اللہ ہوں حکم تم میرا بجا لاؤ بجان حکم میرا حکم حکم مصطفیٰ راہ میری پر جلو ہے راست راہ خوش رہو دونوں عالم میں ملک یہ مریدی ہی تمہیں از مفسد یہ نہو تمہیں ملک لائی خوش پہر نہ کوئی ایک چھٹی پائی گا میں خلیل حق ہوں حق میرا خلیل تیغ سے میری چمکتا ہی جلال</p> | <p>حضرت بابا فرید الدین نے اپنی تصنیفات میں بیک قرن جب خلافت نامہ ملک کلینر شہر واکون کہا سن لو شتاب اس زمین میں رہا ہوں شاہین شیخ میرا بھی پہچانیان حکم میرا حکم ہے حکم خدا میں خلیفہ ہوں خدا میرا گواہ دین و دنیا سی رہو گی شاہ کام میں تمہارا پیر تم میرے مرید بات یہ خوش بات ہی سولو گوش تمہیں جب قہر خدا آجائی گا قہر میرا قہر ہے قہر جلیل شان سے میری چمکتا ہی جمال</p> |
|---|--|

میں خدکے راز سے آگاہ ہوں
 کلمہ محفوظ مسیری بات ہے
 یہ خبر پہونچی رئیس شہر کو
 اور کہتا ہی کرو بیعت قبول
 چند باری مسجد جامع میں جا
 روز جمعہ اس رئیس شہر نے
 جب وہی حضرت خرقہ بھی دکھا
 اور نہانا ایک نے بھی جب سخن
 آخر الامر ایک دن لاچار ہو
 تھا جو وہ مرعہ سلیم اللہ نام
 حضرت بابا کو ایک لکھ کر خواہ
 شیخ سے جا کہہ کہ میں یہ تکبیل
 حکم کیا ہی اس خلافت کیش کو
 آپ کا رہتا ہی بس مجھ کو خیال
 یہ پیام بادشاہ و جہان
 یہ عریفہ دیکھہ اس آکلہ نے
 یہ کہا ای مرد ابدالی خطاب
 یہ عریفہ اس شہ تمکین کا
 احمدیہ میم کو پڑھ کر سناؤں
 جب تجھی کہہ دن کہ یہ حکم جناب
 الغرض شیخ طریق آئین نے

میں خدکے راز سے آگاہ ہوں

یہ عریفہ دیکھہ اس آکلہ نے

یہ عریفہ اس شہ تمکین کا

میں بختی سیف جلال اللہ ہوں
 غرریل ہر وقت میری سات ہے
 دعوی قطبی سے ہی ایک نام جو
 تم عدول حکم سے ہو گے ملول
 باتنگر نہ یہ سخن اونسی کہا
 معجزہ حضرت چاہے دیکھنے
 قاضی تبرک نے جادو گر کہا
 بادشاہ و جہان کا ای حسن
 اون شرارت کیش سے بیزار ہو
 ساری ابدالوں کے فرقہ کا امام
 یہ کہا ابدال سے لیجا شتاب
 انپراب واجب ہوا قہر جلیل
 حکم کیا ہی اس مزاج اندیش کو
 یہ نہو خاطر یہ کچھ آوی ملال
 لیگیا جسدم سلیم اللہ و مان
 شیخ ماليجا شاہنشاہ نے
 تہر کوئی دن کہ تا پاوی جواب
 یہ عریفہ علاؤ الدین کا
 جو جواب اس بادشاہ دین پاؤ
 اس عریفہ کا ہے تو لیجا شتاب
 حضرت بابا فرید الدین نے

یہ عریفہ اس شہ تمکین کا

یہ عریفہ اس شہ تمکین کا

یہ عریفہ اس شہ تمکین کا

کتاب التوحید

باجاز تہاے ختم الانبیاء
ایک محضرت قرآن سے
لکھ دیا مرد علیم اللہ کو
وہ اوپر سے برق و شہنشاہ گام
بازاران کو ریش تسلیم سے
ہی یہ مخبر اوس طریق آئین کا
قاضی تبرک کو دکھلاتا ہوں بن
شاہد اسکو دیکھ کر درجائین وہ
حضرت بابائی مضمون ہے لکھا
تم امامت سے نہ اوسکی آواز
دین و دنیا پاؤ گے اسکام سے
دیکھ لو اس مخبرے نظیر کو
پہ تمہارے حق میں سب تریاق ہے
قاضی شیطان نے اوسکو چالک
پاس حضرت کی اوسے پہنچا دیا
شاہ نے با صریح و صدق صفا
چاک مخبر دیکھ کر اوس شاہ کو
اونکی شامت سے اونہیں آگاہ کیا
ضبط فرمایا جو شہ فی ای حسن

کتاب التوحید

ہم پایاے جناب کبریا
ہم حدیث و ہم دوصد برہان سے
ویدیا اوس قاصد آگاہ کو
شہ علماء الدین کو لایا پیام
یہ کہا اگر شہ اقلیم سے
حضرت بابا فرید الدین کم کا
سنکر ویکے پاس پہنچانا ہوں میں
راہ دین آئین پر آجائیں وہ
از حدیث و نص برہان خدا
تم سے خوش ہو گا خدائی بی نیاز
فوق عقبی پاؤ گے اسجام سے
سنو اس میری پہلی تقریر کو
یہ تمہیں سب دولت آفاق ہے
لکھ دیا انکار بیچارہ و دتر
آتش قہری کو اور دونا کیا
مخبر بابا کو آنکھوں سے لگا
طیش آیا اوس جلال اللہ کو
زور قدرت اپنا اونسے کہہ دیا
حضرت بابا کو خوش آیا سخن

کتاب التوحید

کتاب التوحید

کتاب التوحید

حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیاء
اوسے روز بتاریخ چوبیسویں روز چہار شنبہ کو بعد نماز ظہر کے اپنی عمر می کی ساتھ وہ استغناء چاک کیا

حضرت شاہ شیخ فرید گنج شاکر بابا صاحب سحر و العالی فی طب عالم غیاث بہنگ کی خدمت میں بدست علیم اللہ ابدال
 کے ارسال فرمایا چنانچہ مہروزہ علیم اللہ ابدال نے حضرت بابا صاحب مدوح کے خدمت میں پہونچ کر عرضی مع استغفار
 ملازم میں گزارانی اویس احوال کا مقبضاب میں تحریر کر دیا حضرت بابا صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے
 ارشاد فرمایا کہ بھر جواب دیا جائیگا اور اپنی حجرہ میں تشریف لیکے تیرے روز کے بعد بتاریخ ساتویں ماہ
 محرم ۱۰۱۵ ہجری کو روز شنبہ وقت فجر کے باہر تشریف لآؤ اور ایک نامہ بنام ذموان رئیس کلیر کے ارفع ہو گا
 تحریر فرمایا کہ چھک چو خدائے عزوجل نے رئیس والی شہر گردانا ہے جہاں لازم ہی کہ تو اولاد شاہ جہان
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیاء حضرت اللہ علیہ سے
 بیعت قبول کرے جس وقت بیعت ہو کر وہ کائنات انور الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہوا اگر کلی اور احکام ہی اور سہ روز عالم کے چھکوا با کرینگے مگر بیعت حاصل کیے بغیر
 ہرگز نصیب ہو گا اور قاضی صاحب کین تہنیں ہیں تقریر ہی عرض کرتا ہے کہ مخدوم صاحب میری کائنات
 کہہ کہ اطاعت مخدوم کی عین اطاعت خدا اور رسول کی ہی اور اگر انحراف میرے مخدوم صاحب سے کر دے تو نزدیک
 خدا اور رسول کے منکر شمار کیے جاوے گا تو ہرین معلوم ہے کہ مخدوم صاحب میری تمہارے سبک نامہ لوح محفوظ سے
 منجست کر دی ہیں اگر تم میرے مخدوم صاحب کی فرمانبرداری نہ کرو گی تو میری صفات قہاری کا نظارہ ہو جاوے گا اور
 ابھی میرے مخدوم صاحب کے اختیار میں اگر چاہے گا کہ صفات قہر سے اسے چھٹکا اور یہ وہ بادشاہ و جہاں
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیاء ہی کہ جس کا باپ حضرت شاہ عبدالرحیم
 عبدالسلام اور دادا حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب اور پردادا جناب قطب ربانی غوث الصفا شیخ محی الدین
 ابو محمد عبدالقادر جیلانی محبوب جانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ ہی تم مخدوم صاحب میرے کواجبتی اولاد
 سمجھا کہ اطاعت کرو یہ بھی تو حکم رسول خدا کا ہے اگر تم اولاد فی صالحیون للہ و
 الظالمون لی تم صرف کلام مجید کو پیرا کر دانتی ہو اور آل نبی کی امانت سے انکار کرتے ہو اپنی آپ کو
 بمقابلہ آل نبی امام میان کرتے ہو اب اگر اطاعت مخدوم صاحب میرے انحراف کر دے گی تو قیامت کی پشیمان
 ہو کر رہی خدائی کلام مجید میں مرجح حکم فرمایا اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْأَمْرِ مِنْكُمْ

بعد ختم کرنے نامہ تہرانی لگا کر علیم اللہ ابدال کے ماتھے پاس فرمایا ہر روز وہ نامہ علیم اللہ
ابدال بعد نماز عصر ذموان رئیس کلیر کو پہنچا دیا اور وقت قاضی تبرک بھی مجلس رئیس میں حاضر تھا جس میں
نامہ لکھ کر پڑھا علیم اللہ ابدال دریافت کیا کہ تم کب پاکیں گے یہاں کو روانہ ہو گئے علیم اللہ ابدال
جواب دیا کہ نماز ظہر کی حضرت شاہ فرید بخش راہب صاحب اسٹو عالمین عالم اغیاں کے ساتھ تیری ہی اور عہد
ناز جناب بادشاہ دو جہان محمد عالم الدین علی احمد صابر صاحب تمام الارواح سلطان الاولیاء سے اور اگر
تہا پاس نامہ لایا ہوں گے تو سنکر ذموان رئیس کلیر علیم اللہ ابدال سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کمال سرعت رفتار عطا
کی ہے اور اس تیز رفتاری کی کیا باعث علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجھ کو طفیل حضرت بادشاہ دو جہان
محمد دوم عالم الدین علی احمد صابر صاحب تمام الارواح سلطان الاولیاء کے یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ مطیع اور حضرت عالی
مرتب ہوں اگر تم بھی اطاعت اور اس جناب حقیقت انتساب کی بجا لاؤ تو مجھ کو بھی ہزار بار مراتب مقامات عالیہ عطا کیے
کندارہ جو جاویدین یہاں تک فی مرتبہ مجھ کو حاصل قاضی تبرک رئیس شہر کہا کہ آپ کا کہہ رہا ہے یہ بالکل سچ ہے
ان باتوں پر مطلق توجہ نہ فرمانا چاہی ورنہ اطلاق کفر کا تم پر آجائی گا ذموان رئیس کلیر باغوازی قاضی تبرک
عقیدہ سرعت رفتار علیم اللہ ابدال منحرف ہو کر کہنے لگا کہ اگر خدا کو کافر کرنا منظور ہے تو ہم کافر ہو جائیں گے اور
اگر مسلمان رہنا مصلحت ہے تو مسلمان رہیں گے ہمارے کو دراتی ہو کہ لوح محفوظ سے تمہارا نام سنوت کر دی اگر لوح محفوظ سے نام
دور ہو جاتا تو کچھ آماراوسکی مرتب ہو یہ سب باتیں غلط ہیں قاضی تبرک نے ذموان رئیس شہر کو صلاح دی کہ اس
نامہ چاک کر کے اونکے حلیف پاس بھیج دو اور لکھ دو کہ جیسا ہو گا دیکھا جاوے گا باغوازی قاضی تبرک نے ذموان رئیس کلیر
اپنی ماتھے نامہ چاک کر کے جواب قاضی کا بتلایا ہوا تحریر کر دیا اور علیم اللہ ابدال کے ماتھے پاس کیا فطنت موقوف

| | |
|-----------------------------|----------------------------|
| حضرت محمد دوم شاہنشاہ نے | واقف اسرار ذات اللہ نے |
| پیر علیم اللہ کو بیجا شتاب | دیر مت کر جلدیسی بیجا جواب |
| مرشد آگاہ کی کیا ہی ضیا | شیخ عالیجاہ کی کیا ہی ضیا |
| ہاں تمامی دشمنان دین کو | چھوڑ دوں یا بھیجوں سچین کو |
| تو غنی بنے دین کے ہمراہ ہیں | یہ تمامی بد روش گمراہ ہیں |

حضرت بابا عریضہ شاہ کا
حضرت بابا فرید روزگار
بجائے تیرہ روز کے نامہ لکھا
اوس میں مضمون تہا بہ تدبیر کتاب
میں بیجا ہی غلام الدین کو
تم امامت کو کرو اوسکی قبول
منطق اوسکا منطق ہی منطق خدا
مصطفیٰ کی فہر اوسکی بات ہی
یہ جو کچھ میں نے لکھا ہی با دلیل
یہ تمہاری واسطے اکسیر ہے
خاک میں مت آپ کو پہونچاؤ تم
یہ جو ہی تخریر تم پر لیا ہے
یہ تمہارا تاج ہے جان لو
ورنہ جو قسمت میں ہے تم پاؤ گے
مان لو ای مردمان خود فروش
لوح محفوظی میں با حکم خدا
قہر و رویش است بس قہر خدا
سنت احمد ادا کرتا ہوں میں
بعضی نامہ مٹھرا اپنی لگا
جلد ہو خست علیم الدین چلا
سرعت رفتار اوس ابدال سے

حضرت بابا عریضہ شاہ

حضرت بابا فرید

حضرت بابا عریضہ شاہ

حضرت بابا عریضہ شاہ

شیخ کو ابدال نے جا کر دیا
دیکھ کر از بس ہوئی حیرت بکا
حکم باطن سر بسر انشا کیا
با حدیث و با کتاب مستطاب
شیخ کامل احمدی آئین کو
تم امامت نہواو اسکے ملول
قول اوسکا قول قول مصطفیٰ
مرتضیٰ کی بات اوسکی بات ہی
ہی ہی حکم خداوند جلیل
دین و دنیا کی یہی تدبیر ہے
اس جہالت فاش سے باز آؤ تم
دیدہ بیدار پردہ ہر لو اسے
یہ جو میں کہتا ہوں اوسکو جان لو
تا قیامت خوب تر بچتاؤ گے
قہر صابر کو نہ لاؤ تم بکوش
کر چکا ہی نام تم سب کے بار
تیغ درویش است تیغ مصطفیٰ
تکو دوزخ سے جدا کرتا ہوں میں
اوس علیم الدین کو نامہ دیا
اوس رئیس شہر کو نامہ دیا
ہو گیا وہ مقتدر اس حال سے

حضرت بابا عریضہ شاہ

حضرت بابا فرید

حضرت بابا عریضہ شاہ

حضرت علی

قاضی تبرک بنی پھر انکو اکب
چاک کہ نامہ کہا ہم کیا کریں
پہنچو واسکو علاء الدین کو
ہم امامت کے نہیں ہیں معتقد
بسکلام اللہ ہمارا پیر ہے
رشد سے غیر و نیک ہم بنزار ہیں
تہ شقاوت کیش وہ اور بدچلن

حضرت علی

اوسکو راہ راست سے پہکاد یا
کیا غرض ہی کیون امام اپنا کریں
بھی یوں وہ فرید الدین کو
ہم کو ان باتوں سے بس اتنی ہی ضد
خوش ہمیں آئی یہی تدبیر ہے
آپ ہی ہم رشد کے سر و امین
رحمت صابری سے محروم امی سن

حضرت علی

حضرت باوشاد و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیائے
اوس شب بتاریخ اٹھویں شب چہار شنبہ کو بعد نماز تہجد کے اپنی غرضی کے ساتھ وہ نار چاک کیا ہوا کہ
علیم اللہ ابدال خدمت میں حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب عود العالمین طب عالم اغیات بہار
رسالہ بابا صاحب عمر غنی میں یہ مضمون تھا کہ حضرت فقیر بہ نہایت صدمہ اور ہر وقت الہام ہوتا ہے
مضمون انکو تمام حال روشن ہے جلد اس صدمہ عظیم سے رہائی فرمائی ورنہ فقیر کی بیماری طویل پڑ جائیگی
اور علاج کرنا سخت مشکل ہو جائیگا آئندہ حضور انور کو اختیار ہی جو چاہئے سو کریں بندہ کو خدا سے کیا چاہ
ہے آئندہ تو غور من تشاء وتذلل من تشاء لفظ علیہم السلام ابدال سے تاکہ فرمائی کہ آج شب میں
کسی شبہ جواب اس عرضہ کالے آنا زیادہ ایک پہر توقف مت کرنا علیہم السلام ابدال بموجب ارشاد حضرت ممدوح کے عرضہ
ایک ساعت میں جناب بابا صاحب موصوف کی بارگاہ میں پہنچے عرضہ اور وہ نار چاک کیا ہوا خطابین گذرانا اور زبانی
فرمایا کہ حضرت مجھ کو حکم تھا کہ ایک پہر سے زیادہ توقف نہ کرنا اب جو حکم جناب کا ہو بجالاؤں حضرت بابا صاحب
ممدوح سے ارشاد فرمایا کہ تم ابھی واپس روانہ ہو جاؤ اور جلد نسبتاً قاضی تبرک اور ذمہ دار رئیس کلبر کا
ہماری پاس لاؤ اوس وقت حکم دیا جائیگا اور اوپر عمل کرنا علیہم السلام ابدال وقت یہ پیغام لیکر کلبر کو روانہ ہو
اور عرضہ دو ساعت میں حاضر آکر حضرت باوشاد و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
رحمۃ اللہ الارواح پہلے والا کتبہ متنبیہ جناب گذارش کیا حضرت ممدوح نے اوس وقت شیخ بہاؤ الدین کو با و فرما کر

ایسا دُعا کہ نسب نامہ قاضی کا اور نسب نامہ رئیس کلیر کا کیطو پر معلوم ہو سکتا ہی اوسنی غرض کیا کہ دفتر سے
معلوم ہو سکتا امین ابی جاتا ہو بموجب حکم حضرت موصوف کے وہ شخص وادہ ہو اور دفتر میں جا کر معلوم کرنے لگا
دفتر میں پہنچ کر شخصی طور سے قاضی کو پہنچا دی کہ ایک شخص تمہارا اور رئیس شہر کا نسب نامہ معلوم کرنا ہے خدا جانے
کیا سچو پر پا کر یہ قاضی تبرکت رئیس کلیر کو جا کر اطلاع کی بموجب حکم رئیس شہر کے اوس شخص کو قید کر لیا طبعی عورت
یہ امر لارڈ الین سنکر حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیاء کی موت میں غرض کیا حضرت مخدوم نے اوس وقت علیم اللہ ابدال کو حکم دیا
کہ تیار آؤ مجی کو جلد قید سے چھوڑا لاؤ اور دفتر سے تمام نسب نامے نکال لاؤ علیم اللہ ابدال نے دفتر چاکر
کل نسب نامے کو گون کے نکال لئے اور قید خانہ اوس شخص کو اپنی ہمراہ لوالا حضرت بادشاہ و وجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے دونوں کے نسب
جو بہت علیم اللہ ابدال کے جناب شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب سودا عالم فیق عالم غیاث
مہندگی خدمت میں ارسال فرمایا حضرت میں علیم اللہ ابدال نے یا کہ میں شریف ہو چکے حضرت بابا صاحب
مخدوم کی خدمت میں گدازان دیکھو اپنی غرضی غرض کیا کہ حضور جبکہ آج کیا حکم ہے حضور انور کے حاضر
ہوں یا حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیاء کی موت میں واپس آؤں حضرت بابا صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ نکو کیون
استدراہ اسے اور قسوت تمہارا قلب یہ کیا القاب ہو رہا ہے علیم اللہ ابدال نے غرض کیا کہ حضرت میر ملک علیہ
ہوا کہ زمین کلیر تر قہر خدا کا نازل ہو نیوالا ہے بجا خوف ہے کہ کہ میں میں ہی قہر خدا میں مبتلا ہو جاؤں
حضور میرے حال پر کرم فرماؤں اور پہلے میرے تسلی کر دیں بعد کو حضور انور جواب تحریر فرماؤں میری غم کی باتوں
برسکی ہوئی آج تک میرا دل میں ایسا ہراس کبھی طاری نہیں ہوا حضرت بابا صاحب موصوف نے علیم
ابدال کے پشت پر دست شفقت رکھا اور ارشاد فرمایا کہ تو سپرد میرے مخدوم کی ہے بجا خوف کرنا نہیں
چاہئے جبکہ تو جواب لیکر جایگا میرا مخدوم اول تیری تسکین بخوبی تمام کر دینکا بعد تیرے مطمئن ہو جائیگا
جو کہ یہ ہو نیوالا ہے وہ ہو گا اگر نکو میں علیم اللہ ابدال کا یہ حال تھا کہ تمام جسم رشتہ سے لاپتہ تھا اور تمام

بشواری صادر ہوتا تھا اور بحیرہ عجم و انکسار کے اور کچھ زبانیں نہیں آتا تھا جناب بابا صاحب
 مسعودی العالمین عالم غیاث ہن کے عظیم اللہ ابدال کی ہیکل ارشاد فرمایا کہ تو میری قوم کا نام و درجہ
 کہہ تیری مشکل آسان ہو جائیگی عظیم اللہ ابدال بموجب ارشاد جناب بابا صاحب موصوف نام حضرت بادشاہ دو جہان
 مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحب صاحب رحمۃ اللہ ارواح سلطان الاولیا کا زمانہ اور اس سے جاری کیا معانا نام مبارک کے برکت
 تسلی قلب و تشفی روح عظیم اللہ ابدال کی بخوبی ہو گئی اس عرصہ میں وقت نماز مغرب کا قریب ہو گیا چنانچہ تاریخ
 ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء روز چہار شنبہ کو نماز مغرب کے عظیم اللہ ابدال حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب
 مسعودی العالمین عالم غیاث ہن کی خدمت نام لیکر کلیئر کو روانہ ہوا اور قریب نماز عشا حضرت بادشاہ دو جہان
 مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحب صاحب رحمۃ اللہ ارواح سلطان الاولیا رحم کی خدمت میں حاضر ہوئے
 اور نام مبارک حضرت عالم غیاث کے ملاحظہ میں گزارنا حضرت مخدوم نے اول نامہ عالیہ کو بوسہ لیکر کشادہ
 کیا اور ارشاد فرمایا کہ بَرَزُ وَاللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّادُ کی شان کا زمانہ قریب آ پہنچا عظیم اللہ ابدال
 عرض کیا کہ حضرت مجھ کو کیا حکم ہے حضور کے پاس یہ غلام کس طرح ٹہر سکیگا حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم
 علاؤ الدین علی احمد صاحب صاحب رحمۃ اللہ ارواح سلطان الاولیا ارشاد فرمایا کہ میرا نام مجھ کو کفایت کریگا اور
 میری پشت کے پیچھے اس میں رہیگا سو امیر پس پشت اور جگہ امن نہوگی اور فرمایا کہ تو پشت میری کو اسے
 آغوش میں لے کر مس کرے عظیم اللہ ابدال بموجب حکم کے آباد تعمیل کی یہ حضرت مخدوم نامہ گرامی کو عظیم اللہ ابدال
 پیر ہوا یا قریب تھا کہ مخدوم میر کی شہر تیری چیری ہی چاہی تو ماس کہا اور چاہی دو
 بی سو اس کہنے کے اور کچھ خبر نہ تھا تاریخ ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء
 علی احمد صاحب صاحب رحمۃ اللہ ارواح سلطان الاولیا و رد سیف الدحر زیمانی شریف حرز مرصوف
 سلطان ملا و را کو بہ ترکیب یومی روحی تلاوت فرمایا اور تہمان کی طرف دم کر دیا اور تاریخ دسویں ماہ محرم
 ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء ۱۵۱۵ء
 ایک سال کے بعد زمین بطور زلزلہ کے جنبش کی عظیم اللہ ابدال حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاؤ الدین
 علی احمد صاحب صاحب رحمۃ اللہ ارواح سلطان الاولیا کی جناب میں عرض کیا کہ میں شہر کلیئر میں ایک محلہ تیار ہونے لگا

جملہ حضرت نام سات سو برس کی ہے اور سکوا من بجاء حضرت **محمود** ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ یہ عورت فتنہ
 عظیم یہ اگر یہ اس عورت کے بہتے ابھی تو آگاہ نہیں یہ عورت پانی میں آگ لگا دینی والی نصف شہر تو اس عورت
 کے سبب مہرود ہو گیا ہے اور نصف شہر قاضی اور رئیس کے سبب علیم اللہ ابدال نے خائف ہو کر عرض کیا کہ حضرت
 غلام کی ضمانت عطا ہوئی نادانہ اس عورت فتنہ انگیز کے بارے میں گزارش کیا حضور انور کو اختیار ہے خداوند کریم جو چاہے
 سو کرین **حضرت محمد روح** ارشاد فرمایا کہ تیری خطا معاف کی تو شاد رہے گا میری پشت کے پیچے رہو دیکھو کہ غلام
 کریم کیا فہر کاٹو فان لا تا بجا تہوڑی عمر کے پہر زمین کو زلزلہ ہوا تب مخلوق کلیں میں چرچا ہوا جب ایک پہر
 چرچا پہر زمین کو جنبش ہوئی رئیس کلیں نے قاضی تبرک کو طلب کر کے کہا آج ایک پہر کے عرصہ میں تین مرتبہ زمین کو
 جنبش کیوں ہوئی قاضی مہرود نے جواب دیا کہ مجھ کو بھی تعجب نہ ہوا ان رئیس کلیں نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہی کہ شاید
 اقطاب آسمان پنا زو دیکھ لایا چلاو انکی پاس حاضر ہو کر تابع جاوین ایسا نہو کہ شہر تباہ ہو جاو اور وہ حساب کرتے تھے
 کہ زمین اقطاب بند ہو قاضی تبرک نے جواب دیا کہ آپ عورت جملہ حضرت ساحرہ کو بلا کر دریافت کر لیں موان رئیس کلیں نے
 اس ساحرہ کو طلب کر کے کہا کہ آج زمین پر کیوں جلد جلد زلزلہ برپا ہوتا ہے گفتگو ہو رہی تھی کہ یہ جو تہی مرتبہ
 زمین کو جنبش ہوئی عورت ساحرہ نے بیان کیا کہ حساب بیکر کیا ہوا اونکا ہی کہ جو اپنی آپ کو اقطاب بند کرتے ہیں انکی
 تہ عورت ہی سحر کیا رہا زمین کو جنبش لیسکتے ہے چنانچہ اسی وقت اس عورت ساحرہ طلسم کو کہ گیا
 مرتبہ زمین کو جنبش کہ فی الواقع وہ زلزلہ تھا اگر لوگوں کو علم میں نہ جنبش معلوم ہوتی تھی یہ عورت کا دیکھ لیں کلیں اور
 قاضی کی تسلی ہو گئی اس وقت رئیس کلیں کے محفل میں چار سو باؤن سردار چندول نشین حاضر تھے اور قاضی کے ہمراہ
 اونیش محل محفل رئیس میں آئی تھے سب کے لئے کہ ساحرہ امانت کا دعویٰ کری ہم ساحرہ کو کسوچتے اپنا امام کو
 القصہ تا باؤن نماز جمعہ سات مرتبہ زمین کو زلزلہ ہوا اذان نماز جمعہ سنکر تمام علمائے مذکورہ قاضی تبرک اور
 تمام سردار چندول نشین ہمراہ موان رئیس کلیں کے جامع مسجد کو روانہ ہوا اور حضرت **بلو شاہ و وجہ**
 مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیا بھی پہلے سے مع علیم اللہ ابدال اور
 شیخ بہاؤ الدین کے جامع مسجد میں تشریف لاکر مصلہ نام پر رونق افروز ہو گئی تھی جب موان رئیس کلیں نے قاضی
 تبرک اپنی اپنی ہمراہیوں ساتھ دیر ہزار عوام الناس نمازی جامع مسجد میں آ پہونچی اور قاضی تبرک

امام کے قریب آیا اور سوقت حضرت بادشاہ و جہانگیر پہنچا کہ اگر آج ہی تم مجھ کو اپنا امام
 گردانتے ہو تو خیر ہے ورنہ روز قیامت تک پشیمان ہو کر رو گے اور صورت منفرت کی بھی ہرگز نہ حاصل ہوگی آئندہ تمکو
 اختیار ہے قاضی تبرک مرد و سب کو جواب دیا کہ تم بار بار کیوں فرماؤ ہو تمکو تمہارا بیچھے نماز پڑھنا ہرگز منظور نہیں تم مسئلہ
 ہمارا چھوڑ دو اور جو کچھ تمکو کرنا ہے آج کر لو جتنے بھی ایک عورت سارہ تمہارے مقابلہ کو موجود کر لی ہے
 اگر تم کیسی طرح کا سحر میرے کر دے وہ عورت میرا یہ سحر کر لے گی کہ ہر تمکو اوس سحر سے نجات نہوگی یہ جواب سنکر
 حضرت بادشاہ و جہانگیر مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
 مسئلہ نام پڑا وہ کہہ رہے ہو اور سوقت وہ شخص ضعیف العمر نے کہ ایک جانب شمال خیر صیف اول میں اور دوسرا جانب
 جنوب خیر صیف اول میں کہہ رہے تھے باواز بلند عرض کرنے لگے کہ حضرت ہم اولیاء ہیں اور حضرت کی امامت کے
 مقررین ہمکو بھی اسوقت زمین سے چھڑک دیا حضرت موصوف نے اسے ارشاد فرمایا کہ تم نے اول روز اس طرح ہر
 افراد ہماری امامت کا کیوں نہیں کیا اب فقیر کا نام ہو اور وہ ہوتا ہے گو کیسا ہے اولیاء ہو اور حضرت بادشاہ
 و جہانگیر علیہم السلام ابدال اور شیخ بہاؤ الدین کو اپنی ہمراہ لے گئے ہو سے والد المسجد سے صحیح مسجد میں
 لا گئے مرد و سب اپنی مسئلہ پر جگہ بندی پہنچا کہ سجد کی سیڑھیوں سے علیہ نشریف لے آئی شیخ
 بہاؤ الدین انیسویں سجد کی صف میں واسطے نماز کے کھڑا ہو گیا اور علیہم السلام ابدال حضرت بادشاہ و جہانگیر
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے پس پشت دست بستہ باادب کھڑے
 ہو گئے سب اہل جماعت سجد رکوع میں گئے حضرت موصوف نے زمین سجدا ارشاد فرمایا کہ توبہ رکوع کر کے اسکو پہنا سے
 تخت الشرعی کو لیا کہ روز قیامت تک یوں چلے جائیں جو جس کے اللہ جواب پونچھا جائیگا کہ تم نے میرے مخدوم کی نافرمانی
 کی تھی تم ہمیشہ دوزخ میں ہو گے ہرگز نجات نہ ملی گی **جب فرمان** حضرت مخدوم کے یہ سجد کی رکوع میں آئی
 جسے خود زمین زمین مسجی اوپر گیا وہ سب لوگ نمازی سجد میں تھے مسجد مسیطہ لوٹی ہوئی سب لوگ کو تخت الشرعی کو
 لے کر اپنے جگہ پر پہنچے شہر کی ہل گئی اور تمام شہر میں ہنگامہ مچا ہو گیا اور حضرت بادشاہ و جہانگیر مخدوم
 علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کی زبان سے **یا ہُو یا مَن ہُو یا مَن لیس**
لہو لا یحو حقی حقی سارے ہوتا تھا تمام روئی زمین کے حفرت نقباصا ولایت

روح خبیہ متعین ہر شہر و دیار افواج نے باواز روح منادی کر کے ہر جگہ اس واقعہ میت طراز کو منظر کردیا اور سب لوگ ہر مسجد کے کھڑے تھے جسے یہ جادو دیکھا متوحش ہو کر بے اختیار ہلکا گاؤں سفاہ گنزدادی ہی یہ جادو سنکر بہاگنی ہوئی گہر سے وہاں آپہنچی اور حضرت محدوح سے رو کر عرض کرنا لگی کہ آپکا غلام شیخ بہاؤ الدین میرا بیٹا ہی اس سجدین نماز کو آیا تھا حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ سیر ہی اخیر کے بچے کیا جا کر نکالے سماہ گنزدادی نے عرض کیا کہ حضرت مجھے سیر ہی کیونکہ اوٹھائی جائیگی حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے علیم اللہ ابدال سے ارشاد فرمایا کہ کیا نام ایک شیخ بہاؤ الدین کو سیر ہی کے بچے سے نکال دو و بموجب حکم کے علیم اللہ ابدال نے سیر ہی اخیر کے پاس آکر کہا کہ حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کا حکم ہے اسی زمین نوشیخ بہاؤ الدین کو بجات دیکہ کہ مکہ منیر سیر ہی اخیر کا اوٹھایا اور شیخ بہاؤ الدین کو کہ نصف جسم اوسکانین میں دھس چکا تھا نکال لیا حضرت محدوح نے شیخ بہاؤ الدین کو اوسکی ماورسماء گل زاوی کے سپرد کر کے ارشاد فرمایا کہ تمکو بارہ ہر عبدیت خاص ہے جو تیرے قریب لیگانہ ہوں سبکو اپنی تمراہ بارہ کو س سے زیادہ بہکا کر لیجاؤ نہیں تو بارہ کو س کے گرد میں لگو یہی کہیں امن نہیں ملیگی آتش فہرین جلکوناک و جاو بموجب حکم کے مسماہ گنزدادی نے چہ نفر مرد و زنان مسماہ ایمنہ اور حلیہ اور نعمت اور بہاؤ الدین وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر فرار کیا اور بارہ کو س سے لگا لگی اس سرحد میں حضرت موصوف ہی مکان گنزدادی قیام گاہ اپنی پرستش ابدال کے تشریف لے گئے اور مخلوق شہر نے حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے پاس حاضر ہو کر عاجزی کرنا شروع کیا علیم اللہ ابدال اون لوگوں کو حضرت محدوح کی پاس جانہیں دیتے تھے او یہ کہہ دیتی تھے کہ اب تمہارا عجز مقبول نہیں ہے زمانہ گزر گیا جب مخلوق شہر نے یورش کیا حضرت موصوف مع علیم اللہ ابدال کے مکان گنزدادی قیام گاہ اپنی سے تشریف لیکے اور کہیں ایک جگہ قیام فرمایا یہی ایک پہر بعد واقعہ مسجد حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء و عزیز علیہ السلام کا مذکور کا جانشین شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب دہلوی نے قلم اعلیٰ ہند کی خدمت میں عرض کیا کہ

ارسال فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب تو واپس آوی میرا نام تلاوت کرتے ہو آنا اور میرا سامنی ہرگز مت
آنا نہیں تو جل جاوے گا میرے پشت ٹھکوا مان بلیگی اور جو کچھ میں کہا کروں ویسا ہی کیا کرنا یہ
ہدایت سنکر علیم اللہ آداب بجالا اور پیا کپٹن شریف کو روانہ ہوا اشعار آبدار و خوف

حضرت مخدوم شاہ کنگان
و یکبک نام فرید الدین کا
یون علیم اللہ سے فرماتے لگے
حکم ہو ہوا اس کے آگاہ مجھے
اس طرح سے آمد و شد چن بار
طیش میں اگر فرید الدین
لکھنا یا شقہ بمضمون تمام
کہا یہ ہے تیری پویری پیدا
جنتین تو دین کی سمجھا چکا
یہہ نجات کیش سب بد بختین
مرکز ہفتم زمین ہے انکی جا
یہ نہ سمجھ نکو ای صابر علی
میر کا نبی تھے پہونچا جواب
یہ علیم اللہ فرمان جدید
با ادب ابدال سے لیکر کہا
بعد با صد عجز و تسلیم و سلام
آپ کو بابائے بخشا اختیار
اس صحیفہ میں یہی مسطور ہے

بادشاہ بادشاہان جهان
اپنی بابا احمدی آئین کا
اسکو پہونچا پاس میر شیع کے
دیر مت کرنا زیادہ بہر سے
ہو چکی ابدال کی جب نہ ہوا
مصطفیٰ اور مرتضیٰ باکین
بھیجی مخدوم کو اپنی حسام
ماس کہا یاد و دوی ہے غلبا
مخدومین بی بی بڑھا چکا
بد سگالی میں نہایت سختین
بیجا بہن بس نہایت بیجا
تو ہی شمشیر علی تیغ نبی
رائی تیری رائی ہی رائی صفا
جس گہری لایا تحریف و فرید
کیا لکھا ہے اسی علیم اللہ بتا
یہہ کہا حضرت کے ای میر امام
آپ کے قبضہ میں ہے یہ سب یاد
جو تمہیں منظور ہے منظور ہے

حضرت مخدوم شاہ کنگان

حضرت مخدوم شاہ کنگان

حضرت مخدوم شاہ کنگان

حضرت مخدوم شاہ کنگان

حضرت مخدوم شاہ کنگان

حضرت علیؓ

انقرض حضرت نے سنکر شاد کام
روز جمعہ جلکے باصدا احترام
اب مجھے ارشاد حضرت آچکا
مان لو میری امامت مان لو
یہ ہدایت کر کے شاہ باصفا
دلیں کر قصد امامت شاد شاد
باصدا آئیں ہاں اجلاس کمر
بوئے ای بارہ قسم تودن آج ہے
حشر ناک ٹمکو دباتی جاتی کی
ای شریرو سنکر آئیں دین
اس رئیس شہر سے کہہ دکن
قاضی تبرک کا منسا نو تم کہا
تم کو دوزخ کو لیے جاتا یہ
کیا ہوا اس شہر سردار کو
بچ رہو اس قاضی میدان سے
مانا جو یہ نہیں حکم اللہ
یہ مجھے ساحر بتاتا ہے شریر
سخت میدان نہایت بد مزاج
نانک دوا سکوتم اپنے شہر سے
قاضی بدکیش نے مارا تمہیں
منت کرو یہ بد سگالی منت کرو

جان جلا

پڑھ کے سیفی معنوی روحی تھا
یہ کیا ہر ایک کو ارشاد عام
شیخ اعظم کا اشارہ پا چکا
نائب اللہ محسوس جان لو
شاہ عالم احمد صاحب غلا
جاتی آن بے دین امام بد نہا
پہر ہدایت کی دین بار دگر
مسجد سنگین تہا راتاج ہے
یہ تمہیں سچین کو پہنچائی گے
دستی جاوگی سہی زیر زمین
میری بیعت سے رہیگا تیرا
یہ نہیں قاضی یہ ہے بد بلا
زیر مہتمم ارض پہنچاتا ہی ہے
دوست سمجھا ہی جو وہ اس مار کو
دور بہا گو بدترین آئین سے
یہ تمہارا شہر کرتا ہے تباہ
سحر کی باتیں سناتا ہی شریر
کہو چکا سردار اپنی کا راج
شہر سے کیا بل تسماعی دہرے
طبقہ سچین میں کا رہا تمہیں
قاضی میدان انسو بہت سنو

جان جلا

جب رئیس کلیری سب گئے
شیخ نے منکوح دیا ہے اختیار
لطف میرا چاہتا ہے بار بار
طبع قہر آمیز کہتی ہی مر آن
شان میری شان و البطش الشد
قہر میرا جوش میں مت لاؤ تم
روتی دہون جساوگی بد غار کو
قہر درویش است قہر کردگار
قاضی تبرک ہی امام بد سگال
ہند کا سلطان مجکو جان لو
تم امامت کو کرو میری قبول
سخت چٹاؤ گے تار و ز جزا
بار بار آتا ہے خبریل امین
ای علامہ الدین جناب کردگار
یہ زمین ہند تیری ہی مطیع
اس زمین کو حکم کرای شاہ دین
ایکے نانی نہیں گفتار شاہ
کون سنتا تا وہ سبے دین
جب غانا ایک نے کہنا حسن
اختر الامراس سخن سے شاہ دین
یہ کہا ای بد سگالو شیخ چشم

جس کا

جس کا

حضرت شیخ اجل کہنے لگے
سارے کلیر پر حکم کردگار
تا اخیر آباد رہوی یہ دیار
میٹ صاحبزادان شریر و نکاح
موم میرا ہاتھ میں تنگ و سدید
جہل سے اپنی ذرا باز آؤ تم
لقمہ آتش دمان مار کو
راست داندین سخن راہوشیار
مت کرو اسکے امامت کا خیال
ہندیوں کی جان مجکو جان لو
مت کرو اس بات سے میری عدول
قہر کو جاؤ گے تار و ز جزا
ہر گہری لاتا ہے حکم ذوالستین
دی چکا ٹکوپہاں کا اختیار
ہند کیابل سزا ہی تیرے مطیع
بھی کو تا انہیں زیر زمین
سچ نہ سمجھے نطق گوہر شاہ
سب و ہنر لایق سچین نے
اگ میں اپنا جلا یاتن بدن
طیش میں آکر ہو چہن چہن
آچکا اللہ کا تہر ہے چشم

کون دہون جساوگی بد غار کو
قہر درویش است قہر کردگار
قاضی تبرک ہی امام بد سگال
ہند کا سلطان مجکو جان لو
تم امامت کو کرو میری قبول
سخت چٹاؤ گے تار و ز جزا
بار بار آتا ہے خبریل امین
ای علامہ الدین جناب کردگار
یہ زمین ہند تیری ہی مطیع
اس زمین کو حکم کرای شاہ دین
ایکے نانی نہیں گفتار شاہ
کون سنتا تا وہ سبے دین
جب غانا ایک نے کہنا حسن
اختر الامراس سخن سے شاہ دین
یہ کہا ای بد سگالو شیخ چشم

اپنی اپنی جاہ تہا بیٹا نجیل
جلد آنے خبر میل با سبان
بہیچو انکو تہہ ہنتم زمین
جب رکوع حال میں تھے بجیا
جب گئے سجدے میں نہ مردان خام
شاہ بوسے جلد با حکم وود
جب کہا حضرت فی امی سجد اولٹ
تختہ زیرین بہ بالا آگیا
شور مائی مائے کاہر سواو ہٹا
ایک بوڑھا بھاگ کرباہ حیل
کچھ نہ پوچھو اوسکھڑی کا دلولہ
زلزلہ ایسا کہ سب حیران تھے
کوئی کہتا تھا کہ یارب کیا ہوا
کوئی کہتا تھا قیامت ہے حسن
کوئی کہتا تھا کہ کیا ہی دہرین
کوئی کہتا تھا خدا جانی یہ کیا
کوئی کہتا تھا غضب کی شان ہے
کوئی کہتا تھا کہ ہے قہر خدا
اوس زمانہ کے شناساں گشت
یہہ لگے کہتے امی مردان ہند
یہہ جلال حضرت صابر علی

یہی

یہی

آخر صفی کو گئے شاہ جلیل
بہہ کہا اگر کہ امی شاہ جہان
ہی ہی اب ٹکو حکم دو المستین
شہ نے فرمایا کہ مسجد تو ہی آ
بجیا بی دین بے ایمان تمام
تو ہی کرای مسجد جامع مسجد
اگر ٹپری بس کہتے ہی حضرت جہٹ
گرد سے گردون پہ جالا آگیا
ہر بشر بولا اٹھی کیا ہوا
جگمگی ہمراہ فرزند جمیل
تہا زمین ہند میں ایک زلزلہ
خوف سے گویا تن بجان تپے
آج یہ ہو بچال کیوں برپا ہوا
ساعت ختم امامت ہے حسن
کوئی غوث و قطب آیا قہر میں
فکر میں آنا نہیں ہے ماجرا
ہندیوں کے مرگ کا سامان ہے
فرشیوں پر گر پڑا چرخ و تارا
عارفان کاملان حق پرست
امی ربیان زمین چین و سند
آج کلیر تو با حکم نبی

یہی

یہی

۴
خبر علی نام
فرشتہ کا ہی اور
متعلق یا خلیفہ
رضوی کے کتاب

قاضی کلیر پیر سجدہ گری

شاہ عالم نے حکم دوالتین

وہ سجدہ قدر محمد دوم فرید

سب گرفتار تھیں حسن

اوسکی شامت اوسکے سر پر پڑی

کلیر یون کو کیا زیر زمین

وہ نہ بویہ شان معصوم فرید

اپنی حالت تغیر تھے حسن

شاہ عالم نے حکم دوالتین

احوال سب لیا مئی معصر کی نزول کیفیت ہو جانیکا اور حضرت محمد
صاحب کی مزاج پیری کو حاضر ہو نیکا اور آتش قہر ت زمین کلیر جلنی کا

مکاتیب حضرات مفصلہ فی میں تحریر ہے کہ بتایا خدایم ماہ محرم ۱۰۸۵ ہجری روز جمعہ ۱۰ راقعہ اولت
جانب جامع مسجد کلیر قریباً عصر علم ابدال حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم غلام الدین علی احمد صاحب
خدمت اللہ راجہ سلطان اولگیا کے پاس جب عرض اطلاع احوال کا لیکر پاک پٹن شریف میں پہونچے
وقت نماز شام کا قریباً دیکھا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب سہو العالمین قطب عالم
الغیثات ہند کی خدمت فیض دیت ہیں حضرات مفصلہ فی واسطے شریک ہوئے ناچار حضرت قطب الدین
جیسلمی مہتمم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر میں انتقال دین حضرت کا وقت قعہ جامع مسجد کلیر قبل نماز جمعہ حضرت بابا
موصوف کے مکان پر ہوا تھا حاضرین اور سب حضرات حاضرین محفل حضرت بابا صاحب مدوح عرض کر رہی ہیں
کہ جب واقعہ اولت جامع مسجد کلیر اتفاقا الہام بہت التیام ہم سب کے قلب ہے ہوا مرتبہ نزول کیفیت باطن کا طاری
اور جنتان کر حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم غلام الدین علی احمد صاحب راجہ صاحب تم اللہ سلطان
کا گوش اور زبان پر رہتا ہے دیکھتے ہیں اور آرام ہوتا ہے ورنہ دل بے قرار ہو جاتا ہے یہ بیان سنکر جناب شاہ شیخ
فرید گنجشکر بابا صاحب سہو العالمین قطب عالم غیثات ہند ارشاد فرمایا کہ یہ باعث عروج علو العزمی مرتبہ شہنشاہ
ولایت بادشاہ دو جهان مخدوم غلام الدین علی احمد صاحب راجہ صاحب سلطان اولگیا کا ہے
آج تمام حضرات اولیا از معصر صاحب خدمت ولایت ہفت اقلیم اور ہر طرح علی کیفیت باطن کو
وقت ہوا تھا واقعہ اولت جامع مسجد کلیر مرتبہ نزول کیفیت باطن کا ہو گیا ہی اور تا بہ حاضر ہو کر مزاج پر سی کر آئے
مخدوم کیسکو با عروج کیفیت باطن کا ہرگز حاصل نہ ہو گا اور ایسا ہوا تھا ایسے خلفا اپنوں کو معرفت ابدال کے

طافہ فرمایا کہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علیم اللہ ابدال نے عریضہ لایا ہوا اپنا حضرت بابا صاحب ممدوح کے پیشکش کیا اور
 ازانچہ لاکڑیہ کے ساتھ بابا صاحب موصوف نے ہزاران فرحت و انبساط لکھا کہ وہ لکھ عریضہ ملاحظہ فرمایا اور
 مع حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ ابدال سے تم سب حضرات احوال گزشتہ کلگیر مع نقشہ جامع مسجد اپنی
 مکانیتین مفصل تحریر کرو اور حیناج پرسی کو جاؤ تو وہاں احوال بھی شرح تحریر کرنا کہ بندہ یوں سب تحریر و
 احوال میر محمد دکن اولیٰ الی اخوہ اوسکے خلیفہ کے پاس جمع کیا جاوے گا اور ساری سات سو برس پہلے مخفی ہو گیا
 اور بعد کو اس اسلہ صابریہ ایک مجتہد جو اواد حضرت امام عظیم الامام حنیفہ سے ہو گا اپنی زمانہ چہتاہا میں اسکو شائع
 مشتمل کریگا پانچ بعد بیان کردہ احوال گزشتہ کلگیر علیم اللہ ابدال بعد نماز عشا وہاں روانہ ہوا اور سب حضرات
 نے نقشہ جامع مسجد کلگیر اسطرح برپائی اپنی کتابات خطاب میں تحریر فرمایا کہ بلند می مسجد کی زمین سے
 فرش نماز تک گیارہ اور اکثر شیرویان اوپر چڑھنے کی تھیں اور ایک دروازہ کلان اوپر اون
 سیر ہوئے تھے اور اس دروازہ پر ایک نشان نہایت بلند زمین لباس کٹر کیا ہوا تھا اور فرش
 مسجد میں سنگ نشیب کے مصلے اور این صلوٰۃ کے سنگ مقصود کی تحریر تھیں اور عرض فرش بیرونی
 کا سونے تیرہ گز کا تھا اور طول فرش بیرونی کا دس سو گز نو گز کا تھا اور درمیان دروازہ کلان مسجد
 تیرہ تھی اور عرض فرش بیرونی کا پچاس گز تھا اور طول فرش بیرونی چھانو گز تیرہ گز کا تھا
 اور منبر سنگ شیب قوت نماز طائی و مینا کا عرض میں سو گز اور طول میں تین گز کا تھا اور گنبد کلان
 بالا بام تین تہے چھ کس قمری و طائی مصرع مینا کا چڑھی ہوئی اور کنگو رکھوڑ و کلان بالای بام پہ چار
 ایک سو پانچ تہے چھ قمری و طائی مینا کا چڑھی ہوئی تھی اور درو دیوار اندرون مسجد پر ہی نقش و نگار سنگھا
 رنگین تھے اور ایک حوض درمیان فرش بیرونی میں طولا سات گز اور عرض چار گز کا تھا اور طرف غسل
 اور وضو در رخ و سفید اور برائے کم سوجہ داوڑ غسلی فرش بیرونی مسجد پہلو میں تین تہے اور پتہ و جگہ و
 نشان اولٹ با مسجد کا یہی مکتوب خطاب میں تحریر ہے مگر فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب
 بیامث اقلع تحریر نہیں کرتا مگر حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب
 ختم الدار و ارجح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کے شریف مسجد بہت فصل تھی کیونکہ حضرت ممدوح

محوال
 جامع مسجد
 کلگیر

گوشتہ شہزین جلوہ بخش تھے اور سب جامع وسط شہر میں واقع تھے اور تبارک کیا رہنمائی ماہ محرم ۱۰۸۵
 روز شنبہ کو بعد نماز جمعہ کے حضرت شاہ شیخ فرید کینچشک بابا صاحب مسود العالمین عالم اعیانہ
 رحمت اللہ علیہ حضرت بدر الدین صاحب سجادہ فرزند اکبر صاحب مکتوبات نقوش فریدی کو بجا خود اور بابا
 صاحب خطا اغنی حضرت مولوی بد الدین اسحاق صاحب خوش جناب بابا صاحب مکتوبات بریلان الاول
 اور حضرت شیخ نیاز احمد صاحب مکتوبات معرفت حق اور حضرت شیخ زین الدین دمشقی صاحب مکتوبات
 معروف حمید اور حضرت شیخ علی محمد شکر ریز صاحب مکتوبات وحدت سید اور حضرت شیخ علی غیاث
 شکاران صاحب مکتوبات کمال قدرت اور حضرت شیخ علی حسین بالکولی صاحب مکتوبات احوال و احادیث
 اور حضرت شیخ محمد سراج الدین صاحب مکتوبات جہاں قلب اور حضرت شیخ عارف دہنی صاحب مکتوبات
 حدود ربی اور حضرت شیخ جمال الدین عاشق کابل صاحب مکتوبات عشر و بیان وحدت اور حضرت نجم الدین مولیٰ برادر
 جناب صاحب صوفی صاحب مکتوبات قصص الوعد اور حضرت شیخ احمد عارف سبستانی صاحب مکتوبات
 قیام حدیث اور حضرت شیخ احمد زکریا سندھی صاحب مکتوبات مواحدین ساجد اور حضرت شیخ صدر الدین
 دیوانہ جنگو جو کہ کیفیت جذبہ پاکیزہ شریفین زین بانوالا کہتے ہیں اور یہ بزرگ حضرت بابا صاحب کے
 شاہک دینی سے فاضل ہو گئے تھے اور انکے مکتوبات کا نام وحدت العرش ہی۔ اور حضرت سید محمد نعیم کرمانی صاحب مکتوبات
 نظام غفران عہدی اور حضرت شیخ شہاب الدین غزنوی صاحب مکتوبات نظام متجدد احادیث اور حضرت مولانا
 احمد فصیح الدین لکھنوی صاحب مکتوبات وقایع حبیب اور حضرت شیخ حافظ عبداللہ صاحب مکتوبات نظام
 سرور وحدت اور حضرت شیخ نیاز الدین منتخب برادر شیخ بریلان غریب صاحب مکتوبات نظام قول الحبیب
 حضرت شیخ محمد یوسف صاحب مکتوبات شمشیر قربت اور حضرت بریلان الدین صوفی بالنسوی صاحب
 مکتوبات حقیقت الباعث اور حضرت محمد جمال الدین بدای صاحب مکتوبات اکبر الہی اور حضرت
 محمد شاہ نظام غور صاحب مکتوبات صرف الفواد اور حضرت مولانا محمد نعیم ملتان صاحب مکتوبات نظام
 اور حضرت مولانا علی قادر صاحب مکتوبات دہلی صاحب مکتوبات سلیمان احمد منشا پور صاحب مکتوبات
 نظام اتصال الحبیب اور حضرت شیخ حمید الدین سگانی عارف صاحب مکتوبات وحدت بازغہ اور باقی

احوال
 خلفا و حضار
 مکتوبات بابا صاحب
 مکتوبات صاحب
 مکتوبات صاحب
 مکتوبات صاحب
 مکتوبات صاحب

دیگر حضرت **حافیزین محفل** اعنی حضرت شیخ ابو محمد بن شیخ صباغ صاحب مکتوب قطب شہرۃ الغروب اور حضرت
 شیخ صدر الدین حسام بدو و صدر الدین سمرانی صاحب مکتوب قطب سبوح و الودود اور حضرت شیخ سعد الدین صاحب
 مرید حضرت شیخ نجم الدین رازی صاحب مکتوب قطب ارض الوجود اور حضرت شیخ نجیب الدین صاحب علی برغش صاحب
 مکتوب قطب افکار اور حضرت شیخ ابو الحسن بن علی محمد صاحب مکتوب قطب الطاب مقرون السبحا اور حضرت شہ
 شرف الدین عرف عمر بن فارض الحموی مصنف قصیدہ برده صاحب مکتوب قطب سیف الودود اور حضرت شہ ابو سقا
 مغربی عرف ابراہیم بن علی صاحب مکتوب قطب وفق الحق اور حضرت شیخ سیف الدین مائتوری صاحب مکتوب قطب اقبال
 انبوت اور حضرت شیخ شمس الدین عرف محمد بن علی مالک مرید شیخ ابوبکر مجاز مشرع الآثار سلسلہ بانیہ تبریزی صاحب
 مکتوب قطب عقیق الوجود اور حضرت شیخ نوال الدین بن عبد الرحمن اشقری صاحب مکتوب قطب غیور الوفا اور حضرت شیخ قطب
 صاحب مکتوب قطب فاروق الصبر اور حضرت سید علی ہمدانی مصنف اور اونیہ صاحب مکتوب قطب آراء الوجود اور حضرت
 شیخ محمود فرنگانی صاحب مکتوب قطب ابيض الوتر اور حضرت شیخ حسام الدین جناب صاحب مکتوب قطب صباغ اور حضرت
 شہ سلطان الدین صاحب مکتوب قطب محبت الحق اور حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مکتوب قطب بیاض الوتر اور
 حضرت شیخ فضل الرحمن برادر عموزاد جناب صاحب موصوف صاحب مکتوب قطب نظیر الخلیف اور حضرت خواجہ
 رکن الدین صاحب احمد صاحب مکتوب قطب امیر الوتر اور حضرت شہ ابو نعیم صاحب صدر الدین صاحب مکتوب قطب
 نوم الوجود کو واسطیہ مزاج پر حضرت **بادشاہ دو جهان** مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء برادر شرف اندوزی و عروج کفایت بالنگر و از طرف کثیر کے فرمایا کہ موجب تکرم ہے بادشاہ کے اس واسطیہ
 حشمت کی تلامذہ کو کیا اور علم اللہ ابدال جو حضرت شہ شیخ فرید گنجشک بابر احسان مسعود العالمین عالم انبیاء
 کی خدمت فیض حیات سے احوال گذشتہ کلیہ تحریر کردہ و اگر روانہ کلیہ کو ہوئے وقت نماز تہجد کے حضرت **بادشاہ**
دو جهان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہو کر کیا کہ تفر
 مدوح ایک حکمہ قیام نہیں فرمائیں علم اللہ ابدال سے آداب جائزہ احوال جناب **شہ شیخ فرید گنجشک** بابر احسان
 مسعود العالمین عالم انبیاء ہند کی مجلس اقدس کا گذارش کیا حضرت **بادشاہ دو جهان** مخدوم علامہ الدین
 علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء ارشاد فرمایا کہ علم اللہ ابدال سے عالمی حکام میں کیا کہ

فصل
در بیان
مقام
حضرت
بلو شاہ

کیفیت ہجرت عالم و جو بن عرض کر دیا کرنا اور بتاریخ بار ہویں ماہ محرم **۱۰۸۰** ہجری مرقوم اللہ شہد کند کہ
جو خصوصاً باہر چار عبادت گاہ تمام ہوا وقت نماز تہی کا تھا اس عرصہ میں مخلوق کلی کی حضرت کو دہو تہی تہی
کہ گشتی شخص اس قدر عرصہ تک حضرت موصو کو کہیں نہیں پایا جب حضرت بلو شاہ دو جہان مخدوم علی الدین
علی احمد صابر صاحب تمام الدار و روح سلطان الاولیاء کی کیفیت باطن نے حالت عبد خاصہ بنجا و زفر یا با و
حضرت مخدوم مکان مسی کلادی پر تشریف لا اور جن جگہ فرما مقدس حضرت موصو کا ہی یہ جگہ اول روز
پہنچا طرفین با شریک کھڑی ہو علیم الدین بدل دست پست مبارک کھا حضرت اس عرصہ میں درخت گولر اور
ایک فاختہ شیانہ دار درخت کہ لیسے کہ وہ درخت گولر بھی بارگاہ عرش پناہ میں موجود ہے اور ایک فاختہ
زمین کے بجائی اقا حضرت موصو سے سات قدم غریب کو اور شترہ قدم شرق کو اور اربعہ قدم شمال کو
اور اربعہ قدم جنوب کو تھی اور ایک طلحہ حسینید نام الدین صاحب جو اولاد حضرت غوث پاک قطب عالم ہے اور مرید
حضرت خواجہ شریف اربعہ مقام فتح کلیر شہید ہو کر دفن ہوئی واسطے محفوظ رہی کی آتش قہر سے سایل ہو حضرت بلو
دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صابر صاحب تمام الدار و روح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ تم
چاروں آتش قہر سے محفوظ رہو گے یہ وعدہ فرما کر حضرت موصو نے رو قبلا اور پشت طرف شرق کے فرمایا ہو
قریب درخت گولر کے آکر اقامت فرمائی اور علیم الدین بدل درخت گولر سے سینہ لگا کر اور حضرت مخدوم کی موندہ کر کے
کہہ رہی ہو گئے حضرت بلو شاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صابر صاحب تمام الدار و روح
سلطان الاولیاء نے درخت گولر سے پشت مبارک لگا کر دست چپے والی درخت گولر کی کھڑکی اور دست
راست کی انگشت شہادت مٹھی بند کر کے علم کر لی اور ہاتھ برابر طلب کے لاکر گاہ جانب آسمان کے فرمائی
تہوڑی عرصہ تک یہ طرح کہہ ہوئی اتفریق میں عجیب کیفیت تمام و کمال غالب ہو گئی ایک بیگ اختیار فرما
ہاتھ بچہ کو آگئے اور گاہ مبارک جانب آسمان انگہیں بند ہو کر علیحدہ ہو کر اسی حال میں حضرت بلو شاہ دو
مخدوم علامہ الدین علی احمد صابر صاحب تمام الدار و روح سلطان الاولیاء درخت گولر سے جانب غریب تشریف
لیگئے اور جا اقامت پر کہ جہاں مزار مقدس ہے جا کر کھڑی ہو تہوڑی دیر ٹہر کر انگہیں کھولیں جو یہیں گاہ قہر
زمین پر پڑی جائی اقامت ساتھ قدم کے فاصلہ پر آتش قہر کی اندرون زمین سے نکلی اور قطعات زمین

درخت کو لہو ریختہ نہ کورہ کو چہوڑ کر چار طرف ہر ایک شے کو جلاتی ہوئی بہت جلد حد بارہ کوس پر پہنچ گئی
 اور پھر آسمان پر شعلے آتش قہر کے جلنے لگے کچھ مشتعل ہوئے آتش قہر کے ایک تخت تمام مخلوق کو کلید و کل مٹاتا ہوا تھا
 اور درخت وغیرہ جھک کر خاکستر ہو گئے فرصت ایک دم لینے کی کسی کو نہ ملی اور حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم
 علاء الدین علی احمد صابر صبا ختم اللہ ارواح سلطان الاولیاء اوسیطرح رو قبیلہ پس پشت ہمتی ہوئی پائنت
 گور کے تشریف لے آئی اور بدستور موصی بالاکہڑی ہو کر گاہ جانب سماں فرمائی اور چار سانس لینے کے بعد پھر
 اوسیطرح جا اقامت پر تشریف لیگے اور نگاہ قہر نمود زمین پر ڈالی اوسیطرح آگ زمین کھل کر با محفوظہ کو چہوڑ کر
 حد بارہ کوس میں جلاتی ہوئی چلی گئی اور پھر شعلے آسمان کو جانے لگے اور حضرت حمزہ روح اوسیطرح
 درخت گور کے اکہڑی ہوئے علی بن ابی القیاس شبانہ روز زمین چہہ ہزار مرتبہ بفاصلہ چار چار سانس کے
 اوسیطرح آگ قہر کی زمین کھلتی تھی اور بارہ کوس کی حد میں چہا طرف زمین جلاتی تھی اور شعلے آسمان بلند
 ہوتے تھے اوسیطرح چہا روز کا کل بلا کم و بیش یہی حال رہا اور بتایا کہ پندرہویں ماہ محرم ۸۵۷ھ ہجری مکیہ کو حد
 روز پیمار وقت نماز عصر حضرت خلفا جناب بابا صبا موصو و حاضر محفل حضرت شاہ فرید گنجشکر بابا صاحب
 مسعود العالی قلی طبع الم غیاث منہذ کفر حد بارہ کوس زمین سوختہ آہو پئے جب حضرت موصو الصدر نے
 زمین حد بارہ کوس کو مثل تنور کے گرم پایا اور کسی کو پاؤں رکھنے کی تاب آئی سب حضرات حمزہ صدر بموجب ہدایت
 حضرت شاہ فرید الدین گنجشکر بابا صاحب مسعود العالی قلی طبع الم غیاث منہذ کفر نام حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم علاء الدین
 علی احمد صابر صبا ختم اللہ ارواح سلطان الاولیاء کا باوا زبلاں پڑھنے لگے تہوڑی عرصہ میں اوں حضرات کا قلب اٹھایا
 کہ تم سب لوگ جانب شرق کو نہہ کر کے یہاں آؤ سب حضرات بموجب لقاوا الہام باطن کے مونہہ طرف مشرق
 کر کے زمین سوختہ حد بارہ کوس میں پاؤں رکھا مجھ و پاؤں رکھنے کے سب حضرات کے پیروں پر آبلے پڑے گئے
 اور سب حضرات الغیاث الغیاث پکارنے لگے اس عرصہ میں علیم اللہ ابال یاس حضرات موصو الصدر کے
 آہو پئے اور کہنے لگے کہ تمہی پاؤں جانب شمال کے رکھا تھا اسباق آتش قہر نے جلایا اب تم سب حضرات میرے ساتھ
 اور انکے ہمین کر لو اور نام حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم علاء الدین علی احمد صابر صبا ختم اللہ ارواح
 سلطان الاولیاء کا تلاوت کرتے رہو چنانچہ عرصہ میں سب حضرات قریب نماز مغرب کے

زیرِ تخت گورِ پرست حضرت موصوف کے پہونچے دیکھا کہ چہرہ مبارک حضرت **ممدوح** کا جانب آسمان کے ہے
 ایک ساعت کامل نگاہ آسمان پر رہی بعد ایک کھٹکے بدستور مرقومہ بالا جا اقامت پر پہونچے نگاہ تہر آوہ زمین پر والی
 سو اجاتے محفوظ اور سب زمین مثل شمع کے روشن ہو کر جلتی ہوئی حد بارہ کوس پر جا پہونچی اور شعلے
 آسمان پر جلنے لگے اور آواز مثل گرجنی رعد کے بلند ہوا حضرت **بادشاہ و جہانگیر علی احمد**
 صاحبِ خاتم اللہ الارواح سلطان الاولیاء بدستور مسطورہ بالا متصل دخت گور کے تشریف لے گئے
 اور ارشاد فرمایا **ہو یا من ہو یا من لیس لہو الا ہو** اور پھر فرمایا **لا لا لا** اور سوت
 علیم اللہ ابدال نے پرستِ مبارک سے عالمِ جوب میں عرض کی کہ سب حضرات خلفا اور حاضرین مجلس اقدس
 شاہ شیعہ فریاد گنجشکریہ **بابا صاحب** معود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے حضور انور کی مزاج پر تھی
 حاضر ہوئے ہیں **حضرت ممدوح** نے باور زبند فرمایا **الحمد لله** اور پھر فرمایا **لا لا لا**
 اور نظر مبارک جانب آسمان کے فرمائی یہ کلمات شکر عالم اللہ ابدال نے سب حضرات کی خدمت میں گزارش کیا کہ ابدال
 سے تشریف لے چکے ہیں آج بارہ کوس پر پہونچا دن اور سب حضرات شرفیافتہ عروج کیفیت باطن کو
 اپنی معجزہ اور کرامتیں مبارک سے بطور مرقومہ بالا روانہ ہوا اور غرض کہ کسائی ہند بارہ کوس پر پہونچا کراچی گئے
 اور وہاں سے حضرت شریف ہونڈہ سے فوراً فاصلہ پر پھر گئے نماز عشا سے فارغ ہو کر باہر گر حصول شرف پایہ
 عروج کیفیت باطن کے فحیرت و انبساط میں شکرانہ ادا کرتے ہوئے روانہ ہو چاہتی تھے دیکھا کہ ابدال جانب ملک طوسی
 آگیا اور اودھ کی جہاز بہت سارے جن اقسام اقسام کا کہنا نہ ہو سکتا ہیں ابدال نے ان سب حضرات کی محبت
 میں گزارش کیا کہ آج شریف بھائی میرزا آغہ فرمائی جب ابدال موصوف سب حضرات ملاقی ہوئے دربار
 کیا کہ ابدال حضرت بادشاہ و جہانگیر علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کے جو کچھ ملاحظہ کر آئی ہیں بیان کیجئے اور علیم اللہ ابدال کی خیریت سے بھی مسرور فرمائی
 حضرت موصوف نے ابدال کیان کیا بھی دیکھا احوال ابدال ممدوح نے سب حضرات کو طرح طرح کا کہنا
 کیا کہ گزارش کیا کہ شاہ شیعہ فریاد گنجشکریہ **بابا صاحب** معود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی محبت فیض
 میں حاضر ہوئے ہیں کہ دیکھا کہ جمال الدین ابدال نے تشریف عرض کی ہیں اور گزارش کیا ہے کہ میں آج سے

مع یاقین انظر اجنه کے جنکے نام یہ ہیں اسماء اجنه ۱ فرقون ۲ قردون ۳ مزیون
 ۴ وضعون ۵ طقون ۶ ضحارون ۷ باعرون ۸ قطون ۹ جندون ۱۰ شلغون
 ۱۱ فقمون ۱۲ غاوردون ۱۳ اظفون ۱۴ ابرشاغ ۱۵ امداید ۱۶ اطعمات ۱۷ اظعماشی
 ۱۸ اعوق ۱۹ اشغدی ۲۰ راغی ۲۱ اعظوی ۲۲ انشو عو ۲۳ درقو ۲۴ سعقد و
 ۲۵ موقش ۲۶ فروجش ۲۷ صغرش ۲۸ بطغاش ۲۹ خرضع ۳۰ بد عودا
 ۳۱ نظرون ۳۲ فقبون ۳۳ مومق ۳۴ قعوا ۳۵ اذ ۳۶ با عودا ۳۷ مواء
 ۳۸ جغفود ۳۹ خنقو ۴۰ دغوظ ۴۱ قشغومہ ۴۲ صمون ۴۳
 معمان ۴۴ ناضرجون ۴۵ انغقون ۴۶ اظورش ۴۷ قاطش ۴۸ میاخع
 ۴۹ عرضع ۵۰ سغجاج ۵۱ عومش ۵۲ کغون ۵۳ لغوش ۵۴ سوغظ
 ۵۵ بد ریغوش ۵۶ مغوش ۵۷ موبغیام ۵۸ غغوش
 ۵۹ فرجش ۶۰ جوسش ۶۱ فاقون ۶۲ قفروغ
 ۶۳ نرت ۶۴ سراع ۶۵ انموش ۶۶ جبرقون
 ۶۷ اغش ۶۸ قومویط ۶۹ سنجون ۷۰ مضاجش
 ۷۱ طغوش ۷۲ طماع ۷۳ دغفورش ۷۴ لغاش
 ۷۵ معرفش ۷۶ لغوش ۷۷ قمراش ۷۸ رقیمش
 ۷۹ بجاعش ۸۰ برنجع ۸۱ لغوش ۸۲ ودعوش
 ۸۳ زورعش ۸۴ تغوش ۸۵ جمش ۸۶ جموغ
 ۸۷ فعلق اوج ۸۸ فتاجش ۸۹ عواقظ ۹۰ قنبورش
 ۹۱ ثبورعشی ۹۲ جرفوش ۹۳ سقاش ۹۴ عاروت
 ۹۵ عقاجش ۹۶ جمعوش ۹۷ فصغومہ ۹۸ عنیدماق
 ۹۹ فقعارض ۱۰۰ بالغدم ۱۰۱ حفرفش حضرت شاہ

عبدالرشید صاحب شمالی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب علوی صاحب کیفیت ولایت روح جذبہ کے حکم سے واسطے
خدا شگزاری حضرت جہانگیر مقرر ہوا ہوں جو صاحب حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ
علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کی مزاج پرسی کو تشریف لاویں گے میں اور نکی خدمت
بجالات کا اور کہا نا کہ لایا کرونگا حضور ہی میرے حال کے مددگار رہیں کہ آتش قہر سے مع جنات محفوظ
رہوں سب حضرات مخدوم الصمدی ارشاد فرمایا کہ تم نام حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ
علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کا تلاوت کرتے رہو۔ جمال الدین ابدال نے عرض کیا کہ بغیر جانت
نام مبارک کس طرح تلاوت کر سکتا ہوں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علیم اللہ ابدال ہی اس مجمع میں آچو اور جمال الدین
ابدال ملاتی ہو کر کہنے لگے کہ حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء ارشاد فرمایا کہ تم اور تمہاری ساتھیہ جن ہمارا نام تلاوت کریں کیسکو آتش قہر تکلیف
نہیں لگی اور اپنی ہمراہی جنات کو ممانعت کر دو کہ نادانستہ زمین سوختہ حدیابہ کو سوتی م نہ کہیں کہ
سوختہ نہو جائیں یہ کہم سنا کر علیم اللہ ابدال واپس گئے اور یہ سب حضرات جمال الدین ابدال سے
رضعت ہو کر پاک پٹن شریف کو روانہ ہو گئے اشعار ابدال مولف

جسمیں تھی وہ مردمان پر عذاب
جس میں پھنستے تھے مصلے دس نرا
یہ خبر ہو چکی بہند و سندھ چین
زلزلہ ہو پچال کا چیلنے لگا
خاک کلیہ مشل تانبہ ہو گئی
فاختہ گولہ زمینوں نے پناہ
دیکھتے تھے شاہ عالم کا جلال
اس وظیفہ سے بچے سے لاکلام
خدمت صابرین آئی بہر دید

ہی روایت یہ کہ وہ مسی خراب
استقدر تھے وہ بانداز شمار
جسگہری وہ ہو گئی زیر زمین
شہر نارقہر سے جلنے لگا
چند فرسخ آگ بالا ہو گئی
اوسگہری مخدوم مانگی پناہ
نارقہری سے بچے چارون بجال
حضرت مخدوم کا پڑھتی تھے نام
سالکان پاک معصومین

حضرت مخدوم

حضرت مخدوم

حضرت مخدوم

مخدوم

مخدوم

جب وہ آئی حد بارہ کوس پر
 ہو گئے مخیران اوس آتش سب
 یہ لگے کہنے کہ ای شاہ زمان
 کس طرح ہم آپ کی جانب کو آئیں
 آئی ہیں با حکم بابا جیو شتاب
 حکم جو فرمائی لائیں بجا
 بعد میری غیب سے آئی صدا
 جس گہری حضرت کی جانب جاؤ
 مان اگر دیدار حضرت کا ہی شوق
 شرق کی جانب کج پیر اپنا رکھو
 سنکے یہ آواز غیبی ایک ایک
 جانب حضرت کیا سب کے خرام
 تہا جو خدمت میں وہ ابدالی بجا
 جب ہو نزدیک حضرت شاہ کے
 دیکھتی ہی صورت شانِ جلال
 آتش قہری بڑھتی تھی وہاں
 اکثری محذورم کا تہا یہ کلام
 گاہ حق حق گاہ ہو ورتنا
 گاہ در سرمستی حالِ بلال
 گاہ لا لا لا و لا لا کی صدا
 گاہ تھی سیاح دریائی شہو

تہا جو خدمت میں وہ ابدالی بجا

گاہ حق حق گاہ ہو ورتنا

تہم گئے دہشت سے سر پرمانہ
 نام پڑھتی تھی بوضع خوش ادب
 ای امیر کون ای شاہ جہان
 کونسی صورت ہم پاؤں بڑھیں
 از برا پرستش حالِ جناب
 جائیں واپس یا کھڑے رہیں
 یہ صدا یہ بانگ یہ خوشتر ندا
 آتش قہری سب جل جاؤ گے
 پائی بوس شاہ کا رکھتی ہو ذوق
 اسمِ عظم شاہ کا ہر دم پڑھو
 بر طریقِ عجز بر انداز نیک
 تہر تہرائے کا پنتے باعجب تمام
 لے گیا ہمراہ با صبر افتخار
 اوس شہ را ز خدا آگاہ کے
 ہو گئی تصویرش بے قیل و قال
 تیغِ مخدومی جھمکتی تھی وہاں
 ہو ویا من ہو ویا ہو ہوام
 گاہ یا من او وا او ورتنا
 لا الہ لا الہ حسب حال
 تھی جناب شاہ کی سیف صدا
 گاہ تھے سیاح بی رانی وجود

تہا جو خدمت میں وہ ابدالی بجا

گاہ حق حق گاہ ہو ورتنا

گاہ تھے سیاح بی رانی وجود

غنی

حضرت

میر

کہہ ہویت کی سر امین امی حسن
میر علیہ السلام نے فرصت کو یا
پاس سے حضرت فرید الدین نے
واسطے پس شش مزاج پاک کے
اؤ کو بیچاے فرید پاک نے
شاہ فی احمد لہ کہد یا
الغرض یہ سب پس از دیدار شاہ
جبکہ پونچھ حد بارہ کوس پر
ایک ابدال از ریاست گاہ طوس
کوفت جنات سے آیا وہاں
پہ جمال الدین نے پونچھ سوال
خود متی بندہ علیم اللہ جو ہوتا
سب لگے کہنے کہ ان پڑھتا ہی نام
ہم سب کو اوسنے با ادب نام
گرنہ پڑھتے نام حضرت ہم فریق
حال حضرت دیکھ حیران ہوئے
جب اجازت دی علیم اللہ نے
وہ جمال الدین ابدالی بکار
نام حضرت کا وظیفہ خوان ہوا
فرد فرود جن ہی پڑھتے تے وہ نام
خدمت بابا امین جب پونچھے تمام

میر علیہ السلام البقا میں امی حسن
خوف سے ڈر سے اشارہ کیا
آئی میں خدمت میں شاہ وین
بادشاہ ہفت ارض و ہفت افلاک کے
حضرت بابا امین پاک نے
اور پیر لا لا و حق حق کو پڑا
آتش قہار سے پاکر مہا ہ
وہ گروہ عارفان باخبر
سرگروہ جنیان طوس و روس
اؤ خدمت وہ بجایا بجان
کہد و مجہ سے اوس شہ عالی کا
آتش قہار سہی وہ ہی بچا
پیٹھ کے پیچے اوسی بخشا مقام
اسم حضرت سے بچایا لا کلام
نار سے بے شبہ ہو جاتی حرق
ہیبت حضرت سے ہم بجان ہوئے
اوس خدمت کا حق آگاہ نے
وہ گروہ جنیہ کا فوجدار
صاحب کیفیت عرفان ہوا
سرگڑی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام
گنجشکر کو کیا سب سلامت

غنی

حضرت

میر

میر

میر

| | | | |
|---------------------------|--|--|---------------------------|
| <p>میرزا محمد علی شاہ</p> | <p>میرزا محمد علی شاہ ابن ہوا محل ہمدان و شہ کا دید ہتی تجلی بخش بر وضع کمال وہ جھلکتی تیغ آتش بار قہر ہم رہی محفوظ اوس دربار میں خدمت بہمان نوازی میں تیار حضرت صاحب کا خدمت گار ہے اوس خدا آگاہ شاہنشاہ کا کب اوسے چہرہ کی آفات زمین</p> | <p>کنجشکمر نے کیا ست سوال آپ نے باعث سے ای بابا فرید حضرت مخدوم کے شانِ جلال ہر طرف روشن ہوئی وہ نار قہر اوس بڑھکتی آتش قہار میں ایک جمال الدین ابدالی بکار گرم خدمت صابری دربار ہے نام پڑھتا ہے وہ ہر دم شاہ کا نام حضرت کا پڑھتا ہے جو حسن</p> | <p>میرزا محمد علی شاہ</p> |
|---------------------------|--|--|---------------------------|

احوال خلفا اور خاضین مجد جناب بابا صاحب کا حضرت مخدوم صاحب
سے بمقام کلیہ شریف شرفیاب ملازمت ہو کر حضرت بابا صاحب کی خدمت
میں آنیکا اور پیشین خبری مندرجہ مکتوبات نطاب کمر بت الوحده اور
احدیت المعارف سے مطلع ہونے کا

حضرت سید نظام الدین بالوئی اپنی مکتوب نطاب قضا طلیع الودعہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ اکیسویں
ماہ محرم ۱۲۸۶ ہجری روز شنبہ وقت نماز ظہر کے کل حضرات موصوفہ بالا شرفیاب حصول کفایت عرف
باطن ہو کر چہ روز کے بعد حضرت شاہ شیخ فرید کنجشکریا بابا صاحب مسعود عالم الدین
قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے قدمنوس ہو کر احوال معائنہ کیا ہو اگر آپ کیا
حضرت بابا صاحب مخدوم کے مسکرو رکعت نماز شکرنا و افراتی اور آنحضرت ﷺ فرما کر
شہر باریا کا دعائی ملاوٹ کیا اور سب حضرات بتا کیا ارشاد فرمایا کہ احوال دیدہ و شنیدہ و معانیہ کیا ہو آپ کی
مکتوب نطاب میں قلمبند کر لو جب مخدوم میرزا کے کو تہیہ سلوک کا حاصل ہو گا یہ سب احوال مندرجہ
مکتوبات نطاب اوسکے خلیفہ کے سپرد کیا جائیگا اور ساڑی سات سویر تک یہ مکتوبات لکھیں

شخصی پوشیدہ ہو گیا اور بعد انقضای مدت مذکور ہوا کہ اس سلسلہ کا ایک مجدد وقت اپنی کیفیت شروع
 باطن میں جو اولاد امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اس حوالہ مخفی کو حکم الہام باطن ظاہر
 کرے گا یہ سب حضرات اسی خلفا و جیسا محمد جناب بابا صاحب نے حضرت بابا صاحب عنہ فرمایا کہ حضرت زکریا
 علیہ السلام سے قبل کسی نازل ہو گیا کہ سبقت حضرت بابا صاحب موصوفے سنکر چہتے فرمایا کہ نظام الدین بابا
 صاحب کے لئے کو کتبہ مثالی حدیث الہیہ تصنیف ہوئے خواجہ معین الدین حسن خجندیہ جیسی اجیری
 شہر سلاو میں تھے ان حضرات نے علیہ اور کتبہ خطاب کر رہے تھے الوحیدہ تصنیف حضرت قطب بانی
 حضرت اسماعیل بن شیخ علی بن ابو محمد سب علیہ السلام فی محبوب بانی کریم الطریق سنی سینی
 میں اس قدر علیہ معائنہ کرادے کہ یہ حضرات اس پیش خبر کو دیکھ کر شکیں حاصل کرین اور اس بیان عجیب کو بھی
 اپنی اپنی کتابت خطاب میں قلمبند کر لیں چنانچہ محبوب ہدایت حضرت بابا صاحب کے مینی اول کتبہ خطاب
 کر رہے الوحیدہ معائنہ کر لیا جس میں حضرت قطب بانی تھوٹ احمد بن شیخ محی الدین ابو محمد سب علیہ السلام فی محبوب
 سب بانی کریم الطریق سنی سینی رحمۃ اللہ علیہ یہ پیش خبری تحریر فرمائی تھی کہ محمد دوم علی
 صاحب کا بہن میں قریب ۹۲ھ ہجری ظہور ہوگا اور پرورش پا کر طریق چشتیہ میں خلافت
 حاصل کرے کہ بت پرستوں کے شہر میں قائم ہو جائیگا اور اس کے قہر سے وہ ساری زمین جلا کر خاک سیاہ
 ہو جائیگی اور پھر انتقال کے بعد قریب ۹۰ھ ہجری اس کا جسم دو تہر وں کے درمیان میں قائم ہو جائیگا
 صاحب انصاف قاری حرز رضوی قیومی روحی ایک عجز ہوگا اور حضرت عزیر علیہ السلام معجزہ بدل میں یہ کہرت
 عزیزی شمار کیا جائیگی جس کے بارہ میں حضرت سردار انبیا شہنشاہ دو سر اصل الد علیہ وآلہ و اسماہ وسلم
 فرمائیے میں (اس فرمان عالی کو حضرت بندگی عبد القدوس گنگوہی قطب عالم سنگام دہلیہ حضرت مخدوم صاحب
 بالتفصیل ظاہر کریں گے) اور مخدوم علی احمد صاحب کا دہلیہ قریب ۹۰ھ ہجری کے ایک علو العزم والتمیز
 مجدد زمانہ خانہ اوز صاحب یہ چشتیہ کے دست حق پرست سے جو اولاد میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ
 سراج امت سے ہوگا اصل میں آئیگا اور حال مخدوم علی احمد صاحب کا چاروی زمانہ عرصہ بعد یونسو بریں کے بعد
 کیفیت ظہور ہو جائیگی میں ایک مجدد وقت اوسی سلسلہ صاحب کے کہ وہ بھی اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ

احوال
 پیشینہ حضرت
 محمد صاحب
 سب علیہ السلام
 حضرت بابا صاحب
 علیہ السلام

سراج امت ہوگا اس بارز مخفی کو افشا کر یگا اور وہ زیادہ قریب جنت امام مہدی علیہ السلام کے ہونے والا اور اس کے
 بارز مخفی کے افشا کر کے کونیت ظہور باطن میں سبب یہ ہوگا کہ منکروں کی ظاہر باطن سے سرکوبی ہو اور اسلام
 ترقی باطن میں کھلے ہفت اقلیم میں ظہور میں آویں گی اور **شکستہ** جبری بعد از **شکستہ** جبر سے یہ ہم
 بطور مرقبہ ظہور میں آویں گے اور عارف صاحب مجاز مرفوع الاجاز طو العزم والمرتبہ کو اسکا علم آثار ہیکا اور سوا
 او سیک اور متقل بین او سیک کے کوئی اسکا علم نہ ہوگا اور اقطاب اور اغیاث تمام روی زمین کے آغاز **شکستہ**
 میں مشترک قہر اور رحم کے ہونگی اور روی زمین پر ابدال ترو بہت کم کریں گے اور تمام عالم کے دنیا داروں کو
 نقیب اور نجیب اور اختیار بد دعا کریں گے اور دنیا داروں کے ایمان سلب ہو جاوینگے مگر وہ دنیا دار جو
 عارف مرفوع واسطہ کہتے ہوں گے اور شغل فوری میں شبانہ روز باجارت شیخ کامل مصروف ہونگی سلب یات
 ایمن محفوظ کریں گے اور او سیک حکومت سناہ عطار و میرج سے ہوا کریگی کہ وہ ستار متعلق غوث قہری اور رحم
 مشتری قطب کے ہی اور قریب **شکستہ** جبری کے وسط میں خمسہ کثرت سے ظہور پڑی اور بعض ہی بکثرت ہو او
 گناہ کبیرہ بہت اور صغیرہ کم ظہور میں آویں اور اس زمانہ کے عارف صاحب جزی ہی کذب گوئی میں بکثرت مشغول ہیں
 اور شالین رنوں کی ضعیف و ضعیف ہونگی اور شیخ وقت او کے او کو ہرگز ہرگز نہیں سمجھیں گے ان کے مرفوع الاجاز
 رو برو عین غیر جو مثال ظاہر کریں گے اور وہ از روی قوت باطن او سکو سمجھیں گے اور جو اب تک یکنیز دیکھا اور قہری
 مرفوع کی نوبت یہاں تک ہوگی کہ جو فیصل مبارک حضرت خضر صلوٰۃ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ و اہل بیت علیہم السلام
 کریں گے بعد حضرت سلطان المشائخ نظام الدین بایونی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب لطلب حدیث المعارف تصنیف حضرت
 معجل الدین حسن بصری شہنشاہ ہند الولی شفاعت رحمۃ اللہ علیہ جائے کر یا جس میں حضرت خواجہ
 غریب نواز موصوف ترقیم فرمائیں کہ کمال احمہ بغدادی اجل در جہدوم میری خدمت میں معین تبارخ ستر ہویں ماہ محرم
 ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز اوستی چھوڑ کر خبر دی کہ میں آج جانب شمال اوپر خدمت کیا تھا اتنا راہ میں نہایت عظیم الشان
 بت خانہ دیکھنے میں آیا کہ تمام ہندوستان میں ایسا بتخانہ نہ ہوگا اور اوسمیں چاندی سے لکے بت مرصع جو اہل بکثرت
 ہر آن کفر کی نہایت شدت اور تہمتی ہزار ناقوس پھونکے جاتے ہیں اور مسلمانوں کو مانع نہیں امیدوار ہو کہ وہ مانع
 کفر و کجبادی اور کفر قتل کیے جاویں حضرت خواجہ غفر نواز رحمۃ اللہ علیہ زفام فرماتی ہیں کہ یہی ابدال موصوف

مستحکم
 حضرت خواجہ غفر نواز
 رحمۃ اللہ علیہ

یہ خبر سنکر سو وقت ایک شام بدلت ترویج اسلام سلطان قطب الدین غلام سلطان شہاب الدین غوری دہلی کو
 بہت سی سلام الدین مرید اپنی کو جہڑی نظام محمد ابدال کے دہلی کو روانہ کیا سید موصوف مع ابدال کو واسطہ عظم
 روتی دت کرنے ہوئی تباریخ **اونیسویں** **۴۰۲** **۱۹** **۱۰** **۱۱** **۱۲** **۱۳** **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**
 میں پہنچ بادشاہ اولیٰ نے تعظیم پیش آیا اور میرے خط کو دست بستہ کہے ہو کر سنا اور تین تین کی شکرہ بنی بجا بنام میرزا
 ادا کیے اور اوقیت تعمیل حکم میں مصروف ہو گیا اور قیام الدین عرف ذموا صوبہ شامی کو طلب کر کے حکم دیا کہ دو دستہ سوار احرار
 اوتھین دستہ پیدا کر دو چار دستہ شتر سوار زبور کون کے ہمراہ بجا کر کفار اور بت پرستوں کو جہنم واصل کرو اور بت خانہ کی جگہ
 اوسے بنا چار جامع مسجد بنایم جو جاوید چاندی کے بتوں کے آقبائے وضو کیواسطے تیار ہو جائیں اور کو فاضل عربی بار دہی
 مقرر کیا جاوے اور تھو تھو علامہ مع برودار گئی بیک صحاف کیا تم جاوے دان اسلام قائم کرو اور بفر فیروزی مملو اطلاع دو
 یہ حکم سلطان سنکر قیام الدین عرف ذموا صوبہ شامی دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ جہان پناہ سپاہی کا کشتا بہ کون سا
 سردار مقرر کیا جاوے بادشاہ کی کہ اس سید امام الدین کو جو سید شہاب الدین بن حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب
 حاضر دہلی دوم حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور یہ حضرت خواجہ معین الدین حسن خیر حشتی جی امیر شہنشاہ
 شفاعت تار کے ہیں ان کو سپاہی مقرر کر دینا چاہیے حسب حکم بادشاہ موصوف سید امام الدین صاحب مدوح مع افواج ہو
 ملکیہ کو روانہ ہو کر بادشاہ کی کمال عقیدت ایک عرضی بمضمون روانگی فوج مع قاضی کیفیت متعلقہ اوسکے فقیر کو سال
 او بہن اس احوال کو سنکر نہایت خوش ہوا اور شکر حق سبحانہ ادا کیا اور ہر حصہ دس روز میں بروز شنبہ غار نظر کے
 قریب فوج سلطان کے دو ٹکڑے ہو کر کسبیر سے قریب تہا ہو چکر سامان جنگ سے اپنے تئیں آراستہ کیا دوسرے
 دن بروز شنبہ وقت عصر بعد نماز کے افواج شامی شہر پر حملہ کیا داخل شہر ہو کر حصہ اٹھائی اور اسلام قبول کیا اوسے
 امر دہی اور حصہ اسلام سے منحرف ہو کر مقابل کیا اوس کو تہ تیغ بیدر لے گیا باچہ و زمرہ کو جہاں قتال گرم رہا اسے بھی کھڑک
 کفار قتل ہو کر اکثر بچے جو قریب ہزار ہو گئے اور ایک لاکھ دو ہزار مرد و زن و بچہ شرف باسلام ہو کر محفوظ و امن
 رہے اور باطمینان عام ان کو بود و باش کی اجازت دی گئی اور اوس عظیم الشان تختیانہ پر قبضہ کر کے اوسکی عمارتوں کو توڑ کر
 صاف چار دیواری قائم رکھی اور فرشتہ گ ریشک کو پلٹ کر جامع مسجد قرار دیا اور بت ساخرانہ کفار غازیان اسلام کے
 قبضہ فہرستیں آیا اور ہر گام میں دو فرج ایک سردار منسوی نام سورج پرست جو ایک بلند برج میں پوشیدہ تھا اوس

ظالم خود خوار لے حضرت سید امام الدین صاحب سہ سالہ لشکر سلطانی کے ایک تیرا سناناں کر مارا کہ وہ اذکے قلب بر لگا
 نیز کہانی ہی آپ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہہ کر گھوڑے سے گر گئے اور وہیں جام شہادت نوش کیا ذموا صوبہ مذکور نے یہ واقعہ
 دیکھ کر اوس کا فر کو گرفتار کر کے اپنی تلہ سے قتل کیا اور حضرت موصو کے یکسک شہادت پر کہاں تہاسف ہوا اور اوس
 برج میں لگو دفن کر کے مقبرہ بنوا دیا جو اب تک موجود ان تمام واقعات بالتفصیل ذموا صوبہ بزرگوار سلطان قطب الدین علی
 دہلی کو مطلع کیا اور نیز تحریر کیا کہ یہاں کفرستان تھا اب لے اسلام قائم کیا تعلیم و تلقین دین کی واسطے چند علماء کی ضرورت
 ہے سلطان قطب الدین دہلی نے بغور ملاحظہ عرضداشت علمائے اجل دہلی سے مولوی نظام خاں خجندیہ
 اور مولوی لہار شفیق رومی - اور مولوی فرخندہ بینی عربی - اور مولوی محمد اسحاق شامی - اور مولوی نیاز الدین کریم لہری
 اور قاضی احمد درانی - اور قاضی بہادر علی ترکستانی - اور قاضی یحییٰ محمد بلخی - اور قاضی محمد احمد اصفہانی اور
 قاضی بشیر الدین بخاری - اور قاضی تبرک کوفی - اور شیخ محمد کبیر سندی - اور شاہ برہان احمد سیوٹی
 اور شاہ سبحان فوقانی - اور شاہ کریم احمد بغدادی - اور مرزا ادیبک مغل - اور مرزا مختار محمد مغل - اور مرزا
 محمد نعیم مغل - اور مرزا سلیمان احمد مغل - انہیں فاضلوں کو ذموا رئیس کلیر کے پاس بھیجا اور وہی عرضداشت مجلس
 اسما علماء سلطان اس فقیر کے ملاحظہ کو ارسال کی فقیر فتح اسلام کو سن کر خوش ہوا لیکن سید امام الدین کے
 شہید ہو پر مرتبہ اعتبارات میں کہ وہ میرا مریدا اور اولاد اخی کرم حضرت غوث پاک قطب عالم سے تھا اور پہلے
 گرامچہ رضامولا از ہمہ اولیٰ حضرت خواجہ غریب نواز موصوف اپنے مکتوب خطاب استہ العارمین ترقیم فرماتی ہیں کہ جو
 کلیر سے ہو نیکی احوال فقیر مطلع ہوا اویوقت یہ بیان اپنے مکتوب خطاب میں قلمبند کر لیا اور قطب الدین کو بھیجا
 کہ تم ہی حال کو اپنی کتاب طبعی میں مندرج کر لو مجھ کو میری ہدایت کے قطب الدین نے اس حال کو تحریر کر لیا
 پر فقیر کو احوال پیش خبری مخدوم علی احمد صاحب مندرجہ بالا رقمہ حضرت غوث پاک قطب عالم یاد آیا
 اویوقت فقیر نے مکتوب خطاب کربت الوجدت تصنیف حضرت غوث پاک قطب عالم ۷۷ طلب کر کے خود ہی معائنہ کیا اور
قطب الدین بابا سے کہا کہ پیش خبری مخدوم علی احمد صاحب کو تم ہی اپنے مکتوب خطاب میں تحریر کر لے مطلع رہو کہ
 وہ مخدوم تھا بار طرہ میں ہو گا جسکی پیش خبری میں ایک دفتر عظیم قلمبند ہے حضرت قطب عالم خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب خطاب کربت الوجدت میں تطہیر فرماتے ہیں کہ احوال

۷۷
 مکتوب میں
 جو امام صاحب
 نے فرمایا ہے
 اور کاتب
 بیان میں
 جو حضرت خواجہ
 غیب نواز
 رحمۃ اللہ علیہ
 مکتوب میں
 قلمبند ہے
 اس کے علاوہ
 اس کے مکتوب
 سر فرمایا ہے
 انوار میں
 جامع اعتبار
 نہیں

اور وہ بہن واضح رای بادشاہ عالیجاہ ہو کہ واقعہ سنہ ۱۰۳۳ مطابق سنہ ۱۵۲۱ عیسوی میں
 کہ میپال سکوا آباد کیا اور نام اسکا ہردوار گدی ہی پیگ رکھا اور گنگا کی دہار کے قریب ۵۲ کو
 ایک کی آبادی تھی اور بت پرست باشندوں کے اس شہر کو آباد کیا اور اسمین ایک عظیم الشان تہخانہ
 تعمیر کیا جس میں سوچاندی کے تین ہزار اور پتھر کے ایک ہزار بت تھے بعد میں ۱۰۴۱ مطابق سنہ ۱۵۲۹ عیسوی میں بکرپال
 عرف بامپال فرزند کوپال نے کوٹ اپنی عہد حکومت میں تہخانہ عظیم الشان کو اور رونق دی اور بتوں پر لاکھوں
 روپیہ کاجوا تر جڑوا دیا اور ہمیشہ سات ہزار مہنت اور ایک ہزار چھتر ہشتون کو لیکر اس عظیم الشان بت خانہ میں
 پوجا کو آ کر کرتا تھا اور اسی سمت مذکور میں گوکل چن نامی مہنت کو تہخانہ عظیم الشان کا گدی نشین کیا
 اور پانچ ہزار فوج سوار و پیادہ کی اوسکی خبر گیری کو مقرر کی۔ زمان بعد ۱۰۴۵ مطابق سنہ ۱۵۳۳ عیسوی
 میں راجہ مادھو سین نے کوٹ مہنت کو قتل کر کے بت خانہ عظیم الشان پر قبضہ کیا اور اپنی برادر زادہ جودا
 کو جا گوکل چن مہنت کے بت خانہ عظیم الشان کا گدی نشین کیا اور اوس نگر کا نام کوکٹ ہردوار
 دیوت قرار دیا اور تہخانہ عظیم الشان میں بہت عمارتیں بنا کر اوسکو اور ترقی دی اور اوقت
 یہ شہر ۱۰۵۵ کو کس گدی میں آباد تھا۔ ۱۰۵۸ مطابق سنہ ۱۵۴۶ عیسوی میں راجہ سلکرن دگوال
 رئیس ملی نے اپنی عہد حکومت میں اس شہر کوکٹ ہردوار دیوت کو خوب لوٹا اور بت خانہ عظیم الشان کو کس
 ہی جلائی دی اور اپنی ہمیشہ زادہ کو چند پال کو گدی نشین کر کے اس شہر کا نام کٹر کا دیوت
 ہردوار رکھا اور اوس سمت میں یہ شہر جودہ کوس گدی میں آباد تھا اور بت خانہ بدستور قائم تھا بعد
 ۱۰۶۳ مطابق سنہ ۱۵۵۱ عیسوی اور ۱۰۶۴ مطابق سنہ ۱۵۵۲ عیسوی میں راجہ کپریال داکہ کوٹ نے اپنی عموزادہ بانی کلپیان پال
 کو تہخانہ کٹر کا دیوت پر گدی نشین کیا اس گدی نشین اپنی عہد میں از سر نو اس شہر کو رونق دی اور
 پہاڑوں کے سوچ پرستوں کو بلا کر آباد کیا مگر سنی گویا تہخانہ کو ویران کر دیا کہ تہخانہ کے بتوں کو جو چاندی
 سونیکے تھے اور جو ہرات میں مصع خزانہ میں داخل کر لیا صرف تہخانہ کی عمارت اور اسمین پتھر کے کس قدر
 متعدد بت سوچاندی کے پوجا کو اسطے چھوڑ دی کہ بہ ہمن لوگ پوجا کریں اور اس شہر کا نام بجائی
 کٹر کا دیوت اپنی نام پر کلپیان رکھا اور ۱۰۶۴ مطابق سنہ ۱۵۵۲ عیسوی اور ۱۰۶۵ مطابق سنہ ۱۵۵۳ عیسوی میں

اس شہر کو گئے فتح کیا اور حضرات اہل اسلام کے قصبہ میں آیا اب بیکھنے تھا کہ بعد اس پر کس کا قصبہ ہوتا ہے فقط
جب یہ تاریخ حال ذموان رئیس کلید کا رسالہ سلطان قطب الدین دلی کے پاس آیا اس نے اسکو نقل کر کے
بجسٹہ میرے پاس رسالہ کیا فقیر اپنی کتاب قطب اور قطب الدین بابا کے کتبہ قطب اور دیگر حضرات
موجودہ کے کتبہ بنی باطنی میں قلمبند کر دیا انحضرت خلفائی اور حاضرین محفل حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشک بابا صاحب مسود العالمی قطب عالم انشا اللہ کو اس حال پیش جبری حضرت مخدوم علی احمد
صابر صاحب کو دیکھ کر نہایت فرحت و تسکین ہوئی اور سب حضرات اپنے اپنے سکنوں کو تشرف لیکن

احوال شاہ دہلی کا آتش فہر کلید کے خوف سے بحضور حضرت بابا صاحب
رحمۃ اللہ علیہ عرضی ارسال کر نیکا اور آپ کا تشفی آمیز جواب عطا فرمایا

حضرت شیخ المشائخ سید نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کتبہ قطب مقاطع الوجدت تصنیف اپنی بن محمد میر
فرماتے ہیں کہ جسوقت حضرت باو شاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے سنگدان کلید کو مع سب جالع کے سبب کو پہنچایا اور زمین کو حلاہ
کو تنگ چلا یا اسوقت سلطان ناصر الدین محمد شاہ والی دہلی حکمران تخت ہندوستان تھا
اوسنی تباہی اور واقویر کلید کو سنگد بخوف ہیبت و جلال مخدومی کے اپنی وزیر اعظم کو مع ایک عرضی کے حضرت
شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسود العالمی قطب عالم انشا اللہ کی خدمت سرابا کرت
میں ارسال کیا اور تباریخ تیسویں ماہ صفر ۸۵۷ ہجری روز پنجشنبہ کو بوقت صبح وزیر اعظم دہلی حضرت
بابا صاحب مخدوم کے حضور میں حاضر ہوا اور عرضی بکمال وجہ تعظیم ملاحظہ عالی میں گذرانی جسیر بادشاہ نے لکھا تھا
کہ حضرت عالی میں واقعہ کلید کے نہایت خائف و پریشان ہوں اور راندن مجھ کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا قہر
اوجلال مخدومی میں پیش ذموان معافدار کلید کے میں ہی نہ آجاؤں مجھے اپنی حفظ و حمایت میں لےجی اور کوئی تدبیر سی
بتامی کہ میں اسوقت اور قہر الہی سے محفوظ رہوں اور خاطر پریشان کو طمانیت حاصل ہو حضرت بابا صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے ازراہ خلق محکم بادشاہ دہلی کو تسکین آمیز اور تسلی بخش جواب عطا فرمایا اور اجازت فرمادی کہ تو میرے
مخدوم صابر کا نام ہر نماز پنجگانہ کے بعد اکترا مرتبہ تلاوت کیا کر آتش فہر اوجلال مخدومی سے محفوظ اور میں رہے گا

اور نیز بادشاہ کو قدام فرمایا کہ ظاہر تو او باطناً بہ فقیر سببات کا انتظام کر لیا کہ تو اور تیری اولاد اور ارکان
دولت تیرے بلکہ کوئی متنفذ اس میں نہیں سمجھتے کہ طرف چائیکا ارادہ نہ کری اگر احیاناً کوئی او دھڑلے کا آتش فیر
جلا جائیگا اور یہ فقیر غریب سید نظام الدینؒ بدایونی کو بمقام دہلی مقرر کر کے ارسال کرنا ہی وہی
باطن اسکا بخوبی انتظام رکھینگا اور تو ہی اپنی اولاد میں سببات کی وصیت کر دو جو کہ کوئی شخص کلیر کی طرف چائیکا
ارادہ نہ کری کیونکہ جلال میر مخدوم صاحب کراچی سے تخمیناً ۹۰۰ ہجری تک قائم رہیگا اور بعد کو شاہ
جمال کا ظہور ہوگا اور مرزا شریف بھی اس کا نمبر ہو جائیگا کہ جو ابی فرمان حضرت بابا صاحب موصوف کا وزیر اعظم دہلی کو
بیکر واپس آیا اور سلطان ناصر الدین محمود شاہ دہلی دہلی تعین حکم بابا صاحب میں مصروف ہو گیا اور اس بادشاہ
بیتس برس قمر سفید راہی پہنچا واقع دہلی میں بادشاہت کی سال چلے گی ۶۴۳ ہجری مطابق ۱۲۴۵ء
کے ہی اخیر تاریخ گیارہویں ماہ جمادی الاول ۶۴۳ ہجری مطابق ۱۲۴۵ء عیسوی میں بادشاہ دہلی وفات پائی

احوال تاریخ مختلف تشریف لائے حضرات اولیاء ہمعصر کا واسطے مزاج
پرستی حضرت مخدوم صاحب کی اور حصول شرفیاء عروج کیفیت باطنی و
مکاتیب حضرات مشروح الصدور حضرات معصودین بن متفق اللفظ و المعنی تحریر ہی کہ میں ابتدا سے تاریخ
۱۵۰۰ ہجری مرقوم الصدور و زجریہ واقع تباہی کلیر سے لغات اخیر ماہ محرم ۱۰۰۰ ہجری تین ہزار
چار سو پچتر اور بیاد منیر و کبیر و سن مانہ کے ہفت اقلیم سے واسطے فیضان و زری عروج ترقی و انقیاد کیفیت
باطنی اپنی اپنی کی اور مزاج پرستی حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الاولیاء
سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت فیض جنت میں حاضر ہوئی اور ہر ایک صاحب زیادہ اپنی حوصلہ سے
فیضیاء مقاصد بظاہر و باطن کے ہو کر اپنی اپنی ساکری کو تشریف لیکے فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف
پانچ اون حضرات کی تفصیل سلاسل اور کیفیات کی مکاتیب میں تحریر میں باعث طول مضمون کتاب نام
اون سب حضرات کے تحریر نہیں کرتا مگر اسماء حضرات علو العزائم اور حضرات اہل مکاتیب پر اکتفا کرتا ہی اور احوال
معاون حضرات کا بموجب تحریر مکتوبات نظامان حضرات کے نقل کرتا ہی کہ بتاریخ او ذیلہ میں ماہ محرم ۱۵۰۰
ہجری مرقوم الصدور و زجریہ کو وقت ناظر کے حضرت شاہ ابوالکلام فاضل صاحب

مکتوب نظام مواصلت صوری ہر چہ حضرت شاہ قطب الدین ابوالغنیٹ جمیل مہی صاحب کہ بعد فراغ فاتحہ مقررہ وصال اپنے
 حضرت پیر و مرشد کے پاک ٹین ٹریفک روانہ ہو کر غرضہ پانچویں زمین بموجب اجازت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکریا صاحب
 مسعود العالمین قطب عالم اغیاء ہنگ کے اسم اعظم حشمتہ قادت کرتے ہوئے حد بارہ کوس پر پہنچے اور یکسو قوموں
 بالا بوساطت علیم الدین ابدال کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ و
 سلطان الاولیاء کے دیار فائض الانوار اور مزاج برسی سے شرف باب پایہ عروج کبفیت باطن اپنی سے
 ہو کر واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے بعد انجام خدمت ہما نداری حضرت ہو کر پاک ٹین شریف کو چلے گئے اور
 بتاریخ پانچویں ماہ جمادی الاول ۸۵۱ھ ہجری کو روزِ پنجشنبہ قریب ناز عصر کے حضرت شاہ بدیع الدین
 عرف شاہ دار صاحب مکتوب نظام الوہیت اسمی حضرت سید اجل مجدد بنوری صاحب مکتوب نظام
 مانورہ سبحان خلیفہ انبی کو مع سید جلال عبدالقادر اور سید مبارک ابدالوں کے اسم اعظم قادریہ تعلیم کر کے
 حضرت جناب شاہ شیخ فرید گنجشکریا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاء ہنگ کی خدمت میں پاک ٹین شریف کو روانہ
 کیا اور جناب بابا صاحب محدوح تینوں صاحبوں کو اسم اعظم حشمتہ کی اور نام مبارک حضرت بادشاہ
 دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ و اراخ سلطان الاولیاء کی اجازت دیکر کلید پر
 ارسال فرمایا عرضہ تین روز میں قریب ناز عصر کے سرحد بارہ کوس پر پہنچے جمال الدین ابدال خدمت منبرانی کی کمال
 اور علیم الدین ابدال بدستور معمول مرقومہ بالانتیون حضرات کو حضرت موصوف کی خدمت میں لی گئے اور
 بعد مزاج برسی اپنی حضرت پیر و مرشد کی طرف سے واپس آئے اور احوال جناب محدوح کا بموجب خبر بلا واسطہ
 جمال الدین ابدال سے حضرت ہو کر اپنی حضرت پیر و مرشد کبفیت میں روانہ ہوئے اور بتاریخ گیارہویں ماہ رجب
 ۸۵۱ھ ہجری مرقوم الصدر روزِ شنبہ بعد ناز فجر کے حضرت شاہ منور علی صاحب الد آبادی صاحب
 مکتوب نظام فقر العفیف بنی موجب ارشاد حضرت سید کبیر الدین صاحب عرف شاہ دولہ گجراتی پیر و مرشد اپنے کے
 یہ ذکر پہلے تحریر ہو چکا ہے عبد الغفور ر ابدال کو مع اشیائی مفادات باطنی اسم اعظم قادریہ تعلیم فرما کر حضرت
 شاہ شیخ فرید گنجشکریا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاء ہنگ کی خدمت میں پاک ٹین شریف کو روانہ کیا
 دس تین ہو چکر جناب شاہ شیخ فرید گنجشکریا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاء ہنگ سے قبول ہوئے حضرت

بابا صاحب ممدوح نے عبد الغفور ابدال کو اسم اعظم چشتیہ اور نام متبرک حضرت باو شاہ جہان
 مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء ملاوت کرنے کی اجازت دیکر اور
 کثیر شریف کو ارسال کر دیا وقت نماز ظہر عبد الغفور ابدال قریب حد بارہ کوس زمین سوختہ کی پہونچ دیکھا کہ
 آسمان زمین وہاں کے مثل نمود آہنی کے نقش قہر سے تفتان ہو رہا تھا حال دیکھ کر عبد الغفور ابدال اپنی روش
 پرواز سے باز رہے اور آہستہ آہستہ اسم مبارک ملاوت کرتے چلے گئے غصہ میں حد بارہ کوس پہونچے
 اور اوسے روز تیار پنج تبرؤاں باہر جب **۱۵۱** بجی مرقوم الصدر روز دوشنبہ کو وقت ظہر کے حضرت
 شاہ نجم الدین رازی صاحب مکتوب نظام البص القریب ہی حد بارہ کوس پہونچے تھے جمال ابدال جو لو
 صاحبون کی خدمت بجالا اور بعد نماز عصر دونوں صاحب بوساطت علیم اللہ ابدال بدستور
 محراب الاحقر باو شاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کی محبت میں پہونچے اور بعد مزاج ہر سی کے اشیاء مفاد نہ پیش کش کر کے واپس
 ہوئے علیم اللہ ابدال نے وہ اشیاء مفادات کو بموجب حکم حضرت ممدوح کی پاس بمانت رکھا بعد الغفور ابدال جمال اللہ
 ابدال سے واپس آکر ملاقی ہوئے جب دریافت ہوا کہ اب پہونچد روز سے آتش قہر کی غلبہ کے ساتھ شرفشان
 ہو رہی ہے بعد دریافت احوال کے عبد الغفور ابدال روئے الایاد کے ہوئے اور تیار پنج اونیسوین ماہ شعبان
۱۵۱ بجی مرقوم الصدر روز پنجشنبہ کو وقت ظہر کے حضرت احمد بن اسحاق صاحب
 مکتوب نظام کعبۃ الاقوال اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکتوب نظام ارکان ہدیہ اور حضرت شہ
 محمد ابوالقاسم گمرگامی صاحب نوایخ ظہر نامہ کہ شہر ہرا سے واسطے مزاج برسی حضرت
 بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے ارسال فرمایا تھا حد
 کوس پہونچے جمال الدین ابدال خدمت منیرانی کی بجالا بعد نماز عصر بدستور مرقومہ بالا مزاج برسی کر کے واپس
 احوال حضرت ممدوح کا حسب کورہ بالا دیکھا اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر پاک پٹن شریف کو روانہ ہوئے
 اور تیار پنج اونیسوین ماہ شوال **۱۵۲** بجی روز جمعہ کو اوقات مختلف حضرت شاہ بہاؤ الدین گمرگامی
 ملتان صاحب مکتوب نظام حنین الحرمین سے اور حضرت شیخ حمید الدین صوفی سعدی ناگونی صاحب

انصہار سے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ راج سلطان الاولیاء
 کے دیدار لامع الانوار اور مزاج پرسی کے شوق میں اسم اعظم ہشتیہ تلاوت کرتے ہوئے تبرہ روزِ عرصہ میں
 بارہ کوس میں سوختہ ہو چکے تھے حال الدین ابدال خدمت جہانگیری کی بجائے حضرت شیخ حمید الدین محدوح قبل
 آنے علیم اللہ ابدال کے اپنی حضرت شیخ یعنی حضرت قطب الافطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیا کا کی ادنیٰ
 چشتی اولین اللہ راج کا ملاؤ کرتے ہوئے حد بارہ کوس زمین سوختہ کے اندر روانہ ہوئے ہوشی غرضہ میں
 علیم اللہ ابدال نے اگر دیکھا کہ تشبیہ اور حضرت کی بالکل سوخت ہو گئی ہے صرف روح باقی ہے اور قوت روحانی
 سے کہ مرتبہ فعل کا ہے چلے آ رہی ہیں علیم اللہ ابدال نے اپنی ہمراہ لجا کر استقامت کیا لیت عبودیت میں موجود کرنا
 اور موقع ہرگز گزشتے کی طرح حضرت حمید الدین ناگوری صاحب حضور انور کے مزاج پرسی کو حاضر ہوئی ہے حضرت
 محدوح فرمایا الحمد للہ یا حقی پر علیم اللہ ابدال نے عرض کی کہ حضرت اپنی حضرت شیخ کا نام تلاوت کرتی ہو
 حد بارہ کوس میں چلی آئی ہے تشبیہ اور حضرت کی بالکل سوخت ہو گئی ہے اور روح ان کی بالفعل موجود ہے
 اس بارہ میں کیا حکم ہے حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ حد بارہ کوس سے باہر ہر تشبیہ اور غایت ہو جائے گی علیم اللہ
 ابدال روح حضرت شیخ حمید الدین ناگوری کو احاطہ باطن میں محیط کئے ہوئے حد بارہ کوس سے باہر آئی قادر
 حقیقے نے بموجب فرمان حضرت مخدوم صاحب موصوف کے دوبارہ وجود عطا کیا صفت یا جان کا لکھو ہوا
 اور قوت زبان مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ راج
 سلطان الاولیاء مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تھی اور ولایت عیسوی کا لکھو ہوا علیم اللہ ابدال اور جمال الدین
 ابدال خدمت میں مصروف رہے جب تمام وکال ہوش و حواس عالم امکان کے طبیعت پر پیدا ہو گئی علیم اللہ ابدال
 کیفیت اپنی پہونچنے کی دربار فرما لے چنانچہ اپنی کتب لطیف نغمہ اسود میں تحریر فرماتی ہیں کہ جو کو زندگی دیا
 رحمت ہوئی اور بعد نماز عصر کے علیم اللہ ابدال حضرت شاہ بہاؤ الدین ذکر یا ملتانی صاحب کو واسطے مزاج پرسی کے
 ہمراہ لیکے اور جب معمول البس ہو چکا گئی ہر دو نون صاحب جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر اپنی اپنی
 مسکن کو روانہ ہوئے اور تیار پنج ساتویں ماہ ربیع الاول ۶۵۳ھ ہجری کو روز شنبہ وقت نماز ظہر کے
 حضرت شیخ ابوالحسن اندلی صاحب صنف حمز البحر صاحب کتبہ بطلب کریم الہم اور حضرت خواجہ

ابو محمد میر جانی صاحب مکتوب نصاب امین المعروف جدارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین
 ابدال خدمت میزبانی کی بجائے بدستور معمول پر قومتہ بالا حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین
 علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کی خدمت میں واسطے مزاج پرستی حاضر ہو کر واپس آئی اور
 احوال جناب مخدوم کا بطور قومہ بلا معائنہ کیا اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر جانی قیام کو تشریف لے گئے
 اور بتاریخ ۱۵۳۰ شریفین ۱۰ ربیع الآخر ۹۵۳ ہجری کو روز جمعہ وقت زوال حضرت شاہ شرف الدین
 صاحب مکتوب نصاب بطور قومیہ میر جانی صاحب جدارہ حضرت قطب بان غوث الصمدانی مخدوم
 علی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے جدارہ کوس
 زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجائے بدستور پر قومتہ بالا کے حضرت بادشاہ دو
 جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے مزاج پرستی مشرف ہو کر احوال
 بطور قومہ بلا معائنہ کر کے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر بغداد کو تشریف لے گئے اور
 بتاریخ ۱۵۳۰ شریفین ۱۰ شعبان ۹۵۳ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت نماز ظہر کے حضرت شاہ علی الوہاب
 صاحب مکتوب نصاب عمرہ الحدود میر جانی صاحب شرف الدین صاحب جدارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی
 جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجائے بدستور معمول پر قومتہ بالا کے مزاج پرستی حضرت بادشاہ
 دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
 سے مستفیض ہو کر احوال بطور قومیہ معائنہ کر کے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر تشریف لے گئے
 اور بتاریخ ۱۵۳۰ شریفین ۱۰ شوال ۹۵۳ ہجری کو روز دوشنبہ وقت صبح کے حضرت شیخ علی الحی صاحب
 مکتوب نصاب غیب الامورین شیخ عنوا جدارہ کوس پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجائے
 اور بدستور محرمہ بلا مزاج پرستی حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ
 الارواح سلطان الاولیاء سے مستفیض ہو کر احوال بطور قومیہ معائنہ کر کے واپس آئے اور جمال الدین ابدال
 سے رخصت ہو کر تشریف لے گئے اور بتاریخ ۱۵۳۰ شریفین ۱۰ ربیع الآخر ۹۵۳ ہجری کو روز یکشنبہ بعد نماز ظہر کے
 حضرت شاہ تاج الدین صاحب مکتوب نصاب سرور القیام میر جانی صاحب شرف الدین صاحب

خلیفہ حضرت شاہ عبدالوہاب صاحب گمانی خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحب دال ماجد حضرت بادشاہ
دوجہان مخبروم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء خراسان سے پیادہ ہوا
زاری کرتے ہوئے صبارہ کو زمین سے چٹو پڑے جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجائے اور حسب معمول
قدیم مزاج پر بھی کامیاب تھا صاحب کو کدو ایسے اور جمال الدین ابدال سے حضرت ہو کر طرف ہر ایک کے روتا ہوئے

احوال خلافت حضرت سید نظام الدین محبوب الہی سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب سودا العالمین عالم انبیاء ہند رحمۃ اللہ علیہ مکتوب لفظ ہر العبودیت
تصیف انبیاء میں اور دیگر حضرات مفصل ذیل انبیاء انبیاء کاتبین تجرید فرماتے ہیں کہ حضرت قطب الاقطاب
خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی شہتی اولین الارواح صاحب لفظ قربت الوجود نے بتایا
یکم ماہ رمضان المبارک ۹۸۰ ہجری کو روز جمعہ وقت صبح کے شہر دہلی میں حضرت شیخ محی الدین عربی
صاحب مکتوب لفظ الحقیقت اور حضرت شیخ فرید الدین عطار صاحب مکتوب لفظ گمان الغریب اور حضرت
تواضی حمید الدین ناگوری صاحب مکتوب لفظ لفظ البطلان اور حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب
مکتوب لفظ الوہیت اسمی اور حضرت سید اجل مجاہد راجی صاحب مکتوب لفظ باثرہ سبحان اور حضرت
محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب توارخ ظہر نامہ اور حضرت شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی صاحب مکتوب لفظ
کریم القطب اور حضرت محی الدین رسولی صاحب مکتوب لفظ اسرار المدرج اور حضرت شیخ علاء الدین باہر اندلسی
مکتوب لفظ غنی غیب اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب مکتوب لفظ اودا ظہر اور حضرت شیخ
محمد الدین بغدادی صاحب مکتوب لفظ الوہد اور حضرت شاہ جلال الدین شامی صاحب مکتوب لفظ سبیل الوجود
اور حضرت شیخ نجم الدین احمد کبیر صاحب مکتوب لفظ فہمہ فہمہ اور حضرت شیخ رضی الدین علی الاصاب
مکتوب لفظ ارث العلابی اور حضرت شیخ ابو الحسن کرم دہ صاحب مکتوب لفظ قصص الواحیت اور حضرت
شیخ عبدالقادر قریشی صاحب مکتوب لفظ غیور الشوکت اور حضرت شاہ بدیع الدین غزنوی صاحب مکتوب لفظ
مکرم خلوت اور حضرت خضر رومی صاحب مکتوب لفظ حسین الغضروف اور حضرت شاہ صوفی صاحب مکتوب لفظ
اشغال الواحیت اور حضرت شیخ محمد الدین صوفی صاحب مکتوب لفظ نغمہ اسود اور حضرت

بیان خلافت
حضرت شاہ شیخ
فرید گنج شکر بابا
صاحب مکتوب لفظ
قربت الوجود نے
بتایا

آخر شاہ غزنوی صاحب مکتوب خطاب جراث الوجود اور حضرت اکبر سلطانی شاہ ملتان صاحب مکتوب خطاب نور المشرق و اور
 حضرت شاہ دیو لوسی صاحب مکتوب خطاب سمیع الوہب اور حضرت شیخ عبد الدی صاحب مکتوب خطاب نور الافکار اور
 حضرت شیخ نعمت شاہ صاحب مکتوب خطاب کبیر القدام اور حضرت شاہ صاحب مکتوب خطاب خطوط الصوفیہ
 اور حضرت قادیان شاہ صاحب اور حضرت شاہ نجم الدین دہلوی صاحب سے مع دیگر جو نام الناس کے محفل
 دیگر حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب سود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو اپنی تہ پر بیعت نامت اور حوالہ اور
 ارشاد سے مشرف کر کے کلام اپنی اور دیگر علامہ سبزاہنی ائمہ سے حضرت خواجہ جلال الدین حسن بنجر
 اجمیری چشتی شہنشاہ ہند کوئی شفاعت اور صاحب مکتوب خطاب اتحاد المعارف کے قدموں پر رکھ دیا اور
 حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب سود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو سانی حضرت مجدد کے بندہ ہوا
 حضرت موصوف نے ایک شیخ شکر یعنی علامہ سبزاہنی حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب و العالمین قطب عالم اغیاث
 کے سر پر ڈالا اور حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی دہلوی اولین اور
 رحمۃ اللہ علیہ سے بند ہوا اور خرقہ مبارک پہنا کر مثال خلافت کی بختیار باطنی عطا فرمائی اور خبر دی کہ ایک مخدوم
 اور ایک محبوب فیضیاب ہوئے ہیں اور اوسیرت حضرت قطب الاقطاب صاحب
 موصوف نے جلاشیاء مفادات منوۃ اور مکتوبات خطاب اپنی اور حضرت پیر اسد اور شہر کلامیات وغیرہ
 اور اسناد خلافت نامجات اپنے اور حضرت پیران عظام شجرہ کے حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب
 سود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو حرکت فرمائے اور مثل اپنی سلسلہ عالیہ چشتیہ میں صاحب مجاز مرفوع الاحادیث
 علو العزم والتمیز کر دیا بموجب اس ارشاد فیضیاب کے بتلخیص دوم محمد کے ۱۵۰۰ مجوز روزہ ہزار
 وقت محمد کے حضرت بابا صاحب محمد شیخ حضرت سید نظام الدین بدایونی کو محفل حضرت اولیاء یعنی
 حضرت شاہ نجم الدین متوکل صاحب مکتوب قصص الوحدت بلور تحقیق حضرت بابا صاحب اور حضرت شاہ فضل الرحمن
 مکتوب خطاب نظیر الخطیب برادر عموزاد حضرت بابا صاحب اور حضرت مولوی بدر الدین اسحاق صاحب مکتوب خطاب
 الاولایت و اما حضرت بابا صاحب اور حضرت خواجہ رکن الدین بن احمد سید صاحب مکتوب خطاب الوجود اور حضرت
 شاہ ابو نعیم بن صدر الدین صاحب مکتوب خطاب نوم الوجوب اور دیگر جو نام الناس کے مرتب دیگر بمقام پاک ہوں تخریب

فہرست
 احوال
 حضرت سلطان
 الشاہ شیخ
 نظام الدین
 اقطاب دہلی
 رحمۃ اللہ علیہ

اپنی تہ بہ بہت محبت اور امانت اور ارشاد ہی شرف کر کے کھانا اپنی اور ہاکر عامیہ اپنی ہاتھ سے باندھ کر خیر فرمنا دیا
 اور مثال خلافت بختیار سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کی عطا فرما کر
 احکامات سنلئے مرنہ حاصل ہوئے والے محبوبیت کا سیما لیا اور القاب باطنی سے سب حاضرین محفل کو مطلع کر دیا
 اور ارشاد فرمایا کہ میرے سینہ کا علم نظام الدین لیچلا اور محمد افضل ابدال کو حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین
 صاحب اقطاب دہلی کی خدمت میں نامور کر کے اور بوقت مثال خلافت کو بدست ابدال موصوف کے حضرت باوشاہ
 دو چہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب رحمہ اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں ارسال فرمایا۔

علیم ابدال نے حسب معمول قدیم موقع ہاکر حضرت مجدد کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت بابا صاحب جے مجدد نے
 حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلی کی مثال خلافت حضور انور کے ملاحظہ کو ارسال فرمائی ہے
 حضرت باوشاہ دو چہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب رحمہ اللہ الارواح سلطان الاولیا
 نے ائمہ کرام کے ارشاد فرمایا اور سید ہی جانب مثال خلافت کی پیشانی پر انگشت شہادت راست سے
 لفظ الف تحریر فرمادیا کہ بخت سبز اس حلیہ الف تحریر ہو گیا علیم اللہ ابدال نے محمد افضل ابدال سے اجازت
 بیان کر کے مثال خلافت سپرد کر دی محمد افضل ابدال نے اوسے شب بوقت نماز تہجد کے واپس آکر حضرت شاہ شیخ
 فرید گنج شکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث مہند کی خدمت میں مثال خلافت پیشکش کی اور احوال
 گزارش کی حضرت بابا صاحب مجدد نے بخت سبز الف لکھا ہوا ایک کپڑے سے بوسہ دیا اور وقت حضرت سید
 نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کو اپنی اس طلب فرما کر مثال خلافت مرحمت فرمائی اور صبح کو
 واسطے جلد دہلی کے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ سلطان ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی کے باطن سے معاون اور
 مددگار رہنا کہ وہ قہر مخدوم کے محفوظ رہی اور ظاہر باطن اس بات کا بہت اہتمام رکھنا کہ حد بارہ کو س زمین سوختہ
 کلیر کجانب کوئی جان نہائی اور بادشاہ مذکور کو بھی ہدایت کرنا کہ وہ اپنی طاہر سے انتظام و ہدایت کر دی کہ کلیرین
 سوختہ کجانب کوئی شخص جان نہائی اگر جائیگا تو جل کر خاک سیاہ ہو جائیگا اور تمہارے سلطنت میں خلل واقع ہوگا
 حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلی صاحب مکتوب لفظ مقناطیس الوحدت نے
 حضرت بابا صاحب موصوف اور مثال خلافت کا طواف کر کے مثال خلافت کو بوسہ دیکر سر پر کہا اشعار موصوف

گنجشک دو جہان کے شاہ مین
 اولین تاریخ رمضان سب
 روز جمعہ پس غارِ عصر گاہ
 رتبہ تحویل سے ہو چہرہ تاب
 چنگہ سر سبزی ہو شاہ کام
 یون روایت از پیران طریق
 ایک بلقلا معین الدین نے
 دو لون شاہ سوچ گری شاہی
 کلید ارشاد فرمائے لگے
 منتظر ہو دو حقیقت کش کے
 ایک مخدوم بقا اندیش کے
 پیر و مرشد سی سنا تباہ کلام
 ایک مخدوم ایک محبوب امیر
 آخر الامر ایک دن مسعود
 دی خلافت شہہ نظام الدین
 اندر و مضمون مثال نور تاب
 الغرض قرطاس تمثیل نظام
 بادشاہ طہما ابدالان حالی
 عرض کی جاگہ علیہ السلام نے
 حضرت بابا شیخ سے مثال
 دیکھہ شہہ فی نامہ اوس گاہ کا

چرخ قطبیت کے ہر و ماہ مین
 تھی دو کم ششہد جو بابا فرید
 شہر دہلی مین کہی وہ دین پناہ
 بیعت ارشاد سی ہو بہرہ یاب
 دست کاکی سے ہوئی بابا امام
 یون سنا جاتا ہی از اکثر فریق
 اور باندا قطب خوش آئین
 گنجشک کو دہی شکہ صفا
 وعظا معنی زائد فرمائے لگے
 دہیان مین رہہ دو طریق کش کے
 ایک محبوب فنا اندیش کے
 بچہ سے دو ہوئینگے سلطان امام
 اپنے اپنے حال مین ہر ایک مزید
 بہرہ مند دولت مقصود نے
 صاحب راز طریق آئین کو
 لکھا سلطان المشائخ کا خطا
 بادشاہ ہر فریق خاص و عام
 او کو بھیجا پس شاہ ذوالجلا
 دست بستہ خادم و رگاہ نے
 شہہ نظام الدین کے حال
 لکھ دیا اوسپر الف اللہ کا

رحمۃ اللہ علیہ

مستند علیہ

مستند علیہ

مستند علیہ

مستند علیہ

مستند علیہ

مستند علیہ

علاوہ

حضور
مقام

شہ نظام الدین بچہ و حضرت شاہ

دیدہ بنیاد سے اپنی عجم کر

وہ مثال نفس بابا کی لکھی

ناج تہا سلطان کو نین کا

شہ نظام الدین بچہ و

شہ نظام الدین بچہ و

حضرت بابا کے دو فرزند ہیں

ایک عطاء الدین شاہ کنوکان

دو لون وہ اکشت کے شہ بابا ہیں

بتایں حکم خداوند و حید

افسوس از خدائی بوجہ لو

حضور
مقام

حضور
مقام

حضور
مقام

وہ الف رونق فروش مہر و ماہ

کرکہ لب سر پر بطور تاج زر

وہ مثال خط مخدومی کی

تاج تہا محبوبی دادین کا

کیون ہو میں صاحب تاج و کلاہ

صبح مینا قی سے ہر شاہی نصیب

حضرت بابا کے دو فرزند ہیں

ایک نظام الدین شاہ و جہان

دو لون وہ اکشت کے شہ بابا ہیں

پس طبع حضرت بابا فرمایا

ہی بہ شان کبیریانی بوجہ لو

حضور
مقام

حضور
مقام

حضور
مقام

احوال حضرات اولیاء ہمعصر حضرت مخدوم صاحب کی مزاج پر سی کو حاضر ہو گیا

مکاتب حضرت مفصلہ دل میں تحریر ہوئے کہ تاریخ سال نویں ماہ ربیع الثانی ۱۰۷۱ ہجری کو روز شنبہ بیت

زوال کے حضرت لیل مغربی اسو خطاب صاحب مکتوب خطاب اسود ظہور اور حضرت جمال الدین

جوہر فانی صاحب مکتوب خطاب جہر الواحد حیدرہ کوس پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت نہاندر کی بجائے

ابو حنیفہ ستور قدیم بوساطت علیم اللہ ابدال کے حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی

صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی مزاج پر سی سے نصیحت ہو کر احوال خوب

سابق کے معافی کر کے واپس آئی اور جمال الدین ابدال سے نصیحت ہو کر جا قیام اپنی کو تشریف لے گئے اور بتاریخ

تاریخ یولین ماہ رمضان ۱۰۷۱ ہجری کو روز دوشنبہ بلوفاٹ مختلف حضرت سید علی صاحب سبستانی

مکتوب خطاب امیر الاکبر اور حضرت سید محمد صاحب کو فی ہما مکتوب خطاب لوح الارواح اور حضرت حسین

تقدیری صاحب مکتوب خطاب جوز بطی اور حضرت محمد محی الدین صاحب ادا فی ہما مکتوب خطاب بجان السور

میریدان حضرت شاہ ابوصالح صاحب خلیفہ حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب خیرادہ جناب قطب ربانی غوث الصمدانی
 شیخ فی الدین ابو محمد سعید القادری جیلانی مجتہد سبیحانی کریم الطریقین حسینی حسینی علیہ علیہ ابھی انہی صاحب
 سے تشریف لاکر جبارہ کو سن زمین سوختہ پر پہنچے جمال الدین ابدال خدمت میں دکان کی بجائے اولو سالت
 علیم الدین ابی کے بعد غار عورت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم
 الارواح سلطان الاولیاء کی فرج پری مستفیض ہو کر احوال دستور سابق معائنہ کر کے واپس آئے اور جمال الدین
 ابدال سے خدمت ہو کر تشریف لے گئے اور تباریخ تھانی بن شاہ شعبان ۶۵۸ ھ روز و شبہ کو
 فوت ہوا اس کے حضرت شیخ عبداللہ ربانی صاحب ابن اوصد الدین صاحب مکتوب لطاف موت القادری جبارہ کو پیش
 سوختہ پر پہنچے جمال الدین ابدال خدمت میں دکان کی بجائے اولو سالت دستور قدیم مزاج پر ہی حضرت بادشاہ دو جہان
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدارواح سلطان الاولیاء سے مستفیض ہو کر احوال حبس
 قدیم معائنہ کر کے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے خدمت ہو کر تشریف لے گئے اور تباریخ تھانی بن
 ۶۵۸ ھ سوال ہو کر روز چار شبہ باوقاف خلف حضرت سید علاء الدین صاحب مکتوب غازیہ کو
 اور حضرت سید بھی صاحب مکتوب انوار الوجوب اور حضرت سید موسیٰ بغدادی صاحب مکتوب لطاف
 وغیرہ معین اپنے اپنے مسکن سے روانہ ہو کر جبارہ کو سن زمین سوختہ پر پہنچے جمال الدین ابدال جہاندار کی بجائے
 جب معمول قدیم حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدارواح سلطان
 کی مزاج پر ہی فیضیاب ہو کر احوال موجب دستور قدیم محررہ بالا کے معائنہ کر کے واپس آئے اور
 جمال الدین ابدال سے خدمت ہو کر اپنی مقامات و مسکن کو تشریف لے گئے۔

احوال حضرت مخدوم صاحب کنیہ مستمین جناب خواجہ شمس الدین حنیف کی حاضر ہو گیا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الدین شاہ ولایت ترکچہ بانی تہی صاحب مکتوب لطاف و دوسرے الوجوب قدیم
 قریانی بن کہ نام قدیم اور نسب میرا یہ مولوی شمس الدین القلوان بن سید ابوالفتح محمد بن سید احمد بن سید
 ناصر الدین بن سید خالد بن سید محمد بن سید محمد الدین بن سید محمد احمد بن سید محمد علی الدین بن سید علی الدین بن
 سید حسن بن سید علی بن حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد بن امام زین العابدین بن امام حسین بن سید بن حضرت

نسب مع
 حضرت شمس الدین
 صاحب مکتوب
 ولایت ترکچہ

علی مرتضیٰ کہیم اللہ رحمۃہ اور ولایت ترکستان میں بلطراز وطن میرا تھا اور باستانہ میں کی عمر طین مالوہ اپنی سے
 مع اکیس فضلاء ہم نشین اپنی یعنی علی سلطان الدین بن جعفر اور جلال الدین بن علی قادی اور محمد شاہ بن
 احمد کبیر الدین اور جلال الدین بن علاء الدین اور عبد الدین حسین اکبر اور سید حامد بن محمود اور سید ہاشم بن
 جمال الدین اور سید کریم الدین بن عظیم شاہ اور سید سبحان بن احمد شاہ اور سید اکرم بن علی محمد کبیر اور سید
 افضل شاہ بن صدر الدین اور محمد عبد الدین برٹان الدین اور محمد قائم بن محمود قاسم اور محمد اسلم بن سراج الدین
 اور محمد مصطفیٰ بن ابراہیم بغدادی اور محمد شاہ بن محمد بخاری اور محمد احمد بن مقبول اللہ بغدادی اور
 سید قطب الدین بن زین الدین بغدادی اور سید الدین بن نور الدین بغدادی محمد احمد بن ناصر الدین اور
 ابو سعید بن نعمت اللہ بغدادی **طرح ایمن** روانہ ہو کر بتاریخ گیارہویں ماہ ذی الحجہ ۷۵۷ھ بمطابق
 روز شنبہ وقت عشا کے پاک پٹن شریف میں حاضر ہو کر حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب
 مسعود العالمین قطب عالم اغیاء ہند سے قد مبوس ہو اور ہم سب نے سوال کیا کہ ہم سب کو داخل طریق سلسلہ بیعت
 صحیحہ کافرائی جناب بابا صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ اب فقیر کے پاس تہا احدہ نہیں ہے ٹھکو لازم ہے کہ میرے
 پاوشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کبری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے پاس جاؤ
 اگر خدا چاہی گا و جس کسی صاحب حصہ ہو گا مخدوم میرا اوسکو دیدیگا یہ سب لکھو سبائل شکوہ و مان ٹھری
 صبح کو بتاریخ بارہویں ماہ مذکور روز چہار شنبہ روانہ کثیر شریف ہو ستائیس روز کے عرصہ میں بتاریخ نویں
 ماہ محرم ۷۵۹ھ ہجری کو روز شنبہ قریب غازی نگر کے دربارہ کو س زمین سوختہ پہر پہنچے جمال الدین
 ابدال خدمت جہان داری کی بجالائے ہم سب نے جمال الدین ابدال سے متحر ہو کر دریافت کیا کہ جہنمے راستہ
 میں سنا ہے کہ حضرت پاوشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کی حضور تک کوئی انسان نہیں جانتا ہے ہم کیونکر قد مبوس ہو گئے جمال الدین ابدال نے تسلی کی
 اور کہا ذرا آرام کرو اب علیم اللہ ابدال انیوالی ہیں اس گفتگو میں ہے کہ علیم اللہ ابدال آپہنچے اور ہم کو اپنی
 برادر اسم مبارک حضرت پاوشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کا ملاوٹ کر لیں اور وقت نماز عصر کے پشت حضرت مخدوم ہو چکر کٹری ہو گئے

اور کبکہ احباب موصوف اولی ہاتھ سے ڈال دھت گونہ کی پکڑی ہو اور سیدی ہاتھ کی مٹھی بند اور انگشت شہاد
 ہر ایک کے علم کئے ہو اور نگاہ جانب آسمان کے فرمائی ہو تشریف رکھتی ہیں اور سبب شان قہر و جلال کی شہاد
 خام جسم مبارک سے بر تو فلک کے انگہ اور ہٹا کر دیکھنی کی تاب نہیں آتی ہی بائیس دن کامل ہی حال معاذ کیا جہت
 علیم اللہ ابدل جاری اطلاق کرینکو عالم وجوب میں متوجہ ہوتے ہے لیکن بائیس دن تک اللہ کے کبریا اور باریک
 انگ فکر کی ہی فروری اور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیا ہی وسیط طرح بطور مرقومہ بالا راست کبری ہوئی تھی کہ جنبش ہی نہیں فرمائی تھے اس عرصہ میں ہر
 سیر با اختلاف عرصہ واپس روانہ ہو گئے کہ کوئی شخص سوا میرے اون لوگوں میں وہاں نہیں رہا اور چونکہ جو جہت
 بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو ہر وقت
 دیکھتا رہتا تھا مطلق خواہش خورشید و نوش کی اور غلبہ نوم اس عرصہ میں کہی نہایت سیوس روز تیار و دوست
 ماہ صفر ۹۶۱ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت نماز صبح کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد
 صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو اس عالم اسکان کے پیدا ہوئی اور زبان مبارک سے
 فرمایا کہ شمس الدین نجو جناب بابا صاحب نے بیجا مینی سر منکیا کہ حضور انور کو خود غم
 کروں حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
 مبارک سے ارشاد فرمایا کہ خدا کا شمس آسمان پر ہی اور فقیر کا شمس زمین پر اور او
 بیعت توبہ اور ارشاد سی و دو خاندان حنیفہ علوی یعنی حضرت محمد حنیف صاحب فرزند حضرت علی سر لکھی
 میں (یہ دونوں سلسلے صاحب کیفیت ولایت روح جذبہ کے ہیں اور ان دونوں سلسلہ عالیہ کا مفصل حال فقیر نے
 کتاب سی کتاب کے اخیر میں تحریر کر لیا اس محلی بنظر طوائف نہیں لکھا) مشرف فرما کہ ارشاد فرمایا کہ شمس الدین
 تین روزہاں دہ کر با جناب بابا صاحب کے جاو تعلیم ظاہری سی مستفیض ہو کر اور خدمت جناب بابا صاحب
 کی بخوبی تمام انجام دیکر اور خامی ساد خلافت نامہ آج اور تبرکات اور ملبوسات او گنہا وغیرہ اور او منضبطہ شانہ روزہاں
 کر کے جناب بابا صاحب اس عالم سے حلت فرما کر میرے حاضر ہونا اور حضرت بابا صاحب کو کسی طرح کی تکلیف نہ دینا اور
 پس علیم اللہ ابال ہر روز کی خبریں پہونچا کر لکھا بعد اس ارشاد فرمائی کے حضرت بادشاہ دو جہان

اور زبانی عظیم ابدی ابدال کے ہر روز احکام حضرت بادشاہ و دو جہان مخدوم علامہ الہی علیہ السلام صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء سے بھی مطلع ہوتا رہتا تھا اور ستائش کا چار سال کا دل بستہ سابق جبارہ کو سرزمین سوختہ میں آتش فہر کی سوزان رہی اور تہہ روح کیفیت طبعی سلاسل و لارج جہد کی تجدید پاتا رہا

اب نسب نامہ باسم اولین
شیخ دین شمس اللہ نام تھا
تھے ابو الفتح محمد کے پسر
ناصر الدین اوٹک بابا نے حسن
اوٹک بابا حجت محمود نے
تھے محمد احمد بس اوٹک پر
ہے وہ عبد اللہ کے بیٹے
تھے وہ مقبول الہی کے پسر
باپ اوٹک سید عالی حسن
وہ پسر تھے جعفر صادق امام
تھے امام زین کے بیٹے سید
نور چشم فاطمہ بنت رسول
جنکے بابا تھے علی بادشاہ
یوں روایت ہے کہ شمس الدین
ہمراہ اکیس فاضل خوش طراز
لک ترکستان سے پٹن میں آ
حضرت بابا نے فرمایا کہ جاؤ
کہہ دیا تم جاؤ سب مخدوم پاس

مستخرج
موسیٰ بن علی بن
حسن بن علی بن
محمد بن علی بن
محمد بن علی بن

موسیٰ بن علی بن

محمد بن علی بن

محمد بن علی بن

شمس دین کی وجہ با یقین
مشہور رہند و روم و شام تھا
ہے وہ احمد شاہ کے نور بص
اوٹک بابا حامد شاہ زمین
فاضلون کی منزل مقصود تھے
مہر و مہ سے تھے نہایت مشہور
شاغل اوراد و قرآن مجید
تھے اوٹک کے شہید علی شہر پر
باپ اوٹک تھے علی شاہ زمین
ہے وہ باقر کے پسر شاہ انام
وہ حسینی شہ امام ذوالجبر
رنگ و بو افروز گلزار بتول
واقف سر بستہ راز الہ
براداری خاص و برائین ترک
طالب بیت ہوئے باضد نیاز
ہر بیعت پیش بابا سر جھکا
بے مخدوم جہان کو دیکھہ او
آتش فہر سے مت کہو ہراس

موسیٰ بن علی بن

محمد بن علی بن

محمد بن علی بن

محمد بن علی بن

محمد بن علی بن

محمد بن علی بن

اوس حجیت کا کردار ملکہ سوال
 تمہیں چاہیگا وہ خوش حضرات
 سب حکم شاہ دین ہو کر وہاں
 وہاں ملاقی ہو جمال الدین سے
 یہ لگے کہنے کہ کیونکہ جابین ہم
 پاس حضرت کی ہمیں کردی رسا
 حیرت آرا دیکھ سب مشتاق کو
 یہ کہہا حضرت کا نام جلوہ تاب
 ساتھ کردو ملکا علیم اللہ کے
 وہ تمہیں ہمراہ خود لایا لایگا
 پاس خاں حضرت بابا فرید
 الغرض ابدال مذکور آن کر
 شاہ اوس دم جانب عرش پر
 تاجد بانیس دن شاہ جہان
 صورت تصویر ایستادہ رہے
 دیکھ کر ہم حال ہمراہی تمام
 بعد از بانیس دن شاہ زمین
 دیکھ کر بولے کہ شمس الدین
 دیکھ کر شایان بیعت کا نتیجہ
 الغرض کہ بیعت توبہ کہا
 تو زمین پر وہ فلک پر ہم سر

مستطاب

مستطاب

دست بستہ بانہرا ان عجز و قال
 فیض سے اپنی کر گشاہ حال
 حد ناز قہر تک پہنچی بجان
 اوس فقیر ابدال خوش آئین سے
 کس طرح اوسن رسی پنج جابین ہم
 امی جمال الدین کوئی صورت
 اوس گروہ طالب خلاق کو
 پڑتی پڑتی جابین جاؤ گی تم سب تباہ
 خوش ابدال خدا آگاہ کے
 پاس حضرت کے تمہیں پہنچا لایگا
 ہو میرے نکو پاؤں سے وحید
 لیکھا نزدیک شاہ داد گد
 چشم بکشاہ کھڑی تھے بر زمین
 شاہ عالم بادشاہ لا مکان
 برسبیل سرخوش بادہ رہے
 کہہ گئے سب خود بخود ہر جا خرام
 منزل روحی سے آسوی بدن
 لایق ارشاد خوش آئین آ
 حضرت بابا نے پہنچا تجھی
 شمس بیچ جب تک کہ ہی شمس سما
 جلوہ فرمایا کا تار وز اخیر

مستطاب

شمس گمردن ہی صفات کردگار
 شمس ترکستان خدا کا بیدار
 شمس میرا ہی بیویت کا غلبہ
 گو سمجھا ہی تجھے اسی شمس دین
 تو خدا کی راز سے آگاہ ہے
 قصہ کوتاہ بے بیعت شاہ فی
 شمس دین سیکہ کہا اسی شمس
 تین دن رہ پاس میرا سیدی
 حضرت بابا سی حضرت اللہ سیکہ
 حضرت بابا تجھی سمجھا بیٹے
 علم باطن تو تجھے حاصل ہوا
 جب جناب حضرت بابا فرید
 اوس گہری شب کو ہوا لبواؤ نکلا
 روز دوم وقت مغرب شاہ
 خاندان چشت میں بیعت کیا
 اور فرمایا کہ تو اسی شمس دین
 ست ہین مستی میرے خاص عالم
 رشد کامل فقیر بے نظیر
 پیراؤ کی قطب دین اوشی نب
 پیراؤ کی خواجہ بند الولی
 پیراؤ کی خواجہ عثمان ہین

شمس میرا نور ذات کردگار
 شمس گمردن جرج کاوشید
 شمس چارم آسمان اسکا ہی نور
 تو ہی شمس جلوہ بخش ذوالستین
 تو باشک عارف بالند ہے
 حضرت محمد و م عالیجاہ فی
 اسی فروغ جرج اسی نور زمین
 ہر حال اخلاص بابا فرید
 مانگ جا کر حضرت بابا سی ہیک
 جانب محو اسے تجھے آئینے
 علم ظاہر کا مزا جب کراوہا
 جائیگی نزد خداوند وحید
 جانب اقصیٰ تجھے پہنچاؤ نکلا
 ہادی آفاق عالیجاہ نے
 چشتیہ شجرہ دیاشہ نے پڑا
 دیکھ لے صورت کو میری بالیقین
 دہرین ہر چار سو ہی میرا جام
 ہین فرید الدین سیکہ شکیہ
 شہرہ آفاق ہین کا کی لقب
 پیشوا ہر نفی و ہر ستی
 خواجگان میں کیا ہی عالیشان

شمس گمردن جرج کاوشید
 شمس چارم آسمان اسکا ہی نور
 تو ہی شمس جلوہ بخش ذوالستین
 تو باشک عارف بالند ہے
 حضرت محمد و م عالیجاہ فی
 اسی فروغ جرج اسی نور زمین
 ہر حال اخلاص بابا فرید
 مانگ جا کر حضرت بابا سی ہیک
 جانب محو اسے تجھے آئینے
 علم ظاہر کا مزا جب کراوہا
 جائیگی نزد خداوند وحید
 جانب اقصیٰ تجھے پہنچاؤ نکلا
 ہادی آفاق عالیجاہ نے
 چشتیہ شجرہ دیاشہ نے پڑا
 دیکھ لے صورت کو میری بالیقین
 دہرین ہر چار سو ہی میرا جام
 ہین فرید الدین سیکہ شکیہ
 شہرہ آفاق ہین کا کی لقب
 پیشوا ہر نفی و ہر ستی
 خواجگان میں کیا ہی عالیشان

شمس گمردن جرج کاوشید
 شمس چارم آسمان اسکا ہی نور
 تو ہی شمس جلوہ بخش ذوالستین
 تو باشک عارف بالند ہے
 حضرت محمد و م عالیجاہ فی
 اسی فروغ جرج اسی نور زمین
 ہر حال اخلاص بابا فرید
 مانگ جا کر حضرت بابا سی ہیک
 جانب محو اسے تجھے آئینے
 علم ظاہر کا مزا جب کراوہا
 جائیگی نزد خداوند وحید
 جانب اقصیٰ تجھے پہنچاؤ نکلا
 ہادی آفاق عالیجاہ نے
 چشتیہ شجرہ دیاشہ نے پڑا
 دیکھ لے صورت کو میری بالیقین
 دہرین ہر چار سو ہی میرا جام
 ہین فرید الدین سیکہ شکیہ
 شہرہ آفاق ہین کا کی لقب
 پیشوا ہر نفی و ہر ستی
 خواجگان میں کیا ہی عالیشان

پیراؤ کے حضرت حاجی شریف
 پیراؤ کے خواجہ مود و وحشت
 پیراؤ کے خواجہ یوسف بنام
 خواجہ زاید محمد ناسدار
 پیراؤ کے احمد ابدالی خطاب
 پیراؤ کے تے ابو اسحاق بنام
 پیراؤ کے خواجہ مشاد تے
 شیامین الین میر خوشکلام
 اور میرہ بھری کے پروولی
 پیراؤ کے حضرت ابراہیم تے
 پیراؤ کے تے فضیل اکساں
 پیراؤ کے تے حسین بھری نام
 پیراؤ کے تے علی مرتضیٰ
 مظہر اک علی مرتضیٰ
 مصطفیٰ تے پیراؤ سلطان کے
 اور بی بیعت کے رب ستور خاص
 انور جب حکم شاہ دین
 حضرت بابا سے بہرہ مند ہو
 حضرت بابا نے پوچھا کہ بیان
 کیوں اووہرے اسطرف آیا ہو تو
 عرض کی امی شاہ شامان جہان

پیراؤ کے خواجہ مود و وحشت

پیراؤ کے احمد ابدالی خطاب

پیراؤ کے خواجہ مشاد تے

پیراؤ کے حضرت ابراہیم تے

پیراؤ کے تے حسین بھری نام

پیراؤ کے تے علی مرتضیٰ

مظہر اک علی مرتضیٰ

مصطفیٰ تے پیراؤ سلطان کے

اور بی بیعت کے رب ستور خاص

انور جب حکم شاہ دین

صد چمن آرائش صد عریف
 تازہ تر نخل ثمر دار بہشت
 وادی توحید جہان مقام
 پیراؤ کے بن ازل سے آشکار
 صاحب فیض رشادت انتساب
 ہر ریشام تھا اونکا سلام
 دانش الہی سے دلشاد ستے
 پیراؤ کے تے مشاد کے با احترام
 تے سید الین خلیفہ عارف
 مایہ دار پائے تسلیم تے
 پیراؤ کے عبد واحد رحیل
 رونق عبادۃ نقر تمام
 وصف ہی جہاں کام لافتی
 تھا تجلی بخش شان مصطفیٰ
 اوس شہ شامان عالمی شان کے
 شہ اد افران کے با اختصاص
 جانب بین گئے شمس زمین
 دولت بابوس سے خرسند ہو
 چوڑ کر خند و م کو آیا کہاں
 میرے صاحب کی خبر لایا ہی تو
 آپ کے صاحب نے بھیجا یہاں

پیراؤ کے بن ازل سے آشکار

صاحب فیض رشادت انتساب

پیراؤ کے تے مشاد کے با احترام

تے سید الین خلیفہ عارف

مایہ دار پائے تسلیم تے

پیراؤ کے عبد واحد رحیل

رونق عبادۃ نقر تمام

وصف ہی جہاں کام لافتی

تھا تجلی بخش شان مصطفیٰ

اوس شہ شامان عالمی شان کے

پیراؤ کے بن ازل سے آشکار

صاحب فیض رشادت انتساب

پیراؤ کے تے مشاد کے با احترام

تے سید الین خلیفہ عارف

مایہ دار پائے تسلیم تے

پیراؤ کے عبد واحد رحیل

رونق عبادۃ نقر تمام

وصف ہی جہاں کام لافتی

| | |
|---|--|
| <p>کہدیا مجھ کو کہ جابابا کے پاس رسم و راہ و صوم میں جالاک ہو شغل و ادرا و طریقت باد کر شرع اخلاص کا طریقہ سیکھ لے جب جناب حضرت بابا فرید بعد ازان تو پاس پیر آئیو حضرت صابری کی جو سپر نگاہ چہ پہ سایہ علاء الدین کا احمد صابری کا جو فرزند ہے غوث گر کہئے اوسے تو ہی بجا صابری جس پر دایہ چاہی جو علاء الدین علی پر بننا مہروا ہلکوکیا مخدوم نے اسی حسن تو ہی رشاد کا وزیر</p> | <p>رہ کوئی دن حضرت اعلیٰ کے پاس جذبہ سازج سے دامن پاک ہو دل سلوک بندگی سے شاد کر احمد فرید مسل کے درت بہک لے جاوہ فریادینگے بر عرش مجید میری خدمت سے فوائد پائیو کیوں نہ روشن ہو وہ مثل مہروا شاہ ہی وہ ہند و سندھ چین کا جو علاء الدین کا دل بند ہے قطب گر فرماتی تو دور کیا رتبہ ابدالیہ وہ پائے سے رشاد سکا تا قیامت برقرار بادشاہ ہند و سندھ و روم نے فیض تجھ سے پائینگے خور و و کبیر</p> |
|---|--|

علاء الدین علی

علاء الدین علی

علاء الدین علی

علاء الدین علی

علاء الدین علی

علاء الدین علی

علاء الدین علی

علاء الدین علی

احوال حضرت مخدوم صاحب کے فراج پرسی کو حضرات اولیاء موعودہ کا حاضر ہونا

مکاتبت حضرت مفسر فیلین نحریرہ کہ بتاریخ شریعہ ہون ماہ جمادی الاول ۱۰۵۰ھ بمطابق ۱۶۴۰ء
 وقت ظہر کے حضرت شیخ شہاب الدین صاحب مکتبہ لطاف الوان موسیٰ مرید حضرت شاہ شمس الدین
 عبدالعزیز صاحب زادہ حضرت قطب بانی غوث الہدائی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب
 کرم اطرفین حسی حسینی کے بعد اکثر شریف لاکر حیدرہ کوس زمین سوختہ پر ہو چوچ مال الدین ابال خدمت میرانی کی کمال
 اور بموجب دستو قدیم کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ و الام
 سلطان الاولیاء کے فراج پرسی فیضیہ ہو کر اور احوال اقدس قہر کا بہ مستور رعایانہ کر کے واپس شریف لاکر

اور جمال الدین ابدال سے خدمت ہو کر تشریف لیکے اور بتاریخ شہر ہون ماہ جب ۹۵۹ھ ہجری کو روز
 یکشنبہ یعنی پہرے حضرت شیخ عقیف الدین مثنیٰ صاحب مکتوب نصاب شریعت النورانی تشریف لاکر دوبارہ کوہ
 زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت منیرانی کی بجائے اور حسب معمول قدیم مزاج پر ہی حضرت بادشاہ
 دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ ارواح سلطان الملوکیا کی کامیاب ہو کر
 واپس تشریف لاکر احوال شریفانی آتش قہر کا بطور محرابہ معائنہ کیا اور جمال الدین ابدال سے خدمت
 ہو کر تشریف لیکے اور بتاریخ گیارہویں ماہ شعبان ۹۵۹ھ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت ظہر کے
 حضرت شیخ شمس الدین بن افغان شاہی صاحب مکتوب نصاب مہبوط الدیکر مرید حضرت علی الحداد خلیفہ
 جناب قطب ربانی غوث الاعظم شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین جس کی حد بارہ
 کوسن میں سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت منیرانی کی بجائے اور بعد نماز عصر دستور قوم پادشاه عالم ابدال پڑھا
 بتلاو اسم مبارک حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ ارواح سلطان الملوکیا
 کے لیجئے اور حسب قاعدہ قدیم پشت کے پیچھی کھڑی ہو کر معائنہ کیا کہ نگاہ حضرت مخدوم کی جانب آسمان کے اوپر
 چپٹے ڈال کی گواہی پکڑی ہو اور دست راست کی مٹھی بند اور انگشت شہادت برابر قلب کے علم پر کیسیا کے بعد
 ایک بیک دونوں ہاتھ چوٹ کر نیچے کو آگئے اور حضرت موصوف تا بجا اقامت کہ جہان اب مقدم سے نثر لکھنے لگے
 اور نگاہ قہر لگین زمین پر ڈالی معاً آگ قہر کی زمین سے نکلا کر سوا جائی مخصوصہ کی چار طرف کی زمین کو دوبارہ تک پہون
 چلی گئی اور آواز مثل گرجنی رعد کی برپا ہو کر شعلہ آتش قہر کے آسمان کو جانی لگے حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین
 علی احمد صاحب ختم اللہ ارواح سلطان الملوکیا اویس طرح رو بہ قبلہ اور پشت جب شرق کی فرمائی ہو جائی آقا
 مستمل جنت گو کہ تشریف لاکر کھڑی ہو گئے اور زبان مبارک سے فرمایا یا ہویا من ہویا من لیس لہو
 اے ہو اور ہر فرمایا اے عظیم اللہ ابدال نے اس وقت موقع پا کر عالم و جوب میں
 پر پشت مبارک سے عرض کیا کہ حضرت شمس الدین بن افغان مرید حضرت شیخ علی الحداد صاحب کے حضور انور کے مزاج پر ہی کو جا
 ہو سے ہیں حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ ارواح سلطان
 الملوکیا نے ارشاد فرمایا اے محمد اللہ یا حق اور ہر فرمایا اے فرار نگاہ جانب آسمان کے فرمائی عظیم اللہ ابدال

اوں مقرر کواپنی ہمراہ دوبارہ کوسے باہر والپس آئی اور حضرت شمس الدین صاحب موصوف جمال الدین ابوالحسن حضرت
 ہو کر تشریف لیگے فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صاحب بری گذارش کرتا ہوں کہ شاہ بری حضرت
 بادشاہ و دو چہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم التمداد ارواح سلطان الاولیا کا حال اسطورہ پر
 کہ شبانہ روز میں چہ ہزار مرتبہ بفاصلہ چار سالوں کے زمین دوبارہ کوسے باہر والپس آئی اور کسی عارف صاحب
 و مرتبہ کیفیت ولایت ملک ہفت اقلیم کو بغیر حصول شرف مزاج برسی اوس حضرت والا مرتبہ بادشاہ و دو چہان
 موصوف الصدق ترقی عروج کیفیت باطن کے حاصل نہیں ہوئی اور بغیر تلاوت اسم اعظم نام متبرک حضرت بادشاہ
 دو چہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم التمداد ارواح سلطان الاولیا کے کسی صاحب تشریف لایا
 حضور صلی علیہ وسلم نے آئی اور نامی مکاتیب خطاب حضرت موصوف الصدقین محمد بری ہے کہ واقعہ عظیم تباہی کبیر ہے حضرت بادشاہ
 دو چہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم التمداد ارواح سلطان الاولیا کو مرتبہ شہنشاہ ہوا
 ملک ہفت اقلیم کا حاصل نہاں گزشتہ حضرت موصوف کو اس طرف خیال ہی نہیں پہنچا پنجہ آج ہی جس کسی کو حضرات
 صاحب کیفیت باطن بہرہ یابان مقام دائرہ ولایت میں جو قبض کیفیت موندہ دکھلاتا ہے مجھ و تلاوت اسم
 اعظم موصوف یعنی نام مبارک حضرت بادشاہ و دو چہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب
 ختم التمداد ارواح سلطان الاولیا اور حصول شرف آستانہ بوسی اوس و برابر گوہر عرفان کی عروج کیفیت باطن کا
 حاصل ہو کر بارہ نبوت میں گذر ہو جاتا ہی اور حضرات رقباء و نقباء و تجا و ابدال و انجیا و اقطاب و رجال الغیب
 واسطے حصول ترقی قوت روح جذبہ اپنی کی ہر روز حاضر آستانہ کرامت نشانہ کے ہو کر کامیاب ہو رہے ہیں
 کہ جناب فیض صاحب انگلیں باطن کی حرمت ہو جاتی ہیں و داوون لوگوں کو وہاں پہنچاتا ہے اور خاندان معدن العرفان
 شرف یافتہ کوائف مرتبہ علو النور شہنشاہ ولایت میں ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجاز کو اسم
 مبارک باطن حضرت بادشاہ و دو چہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم التمداد ارواح سلطان الاولیا کا
 سینہ بسینہ تعلیم ہوتا چلا آج چنانچہ داخلان طریق اس سلسلہ علیہ کو اسم ظاہر واسطے فلاح دولت ظاہر اور اسم باطن
 واسطے افشاح کیفیت باطن کے عقدہ کشائی ہر گونہ حاجت صوری اور معنوی کا ہوتا ہی اشعار مؤلف

پیش

نام حضرت اسم اعظم ہی حسن علی

پیش

پیش

پیش

نام حضرت جو زبان پر لائے گا
 جو نہیں دیکھتا عرفان کا غریق
 اسن طیفہ کا طریقہ اور ہے
 ہم غلام شاہ ہر شاہی نصیب
 ہم علماء الدین کے بین راز دار
 ہر طرف سے اولیائے آن زمان
 جو علماء الدین کا پتہ ہی نام
 او کی جانب سے سب کو جھکا
 پشت کی چٹائی میں سب باہمی تھے
 خدمت عالی کے سب پابند تھے
 حضرت مخدوم کا خدمت گزار
 جو علماء الدین کا خدمت گزار
 حضرت مخدوم کا پابند ہے
 او بھی ایک نام ہی سلطان کا
 ہی وہ دروہرو لی ہر زمان
 جانتا ہی وہ بالہام خدا
 راز ہی اسکا چھپا نا چاہئے
 اسم ہی وہ اسم ذات کبریا
 لوح محفوظی پہ وہ مرقوم ہے
 حال حضرت مبین ہے وہ نام
 اوسکے پڑنے سے زبان چلی جائی

حضرت جو زبان پر لائے گا

جو نہیں دیکھتا عرفان کا غریق

اسن طیفہ کا طریقہ اور ہے

ہم غلام شاہ ہر شاہی نصیب

ہم علماء الدین کے بین راز دار

جو وہ جمیع لایکا سو پا میگا
 جانتا ہے کب پڑنے کا طریق
 پونچھ لے ہم سے سبھی کچھ غور ہے
 ہم مرید و نکو ہے اکا ہی نصیب
 ہم علماء الدین کی خدمت گزار
 پیش احوال کو انی بجان
 کیفیت سے وہ ہو پیر شاہ کام
 عارفان کا ملان حق رسا
 ورنہ ایک ایک سامنی چلی جاتی ہے
 دولت حضرت سے سب خرسند ہے
 خوش رہیگا تا دم روز شمار
 اس طریقہ کا خلافت دار ہے
 راز سے او کی حسن خرسند ہے
 او شہنشاہ مکانی آن کا
 حاکم یا ہی خداوند جہان
 ہم بارگشا و جناب مصطفیٰ
 ہر یک کو ببتا نا چاہئے
 جامع ذات و صفات کبریا
 کا لہو دانی کو نام حسن معلوم ہے
 جانتا ہی کب اوسے ہر مرد خام
 بے تحاشا بے خودی آجائی

حضرت جو زبان پر لائے گا

جو نہیں دیکھتا عرفان کا غریق

اسن طیفہ کا طریقہ اور ہے

بس بھولا دیتا ہی وہ تشبیہ کو
خاص خادم کو بہتانی بہن حسن
صاحب یون کا وہ عزت نام ہے
اسط سہانی سرا کی سسیرین
ہم مدد کو بہ ترتیب ظہور
جلوہ وحدت کہانی بہن کبھی
ہر زمان مسترشد دن کی بارگاہ
نور سے اپنے ہمین کر کے تیشاد
ای حسن تیرا یہ جلوہ دلنواز
تو علاء الدین کا دل بند ہے
رشت تیرا قیامت برقرار
خاندان چاروہ کا تو اسام
شغل ہرزخ کا تجھی بس شوق
ذوق تیرا دلنواز ہر مرید
مست ہو ترا جو ہر معصوم
دست تیرا دست ہی دست رسول
تو حسن اپنی سمجھ پر ہم
نام پڑھتا رہے ہمیشہ شاہ کا
حضرت محمد وہ صورت میں آ
کہدیا تجھ سے کسی کہ اسے تیرا کام
ای حسن تیرا طریقہ تا خبرا

ای حسن

تو حسن تیرا

ای حسن

تو حسن تیرا

ای حسن

لے اوری ہے عالم تنزیہ کو
روح کو پڑھ کر سنانی بہن حسن
اسطریقہ پر اجازت عام ہے
اس شباہت کا ہر شروخیر میں
ہم غلاموں کو یہ تعلیم حضور
کشت کشت و کہانی بہن کبھی
دیکھنے کو جلوہ فرماتی بہن شاہ
دور کرتے بہن سیاہی نہاد
ہی علاء الدین کا گلزار راز
تو علاء الدین کا فرزند ہے
فقر تیرا تا خبرا دولت بکار
بادہ توحید کا ہی مست جام
اس عجائب شغل کا بس ذوق ہے
تیرا ہر طالب ہوا قطب فرید
یہ طفیل حضرت محمد وہم ہی
تو قبول آمد تیری مسترشد قبول
ذات مرشد کو سمجھ بس قدیم
یعنی اپنی مرشد آگاہ کا
ہاتھ تیرا ہاتھ میں اپنے لب
ہر گہڑی ہر خطہ کہہ ہر صبح شام
مگر ہم تر رہو گی کا حسب الدعا

ای حسن

تو حسن تیرا

تو حسن تیرا

تو حسن تیرا

احوال و وفات حضرت بابا صاحب کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے بیٹا لایکا

مکاتیب حضرت مفصلہ ذیل میں تحریر ہیں کہ بتاریخ ستوّم ماہ محرم ۹۶۴ ہجری کو روز شنبہ بعد نماز فجر کے حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اعیان ہند نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو اپنی پاس بالکین میں طلب فرما کر مکتوب خطاب سر العبودیت تصنیف کیفیات باطن اپنی جامع دیگر جمیع مکاتیب خطاب حضرت پیر اعظام اپنی سلاسل کے اور اوراد منضبطہ اوقاف شانہ روز اور تبرکات و ملیات وغیرہ بششم مع خرقہ مبارک حضرت سرور انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوہر و زرعطا نشان خلافت حضرت علی کم الدہ و جہ کو مرحمت فرمایا گیا تھا اور حضرت علی مرتضیٰ نے خواجہ حسن بصری صاحب کو روز شنبہ ۱۰ شوال خلافت فرمایا تھا اور اس طرح دست بستہ و خرقہ متبرک حضرت بابا صاحب کو نصیب ہوا۔ دست فرما اور اسناد خلافت نامحبات حضرت پیران اعظام اپنی شجرہ چشتیہ کے ایک مکاتیب خطاب حضرت شمس الدین ابی الزنجیر حضرت بابا و شاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب خاتم الدار و اح سلطان الاولیاء کے کہ جس میں احوال حضرت مخدوم کا جو بیعتانہ کے تحریر تھا اور ان حضرت صاحب مکاتیب خطاب نے اس سے آیتہ سے یہ ہے اس سے کہ حالت فرمائی تھی کہ کام حلت اپنی اپنی مکاتیب خطاب جناب بابا صاحب موصوف کی خدمت میں لایا گیا تھا اور حضرت شیخ بدر الدین صاحبزادہ کلان حضرت بابا صاحب مکتوب خطاب نقوش فریدی حضرت شیخ نجم الدین سے کہی اور تصدیق حضرت بابا صاحب مکتوب خطاب قصص الوجدات اور حضرت مولوی بدر الدین اسحاق لاری حضرت بابا صاحب مکتوب خطاب برہان الاولیاء اور حضرت شیخ فضل الرحمن برادر عمو زاد حضرت بابا صاحب مکتوب خطاب ظہیر الخطایب اور حضرت خواجہ کن الدین بن احمد سعید صاحب مکتوب خطاب امیر الوجود اور حضرت شاہ النعمین مولانا بیچ صاحب مکتوب خطاب ابوالجوب اور دیگر عوام الناس کے مرحمت فرمائے تھے حلفین محفل نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو مبارکباد دی اور حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اعیان ہند نے ایک نامہ بنا کر حضرت بابا شاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب خاتم الدار و اح سلطان الاولیاء کے منفر کیفیات بطور زبان ملکوت میں تحریر فرما کر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض صاحب مکتوب خطاب فرمود اس وجہ کے سپرد کر دیا اور شاہ فرمایا کہ شمس الدین تم اپنی مکتوب خطاب میں نسبت اس نامہ کے تحریر کر دینا کہ یہ نامہ بحر خلیفہ

صاحب مجاز مرفوع الاجاز علو الغرم والترنہ اپنے خاندان کے اور شخص کو نہ دکھلایا جاوے امور ان سے کسی کو اطلاع
 دیا جاوے اور ہر ارشاد فرمایا کہ شمس الدین جو جو اولیا جمع ہو کر بادشاہ دو چہاں مخدوم **علامہ الدین علی احمد صابر**
 صاحب ختم المذالارواح سلطان الاولیا کی مزاج پرستی کامیاب ہو آئی ہیں یہ وقت رحلت فرمائی کے اسعالم
 مکتبہ لطیف اپنا جسم احوال معائنہ کیا ہوا تھویر ہو گا تیرے پاس بھی بیٹے اس امر میں ایک راز مخفی ہے زمانہ ولادت
 کیفیت باطن میں اعلان اس حوال کا کیا جائیگا **میر و صاحب مجاز مرفوع الاجاز علو الغرم والترنہ**
 خاندان قادریہ اویساہرہ کا جو اولاد **امام اعظم ابو حنیفہ** جسے ہو گا بعد ساڑھی سات سو برس میر کے
 تکمیل اس اعلان کی کرے گا اور تبرکات خاندان قادریہ کے **سلیم العبداللہ** کے پاس انانت رکھے ہیں وہ ہی تیرے
 پاس جمع ہونگے بعد اس ارشاد کے جناب بابا صاحب مدوح نے حضرت طاہرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ آج ہم اسعالم
 رحلت کرینگے تھوڑی عرصہ میں شدت مردہ کی دمبدم ترقی پذیر ہونی جو وقت نماز مغرب کا ہوا جناب بابا صاحب
 موصوف نے نماز مغرب کی ادا فرمائی بعد نماز مغرب کے استغراق ہو گیا بیدار ہو کہ حاضرین کے وقت دیا فرمایا کہ میں نے نماز
 کی ادا کر لی ہے حاضرین محفل نے التماس کیا کہ حضور الہی نے نماز مغرب کی ادا فرمائی ہی حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک
 بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے ارشاد فرمایا کہ دیکھا ہے آپ اپنی اوقات
 نماز مغرب کی ادا فرمائی بعد نماز پر دوبارہ استغراق ہو گیا تھوڑی عرصہ میں بیدار ہو کر ہر حاضرین سے دریا
 فرمائے لگے کہ میں نماز مغرب کی ادا کر لی ہے حاضرین نے گزارش کیا کہ حضور نے دوبارہ نماز مغرب کی ادا فرمائی
 ہے جناب بابا صاحب مدوح نے ارشاد فرمایا کہ دیکھا چاہی اور تیسری مرتبہ ہر نماز مغرب کی ادا فرمائی
 نماز ہی میں استغراق ہو گیا اور اسی حالت نماز میں بتایا کہ پانچویں ماہ محرم ۱۰۶۲ھ ہجری کو کہ دو شنبہ کا دن
 گذر کر شب شہید شروع ہوئی بعد نماز مغرب اور قبل از نماز حضرت بابا صاحب نے حضرت احدیت عرفہ میں مصال
 فرمایا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند
 رحمۃ اللہ علیہ مکتوب لطیف ستر العبودیت نصیف اپنی میں نحوہ فرمائی ہیں کہ اس فقر کی تین بیسیاں بی بی اول
 نام محبوبہ تہا جو شیخ زکریا ہندی کی مشیرہ تھیں ان کے بطن سے چار فرزند نعیم الدین - عزیز الدین - سلطان الدین
 فرید بخش تولد ہوئے بی بی دوم کا نام بی بی خاتون تہا جو سلطان اغیاث الدین حسین کی دختر تھیں ان کے بطن سے

شیخ فرید گنجشک
 حضرت بابا صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت بابا صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت بابا صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ

اغیاث اور تین سو ابدال اور پچیس ہزار نقباء اور پچاس ہزار نجباء اور ستر ہزار مریدوں اور چوبیس ہزار
 ہزار ان کے نائب ہو چکے ان میں ان دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار تین سو پچاس اور پچہتر ولایت
 روح جذبہ کے اس خاندان عالیہ رفیع الاجارت علو العزائم المرتبہ شہنشاہی ولایت میں حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ
 اس فقیر تک اور فقیر سے نیچے کے مراتب حضرت امام مہدی علیہ السلام تک بموجب فرمان حضرت سرور عالم صلعم کے ایک
 شیخ وقت کے اسی تعداد کے موافق ہونے چاہئے اور اوپر ہفت اقلیم کے تقسیم ہونے کے موجب ہونے چاہئے
 تب ہی قیامت آجائیگی اس احوال حضرت ولایت روح جذبہ کو فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن
 تاریخ آئینہ تصوف تالیف اپنی میں قلمبند کر دیا ہے اور ان جمیع حالات مذکورہ کو حضرت خواجہ معین الدین حسن بھٹائی
 اجیری شہنشاہ ہند الہی نے اپنے مکتوب لطاف احادیث المعارف میں اور حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب
 نجیہ کاکی اوشی اولیوں الارواح نے اپنے مکتوب لطاف قربت الوجود میں اور حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب
 مسعود العالمی قطب عالم غیاث ہند نے اپنے مکتوب لطاف ستر القیود میں اور حضرت سلطان المشائخ شمس الدین
 محبوب الہی قطاب دہلی نے اپنی مکتوب لطاف مقناطیس وحدت میں اور حضرت خواجہ شمس الدین نصیحا شمس الدین
 نے اپنی مکتوب لطاف فردوس الوجوب میں اور حضرت صاحبزادہ بدرالدین نصیحا سجاولہ نشین بابا صاحب
 نے اپنے مکتوب لطاف نقوش فردی میں اور دیگر خلفا جناب بابا صاحب نے اپنے مکتوب لطاف متفق اللفظ
 قلمبند فرمایا ہے حضرت خواجہ شمس الدین متاثر الشمس الارض مکتوب لطاف فردوس الوجوب تصنیف اپنی میں
 تحریر فرمائی ہیں کہ جس شب کو حضرت بابا صاحب نے حضرت اہیت عرفین دھال فرمایا اور وقت چند خام حاضرین
 بارگاہ نے سعی کی کہ شب سامان دینیہ جمع کر کہیں صبح کو اہتمام دینیہ ہو جائیگا لیکن باعث کمال عزت کہ سیکو کہ
 میرنہو اکسنا چاہیا ہوتا لاچار ہو کر مینے شب کو التو کر کہا گر تھما سے سنگ لےئے سنگ موسیٰ جنہر بربالاکر کینہ
 اور انکو ایک شخص محمد عظیم نام سوداگر بن محمد افضل نذر کر گیا تھا وہ موجود صبح کو قبل اذان غلہ ہمسایہ میں
 ایک بھوت ضعیفہ سماہ عمرہ بن غیاث الدین بن محمد جو نہ قانی نے حضرت خواجہ شمس الدین نصیحا شمس الدین کو تولا
 دیا کہ بیٹا شمس الدین میرے پاس حضرت موصوف مطلب او سکے پاس شریف لیکے اور ضعیفہ نے ایک تہا پار چا
 حضرت مدوح کو دیا حضرت موصوف نے فرمایا کہ ابھی تک ہلکو کوئی حکم باطن نہیں ہوا، ہم کیونکہ سن چکا لباس پاک

احوال
 حضرت ولایت
 خدیجہ بنت جبریل علیہ
 السلام

بہار عجیبہ
 باب صاحب
 حضرت

بناسکتی ہیں تب اس شخص فی بیان کیا کہ میں نے نہ نہان با وضو و زجہ کو سوت کا ٹکڑہ سفید بنا کر گزارا سی ہوا ہوا ہے
 اور واسطے اپنی کھن کے کہاتہاں شہ کو میں حضرت بادشاہ دو چہا مخدوم **علاء الدین** علی احمد صاحب
 ختم اللہ الارواح سلطان اللہ لیا ایشیہ زادہ جناب بابا صاحب کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فراتی ہیں تم نہان حضرت
 کرتی ہو اسکی کیا قیمت لوگ مینی عرض کیا کہ اسکی قیمت میں جنت لوگ حضرت مخدوم خارشاد فرمایا کہ تم بہ نہان میرے
 حضرت بابا صاحب کے لباس منور کیا واسطے شمس الدین شمس الارض کو بلا کر دید میں ٹکو ہموں اس کے چرخ جنتین دو ٹکا
 اور وہ باچون جنتین مجھ کو معائنہ ہی کرادیں ہیں اور مینی اسکی قیمت ہی وصول کر لی ہی اسن سی ٹکو بلا کر نہان دینی ہو

| | | |
|---------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| اشعار مولف | احمد صاحب نے نسبت کو بڑا د | اسکی زمین باغ رضوان مفت پاؤ |
| حضرت مخدوم نور حق سرشت | جسکو چاہیں بخش دیں حدیث | صد جنت عارفوں کی شاہ |
| باغ رضوان عارفوں کی آن ہے | جسے اپنی اصل کو بوجہاں | بالبقیہ وہ ہو گیا شاہ زمین |

جب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض نے بہ حکم اس شخص سے سنا اور نہان کو ملی لیا
 لیکن حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الہی قطاب دہلی رحمۃ اللہ علیہ کی عدم
 موجودگی کے باعث متفکر رہے کہ حضرت شیخ نجم الدین صاحب متوکل بروز حقیقی جناب بابا صاحب اجنب صاحبزادہ
 بدر الدہ بھٹا فرزند جناب بابا صاحب اے مولوی بدر الدین اسحاق صاحب دادا حضرت بابا صاحب نے صلاح دی کہ تا
 نے حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب دہلی کے جسد مقدس حضرت بابا صاحب کے
 زمین کے سپرد کرو دینی اصلاح حضرت موصوف کے با داب تمام اپنی ہاتھ سے لباس تیار کیا اور اپنی ہاتھ سے جسد اطہر کو
 غسل دیکر لباس پہنا با اور بعد نماز اشراق بروز شنبہ تاریخ چھٹی ماہ محرم ۷۹۷ھ بمجیکو نماز جنازہ برو
 افروزی اربعہ مقدسہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حضرت خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم
 اجمعین اٹھوئی جس میں تمام حضرات جلال الغیب اور ابدال اور قبا اور نجبا اور نقبا اور اعیان اور قطاب
 اور جمیع اہل ولایت روح جذبہ اور جنات اور جنود ہا اور اتباع عبا اور یہ فقیر شمس الدین شمس الارض اور حضرت
 نجم الدین صاحب متوکل اور مولوی بدر الدین اسحاق صاحب اور صاحبزادہ بدر الدین صاحب شریک تھے
 اور یہ نماز باطنی اول ادا کر کے جسد مقدس کو گوشہ زمین منبر کے (جہاں اب مقبرہ کلان صاحبزادہ صاحب

اعمال دینیہ
 حضرت بابا صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ

واقع ہوا جس سے مشرقی جانب) سپر کیا اور بوقت نماز چاشت باطنی نماز جہازہ اور دینیہ حضرت بابا صاحب
انفراغ حاصل کیا بعد دینیہ نام حضرت جلال الغیب اور ابدال اور رقبہ اور نجبا اور قبا اور اغیا اور قطاب اور دیگر
اہل ولایت روح جذبہ طواف جگہ فونہ جسد مقدس کا کر کے فیضیاب کوائف باطنی کے ہوتی تھی اور حضرت باد
دو چہا مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الایمانی علیہ السلام ابدال اور حیات
ابدال کو مع یکصد نفر جن متعینہ جہازہ کو س کو بھی ارسال کر دیا تھا بعد شرف اندوزی طواف مزار مقدس کے
جمال الدین ابدال مہ یکصد نفر جن کے واپس گئے اور علیہ السلام ابدال نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
سے عرض کیا کہ حضرت بادشاہ دو چہا مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ تم چار روز بعد دینیہ حضرت شاہ شیخ قمرید کنجشکیر بابا صاحب اسود العالمین
قطب عالم اغیا بند رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر خدمت بجالا کر ہمارے پاس حاضر ہونا چنانچہ علیہ السلام ابدال
پر حکم ہو چکا کہ واپس گئے اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض بتاریخ دہم محرم ۱۰۰۰ ہجری
روز یکشنبہ بعد نماز فجر کے کلید شریف کو روانہ ہوئے دو روز کے عرصہ میں جہازہ کو س زمین سوختہ
پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت بجالا اور احوال شرافتانی آتش فہر اس عرصہ چار سال میں بھی خوب
عرصہ اٹھ سال قبل تشریف آوری حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کے جس طرح
تحریر ہو چکا ہے حضرت خواجہ صاحب موصوفے جمال الدین ابدال سے سنا اس گفتگو میں نے کہ علیہ السلام ابدال
حضرت خواجہ صاحب موصوف کے پاس حاضر ہو اور احوال بدستور مرقومہ بالا بیان کیا

احوال حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب و بلی کا
پاک پٹن شریف کو جا کہ حضرت بابا صاحب کا دینیہ ثانی ثمرنا اور ہائے
وبلی کو واپس آکر حضرت مخدوم صاحب کے پاس جانیکا اور حضرت مخدوم صاحب
کا خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو خلافت دینے کا

مکتوبہ قطاب مرقومہ ذیل میں تحریر ہے کہ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب و بلی صاحب کتب قطاب
مضاہیس الودعت نے بتاریخ سوئم ماہ محرم ۱۰۰۰ ہجری کو بروز شنبہ وقت بعد نماز اشراق کے

حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب
شمس الارض سے
تاریخ شریف ہے
حکایت روانہ ہوا

بموجب اہتمام باطنی محمد افضل ابدال کو واسطے مبارکباد تفویض تبرکات وغیرہ اسناد معنوتہ حضرت بابا صاحب
 کے اور اپنی مکتوبات مقناطیہ الوجدت کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو طرف پاک پٹن شریف کے
 روانہ کیا اور جو حضرت سلطان المشائخ صاحب محدوح حدت اکیس روز قبل سے معتکف تھے محمد افضل ابدال نے
 دوسرے مبارکبادی اور مکتوبات مقناطیہ الوجدت دیکر واپس آنے میں وقف کیا بعد میں روز کے محمد افضل ابدال تاریخ
 جمعہ ۱۱ محرم روز شنبہ کو بنی ناز مغرب واپس آئے اور مفصل حال وصال فرما حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا
 حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اوطاب دہلی سے بیان حضرت سلطان المشائخ صاحب
 سنتی ہی پوشیدہ طور سے کہ مجھ پر ہی بدستور بندہ را اسم اعظم حشتیہ تلاوت فرماتے ہو سنا تو میں مجرم
 روز چہار شنبہ پاک پٹن شریف کو روانہ ہوا اور بہ برکت اسم اعظم حشتیہ نوین محرم کو بروز جمعہ وقت صبح
 وہاں داخل ہوا تو اپنے باقائے باطن اول بہ پیار دیوارائی رہنمائی شریف کے بطور بنیاد کے قائم کیا اور مہینوں
 محرم کو بروز شنبہ وقت عصر سے مقدس حضرت بابا صاحب کا مدفن سے باور تمام نکال کر وہاں جنازہ کی ناز پڑھی
 جب وہیں بابا صاحب کے بہت تنگ تھا اسے انسان و جنات مع دیگر شہداء غلام اللہ صاحب شریک شہید و حضرت
 سلطان المشائخ صاحب صوفیہ و خاص میں جہان حضرت بابا صاحب شب و روز مشغول بخدا رہتی تھے
 اور جب جگہ اب نزار محل واقع ہی دفن کیا وہینہ ثانی کی واسطے جنوبی دروازہ روضہ شریف سے کہ اب پہنچی دروازہ
 مشہور بنیاد مدفن میں داخل ہوا اور خشت لے کر بخت و خام سے جنہر بہت قرآن مجید خوشی کے لئے
 شریف تعمیر کیا اور تھوڑے سے سنگ موسیٰ موجودہ کو ڈھکی کرے اور آواز کو دیوار سنگ سرخ خشت بخت سے
 قریب دو درجہ اور چہار طرف ایک ایک درجہ بلند کر کے بنیاد مرقد شریف قائم کر دی اور جناب بنیاد الدین صاحب
 صاحبزادہ کے دستار سجادگی باندھ کر بتاریخ ۱۱ محرم روز یکشنبہ وقت بعد ناز مغرب منجھی طور سے
 دہلی کو واپس روانہ ہوا اسم اعظم حشتیہ تلاوت غلاتی ہوئے بتاریخ ۱۱ محرم روز و شنبہ وقت نصف شب بمقام
 بنی اپنے حجرہ میں داخل ہو گئے اور درجہ بدستور بند کر دیا اور سیکو آب کے پاک پٹن شریف جانیجا علم دایا کی
 سجادہ نشین درگاہ عرش پناہ حضرت بابا صاحب نے جاتا تھا کہ روضہ شریف ہم تیار کر لیں لیکن ہونے نہ سکا ہر روز
 عمارت تعمیر ہوتی اور گر پڑتی مجبور ہو کر چھوڑ دیا بعد حضرت سلطان المشائخ صاحب صوفیہ نے جن جناب بنی

احوال دینیہ
 ثانی حضرت بابا
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اُنکے ایسا کہ تم کیا اور یہ تمام احوال مکتوب قطب فردوس الوجوب تصنیف خواجہ شمس الدین صاحب
 شمس الارض اور مکتوب نظام طیل الوحید تصنیف حضرت سلطان المشائخ نظام الدین صاحب
 اور مکتوب نظام نقوش فردی تصنیف حضرت صاحبزادہ بدر الدین صاحب فرزند و جواد جناب بابا صاحب اور مکتوب
 نظام قصص الوحید تصنیف حضرت شیخ نجم الدین صاحب مکمل برادر حقیقی جناب بابا صاحب اور مکتوب نظام
 تصنیف مولوی بدر الدین اسحاق صاحب و صاحب حضرت بابا صاحب بن مفصل مندرجہ او بتاریخ پنج بابتوں محرم
 ہجری روز و شب کو بعد نماز تہجد شب شبہ تہجد حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب
 اقطاب دینی حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب نظام حقیقت البہر اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب
 عزیز المشہور کو بخدا اعتکاف میں اپنے باب طلب فرما کر حکم پایا کہ سموسہ پندرہ انار و گات پانچ عدد بیکہ تم روا
 کلیر لایف سکے ہو جاؤ اور ہم عظم حقیقتی ملاؤ گئے جاؤ مگر بیان کب کو تمہارے جانی کا علم ہو اور محمد افضل ابا
 کو طلب کر کے ایشا و فرمایا کہ بتاؤ پندرہ ہویں ماہ حال روز پنشنہ کو سوا سن کچھ قبول یعنی
 فرمادی سوا سو تباہی کلی میں اجتہاد عام لگا کر مدت خلیفہ اکبر جنات حضرت بادشاہ و جہان
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کینیت میں ہو چا دینا اور بتاریخ
 پندرہ ہویں ماہ محرم ہجری مرقوم الصدر روز شب کو بعد نماز ظہر کے حضرت خواجہ شمس الدین
 صاحب شمس الارض مع علیم اللہ ابدال کے حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیا کا ملاؤ کہ ہے ہو حضرت مدوح کینیت میں حاضر ہوا۔ آداب زیر درخت گوہر پرست مبارک
 کھڑے ہو گئے مگر علیم اللہ ابدال کو تین روز تک موقع اپنے حاضر ہو سکی اطلاع کی کیا میرزا بتاریخ پندرہ ہویں
 ماہ مذکور روز پنشنہ معینہ سابق کو بعد نماز چاشت حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ نظام
 الدین علی اور حکیم شریف فرما ہو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض سے ملاقی ہو کر اوس طرح نوادب کہہ
 ہو گئے اور علیم اللہ ابدال کو ارشاد فرمایا کہ تم شیخ نصیر الدین اور شیخ عثمان کو حد بارہ کو سن نہیں
 سوختہ سے یہاں حضور میں آؤ اور محمد افضل ابدال کو کچھ اشیاء لایا ہوا وہ بھی لوالا و علیم اللہ ابدال کے حد بارہ
 کو سن ہو چکا حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب کے حال الدین ابدال کے پیش نظر آیا کہ یہاں سے

حضرت شیخ
 شمس الدین
 شمس الارض
 صاحب مکتوب
 نظام حقیقت
 البہر

حضرت
 سلطان المشائخ
 نظام الدین
 صاحب مکتوب
 نظام
 حقیقت البہر

محمد افضل ابدال ہی اشیاں مذکورہ لیکر آہوئے عظیم المد ابدال سب حضرات کو اپنی ہمراہ حضرت بادشاہ و جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم المد الارواح سلطان الاولیاء کا نام ملاوت کراتی ہو کر زیارت گو لڑکے
پرست مبارک آئی یہ سب حضرات ہی بادب کھڑی ہو گئے بعد نماز ظہر کے عظیم المد ابدال نے موقع پاکر عالم بوجہ
میں گزارش کیا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض اور حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان
افطاب بلوی حاضر تری ہیں حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم المد الارواح سلطان
الاولیاء کو حواس امکان کے پیدا ہو زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہاں کا مزاج اچھا ہے حضرت نظام الدین
سلطان المشائخ افطاب بلوی کی گزارش کیا کہ حضور کی عنایت کا مہیا ہوں بہر حضرت بادشاہ و جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم المد الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین ختم آئے
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کی عرض کیا غلام حاضر ہو حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صاحب ختم المد الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین سامنی آؤ تمہیں صاحب جاز مرفوع
الاجازت شاہ ولایت کیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت بستہ
جانب راست حضور میں آئے حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم المد الارواح
سلطان الاولیاء کو استغراق ہو گیا تھا ہنوطی عرصہ میں بہر حضرت مخدوم علاء الدین
تبرکات میں سے ہمارا عمامہ بیزنگال لاؤ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جلد تبرکات میں سے
دھو فونکال لیا اور دونوں ہاتھیں لیکر ادب سامنی کھڑی ہو گئے حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب ختم المد الارواح سلطان الاولیاء کو حالت استغراق میں پایا ہنوطی عرصہ میں بہر حضرت
موصوف کو حواس پیدا ہو واسطے مشرف کرنے بیعت امامت اور ارشاد حضرت بادشاہ و جہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صاحب ختم المد الارواح سلطان الاولیاء نے اپنا سیدنا مانہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت کنجا بڑایا اور بیوقت جلد حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ افطاب بلوی نے
عمامہ مبارک اپنی ہاتھوں میں لیا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے دست مبارک کو ہنوی
تعداد سترہ روپیہ کے اپنی دونوں ہاتھوں میں لیا حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب

حضرت بادشاہ و جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد
صاحب ختم المد الارواح
سلطان الاولیاء نے ارشاد
فرمایا کہ شمس الدین
سامنی آؤ تمہیں صاحب
جاز مرفوع الاجازت
شاہ ولایت کیا حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت
بستہ جانب راست حضور
میں آئے حضرت بادشاہ
و جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب ختم المد
الارواح سلطان الاولیاء
کو استغراق ہو گیا تھا
ہنوطی عرصہ میں بہر
حضرت مخدوم علاء الدین
تبرکات میں سے ہمارا
عمامہ بیزنگال لاؤ
حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب شمس الارض شاہ
ولایت جلد تبرکات میں
سے دھو فونکال لیا اور
دونوں ہاتھیں لیکر ادب
سامنی کھڑی ہو گئے
حضرت بادشاہ و جہان
مخدوم علاء الدین علی
احمد صاحب ختم المد
الارواح سلطان الاولیاء
کو حالت استغراق میں
پایا ہنوطی عرصہ میں
بہر حضرت موصوف کو
حواس پیدا ہو واسطے
مشرف کرنے بیعت امامت
اور ارشاد حضرت
بادشاہ و جہان مخدوم
علاء الدین علی احمد
صاحب ختم المد الارواح
سلطان الاولیاء نے
اپنا سیدنا مانہ حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت
کنجا بڑایا اور بیوقت
جلد حضرت سید نظام
الدین صاحب سلطان
المشائخ افطاب بلوی نے
عمامہ مبارک اپنی
ہاتھوں میں لیا اور
حضرت خواجہ شمس
الدین صاحب شمس
الارض شاہ ولایت نے
دست مبارک کو ہنوی
تعداد سترہ روپیہ کے
اپنی دونوں ہاتھوں
میں لیا حضرت
بادشاہ و جہان
مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب

استغراق عاری ہو گیا اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب دہلی بحکم حضرت مخدوم صاحب کے
مثال خلافت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض پر گواہی تحریر فرمائی بعد حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ و لاہ اور سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ قطاب دہلی کے اشیائے مفصلہ بالا پر فاتحہ کین حضرت
شیخ نصیر الدین صاحب کتب قطاب حقیقت البقا اور حضرت شیخ عثمان صاحب کتب قطاب عزیز المثل ہو
ہی شریک فاتحہ کے ہوئے اور وقت تمام حضرت قطاب و نجی، و رقبہ، و ابدال و اقطا و اغیل و جال انصیب قوم
شرف بافتخار محبت و انیر موجود ہے بعد فراغ فاتحہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ قطاب بلوی اور
حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ و لاہ کو مبارکباد دی اور
حاضرین قوم اجنبہ وغیرہ میں شور و غل مبارکباد کا برپا ہوا اور اسے گزرا ملائکہ میں سے مبارکباد بلند تھی کہ
سب حاضرین سینے سے
اشعار پیچھے کے مولف

تاج بخشائی سلاطین جہان
دولت جاوید کے پائے کا حال
حضرت بابا گمئی نارا قرار
اب وہاں پہونچے کہ اوں جہان
خدمت حضرت میں آئی مثل شیر
مخدرات حضرت دیکھ العلیم
شاہ کے پیچھے کھڑی بر زمین
ہیبت حضرت سے بجان ہوئے
تسیرے دن آئے با صدا حرم
اوس کمر بستہ مزاج آگاہ تے
ای سریر آرائی ہنضم آسمان
شیخ نصیر الدین مع جنت غفر

حضرت شمس زمین و آسمان
یون روایت کرنے ہیں انیکا حال
قصہ کوتاہ از پس سال چہار
ہاں کوئی دن حسب ظاہر ہے یہاں
میں وہاں سے اور علیم اللہ سفیر
شاہ کو پایا بدستور قدیم
دونوں ہم خدمت گزار شاہ و بین
نوف سلطان سے حیران ہوئے
اور سلطان المشائخ شبہ نظام
پس دوسہ ساعت علیم اللہ نے
خبریں کی حضرت پوسہ امی بابا
سید نظام الدین و شمس الدین

حضرت علی

حیران

رحمۃ اللہ

حافظ نگاہ عساجہ ہیں
 ہم خبر سن حضرت مخدوم نے
 یہ کہا بانی نظام الدین تم
 شہ نظام الدین بود جواب
 الغرض پیش نظام الدین
 نسخہ ارشاد کونشا کیا
 وقت بعیت شمس کو فرما دیا
 شمسین تک فلک پر تابدار
 تو ہی شمس الدین شہادت کا امام
 تجھے ہوگا رشد کار و روشن چراغ
 آسمان کا شمس شمس حلیل
 آسمان کے شمس کو لازم فنا
 شمس گردون چارون صورت فرود
 شمس گردون نور اسکانی بکار
 آسمان کا شمس سب شش جہا
 شمس میرے کہ ہی شمس دین
 جو یقین سے پاس تیرے آئیگا
 کلمہ طیب کی شمس شمس
 سالانہ پاس تیرے آئی جو
 جو خلافت کے طریقے تھے ادا
 حضرت بابا سے جو کچھ لائے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

منتظر ارشاد حکم شاہ ہیں
 صومین آجذب معصوم نے
 خوش رہے از لب ہو خوش آئین تم
 آپ کے دیدار سے خوش ہوں جناب
 وقف راز خفی وہم سبلی
 لکھ دیا نام او مہین شمس الدین کا
 سنلے اسی سیر مرید با صفا
 رشد تیرا ہے رہنما برقرار
 مرشد و مستر شری کا کہ نظام
 تو بلا و یگما امت کا ایاغ
 تو زمین کا شمس بے قال و قیل
 میرے شمس الدین کو دائم القبا
 شمس میرا دائمی معنی تجو شر
 شمس میرا نور ایجابی نثار
 شمس میرا نور بخش کائنات
 شمس ہونگے تادم روز پسین
 عارف باللہ وہ ہو جائے گا
 پنچہ قدرت کی ہوگی تیرے رب
 دولت دین اور دنیا پا وہ
 شاہ عالم نے کہے او کو عطا
 حضرت بابا سے جو کچھ پاس

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت بابا سے

حضرت

حضرت مخدوم نیکو دہسب

اور خلافت نامہ غیبی لکھا
اوس مثال غیب کو بخشا اور نہیں
شمس دین شمس علاء الدین
جو نظام الدین کا تہ نیا
کیا خوش آئین طریقت ہی حسن
تیری باطن میں رہی گامی حسن

حضرت مخدوم
نیکو دہسب
نیکو دہسب
نیکو دہسب

نخشہ شمس الدین کو با صد طرب
نہا جو وہ گولہ کی ڈالی سے ملا
دید بالہیں رتبہ اعلیٰ اور نہیں
صاحب رشہ طریق آئین ہو
فاتحہ اوسپر ہوئی با صد طراز
سلسلہ یہ طریقت کا چمن
تاقیامت نور سلطان زمین

احوال حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی
کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت سے اجازت
تعلیم کیفیت ولایت روح جذبہ باطن کے لینے کا اور حلیہ حضرت مخدوم صاحب کا

مکاتیب مظاہر فی تہذیب کے بعد فرما فرماتے حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی صاحب
مکتوب نظام الدین صاحب حکم حضرت شاہ شیخ فرید گوشت کباب صاحب مسجد والہ علیہ طیب عالم اقیان ہند رحمۃ اللہ
علیہ کے بھرا احکامات اور اہمیت جویت میں حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
اجازت تعلیم کیفیت باطن پر دو خاندان خفیہ علوی متعلقہ ولایت روح جذبہ کے کہ شرح اور تفصیل ان ہر دو خاندان
کی احوال تعلیم کیفیت باطن حضرت شاہ سید الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حضرت
مظہر بابی غوث الصمدانی شیخ مخی الدین ابو محمد سید علی القادر جیلانی محبوب بھان کریم الطوفانی جیسے
رحمۃ اللہ علیہ میں تحریر ہو چکی ہے حاصل فرمائی اور اجازت تعلیم ترکیب تلاوت حرز بھان شریف سیف اللہ حرز برقی
سلطان اور غوث معنوی و قیومی روحی کی کہ تفصیل اور شرح اسکی ہے احوال ملاقات حضرت خواجہ معین الدین
حسن بھری چشتی اجیری شہنشاہ ہند اولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محبوب
بھان صاحب موصوف الصمدین تحریر ہو چکی ہے حاصل فرمائی اور اجازت تلاوت ترتیب صحابی کی ہے
اس عمل پر لے تاثیر کی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب

ختم اللارواح سلطان الاولیا کو حضرت واحدیت اور حضرت وحدت اور حضرت احدیت مرقدہ
 ہنگام شرف اندوزی تعلیم سانی حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اخیان ہند
 کے آئینہ روز قبل محفل شیکہ امامت ہوئی تھی حاصل فرمائی اور اسی وقت بموجب الہام بالہی حضرت سید
 نظام الدین سلطان المشائخ اقطاب ہوئے حضرت شیخ **نحیر الدین** صاحب مکتوبات حقیقت البحر خلیفہ اپنی کو
 روح جذبہ ولایت باطنی خاندان رشیدیہ حنفی علوی کی تعلیم فرمائی کہ حضرات اس سلسلہ کے خدا مارتقبا و تقبا
 و تجاہد ابدال و اہل واداء و اخیان و اقطاب رجال الغیب ہر ہر شہر و دیار افواج میں مامور ہوتے ہیں اور حضرت شیخ
 عثمان صاحب مکتوبات لغاب عزیز الشہود خلیفہ اپنی کو کیفیت باطنی ولایت صفات کشف کونی خاندان حلیہ حنفی
 علوی کی تعلیم فرمائی کہ حضرات اس سلسلہ کے مجذوب ہوتے ہیں اور اسی روز بعد فراغ نماز عصر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
 شمس الارض شاہ دلا اور حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب ہوئے باہم شور و کر کے
حلیہ مبارک حضرت بادشاہ دوچہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللارواح سلطان
 کا تحریر فرمایا میانہ قد راست قامت لاغر و نحیف جسم بزرگ مسرور تمام سر پہ بال سیاہ کہ وہ بال ایام
 طفولیت کبھی ترشوا نہیں گئے تھے اور کبھی نہ بھی اونٹیں کیا نہا پہن و بزرگ گوش فراغ اور بلند
 پیشانی کشادہ دراز ابرو سیاہ چشم نہایت دراز و آبدار بلند بینی چہرہ عرض و طول میں متوسط عارضہ فرافشاں
 باریک لبیک و دمان کشادہ و متوسط دندان باریک زبان نہایت خوش الحان اور زبردندان ہوئی
 محاسن نہایت باریک اور ملائم اور سیاہ دراز گردن کشادہ شانہ بزرگ پہن سینہ دراز و دست پہنچ
 طول انگشت ناخن نہایت صاف و آبدار باریک کمر و میان سیکہ نازک ہوی سیاہ باریک لبیں نیچے سید
 شانہ کے جگر کے اوپر ہڈی بظاہر باریک و مدور جس میں نقطہ **هَذَا** اولی اللہ بخط طبعی تحریر تھا
پائی مبارک راست و نہایت موزون اور پنجہ باہن طول میں نہایت موزون انگشت باریک و نازک
 اور لباس مبارک میں ہر طرف تہنید اور خرقہ ہوتا تھا اور بغیر رنگ گل ارغنی کے کبھی لباس شریف نہیں فرمایا
 اور تاقیام پاک ٹپن شریف گاہ گاہ مبارک پر کلاہ باعمار اور ٹپن روز شریف آوری کلید کبھی کوئی چیز
 سر پہ نہیں رکھی اور یوم و لاوت کبھی نخلین نہیں پہنی اور زمین زیر کف پائے مبارک سے

حلیہ مبارک
 حضرت بادشاہ
 دوچہان مخدوم
 صاحب

لمعات النوار تابان رہتی تھے کہ نگاہ کام نہیں کرتی تھی نظم نتیجہ فکر مولف

نظم نتیجہ فکر مولف

ای حسن تم حلیہ صابک
نار ہو خواندہ صابر کتاب
بی قد قامت میانہ جلوہ ساز
قامت حضرت الف دکھائی تہا
ہی قد قامت جناب شاہ کا
قد زیبا وہ کہ جسکی رو برو
ہی وہ خط او استوائی ماہ کا
ہی نحیف و زار حضرت کا وجود
گلشن تفکیر ہے حضرت کا تن
بوی تن ہے طبلہ عطر و گلاب
ہرچن مو سے صدائے ذکر ہے
فرق تھا مانند بخ آسمان
صورت زیبا ہے وہ از حد بیرون
تھی جبین شاہ دین وہ نور تاب
نور ماہ و نہر تو روزہ شمار
آنکہ وہ جب کہ وہ پڑ جائی ہے
عارضہ دینی تھا شاگاہ ہین
چہرہ زیبائی حضرت لوز حق
رنگ ہی نم رنگ کشت زعفران
زعفرانی رنگ رنگ زعفران

نظم

راز باطن کے تین ظاہر کھو
اس بیان واقعی سے پہرہ یاب
ہی نہ کوتاہی اور نہ ہی قامت دراز
راز اول کا کب سمجھیں آئی تہا
اک الف اسرار اکا اللہ کا
سرو او شمشاد تھی بی آبرو
قد نہیں وہ ہی الف اللہ کا
ایک ہی اولمیں نمایان شبہ
صورت تصویر ہے حضرت کا تن
موی تن نگہت فروشن کتاب
ہر رنگ تن سے ندائے ذکر ہے
چشمہ لاہوت، ادس سے روان
حور جسکے سہو سرنگون
جس سے روشن باہتاج آفتاب
لوز حضرت تابذات گرد گار
حولت کو نین بیشک پائے
کیا کہوں میں جلد اللہ ہین
لوز حق گمہ طور حق منظور حق
زعفران از رنگشان بخشد نشان
رو برو جسکے نخل ہے ارغون

نظم

نظم

نظم

نظم

زعفرانی رنگ حضرت کفروش
 ریش عنبر زریبے مشک تدار
 گردن و شانہ طلسم آباد ہے
 دفتر عرفان حق بردر بغل
 سینہ حضرت ہی صندوق صفا
 قلب حضرت چشمہ عرفان ہے
 صدہ حضرت منبع نور اللہ
 ماہ اونکے مہر سے ہی جلوہ گر
 جلوہ شان الہی کا ظہور
 سر حق ہیں حضرت عالی جناب
 تھا لباس ازار منی گول آشنا
 کیا کہوں حضرت کی شان ان کا
 کیا بیان ہو شاہ عالی جاہ کا
 جسکی دیکھا شاہ کو دیکھا خدا
 کیا کہوں شبہ کی کذائی کا بیان
 وصف حضرت دور ہی تحریر سے
 آئینہ و شمعین یہاں حیران ہوں
 ولیمین بآمانی حضرت کا خیال
 اس طرف سے اوسط جاتا ہوں
 نشہ توحید آتا ہے مجھے
 نسبت حضرت سے جو انکلم ہے

کلمہ

کلمہ

کلمہ

دیکھنے والے کے بس کہوتا ہے شوش
 چہرہ رنگین ہے رشک صد بہار
 طبع جسکی دیکھنے سے شاد ہے
 معرفت سے جسکے حیر اسکل
 جس میں گنج صفات کبریا
 روح حضرت جلوہ عرفان ہے
 نور سے جسکے ہے روشن مہر ماہ
 مہر ہے اونکی ضیا سے دیدہ ور
 ہی سراپائی جناب با حضور
 ذات برحق ہیں بحق رودر لقا
 رنگ خرقہ جلوہ صندل نما
 ہے کہاں رتبہ مجھے چچان کا
 کیا بیان ہو او سخی آنگاہ کا
 جسے پایا شاہ کو پایا خدا
 لکھ نہیں سکتا ہی خامہ دوز با
 لغت حضرت آبرون تقریر سے
 مثل خامہ قالبے جان ہوں
 بھول جاتا ہوں اوسیم قیل
 کیا کہوں آؤ رنج آتا ہوں
 صاف دیوانہ بناتا ہے مجھے
 وہ حسن باللہ علی اللہ ہے

کلمہ

کلمہ

کلمہ

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا حضرت مخدوم صاحب سے تعریف کیا
اور حضرت مخدوم صاحب کی اوقات شبانہ روز کا مفصل و شرح بیان

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکنو لطاب فردوس البوجب تصنیف اپنی من بحر
فرمانی ہیں کہ بعد تحریر حلیہ مبارک کہ نماز منسوب سے عشا تک قلم بند ہو گیا تھا حضرت سید نظام الدین صاحب
سلطان المشائخ اقطاب بلوی محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ نے عزم دہلی کیا دم حضرت حضرت بادشاہ و وجہا
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیاء نے فرمایا کہ برادر آپ کو تو حضرت بابا صاحب
محبوب الہی کر چکے ہیں اور تم خدا کے محبوب ہو اور میں نکو ابھی کہتا ہوں کہ یہاں محبوب الہی تم
رضعت ہو تو ہو بہتر میں خدا حافظ یہ شروہ سنکر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الہی مع خلفا موصوف
کے دہلی کو تشریف لے گئے اوستو تین روز کامل حضرت بادشاہ و وجہا مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب
ختم الدار و اح سلطان الاولیاء کو استوفی کامل رہا بتاریخ اٹھارہ یون ماہ محرم ۱۰۰۰ ہجری مرقوم
روز و شبہ لکھا باز چاشت حضرت ممدوح سے منجھو آواز دیا میں عرض کیا غلام حاضر ہے اور پشت مبارک سے جانب
دست راست حضرت موصوف کے آکھڑا ہوا اور نامہ زبان ملکوت جو حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب
سود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ نے منجھو وقت تفویض تبرکات روز وصال فرمانی اپنی
رحمت فرمایا تھا ملاحظہ میں گذرانا حضرت بادشاہ و وجہا مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صاحب
ختم الدار و اح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین اس نامہ کو بموجب حکم حضرت بابا صاحب
تم اپنی من حفاظت رکھو اور علیم الدار ابدال کے پاس جو تبرکات تفویض میں وہ ہی اپنی پاس رکھو علیم الدار
ابدال نے اوفیت تبرکات مفاوضہ برسد حضرت شاہ منور علی صاحب الہ آبادی کو بدست
مخففہ ابدال ہی واقو تباہی کلید وصول ہوئے اور تبرکات اور مکتوبات لطاب و اسناد وغیرہ حضرت شاہ
سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جدا فرما دی اور حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحب
والد بزرگوار حضرت بادشاہ و وجہا مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیاء
کے یوم وصال حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحب مفاوضہ موصوف سے علیم الدار ابدال کے پاس تفویض

حضرت
سید نظام الدین
محبوب الہی
کا حکم تحریر فرمایا

مجھ کو سپرد کر دینی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
 الاولیاء نے چند امور کیفیت باطن سے تعلیم سنانی اپنی مجھ کو نصیب فرمایا اور ارشاد کیا کہ شمس الدین جو کہ
 ہماری زبان سے صادر ہو اگر وہ اس کو تم تحریر کر لیا کرو اور نام اس کو مکتوب لطاف صحیفہ بیان صابری کہو چنانچہ
 اسی روز سے مکتوب لطاف صحیفہ بیان صابری میں جو کہ زبان مبارک سے الفاظ صادر ہوئے تھے تحریر کئے
 اور احکام کہ میری نسبت صادر ہوتی تھی میں اپنی مکتوب لطاف میں تحریر کر لیتا تھا چنانچہ حضرت خواجہ
 شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لطاف فردوس الوجوب تصنیف اپنی میں ترقیم فرمائی
 کہ بتاریخ نوین ماہ ذی الحجہ ۷۶۲ ہجری روز جمعہ بوقت صبح صادق مجھ کو جناب مخدوم صاحب
 انبیا الاغیاں شیرہ ہزار عالم رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہوا کہ شمس الدین بابا تو علیم الدین ابدال سردار ہفت
 اقلیم ابدالان سے امر کر دی کہ وہ جمال الدین ابدال سے کہہ دے کہ تو مع یکصد نفر جنات اپنی کے ہر چار طرف حد بارہ
 کوس زمین سوختہ کے مقرر اور گھسیانی رکھ کہ سو اچھا چرند اور پرند کے کوئی قسم انسان اور جنات کے یہاں
 نہ آئی باد اور علاوہ چرند اور پرند وغیرہ کے اگر کوئی ذی روح قریب ہو کر بھی گزرے تو مٹاؤ اس کی گردن
 تو پھر گوریا گنگ میں ڈال دیا جاوے معرفت علیم الدین ابدال کے شمس الدین بابا بھی علم آجایا کرے
 دوسرا حکم بعد کو حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء علیم الدین ابدال کی نسبت فرمایا کہ تم جلد جا کر انانت شاہ بدو شاہ جنات کو ہماری جانب سے امر کرو
 کہ تم اپنی وزیر اعظم کو مع افواج پیادے اور سواران تعدادی ستاسی ہزار کے جانب دہی روانہ کرو کہ وہ دہلی میں جا کر باد
 جمن ہر راگری اور ہر روز وزیر اعظم دربار ہر اور سید نظام الدین صاحب سلطان شاہ محبوب علی صاحب ہونکر
 اور ہر روز ہر اور محبوب اتنی سے عرض کیا کرے کہ حضرت جو حکم ہو بجالاؤں اس پر ہمارے محبوب الہی حج امر
 کریں وہ فی الفور اس کی تعمیل کرے خواجہ شمس الدین شمس سے کو معرفت جمال الدین ابدال خبر کر دیا کہ
 بعد تیسرا حکم یہ فرمایا کہ بابا شمس ارضی تو جمال الدین ابدال کو یہ حکم پہنچادی کہ وہ
 ہر روز وہ سوچو گئی اور ایک آفتابہ اختیار دیا سے پہرہ واکر لایا کرے علیم الدین ابدال کے حوالہ
 کہو یا کہے اور علیم الدین ابدال دونوں سوچوں گئی اور آفتابہ کو زبردخت گو کر رکھ دیا کرے

اور شمس الدین بابا اوس بانی کو مٹوا دیا غسل میں صرف کر لیا کہ بعد صرف ہو جائے پانی کے اون بیویوں
 طرف کو توڑ ڈالا کہ اور جب تک تو تعلیم پاو ہر روز اس طرح کار بند رہنا چوتھا حکم یہ فرمایا کہ
 شمس الدین بابا تو علم اللہ ابدال سے کہے کہ کاغذ و روشنائی اور قلم و دوات کا حکم بنام قطب شاہی کے
 ہو جائے کہ وہ معرفت ابدال سعید اکرم کے تیرے پاس پہنچے مجھ کو ضرورت ہو کرے آجایا کرے یا پھر جان
 یہ فرمایا کہ امی سیر غم بیل ملک طوس سے دو ابدال اول درجہ کے اسمعیان شرف جمال اور سام کمال سرسلہ
 عبد الرشید صاحب سردار کبر راجہ جالبہ کے پیشاک مرقومہ ذیل فقیر کو واسطے دسویں دن بلا کر نیکے تو
 جمال الدین ابدال کو مع جنات ہدایت کر دے کہ وہ اندر کے آئیکے بالغ ہو **تفصیل پوشاک**
 شہر قہر گل ارمنی رنگ ایک عدد بلا قطع کیا ہوا تیار بطور کفنی سوا تین گز کا تہ بند صابری یعنی کفنی
 چھال کیلر کے رنگا ہوا ایک عدد ڈھانی گز کا کلاہ صابری عدد بلا قطع کی ہوئی تیار ایک عدد
حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولا تخریر فرماتے ہیں کہ جب تک حضرت بادشاہ دو جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء اس عالم میں
 جلوہ افروز رہے یہ بیویوں پارچی متواتر دسویں روز آتے سنے اور جب یہ فوت تیار پوشاک آتی تھی تو
 پوشاک ستم حضرت بادشاہ دو جہان مجھ عطا فرمادیتی اور جب وہ مری پوشاک مجھ کو مرحمت ہوتی
 تو پہلی پوشاک کو حکم حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم کے جائے محفوظ قریب فرا حضرت
 امام الدین صاحب کے دفن کر دیتا تھا **فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب** گزارش
 کرتا ہے کہ جو کچھ کلمات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولا کو عطا ہوئی تھی وہ بدست پہنچے
 ہوئے حضرت پیر دیش برحق فی السیف شہر دار اپنی کو مرحمت فرمائی ہیں اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
 شاہ ولا ملکہ لطیف فردوس الوجوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ روز نکلا جانے سے آتش قہر کی کسی روز
 انسان نہیں ہوئی صرف ایک توار مثل گر جھنے رعد کے جیسے ابھرا آتش قہر کے ہوا کرتا تھا گاہ گاہ برپا ہو جاتا
 اور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء بدست
 مرقومہ الصمداد لعلی ہاتھ سے ڈالی خیرت کو لڑکی کھڑے ہو اور سیدہ انہ سے ٹپھی بند کر کے انگشت شہادت

برابر قلب کے علم فرما کے ہو حالت استغراق میں کہہ کرے ہو گشتہ لطف رکھتے تھے اور تہذیب کا حضرت محدوح مدظلہ کے جو پیشین جگر کے نیچے سید شاد کے کہ محل لطیفہ روح کا ہی ہر وقت اوس تہذیب منور میں ضیا انوار اس قدر راسخ ہوتی رہتی تھی کہ شبکو روشنی اوسکی زیادہ تر از روز شب فروز رہتی تھی اور وہ کو کہیں تھوڑا آفتاب کی محسوس نہیں ہوتی تھی ہر وقت خشکی مثل ماہ ایام بہار کے اعتدال پر رہتی تھی جھکو حب و قوت نماز کا ہوتا میں آذان کہتا اور وقت حضرت با و شاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ارشاد فرماتے کہ شمس الدین شریعت ہی کیا اچھی چیز ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آتی ہے یہ ایسا فرما کر حضرت موصو جھکو المم کر دیتے اول رکعت نماز ہی میں حضرت محدوح کو استغراق ہو جاتا پانچون قسٹ نماز کی اس طرح اتفاق ہوتا تھا اور روز خلافت یہ معمول ہو گیا تھا کہ تیسری روز حضرت موصو کو استغراق آفاق ہوتا تھا تا بقیام جو اس حضرت با و شاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا جھکو مرتبہ اسفل طبیعت سے حضرت ذات احدیت صرف تک ہر ایک تھوڑی آداب انکام آثار اطلال حسات شہیات افکار اشغال انکار اللہ تعالیم فرماتے تھے اور گاہ گاہ حالت قیام جو اس عالم مکان حضرت محدوح ارشاد فرماتے کہ شمس الدین کہہ موجود ہی میں گویا ثابت پیش کش کر دیتا حضرت موصو دو ایک گویا ہوتا نہیں دبا کرتھو کہ جتنے میں اون محول ہو کر تھو کہ اپنے پاس جمع کر لیتا تھا اور حضرت موصو ارشاد فرماتے کہ شمس الدین خدا میں اور بندہ میں اتنا ہی فرق ہے کہ بندہ کہتا ہے اچھا میرا منظرہ کہتا ہے یہ ارشاد سکندر نجاب بھی وجد ہو جاتا تھا اور اوسى وجد میں حالت استغراق طاری ہو جاتی تھی جب افاق ہوتا وقت نماز آذان کہتا تھا

احوال حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الہی کی عرضت سے ایک لڑکھیکر کا بیان
 مکانیت مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ او بیسویں ماہ ذیقعدہ ۸۱۴ھ ہجری کو شب شہدہ ہرات گویا
 ایک بڑا نظیر الدین بن عباس الدین بن محمد بن محمد علی بن شیخ حسن بن شیخ سراج الدین کی کہ نظیر الدین
 دولہ برات کا یہ حضرت شیخ عثمان صاحب خلیفہ اول حضرت نظام الدین صاحب محبوب الہی کا تھا ہرات اور کی
 آتھا قافرا سے ہو کر حذر میں نہتہ سے بارہ کو کسٹ فضل عجیب ہو کر جاتی تھے جسکا مسکن مبارک حضرت با و شاہ

دو جہان سے جو بیس کو س کا فاصلہ تھا) جا پہنچی اور آواز نقارہ کا از روئی ملن گوش زد حضرت بادشاہ دو جہان
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے ہوا حضرت مخدوم نے ختم
 مبارک وافر کر ارشاد کیا کہ شمس الدین یہ کیا آواز ہی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
 عرض کی حضرت یہ آواز نقارہ کا ہی کب کی ہرات جانی حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم کفایت حضرت سے
 تعریف کر کے مروت بہت اپنی ہے پیالہ گلی مجمع ہر اکا تصور کر کے اوپر ٹانگ دو کہ چہ چہ مجمع ہر اک کے پہاڑ حائل جانیں
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت تعمیل حکم کی فرمائی چار روپیاہ گلی اوسط طرح رکھا رہا
 مجمع ہر اک کو راستہ کی سیطرہ میر نہ آیا لاچار ہو کر مجمع ہر اک کے قیام کر دیا اور اس مجمع ہر اک کا پیش خیمہ جو
 قبل محصور ہو چکا مجمع ہر اک سے اگلی چلا گیا تھا ہر گز یہ انتظار نہ پہنچی ہر اک کا کہ تھا جب سعی اور خیمہ بس کر کے سراغ
 مجمع ہر اک سے باؤس ہو گئے تب وہ لوگ محفل تمام حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب آتھی سلطان الشاخ اقطاب
 مدنی کی خدمت میں پہنچے اور احوال عرض کیا حضرت موصوفی ارشاد فرمایا کہ کل تمہاری ہر اک آجاو گی آجکے روز
 تم یہاں توقف کرو اور حضرت مخدوم نے اس وقت ایک عمر عرصہ حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
 علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں اور ایک نامہ حضرت خواجہ شمس الدین
 صاحب شمس الارض شاہ ولایت کی خدمت میں بدست محمد افضل ابدال کے کلہ شریف کو ارسال فرمایا اور محمد افضل
 ابدال کو تاکید فرمائی کہ بہت جلد جواب آؤ محمد افضل ابدال نے عرض کیا میں پہونچ کر عرصہ اور نامہ حضرت خواجہ شمس الدین
 شمس الارض شاہ کی خدمت میں پیش کیا عرصہ میں تحریر یہ تھا کہ حضرت ان لوگوں سے خطا ہوئی معاف فرمائی جاوے
 اَلَا نَسَانُ مَوَكِبَ قَمَرٍ لَمْ يَخْطَا عِلْمُ النَّسِيَانِ بعد خطا عرصہ اور نامہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
 شمس الارض شاہ ولایت پیالہ گلی اوٹھا لیا مجمع ہر اک کی سامنی سے جہا طرف کے پہاڑ علیحدہ ہو گئے اور محمد افضل
 ابدال نے اس وقت مجمع ہر اک میں پہونچ کر تاکہ بدایت کردی کہ شہر وہلی تک کس طرح کا باجہ ہر گز نہ بھی اکبر بار
 پاسما حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب آتھی سلطان الشاخ اقطاب مدنی کے ٹکونجات ہو گئی ہی اور
 حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے جواب نامہ کا تحریر فرما کر بدست محمد افضل ابدال حضرت
 سید نظام الدین صاحب محبوب آتھی سلطان الشاخ اقطاب مدنی کی خدمت میں ارسال فرمایا اور تحریر یہ

واردات تباہی کلید بقیامت فراموش ہو نیکی قابل نہیں ہے حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین
 علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کو اس وقت جذب کمال لاحق حال تھا مضمون عریضہ کا وقت فرصت
 گزارش کو دو لگا حضرت محدوح کو ان روزوں سات پہر جذب رہتا اور ایک پہر سلوک اس عرصہ میں مجھ کو تعلیم کفایت
 باطن کی فرمائی جاتی ہی ہو وقوع ایسے امور کے پہر آتش قہر شرارشان ہو جائیگی اور سلوک عرصہ ایک پہر کا موقوف
 ہو جائیگا جب محمد افضل ابدال جواب لیکر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب اللہی سلطان المشائخ اقطاب دہلوی
 کی خدمت فیض حب میں پہنچا اس وقت حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب لقطاب حقیقت البحر اور
 حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب لقطاب عزیز المشہود خدمت میں حاضر تھے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت پیر و مرشد کو تہ
 ملا خطہ فرمائی میں عرق لگیا تھا اور رنگ مبارک حضرت کا مثل زعفران کے ہو گیا تھا ایک ساعت کامل یہ حال رہا اور
 اوستی حضرت پیر و مرشد محدوح کی ترتیب صابری تلاوت فرما کر طرف کلمہ شریف کے تسلیم بجالاتا تھا ایک ساعت
 رنگ حضرت موصوف کا مثل لعل بخشاں کے وہ کفنی لگا او حال وجدان طاری ہو گیا ایک ساعت کامل کیفیت
 وجدان طاری رہا اور سب حاضرین پر یہی کیفیت حال وجدانی کی مستولی رہی بعد ازاں حضرت سید نظام الدین صاحب
 محبوب اللہی سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے ایک تختہ کاغذ سفید آٹھ تہ فرما کر سائل کو عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ
 شہر دہلی سے بغا صلا لیکر رنگ کے راستہ برات پر جا کر اس کاغذ کو کٹاؤ کہ کیا مجمع برات کا لگو بلجا لگا لیکر یا صاحب ہرگز نہ
 بھی عالم خاموشی کا رہی چنانچہ بموجب ارشاد حضرت محدوح کے ظہور ہوا اور مجمع برات کا اپنی مکان پر آرام آہو چلا

احوال حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب
دہلوی کے محبوبیت کا بحکم حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شہداء ولایت رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 مکتوب لقطاب فردوس الوجوب کو بتاریخ شتر ہویں ماہ ربیع الثانی ۹۸۱ھ ہجری کو روز یکشنبہ مسیح
 ایک کیفیت عجیبہ میں محویت تامہ حاصل تھی بعد نماز عصر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شہداء ولایت
 حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء چہرہ نور
 پر انکار غار ذالی کے صادر ہوئے معانہ کئے اور خود او کو استغراق طاری ہو گیا اسی حالت مستغرق میں حضرت

خواجہ شمس الدین جہاں شمس الارض شاہ ولایت کے قلب پر القاموا کہ سید نظام الدین محبوب الہی ہو
 اور لہام بصورت روحانی حضرت بابا صاحب کے کہانے اگر حضرت محدوح فرمایا کہ ہم آج محدوم
 صاحب کی صورت میں موجود ہو کر تجکو تجلی نازاتی کا معائنہ کرانینگے اور امر محبوبیت کا اجر کرونگے یہ
 شطیحات سے محدوم صاحب کے نوابی کنو نطاب میں طہنہ کو لہجو کو ی دم جاتا ہے کہ ظہر ہو نیوالا حضرت خواجہ
 شمس الدین جہاں شمس الارض شاہ ولایت کو حاشا استغراق سے بخوبی فاقہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت بادشاہ
 دوحمان محدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدار وراج سلطان الاولیاء کی زبان مبارک شطیحات صادر
 کر رہے اس کو محبوب کیا اور یہ صادر ہو اس کے شطیجہ کے کیفیت صدور النوار کے حضرت بادشاہ
 دوحمان محدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدار وراج کجسم طہر تعلی پذیر ہوئی یہاں تک
 کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے تجلی اناری کو کجسم ظاہر حضرت محدوح
 صورت النور پر معائنہ کیا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام والصلوة علی نبینا کو مرتبہ صہف کا تجلی
 طور پر حاصل ہوا تھا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو اوتو مقام فنا فی اللہ کا
 درجہ نام حاصل ہوا کہ حوائط باطن کے مطلق جل گئے تھے کتا لیس روز حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس
 شاہ ولایت کو رے شاہ سید انگانی ہوئی ایک سال پہلے سے یہی علیم الدبدال حضرت محدوح کو جان
 بجی حاصل سمجھ کر دے لے لیا تھا اپنے حضرت موصو کے پشت کے نیچے جسم علیہ کے ہو کر نظر کر رہے تھے کہ سید
 کو رے سے جلا ہوا ہونہر لہیا اجاوا کتا لیس روز حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
 علی احمد صاحب ختم الدار وراج سلطان الاولیاء نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
 کا نام کبیرہ آواز دیا اوتو بیاض حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے زبان سے جواب دیا
 کہ غلام حاضر ہے یہ جواب عرض کر کے حضرت موصو کو حواس عالم امکان کے پیدا ہونے شروع ہو جب بخوبی اوس
 حال آفاقہ ہو گیا علیم الدبدال نے عرض کیا کہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ محبوب الہی ہو
 حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جواب میں فرمایا الحمد للہ بعد تہوڑے عرصہ کے
 موصو کو موزوں کا جو قبل حالت سیوشی کے معائنہ فرمایا تھا یا و آبا تحریر فرماتے ہیں کہ تجلی کو بھی وہ تجلی

زیادہ صاعقہ بار تھی اور حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکر الہیاتی صاحب مکتوبات بسیدین الحرم اور حضرت خواجہ
عارف ربو کوٹھی صاحب مکتوبات اببر رحمت اور حضرت شیخ سلطان ولد قدس صاحب مکتوبات
موالید رحمہ اور حضرت شیخ حسام الدین جنبلی صاحب مکتوبات صباغ اور حضرت شیخ عبدالرحمان صاحب
بن علی برغوش صاحب مکتوبات نصاب زب اللہ سنین اور حضرت امیر حسین ساوا صاحب مکتوبات نجم و نور
حضرت صدر الدین محمد صاحب مکتوبات نامہ خلد اور حضرت شیخ عقیق الدین ملتانی صاحب مکتوبات عشرہ نور
اور حضرت شیخ سعدی شیرازی صاحب مکتوبات بدر العجائب اور حضرت شیخ مطر اوندوسی صاحب مکتوبات
نصاب صفات الحریق اور حضرت حسن بخاری صاحب مکتوبات سراج المنور اور حضرت ابو محمد درجانی
مکتوبات ابی البرغوب اور حضرت شیخ شمس الدین محمد بن احمد صاحب مکتوبات سر عظمت اور حضرت
شیخ عماد الدین صاحب مکتوبات محمود السمرور اور حضرت شیخ سلیمان ترکیان صاحب مکتوبات قطب الاحکام اور
حضرت میر علی صاحب مکتوبات نور الابرار اور حضرت نور الدین عبدالرحمن شمرانی صاحب مکتوبات
غیور و شجاع احوال حاضر ہوئے اپنے کاپی عرصہ مختلف میں واسطے مزاج برسی حضرت بدوشاہ دو جہاں مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کی تحریر فرماتے ہیں اور یہی سب حضرات مدوح جانبی حکایت
مفضیلا لا میں تحریر کرتے ہیں کہ بتاریخ شستر ہویں ماہ ربیع الثانی ۷۸۱ ہجری روز یکشنبہ قمریہ
کو بعد از عصر کے چار ظہر تک بکباب القابو اکہ حضرت سید نظام الدین سلطان المشائخ محبوب الہی ہوا
اور قبل اس القابو نسبی سب حضرات کو عرصہ مختلف فقہ کیفیت باطنی درجہ اتم طاری تھا اور موجود ہوئے انہیں کی کیفیت
باطن وجدانی کے حضرات کو عروج کیفیت بطون اس قدر حاصل ہوا کہ کہی ایسا عروج تمام عمر نہیں ہوا تھا اور سب سے سب
اشتقاق ہوا کہ دیکھئے عالم وجوب میں تفصیل احوال کی کیا معائنہ ہوتی ہے اور مبدع ہر ایک حضرات کی
طبیعت پر حال استغراق غالب ہوتا جلا آتا تھا اور نرا طالبان خدا اوس وقت تک کہ نصف شب ہر ایک
حضرات اولیاء کے انہ پر ہر ایک جگہ شرف ہویت مشرف ہو چنانچہ قاضی حضرات موصو الصد کا یہ قول
کہ ہم جن لوگوں کو مدت مدید سے ہدایت طریقت کی کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہم پر طعن کیا کرتے تھے اوس
عہد پر کہ عرصہ میں وہ لوگ بھی خود بخود حاضر گریمنت طالب تعلیم طریقت ہو کر ہجرت کرتے تھے

اور بعد نصف شب آمد و شد حضرت ابدال و جمال الغیب کی اس قدر تہی کہ ایک لحظہ کسی کو ایک جگہ تہہ نہ رہتا
 صد یا حضرت رقبہ و نقباء و نجباء و ابدال و اعیان و اقطاب و رجال الغیب جو اپنی اپنی عہدہ معنوی اپنے
 اپنی عہدہ و پیر عروج کیفیت باطن خدایات پر مامور ہو گئے اور ہر ایک حضرات اولیاء سالکین کو بعد نصف شب کے
 حال استغراق اس درجہ غالب تھا کہ اکثر حضرات کے معمولات جو کبھی مدت عمر میں باطن نہیں ہوتے اور شمس عروج کیفیت میں
 قضا ہو گئے اور ہر ایک حضرات مدوح الصد کو اور شمس کیفیت عروج میں عرفان باقسام چند در چند بعد و مختلف الوان
 تلویح کے کیفیات کرب حضرت و خدین با آثار غریبہ انوار عجیبہ حاصل ہوئی کہ تا نماز صبح کبھی کبھی حال افاتہ نہوا
 اکثر کو نماز صبح اول وقت میسر آئی اور اکثر حضرات کو اپنی اپنی خلفا یا عوام الناس خدام نے بدقت بیدار کیا صد یا
 شاغلان برزخ کو اور شب بلا شمس کو شش کے دائرہ ولایت میں گذر نصیب ہوا اور صد یا متعجران دائرہ ولایت کو
 اور شب عرفان بار اول حاصل ہوا جو لڑکا اور شب میں پیدا ہوا مجذوب اور زود تھا اور تمامی در بیان روی زمین
 اور شب شفا فی کامل حاصل ہوئی اور صد یا گرفتاران کرب و مصائب کو اور شب بلا کو شش اور سعی کے نجات ملی
حضرت شوخ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب مکتوب لطاف حقیقت البہر اور حضرت شیخ عثمان صاحب
مکتوب لطاف غریب الشہود اور حضرت شیخ محمد سعدی صاحب مکتوب لطاف قریح قوس اور حضرت شاہ کریم الدین
عارف صاحب مکتوب لطاف نغمہ حق اور حضرت شیخ شہاب الدین صاحب مکتوب لطاف صمیم الصیام اور حضرت
شیخ صدر الدین صاحب مکتوب لطاف طوالا سر خلفا حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان الشانخ اقطاب ملی
 محبوب الہی کے بالاتفاق تحریر فرمائی ہیں کہ گیارہ روز قبل شب محبوبیت حضرت پیر و مرشد سلطان الشانخ سید
 نظام الدین صاحب محبوب الہی سے ایک مجذوب مصل نام صاحب ولایت کشف کوئی داخل سلسلہ جلیلیہ خفیہ علوی کا
 شہر دہلی میں کوچہ بکوچہ بکارتا پرتا تھا کہ نظام الدین محبوب الہی ہوا جو کوئی منکر ہو بیگا سر توڑ ڈالا جائیگا اور حضرت
 سلطان الشانخ سید نظام الدین صاحب اقطاب ملی محبوب الہی ایک روز قبل شب محبوبیت سے اور ایک روز بعد شب
 محبوبیت سے یعنی تیسرے روز اعکاف سے باہر تشریف لائے نامی حضرات رقبہ و نقباء و نجباء و ابدال و اعیان و اقطاب
 و رجال الغیب صاحبان ولایت روح جذبہ کے اکثر جذبہ اور بعضی بقوت روحانی حاضر اگر تہہ نہ ہو
 اور حضرات سالکین معصومین یا مخالف عرصہ واسطے مبارکباد دینی کے تشریف فرما ہوئے اور باقسام مختلف

اپنی بی شکہ کو شریف لکھے فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہوں کہ احوال
کیفیت ذات خاصہ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب دہلی محبوب الہی کا جو کچھ خلفا حضرت
ممدوح نے بخشیم خود معاند فرما کر تحریر کیا ہے قابل افشا عام نہیں ہے خلفا کاملین صوف الصدقہ واسطی العزیم
طالب صادق صاحب مجاز مرفوع الاجازت اپنی خاندان کے اجازت فرمائی ہے لہذا احوال ظاہری اور شہسکارانہ کا تذکرہ کیا

احوال تباری بہشتی دروازہ وروضہ منورہ حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشک بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم اغیاث ہند کا پاک پٹن شریف
میں حضرت محبوب الہی کے ماتم سنے اور شروع ہونا لنگر کا دہلی میں

لکھنؤ قطاب حضرت مفضلہ دہلی میں تحریر ہے کہ بتاریخ تیسویں ماہ ذی الحجہ ۹۸۱
حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب دہلی محبوب الہی صاحب مکتوب قطاب نظام الدین
سید حضرت شیخ غفران صاحب خلیفہ خود صاحب مکتوب قطاب عزیز المشہود کے بارادہ تباری
روضہ منورہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے

پاک پٹن شریف کو روانہ ہوئے اول بار گاہ عرش پناہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب
بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ پر آستانہ بوس ہو کر قیام پذیر ہوئی بعد نماز عصر طواف اور چہرہ سانی
مزار قریب مشرف ہو کر بائیں مزار منورہ راقب بیگم طرف کیفیت باہر کے متوجہ ہو کر گذر جان مراتب
فنا ثلاثہ کے حضرت ممدوح کے قلب پر القاء ہوا کہ اول دیوار میں دروازہ خوردنہ او جو کسی ناگہ او سمجھ سے

گذر جاوے گا او سپر زونہ کی آنچ حرام ہو جائیگی جب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب
محبوب الہی قطاب دہلی کو مرتبہ استغراق فنا ثلاثہ سے افادہ ہوا او بیوقت جانب پاک پٹن شریف
سفر گزین ہو انارہ میں حضرت موصوف کو تمام احوال عرض و طویل اور بلند ہوئی جاکر اقامت دیوار موصوف کا

شبانہ روز کے مثال معال سے تحقیق ہو گیا چنانچہ بتاریخ تیسویں ماہ ذی الحجہ ۹۸۱
الصدر روز پنجشنبہ بعد عصر کے اسم اعظم حشیدہ تلاوت کرتے ہوئی پاک پٹن شریف پہنچے اور بعد حصول شرف
آستانہ بوس تباری دیوار اور دروازہ خوردنہ میں جسکی بنا حضرت موصوف پہلی قائم فرما گئے تھے مشغول ہوئے

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم اغیاث ہند کا پاک پٹن شریف میں حضرت محبوب الہی کے ماتم سنے اور شروع ہونا لنگر کا دہلی میں

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم اغیاث ہند کا پاک پٹن شریف میں حضرت محبوب الہی کے ماتم سنے اور شروع ہونا لنگر کا دہلی میں

حضرت شیخ فرید گنجشک
بازار فریاد

ساتویں چار روزین دیوار اور دروازہ خورد تیار فرمائی بتاریخ پانچویں ماہ محرم ۵۲۰ ہجری کو روز
شنبہ بود نماز ظہر کے نقیب صاحب ولایت روح جاذبہ متعینہ خدمت شہر پاک تین شریف اوسوں اور
چکر پلر باواز روح سنا دی کردی کہ ای لوگو چلو اس دروازہ خورد میں نکلو جو کوئی اس دروازہ خورد میں
نخل جائیگا اوسپر وزخ کی آج حرام ہو جائیگی آواز روح اوس نقیب سکندر اوس وقت حضرت رقبہ اور
انجبار و نقبہ و حال انبیا ابدال واقطاب انبیاء اور قوم جنات جوق جوق حاضر اگر اوس دروازہ خورد
میں نکلنے لگے بود نماز اگروہ گروہ مردان خاص عام کا نکلنا شروع ہوا تا نماز صبح ہی حال رہا
حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم انبیاء ہند کے مکتوبہ قطب
سرمہوت تصنیف ابنی میں باوث تعم اس ہشتی دروازہ کا بطور پیش خبری اس
حقیقت کو تحریر فرمایا ہے کہ بتاریخ چھٹی ماہ شوال ۵۹۹ ہجری کو ہر روز جمعہ ہر دن باقی رہے کہ روز غرض
حضرت خواجہ عثمان بازوئی صاحب کفیر الخافض و کبیر الامانی رحمۃ اللہ علیہ کا تہا جناب پیر و شہر حضرت
قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب اختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشک بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم انبیاء ہند کو واسطے خرید کر لا مشیر علی فاتح کی بازار دہلی کو اس مال
فرمایا جب حضرت بابا صاحب روح و دکان چلو آپ پوچھ کر خرید کر لے تے ایک مجمع میں میرا بار گذر چلا آئی لوگو
سے دریا گیا کہ یہ کیا ہنگامہ آگے کون بیان کیا کہ حضرت نجم الدین صاحب صغیر اچال و بطاری اوس
میں سر بازار فرمائے آ رہے ہیں کہ آج جو کوئی اس فقیر کی مشورہ دیکھ لیکھا اوسپر وزخ کی آج حرام ہو جائیگی
سند حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم انبیاء ہند اندر دکان چلو اسے چنگو
نشین ہو گئے تو یہ غائب مغرب وہ ہنگامہ بازار سے گذر گیا حضرت بابا صاحب مسعود گوشہ دکان چلو آئی انگار
شرینی خرید کر کے روانہ ہو جب حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب اختیار کاکی اولین الارواح
کینی مدت میں پہنچے دیکھا ارشاد فرمایا کہ فرید تم سے دیر بہت لگائی حضرت بابا صاحب مسعود معامد گشت
عرب کا حضرت خواجہ قطب صاحب منہو نے ارشاد فرمایا کہ فرید نکلو کچھ شک واقع ہوا حضرت بابا صاحب مسعود
عرض کیا کہ اگر غلام کو شک واقع ہوا تو غلام کا میکور و پوش ہوا اور غلام تو حضور الزور کی صورت کا دیکھنے والا

دیکھا کہ حرمت فراموشی جانی تھی اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب ملی محبوب الہی بات
خاص ساگ گو کہہ دو زبان جوین بے شک تناول فرمایا کرتے تھے سامان لنگر میں ایک قلمہ نوش نہیں فرمایا

احوال حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب کے
قلب میں خطرہ پیدا ہونے کا اور پھر اوس کے دفع ہو جانے کا

مکتبہ حضرت مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ جب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب ملی محبوب الہی
کی بارگاہ عرش پناہ میں سامان ظاہر اور باطن مرتبہ محبوبیت کا بخوبی رونق پذیر ہو گیا حضرت مدوح کے
خلفا کا ملین یعنی حضرت شیخ نصیر الدین صاحب کتب قطاب حقیقت البجور اور حضرت شیخ عثمان صاحب کتب نقاب
عزیز المشہود کے دونوں میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابر باہما ہمسود العالمین عالم
انجیال ہند نے دولت ظاہری و باطنی اپنی حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب ملی محبوب الہی
پیر و مرشد ہمار کو عطا فرمائی ہے اور حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الالویا کو صرف کیفیت جذب اور استغراق پسند آیا ہوا حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب قطاب ملی
صاحب کتب قطاب مقناطیس الوجدت کو جب اس خطرہ عظیم کا علم الہام باطن سے ہوا حضرت مدوح
نے خیال اسکی کہ کہیں یہ لوگ دولت بطون سے مخدوم نہ رہ جاویں اس خطرہ عظیم کو جلد انکی قلب سے رفع کرنا
چاہی بتاریخ سنہ ۷۸۲ ہجری مرقوم الصدر کو شب سہ شنبہ بعد نماز تہجد کے حضرت
موصوف ثوونون خلفا کا سکار کو تخلیک میں طلب فرما کر ایک نامہ بنام حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت تحریر فرما کر دو لون صاحب کو مرحمت فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم دونوں اسم اعظم چشتیہ
کہتے ہوئی کلید شریف کو روانہ ہو جاؤ اور عرصہ دور وزمین واپس آ جاؤ بموجب حکم کے دو لون صاحب
ہوئے جب دروازہ شہر دہلی باہر نکلے توڑی عرصہ میں اون دو لون حضرات موصوف الصدر کو دوران میں
پیدا ہوا اور اسکی شدت میں بیاب ہو کر زمین پر گر پڑے جب دو لون حضرات کی آنکھ کھلی تو دو لون صاحبوں نے
اپنی آپکو حد کلید شریف میں پایا اور جو فرما کر کے دیکھا تو تمام زمین طلائی اور تمام سنگہ نیزہ جواہرات اور تمام شجر زمرہ کے
اور تمام آسمان باقوت سرخ کا نظر ملا اور ہوا دھان کی مین خوشبو مشک اور عنبر کی مہک رہی تھی

الحمد لله
الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا
هدى الله لنا

دکتر خوش
حضرت محمد پاک
رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا گوشتی
کے ہاتھ ان کے تھے اور وقت حضرت محمد و ارشاد فرمائی کہ شمس الدین شریعت بھی کیا خوب آئین ہے کہ حضور
پہلے آئی ہے یہ ارشاد فرما کر حضرت خواجہ شمس الدین نصیر اللہ شاہ ولایت امام کردی جب حضرت خواجہ صاحب
نار پور کے حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو
نار پور تھے ہاتھ میں حالت استوائی میں با چار وقت نماز میں بھی حال ہوتا بعد نماز عشا حضرت بادشاہ و وجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا حضرت خواجہ شمس الدین نصیر
شمس الدین شاہ ولایت کو تسلیم سانی کیفیت باطن فیض فرمایا کرتے تھے کہ تدریج عرصہ تعلیم
ایک پر پر پہنچتا اکثر سات پر اور بعضی روز زیادہ بھی حالت جذب اور استغراق میں محبت فرمائی
اور بعضی شب کو بعد نماز عشا ارشاد فرماتے کہ شمس الدین کو جو جو حضرت خواجہ شمس الدین شاہ
ولایت کو گویا ہاتھ میں تھام لیں گے شمس الدین نصیر اللہ شاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب
صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا انگشت شہادت و تراست کی گولیوں پر لگا کر چمکے لیتی تھے اور
ارشاد فرمائی کہ شمس الدین خلائق اور زیادہ میں اتنا فرق ہے کہ بڑا کیا نام اور خدا مندرہ اور میرا ہی یہ ارشاد سنکر حضرت
خواجہ شمس الدین نصیر اللہ شاہ ولایت کو حال وجد طاری ہو جاتا تھا اور اسی وجہ میں استغراق اختلاف
عرصہ راکر تا حضرت خواجہ صاحب موصوف نے بھی نہ اونیس برس کال کوئی چیز زبا نہ نہیں رکھی تو فرمایا
ہیں کہ وہ ارشاد حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
اولیا کا یہی رو حکو ایسی قوت بخشا تھا کہ خواہش ہو کہ وہ پاس کی مطلق نہیں رہتی تھی وہ سر شغل فرمایا
لکھو تی تعلیم ہو گیا تھا ہر وقت ہر لحظہ اس شغل شریف میں مصروف رہتا تھا اور تیسرے حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
صوت کے لعانہ سے خواہش نفسی دور ہو جاتی تھی اور مرتبہ روحی حاصل ہو جاتا تھا حضرت بادشاہ
و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے اور کبھی پیش رفت مبارک
حضرت بادشاہ و وجہان رحمۃ اللہ علیہ کہ نہ معلوم ہوا کہ کون کون سے حکم کی شدت سے دانا خشکی شاہ امام ہا کی رائے
اور ان کے مخدوم کو نافرمانی ہوئی ہو کہ ان کے حکم کی شدت سے دانا خشکی شاہ امام ہا کی رائے

مکتبہ لطیف صحیفہ بیان صابری میں تحریر کردہ تھی ہے اور جو احوال قابل تحریر مکتوب فردوس الوجوب کے ہوتا تھا اور
 بھی روز بروز فراموشی تھی اور اس صمدیہ میں چند حضرات اولیاء ہمعصر حاضر آئندگان مزاج پر بھی حضرت شاہ
 دو جہان مخدوم غلام رالین علی محمد صابر صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیاء کا زمانہ وصال قریب
 ہو چکا اور ان حضرات والا صفات اپنی اپنے مکاتیب درجہ احوال معائنہ خود حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
 شمس الارض شاہ دلا کی خدمت میں بہت ابراہان اپنے اپنے خطا کے پہنچا دئے اشعار مولف

حضرت مخدوم غلام رالین علی محمد صابر صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیاء کا زمانہ وصال قریب
 آتش قہری ہوئی جلوہ فروز
 رعد کا سا گاہ ہو جاتا ہوا شور
 عویش بالا سے بسوی فرش آ
 مجھ سے فراتے بطرز دل دہی
 تا او اہو سنت خیر الہی را
 نہ ہو ک دیتی تھے او سے ہر روز
 ہر زبان یکبارگی لاتے تھے یہ
 کہانی بیانی سے خدا میرا ہے
 کہانے پینے سے برقی اگر دگار
 جلوہ یا کھو سے ہو کر ہر تاب
 سیر ہو فی الفور فراتے تھے بس
 خوش نہیں آتا تھا یہ گلزار بند
 اوس شراب لی مع اللہ گاہ سے
 اوس نمی رنگین طبیعت خواہ سے
 خدمت شاہ دو عالم میں قدیم

شمس فرات میں مین او سجا رہا
 کوئی شب ایسی نہ دیکھی اندر وز
 گاہ گہ بجلی کمر کتی تھی ہر روز
 سال و ماہ میں گاہ مخدوم العالم
 بی تعلیم کوائف باطنی
 شمس کوئی گولری گولری لا
 گاہ لب سے گولری کو داب کر
 شہ دم افطار فراتے تھے یہ
 شمس نہ دیکھا طریق افطار
 کہا یا مینا خاص آدم کا ہی کار
 بعد اس گفتار کے حضرت شتاب
 عالم کھو کو چلے جاتے ہے بس
 سیر کلار کھو مین تھی بند
 مین ہی احس ارشاد عالی جاہ سے
 ست ہوتا تھا کلام شاہ سے
 اوس روشنی نہ دیکھی

بہارِ شاد

مولانا علی داکٹر

بہارِ شاد

بہارِ شاد

بہارِ شاد

جب نماز خمس کا وقت آئی تھا

کلمہ اذان وقتی بزربان

جگہ بڑی کرنا ادا بہ نماز

شاہ عالم عالم ہوئے شباب

شاہ فرماتے بطور دل پسند

پہ نماز از بس خوش آتی ہی تھی

شمس تیری سنکی بانگ دلنواز

اوس خصوصاً خاص کی سرکار کو

جبکیت کر کے شبہ پڑتی نماز

کلمہ تکبیر کہتے ہی جناب

جو حضوری لوگ ہیں وقت نماز

جلوہ بین ذات کو بانگ صلوة

کیا ہیں یہ حاضر یوں کہ حضور

جب نبی آجائی ہیں سو سلوک

پہ شہادت منزل صورت سرا

بہ تجلی ہی تجلی نف

احمدی در باہمی یہ بالیقین

ہیں بہ پانچون وقت در بار نظام

عبد کو آداب عہدی ہی ضرور

انت دینی وانا عبدک مدام

جب نمازی وقت آتا ہی حسمن

حضرت علی

حضرت

راہ

سید احمد رضا

جانب ناسوت میں آجائی تھا

بر طریق راستان پستان

از پی آداب عہدیت طراز

جانب آداب آتے چہر تاب

بزربان لاتے یہ لفظ ارجمند

جانب در بار لاتی ہے مجھ

چوڑ دیتا ہوں ہویت گاہ راز

چوڑ کر آتا ہوں یہاں در بار کو

بر طریق عجز بر طرز نیاز

کرتے اوس کلمہ سے حُزب انتاب

دیکھتے ہیں اوس تجلی کا طراز

کینچ لاتی ہی بدر بار صفات

لہذا حضور اور گاہ در بار سرور

بہر دار و بست در بار ملوک

ہی عجائب صورت معنی نما

کون سمجھتا اسی غیر از ولی

چاہی اس وقت میں سر بزمین

خدمت اس دربار کی ہی فرض عام

خوش غامبی انت دینی کا حضور

پڑھتی ہیں رشد و امامت کے امام

انت دینی یا سمیع عبدک یا سمن

حضرت

| | |
|--|---|
| ان مجاہدین ہے ہوتیت کا حضور غیب گاہ ہو تو خلوت گاہ ہے نظم اسکا ہی حقیقت کیش کو ہیہ گلشن سر آہوش ہے چاہی پیہنا نازین ای حسن | برہ صورت کہ ہی دربار سرور پہ شہادت گاہ جلوت گاہ ہے انتظام اسکا ہی پرویش کو پہ بہارستان چشم و گوش ہے ناکہ خوش ہوئی شہنشاہ بن |
|--|---|

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
کے جس کبیر ادا فرمائی کا بخم حضرت مخدوم کے

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لکھاب فردوس الیہ میں تحریر فرمائی ہیں کہ بتاریخ
۱۹ دسمبر ۱۹۲۷ء بمجرور روز چہار شنبہ وقت اشراق کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین
علی احمد صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیاء حضرت گولہ کے پاس حسب معمول قدیم جاگات پر شریف
لیجا کر قیام فرمایا اور زمین پر نگاہ ڈالی مہا نور سرخ شہادت کے اوس زمین محدودہ محفوظ میں سے کہ جس قطبہ
زمین کو حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیاء
مذکور شرفانی آتش قبر کے لعل عطا فرمائی تھی لکھنے لگا اور تیار آسمان محیط ہو گیا اوس وقت حضرت مخدوم نے
ارشاد فرمایا کہ شمس الدین شمس الارض آج سے تم واسطے چہ سالکے جس کبیر میں مقید ہو جاؤ اور ایک
قرعہ عالم ناسوت کی طرح پرتیار کرو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت عرض کیا کہ حضرت
پہا نبر سامان قبر کے تیار کر دیکھا موجود نہیں ہے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب
ختم الدار و اح سلطان الاولیاء اپنی پشت کے پیچھے انگشت شہادت دست زمین پر اشارہ خط کا فرمایا
سایہ انگشت شہادت حضرت موصوف کا جاگات پر پشت کو نہ قدم کے فاصلہ پر بمقابلہ جاگات اور تخت گولہ
جاکر بیٹھا اسی وقت زمین شق ہو گئی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم الدار
الارواح سلطان الاولیاء فرمایا کہ شمس الدین اس شق زمین میں داخل ہو جاؤ حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب شمس الارض شاہ ولایت بوجہ حکم کے اوس شق زمین میں کہ نہایت عمیق گویا عالم ثانی نہا

شریف لیک جگر دیکھا کہ ایک قبر مثل عالم ناست کی تبار سجد و علیہ السلام ابدال او حضرت گنہگار میں جب حضرت خواجہ
 شمس الدین غفران موافق قبر میں بیٹھ گئے علیہ السلام ابدال نے ایک کتاب باب سرور کا پڑھا اور وہ ان خود و جو بقدر پانچ
 رطل کے پاس رکھ دیں اور عرض کیا کہ جب کہیں خواہش طعام ہو تو اس میں اور اگر خواہش پانی کی ہو تو اس آتش جوش
 فرالینا اور تھنہ ای سنگ مرغ بیش قیمت نہایت عمدہ و عجیب غریب سے پڑ کر بنا کر دیا فقیر شاہ
 محمد حسن صاحبی مؤلف کتاب گزارش کرتا ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
 شاہ دکن کے مکتوب لطاف فردوس الوجب میں معالما چہ برس کے جس کیر کے مع جملہ تعلیمات مفصل تحریر فرمائی
 اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندریا لث گنہگار لطاف ہرار القرضی میں معالما چہ ماہ جس کیر کے
 مع جملہ قانق تعلیمات مفصل تحریر فرمائی اور حضرت جناب خادم شاہ نور الحق احمد علی صاحبی صاحب
 زندان پیر مکتوب نظامتہای الواجدین میں معالما چہ ماہ جس کیر کے مع جملہ نکات تعلیمات اشارات
 مفصل تحریر فرمائی اور اور سرور کے خط نشان فیض نیاں منع الغفران میں بموجب احکام علی التوازی کے یہ صورت
 کہ جب طالب کو خلیفہ تمام مجازہ فروع الاجازات علو الغرم والمرتہ کرتے ہیں اول او سکود اسطے لیا رہ روز کے قبرین
 بیٹھا کر تعلیمات نکات و وقائق معالما و پیشادات میں وعن و تفصیل و تشریح ہر ایک امر کے مطلع کر دیتے ہیں بموجب
 تعمیل اس تعلیم کے شاغل کو موائد اور محاصلہ ریاضات سمیع بصیرت علیہ کام ہو جاتا ہے اور حصول اس قوت
 اور قدرت عجیبہ غریب باطن کا بھی لوازا ناستلہ مرتبہ شہادت ہی دلا اس سلسلہ عالیہ سے ہی چنانچہ حضرت قبلہ
 کو نین و کعبہ دارین پیر دستگیر حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد نے اس کشف دار
 مؤلف کتاب نذر اکو بھی حصول گیدہ روز میں فیضیاب فرما کر بنظر منبہ نوازی و اودام احاطہ
 فرمائی تھی کہ شبکو تین پہر اور دن کو دو پہر فقیر اس شغل سرایہ التاثر میں مصروف رہتا ہے اور بطریق کشف دار
 اپنی حضرت پیر و مرشد مدوح کے ترقی کیفیت روز افزون کا مذاق حاصل کرتا ہے خدای عزوجل جس خداداد سکون
 ہمت اور توفیق عطا کرے شاغل ہو کہ معائنہ کر لے

اشعار مؤلف

شاہ کا لکھتے ہیں ہمہ احوال خوب
 تاحد ہشتاد و شش صد چار نام

شمس محمد دینی فردوس الوجب
 سین شمس و شصت و چارم غلام

خدمت عالی میں تھا میں سر پہ
سال نسیم تھی وہ خدمت گار کی
انصرض ایک روز صد فرحت بکار
نور سرخ اوس روز باقوتی شرار
شاہ عالی جاہ فرمائے گے
شمس تو شش سال کی حسین
قبر اک طیار کر باصد طراز
راز تخی تاک کہ بجا کے تھے
عرض کی بیٹہ کہ افشاہ جهان
جانب پشت مبارک شاہ نے
اپنی انگشت شہادت بکشتاب
وہ زمین سجود تا ہفتم زمین
شہ نے فرمایا کہ جا کر بیٹہ جا
میں بھران جناب ذوالوقار
دیکھتا کیا ہوں وہاں ایک قبر
وہاں علیم اللہ ابدال سلیم
میں برومی قبر میں بیٹھا شوق
پاس میرے رکھ دیا اوسنی ثاب
کہہ باگر شوق ہو اچھی مسکن
پارہ نان جرعہ آبی بنو شش
پہر علیم اللہ نے پڑھ کر درود

شاہ عالی جاہ

شاہ عالی جاہ

شاہ عالی جاہ

کشف سر داری میں بہتا تھا کھڑا
اس غلام بندہ سدا کی
نور یا قوتی ہوا شور بکار
جلوہ باقوت تھے تہا ہزار
بندہ درگاہ کو سمجھانے لگے
جلد ہو شغل پایہ کا اسیر
بیٹہ جا اوس قبر میں باصد نیاز
حضرت اللہ بجا کے تھے
الہ کندیدگی اس جا کہاں
شاہ عالی عارف باللہ نے
برزین ایک خط کیا صد نور تاب
شق ہوئی نافذ قعر دل نشین
اس زمین شوق کے اندر بیٹہ جا
غار کے اندر گیا شادی بجا
صاف تر منزل سرا صبر سے
منظر میرا ہے ہر دم قدیم
بازاران کیف و باصد شوق ذوق
نان دو اور ایک آفتاب ہر آب
ای غلام بادشاہ ذوالمتین
سال شش در شوق حق پاشی
رکھ دئی اس تختہ نائی سنگ درود

شاہ عالی جاہ

شاہ عالی جاہ

تھے وہ تھے پارہ یاقوت کے
 تھے وہ تھے جلوہ زیبِ سرمدی
 تھے وہ تھے مگفروشِ نورِ حق
 تھے وہ تھے نسبتِ صائبِ بکار
 تھے وہ تھے مشعلِ افروزِ خدا
 الفیضِ سالِ شمسِ و من
 حضرت شمس اور جلال الدین تھے
 شاہ عبدالحق تجلی بخشین
 راہِ جمع الجمع کے اجمال کا
 لوحِ محفوظ کی سب تحریر کا
 سب صفاتِ سلبی و ایجاب کا
 جلوہ تجنیس کا تقدیس کا
 عالم غیبی کا مخفی و عیان
 اسطریقہ کا ہی یہ رسمِ سلوک
 شفل موصوفہ بتاتے ہیں اسے
 راز سے آگاہ کرتے ہیں اسے
 یہ فقیر مست نور کبریا
 حضرت شاہ امیر نام تھے
 جب بروزِ یازدہ بھیجا پیام
 کان میں ہو غبی ندائے دلپذیر
 ہو چکا اب تو طریقت کا امام

حضرت شاہ

راہِ جمع

راہِ جمع

تھے وہ تھے جلوہ لاہوت کے
 تھے وہ تھے نوبہاکِ انجری
 تھے وہ تھے جلوہ زیبِ طوبی
 تھے وہ تھے رازدارِ کردگار
 تھے وہ تھے طائرِ دروازہِ خدا
 محو حق بیٹھے ہیں زیرِ زمین
 نورِ حق شاہِ جلالِ آمین نے
 گلِ بگل شش بہشتِ زیرِ زمین
 فرق بعد الجمع کے احوال کا
 حاملانِ جرج کی تحریر کا
 جلوہ سترھو بیتِ تاب کا
 عالم تشبیہ کا تزیین کا
 تینوں حضرت نے لکھا ہے پہلی
 دیکھتے ہیں جسکو گرم سلوک
 خواب امکاں سے جگاتی ہیں اسے
 نورِ حق سے ماہ کرتے ہیں اسے
 روزِ گیارہ قبر میں بیٹھا رہا
 پیشوا قبلہ آنام نے
 اوٹھ حسن بن چچا سلطان
 کام تیرا ہو چکا اسی خوش خمیر
 کام تیرا ہے خلافت کا نظام

حضرت شاہ

راہِ جمع

راہِ جمع

راہِ جمع

| | | |
|---|--|--------------------|
| <p>سُن مدامے حضرت شاہ اجل خدمت حضرت میں جا کر شاہ حال غیب سے جو کچھ فرمایا وہاں جب بیان میں کر چکا تو وجوب حضرت مرشد فی فرمایا حسن وود و گانہ شکر کا پڑھ لے شتاب بے تکلف کر امامت کا نظام خلق کو اب تو ہدایت کر حسن</p> | <p>میں کان تنگ سے آیا نکل حال گیارہ روز کا لایا بقال میں میں اوسکا کیا میں بیان سہر تھکی ہائے علام الغیوب نویں انوار ولایت کا چمن تو تھو تھکتے سے ہوا اب بی حجاب رشد کا وہی خلق کو بہرہ جام جام وحدت کا پلا بہرہ حسن</p> | <p>حجۃ حجۃ</p> |
|---|--|--------------------|

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
رحمۃ اللہ علیہ کے جس کبر سے حکم حضرت محمد و م صاحب کے باہر انیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب نگاہ فردوس الوجوب میں بموجب بیان علیم اللہ
ابدال کے تحریر فرماتی ہیں کہ بعد مرد و عرصہ چہ برس کے پتہ پہنچ تو نویں ماہ صفر ۷۸۹ھ میں جو کو بر و جمود
عمر کے حضرت باوشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الالہ
سے بخیر باطن علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ شمس الدین کو جس کبر میں بلالو بموجب حکم کے علیم اللہ ابدال غار میں
بر سر فرود وین غار سات مرتبہ چھکو آواز دیا تو میں آواز کو سمجھا کہ یہ آواز اَلْسَنَاتُ یُحْکَمُونَ میں قَالُوا بَلٰی
کہنے لگا پر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ چھکو آواز دیا تو وقت میں یہ سمجھا کہ اب حکم قَسَمْتُ لَکُمْ کَافُورًا میں سمجھ
اداکر نے لگا پر علیم اللہ ابدال نے چھکو سات مرتبہ آواز دیا تو میں یہ سمجھا کہ یہ آواز کُن کا ہی پر علیم اللہ ابدال
نے سات مرتبہ چھکو آواز دیا میں یہ سمجھا کہ اب بموجب پر علیم اللہ ابدال نے چھکو سات مرتبہ آواز دیا تو
میں یہ سمجھا کہ اب عالم ارواح میں برزخ صغیر میں آیا پر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ چھکو آواز دیا تو میں یہ سمجھا کہ
عدم وجود میں ابھی آیا ہو پر علیم اللہ ابدال نے چھکو سات مرتبہ آواز دیا تو میں سمجھا کہ کوئی کبیکو کھاتا ہے
پر علیم اللہ ابدال نے چھکو سات مرتبہ آواز دیا تو میں یہ سمجھا کہ کوئی شمس الدین تیرے پاس سے اوسکو کوئی شخص نکالے گا پر علیم اللہ ابدال نے

مجلوسات مرتبہ آواز دیا تو میں نے انکے میں کہہ لگو دیکھا اور آواز دیا کہ تو کون، اور شمس اللہ کی بھارتی اور تیرا کیا مقصد
 ہے عظیم اللہ ابدال تختہ ہو کر حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم **علاء الدین علی** صاحب خاتم اللہ ارواح
 سلطان الاولیا کی محبت واپس جا کر عرض کیا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ و لا کو مہربانی استقدر
 اور حضرت پراحوال مفصلہ لاگدرا اب لو بار کے آواز دینے میں حضرت مخدوم ارشاد فرمایا کہ تو کون، اور شمس اللہ کی
 بھارتی اور تیرا کیا مقصد ہی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم **علاء الدین علی** صاحب خاتم اللہ ارواح
 سلطان الاولیا ارشاد فرمایا کہ عظیم اللہ توں جگر کہو کہ صاحب کے شمس ارضی کو حکم مخدوم بادشاہ
 عظیم اللہ ابدال نے موجب ارشاد حضرت مخدوم کے جگو بھارت اور موقت میں سمجھ کر جواب دیا کہ جگو بھارت ہے عظیم اللہ
 ابدال تختہ قبر کا اوٹھا یا میں نے روٹی خود جو کی اور آدابانی کا جو چہ ہے سچ رہا تھا عظیم اللہ ابدال محبت کیا اور
 راستہ کہ میں شوق زمین کے نشیب میں گیا تھا اسی راستہ میں آیا اور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم **علاء الدین**
علی صاحب خاتم اللہ ارواح سلطان الاولیا کو جا آقامت پر کہ جہان اب نزار مقدس سے رو بقطب و زانو
 بیٹھا ہوا دیکھا اوٹھا اٹھتا ہوا جب معمول کپڑے ڈال دی خیرت گولہ کے بیٹھے بند اوپر کھڑا اور سید، اہتہ کی
 انشت شہناو جب ستر شہنی بند اوپر کے علم ہی اشعار من نتائج افکار مولف

| | |
|---|---|
| <p>شمس الدین شمس الدین غازی</p> <p>الغرض پسران شمس آگاہ کو</p> <p>مخدوم نے بھیجا کہ جب</p> <p>جب عظیم اللہ نے قبر</p> <p>سات بار اگر پکارا می فتا</p> <p>ہے یہ آواز السّبی و لکشا</p> <p>پہر دئی ابدال سے آواز سات</p> <p>جلد سے میں دہیں ہو گیا</p> <p>پہر دئے آواز سات ابدال نے</p> | <p>کافر و شمس کے لئے گلزار میں</p> <p>بندہ در گاہ عظیم اللہ کو</p> <p>پاس میں شمس کو میرے آہستہ</p> <p>قبر چہ اگر کہا ای خوش بشر</p> <p>بار ہفتہ میں یہ سمجھا یہ خدا</p> <p>سکے میں کہنے لگا قالوا ابلی</p> <p>تب میں سمجھا خاتم الدین کی یہی</p> <p>حضرت برحق کا میں بندہ مینا</p> <p>تب خیر بخشی و جو بی حال نے</p> |
|---|---|

پر عظیم اللہ بکارات بار
 پر دئی آواز سات اوس مارے
 تب سمجھ آئی کہ ہی نورش ہو
 پر بکارات بار ابدال سے
 تب میں یہ سمجھا کیا کوئی
 پر عظیم اللہ بکارات بار
 تب میں سمجھا شمس کوئی پکار
 جبکہ یہ رتبہ گیا نہ بار کو
 تب کہا میں کہ ای مرد خدا
 کون تو ہی کس کو کرتا یاد ہے
 کیا غرض ہے کئے آیا بیان
 تب عظیم اللہ حیرت کیش ہو
 جا کہا حضرت سے حضرت کیا کہوں
 میں بعد اوشمار وال و ستین
 شمس و سن منجھو پیا نہیں
 شاہ نے تقریر سن ابدال کی
 یہ کہا ابدال سے ابدال جا
 یہ کہو جا کر کہ ای شمس زمین
 آج منجھو شاہ خوش آئین سے
 جب سمجھ آئی عظیم اللہ ہے
 اسکو پیا ہمارے شاہ سے

میں

میں

میں

برزخ صفر کی تب دیکھی ہمار
 اوس عظیم اللہ خدا آگاہ سے
 میں قدم سے گیا سمجھ وجود
 نام ہر ایک اوس خوش حال سے
 یاد یس کرتا ہی با آواز درو
 شور میں لایا صخر خوشگوار
 جانب چپ یاد بست راست
 سنکے اس بار ہم نکلا کو
 کون تیرا شمس منجھو پیا
 سے ملک تو یا کہ اوم زاوے
 تیری دل میں جو کہ ہی لا بر زبان
 پاس حضرت گیا دلریش ہو
 میں بیان شمس و سن گنگ
 دینک کہتا را ای شمس و سن
 خادم درگاہ کو جانا نہیں
 بات سنکے شمس و سن حال کی
 شمس کو تو پاس تک سرے آ
 ای سراپا محو ذات ذو المیتین
 یاد فرمایا علامہ ال سن سے
 بندہ درگاہ حق آگاہ ہے
 حضرت بابا کے ہر وہا سے

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

| | | |
|---|--|------------|
| <p>قبر سے اپنے کو بس باہر کیا وہ جو میرے پاس تھا او سکواو آئیں اوس سفیر و جہانگیر شاہ کو شاہ کو اوس بندہ و دربار سے محفوظ سازج پروردگار جلوہ طور ولایت ہن حسن</p> | <p>تخت سنگین کج جلدیسی اوٹھا نصف لٹا آب کا اور نصف نان دیدیا مینے سلیم اللہ کو آنکر دیکھا جو خدمت نگار سے پہنیت اول پہنچے تھے بکار شمس دین شمس دین حسن</p> | <p>میں</p> |
|---|--|------------|

فقیر شاہ محمد حسن صابری شوق کن گزاریں کرتا ہے کہ اب ارشاد وصیت حضرت بادشاہ چچا
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الدار و اح سلطان الاولیا کا عبارت
مورخہ مکتوب نظام صحیفہ بیان صابری کے تحریر کیا جاتا ہے اسو اس حضرت قایان اور سامعان اس
حقیقت گلزار صابری کی خدمت میں اطلاع کروینا اولاً ضروری ہے کہ اوس اس شاد کی حسیں بہر
توجہ کریں اسواسے کہ عبارت حال کی مثل عبارت قال کے جربستہ نہیں ہوتی ہی اوس معجز نظام سوانہ سبب
اور حصول فائز مطلق کا متصور ہوتا ہی بلکہ حضرات اہل طریقت کو بیعت پابندی و آداب طریقت کے ضروری کہ اس
عبارت حالی کو کی طرح کی بی ادبی کے ساتھ تلاوت نفرادین

احکامات وصیت امنہ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسوالا
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے اور مکتوب نظام صحیفہ بیان
صابری میں تحریر فرمایا کہ بعد فراغ جبر کیر حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
ختم الدار و اح سلطان الاولیا وصیت فیضہ جت میں حاضر ہو کر آداب جلالہ و قدوس ہو کر پرست مبارک باد استا
ہو گئے حضرت مخدوم سے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بیٹہ جاو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولا
پرست مبارک باد بیٹہ گئے حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم الدار و اح سلطان الاولیا بطور وصیت کے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا تم شمس الدین کو جاؤ و ان پر

علاء الدین غوری قلعہ آمیر سے لڑ رہا ہی اور اوس سے قلعہ فتح نہیں ہو سکتا اور تمہاری اوکھلی اور ٹھانی سے جھگڑ نہیں
 میں بیٹھ کر قلعہ فتح ہو جائیگا لیکن وہ ہی دن ہمارا سلام سے ملت کر نیکیا یعنی وحدت طرف اٹھ طرف کے راجع ہو
 اور **۴۹۰** جبری گناہ **۹۰** جبری ایک اٹھ طرف مرتبہ واحد میں طرف عالم ناسوت کے راجع ہوتی ہر ایک کی طرف
 بعد از ظہر تیرہ سو سین باہر بیچ الاول **۹۰** یہ میر کو یہ معاملہ ہو گا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الدین
 شاہ ولایت نے عرض کیا کہ غلام کو حضور انور کا کیونکر علم ہو گا حضرت بادشاہ دو جہان محمد علاء الدین علی
 صاحب خاتم الدلائل ارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ روز چہار شنبہ کا تمام ہو جائیگا شب چہار شنبہ کی
 اوگی تو بادشاہ اور سردار سجد چلیگی کہ سب روشنی تمام لشکر کی مشر ہو جائیگی بلکہ آگ بالکل باقی نہیں رہیگی
 اس وقت بادشاہ تیری پاس آج یگانہ روشنی تیری چراغ کی دیکھ کر کہ فقط اس سر در تیرا ہی چراغ روشنی کا اور تمام عالم
 چراغ ٹل ہو گئے یہ علامت قوی تر سے علم ہو جائیگی ہے صبح کو روز چہار شنبہ کا ہوئی گا تو اوکھلی طرف قلعہ کے
 اوٹا دیکھا قلعہ فتح ہو جائیگا اور علیم الدین ابدال کو تیری خدمت میں مقرر کیا جائیگا یہ ابدال ہمارے جہاں حضرت غوث
 پاک قطب عالم سے چلا آتا ہی تیری پاس ہا کر یگا تمام عالم کی خبر سانی کرنا ہو گا اور تجھ سے ایک نذر رہو گا اور قلند سے
 ایک مخدوم ہو گیا ہفتم درجہ کا اور علیم الدین ابدال کی وفات مخدوم ہفتم درجہ کے پاس ہو نیگی اور بوجہ وفات کو فی ابدال
 کسی خدمت میں نہیں رہیگا سو اب جو کہ **حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الدین** ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کو
 غسل کون دے گا حضرت بادشاہ دو جہان محمد علاء الدین علی صاحب خاتم الدلائل ارواح سلطان الاولیاء
 نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین غسل تم کر گئے **حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الدین** ولایت نے عرض کیا کہ حضرت
 پانی کہاں سے آئے گا حضرت مجدد ارشاد فرمایا کہ پانی ہمارے جسم کے قریب ہو گیا کہ چپ کے ایک چشمہ اب کوثر سے آ جائیگا تم
 غسل کر دینا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الدین ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کے جسم پہر کو
 ہاتھ لگاؤں یا نہیں اور پانی جسم مبارک کیونکر ڈالوں حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ ہرگز نہ لگانا جو ہر قلب میں خیال ہو گیا
 وہی جسم ہو جائیگا پانی کو دے اپنے ہاتھوں سے ڈال دینا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الدین ولایت نے عرض کیا
 کہ میں ایک حضور انور کا کون سا چہرہ کا ہوسکے سفید ہو یا کہ کسی طرح کا انقلاب نہ ہوئی اور خوشبو کیسی کہن منور کو لگاؤں یا نہیں
 حضرت بادشاہ دو جہاں محمد علاء الدین علی صاحب خاتم الدلائل ارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ کہن منور

جیسے باجہ کلید ہو کہ تم اپنے پاس سے دنیا اور لوٹ اوسکا کلید ابھی سے ہو کہ جو کہ میں عالم جیامین بنا ہے اور علم اہم
 میرے شیخ کا سرور باندھنا اور خرقہ میرے شیخ کا جو وقت عطای خلافت رحمت ہوا میرے سر پر کہہ دینا کہ جلال العزت
 اور شہو کی کج حاجت نہیں بلکہ آسمان سے خوشبو کا فور اور الایچی کی بہشت کے آدینے کے تمام عالم ناموس سے لکھو تاکہ منظر
 ہو جائیگا حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت عظمیٰ کہ حضور انور نے ہاتھ لگانیکو منع فرمایا کفن مبارک
 کہونکہ پھینکا اور جو خرقہ کہ حضور کے جسم مبارک پر ہو بیٹھا اوسکو کیا کرنا اور کیسے جسم منور سے تار و تخت بادشاہ و جہان
 مخدوم **علامہ الدین علی احمد صاحب** ختم اللہ الارواح سلطان الاولیائے ارشاد فرمایا کہ کفن کو تیار کر کے ارادہ
 تہہ کینا کہ تہہ سب سب ہی چاہیگا اور خرقہ ہی تیری ارادہ کے تصور علی ہوجائیگا ایک کین اور خرقہ کو چار تہہ کر کے اوپر تہہ کے
 ہاتھ سے کہہ دینا اور اوپر کفن کا ارادہ کہ کفن تمام تیرے قصد میرے جسم پر تیار ہو جائیگا جب تک کہ توارادہ کہ تہہ بیٹھا میرے کفن
 کو کفن کا اور خرقہ کے تہہ کو بیٹھا اور اوپر تہہ کے رکھنے کا انگہ اپنی ہرگز مت کہو نہا **حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض**
 شاہ دہلوی نے التماس کیا کہ غار جنازہ حضور انور کی کون بیٹھا مجھ کو علم ہو جا حضرت مخدوم حضرت الد علیہ ارشاد فرمایا
 اس وقت پر ہو جائیگا اور دو نماز از روی باطن سے ہوگی اور تم کو علم آجاویگا **حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ**
 سہ سونے لیا کہ کفن حضور کا کہنا نہ ہوگا اور تہہ کون لائیگا اور کون قبر میں کون اور بیٹھا اور تہہ قبر کی پختہ ہو گیا کہ تمام
 حضرت منوچھو نے ارشاد فرمایا کہ کفن ہمارا ہر جسم کے ہو بیٹھا اور قبر میری جلال الغیب کہو بیٹھے اور قبر میں مجھ کو مجد و انیس کا
 اور بیٹھا اور وہ ہی تعمیر ہی کر لگا زریہ و بالامین و دورے کے فرق سے پختہ اور تختہ جمال الدین ابدال خات سنگلو بیٹھا بغداد سے
 سنگین ہو بیٹھے مثل حضرت ان کے اور جو مٹی کہ ہمارے جسم نیچے کی ہوگی نیم درہ کہو دکر علی کہ لیا اور کھر نیچے کی مٹی مجد و زان کا بیٹھا
 خرقہ ہمارے اپنے پاس کہ بیٹھا بطور تبرک کہ اوپر کوئی ماویس مرفوع الاجاز ہو بیٹھا اوسکو دیکھا ایسا ہی ہر روز قیامت تک چاہیگا
 اور نکو شاہ ولایت کی ہفت اقلیم بغیر تہہ گونی ولی نہیں ہو بیٹھا اور تہہ را خط جس کی پیشانی پر ہو جائیگا ہر پیری
 تہہ اور غوث پاک قطب عالم کا قدم گردن پر عالم شمال میں اور عالم معالمین حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
 شاہ دہلوی نے عرض کیا کہ حضور انور کو دفن نہیں کرونگا لیکن اگر اسعالم میں زندہ ہو دنگا ساتھ جسم کے صبر نہیں تو بیٹھا کہ
 میں دفن میں شریک ہوؤں اور حضور وہ کون مجد ہو بیٹھا اور کیا زانہ ہو بیٹھا اور میرا ہونا کس سے ہی ہم کہہ حضرت خواجہ
 صاحب موصوف آہ زاری کرنے لگے حضرت بادشاہ و جہان مخدوم **علامہ الدین علی احمد صاحب** ختم اللہ الارواح سلطان الاولیائے

ارشاد فرمایا دوست شفیقت اپنا سر پر رکھا کہ شمس الدین شاہ ولایت حجاز صفات او سچ
 کار نامہ ہے ۹۰ ہجری میں ہوگا اور وہ مجد ہوگا طریقتی صاحب یہ کہ جس نے علیٰ غلوٰی اور وہ مجد کل سلاسل کا
 آورده اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ میں ہوگا اگر ہم شمس الدین مجکو چاہیں تو کہہ سکتے ہیں دیکھئے شاہ محمد اللہ
 مگر کامی حصال ہی تک زندہ ہیں اور آئندہ کو اور ہی زندہ رہے گا میرا ہی وہ اخبار نویس ہے اور سب کا اوشاہ و لا کا مرتبہ ہے کہ
 او مجد و کام ہوگا اگر مجکو چاہو ہونا منظور ہے تو کہو حضرت خواجہ شمس الدین حنا شمس الارض شاہ و لا سے معرفت کیا کہ حضرت
 صبر کیا اگر عرض ہے کہ جسم مبارک حضور را تو کا سجدہ تنہا بغیر ہر پنج صد کبھی قبر شریف سے کیونکر قائم رہے گا حضرت بابا شاہ و لا
 مخدوم علامہ الدین علیٰ صاحب جنت ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا یہ فقیر صاحب
 انصاف عزیز رضوی قیومی روحی کا ہی جسکے باعث فقیر کا جسم زمین پر بغیر و فیضہ در میان دو سنگ سرخ کے قائم رہے گا
 اور وہ دو سنگ سرخ سراسر نزار میان امام الدین صاحب کے حضرت قطب الانظار خواجہ قطب الدین صاحب
 بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ کہہ اوی ہیں شمس الدین بابا تو ہی مجاور اون سنگ سرخ کو دیکھو کیونکہ تہہ اونکو
 امت لگا نا کیونکہ اونکی گیسائی کو دان جنات معین ہیں اور یہ علم اللہ ابدال کے دوسرے شخص کو اون سنگ سرخ کو تہہ
 لگا نیکی مانع ہے بعد وفا کے دونوں سنگ سرخ علم اللہ ابدال کے جسم او پر مثل قہر کہہ دیکھا یعنی ایک سنگ دست راستہ اور ایک
 سنگ چپکے کھڑی کر لیا اور ہر طرف سے لگا دیکھا اور ایک سوراخ بائیں جانب کھلا رہے گا اور سینے خوشبو چھڑکے گا
 اور ایک سیر سلسلہ کا مجر جو اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ میں ہوگا اگر غرض ازہ ہی دوبارہ پڑے گا جو کہ ظاہر و باطن ہوگا
 اور جسے جسم کا دوبارہ و فیضہ کرے گا اور وہ میرے جسم کے ساتھ میرے حضرت شیخ کی سنت ادا ہوگی اور اسے صحت دلی اولاد میرے
 ظاہر و باطن کی وارث ہوگی اور اہل باطن میرے سلسلہ جاری ہوگا اور انکو کچھ نہ ہوگا بعد حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
 شمس الارض شاہ و لا رحمۃ اللہ علیہ جسکیا کہ ۹۰ سے ۹۰ تک حضور کی یہاں ہر حال ہوگا اور کوئی
 شخص حضور کے جسم مبارک کے پاس صحت و عین تو ہوگا یا نہیں حضرت موصوے ارشاد فرمایا کہ بدتر سے خیارہ پڑنے کی غیر قریبی نہیں
 تو ہوگا لیکن وہ جو مخدوم ہفتم درجہ کا ترے فلندہ ہوگا وہ میرے پاس دیکھا واسطے نوشہ مجد کے چہ سے لیا ہوگا اور ایک شاخ شہر میرے
 بالا کاف پر جسکے میرے رکھنا ہوگا وہ شاخ مجد کو دیکھا ہوگی اور وہ روز قیامت تک سبز رہے گی اور وہ مجد و اپنی شاخ کو دیکھا
 اور تربت ختم کے اس بیان کو کہ تو خطاب صحیفہ لیا صابری میں تحریر کرے اور اس کی آفتاب کو جو تھمے فلندہ ہوگا اور کوئی

اور مخدوم ختم درجہ کو دیکھا اور وہ تاجہ محمدیہ چلا جاوے گا اور پھر حال مجددیہ کیلک اور ہر زمانہ میں مجددیہ میر خاندان میں ہوگا
اوس سے تمام حال جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسنہ مجددیہ کی دریافت کرتے ہیں اور شمس الدین
شمس الارضؒ مجددیہ کی طرف یہ کہہ کر جو کو حال زمانہ ماضی اور استقبال کا باطن سے سند بند معلوم ہوتا اور اس کے پاس
جمع ہر ایک طرح کی موجود ہوتی ہیں اور جو کوئی مجددیہ زمانہ میں اوس مجددیہ تعلیم فرمایا نہیں کرے گا وہ داخل خانہ امیر کے
نہیں بلکہ کسی خاندان میں نہیں اور مجددیہ احوال ظاہر باطن متقدمین دریا کر نیسے اور اس کے بیان کے عارف کامل ہو جائے
ہر مجددیہ زمانہ میں سب لوگ جمع ہو کر تین اور تعلیم لسانی اوسکی سے من و عن پرہ مند ہو کر تے ہیں اور جازار شاہ اور
اور اشغال اور ارتکار اور اشترا اور ارتقاء و شریف المدجہرتی اور شریف المدکونی اور شریف المد
لاہوتی اور شریف المدناسونی اور شریف المدمعنوی اور شریف المدقیومی روحی کے حاصل کرتے
اور معلوم کر لیا ہے زمانہ کے غوث اور قطب اور نقیب رقیب تجیب اوتاد ابدال اور جلال الغیب اور سرور خفیا ہر جناس کے
مرد درجہ جسکو ہمہ حال مجددیہ معلوم ہو جائے گا وہ خدا و دولت باطن کی وارث ہی بعد اتمام اس وصیت حضرت بادشاہ جہاں
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم المد الارواح سلطان الاولیاء گیارہ تعلیمات غیبیہ باطن کی ارشاد
فرمایا میں کہ وہ قابل افشا عام نہیں صرف ایک تعلیم مجاہدہ حاجت روائی خلق تحریر کیجاتی ہی ارشاد فرمایا کہ شمس الدین
بابا تو بنانا نام درود وہی ہے اس ترتیب سے پڑا کر پوری الودہ کے افعال کا ظہور ہو جائے گا اور میرے خاندان میں
اس ختم کی برکت سے جتنی خواہی عام و خاص کی ہو اگر یکی اور بعد اتمام تعلیمات حضرت مخدوم جاکا قاسم کے اوٹھے جب
مرد قدیم متصل درخت گولہ کے شریف آئی اور کھڑے ہو کر بستور سابق ڈالی مقررہ درخت گولہ کی اولیٰ ہاتھ
میں پکڑ لی اور سید ہاتھ بھور قوم الصدر پر پر قلب کے تھا اور انگشت شہاد مٹھی بند ہو کر علم تہی تہوڑے سے
حضرت موصوف کو استفراق ہو گیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارشاد ولانی آج
یہ حال مکتوب لایا ہر فردوس العجب میں تحریر کیا اور ارشاد حضرت مخدوم کا اوسوقت تحریر فرما چکے ہیں کہ ایک الف
کی کم و بیش تحریر میں نہیں ہوئی تیسرے روز بتاریخ بارہویں ماہ صفر ۹۸۹ ہجری مرقوم الصدر روز
دوشنبہ قریب نماز چاشت کے علم الدبدال شوق فار جس کبیر میں باہر آئی حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض
شاہ و لائے علم الدبدال احوال چہ سال کا دینا فرمایا علم الدبدال نے بیان کیا کہ موجب حکم الہام باطن کے

میں واسطے تیاری قبر وغیرہ سانچے حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب صاحب
 ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو اس طرح پر دستور تشریف رکھتے دیکھ کر روانہ ہو گیا تھا اور بعد اچکے جس
 میں مقید جانے کے چہ سال کا واسطے پر دستور قدیم تشریف رکھتے دیکھا اور اس چہ سال کے عشرہ میں حضرت محمد
 ارناؤیس مرتبہ ابواسطرح پر پکارا کہ شمس الدین بقا اللہ جب فریضہ گزار جاتا تھا وقت صبح کے حضرت بادشاہ
 دو جهان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اس طرح پر نام لکھا کیا کہ ارشاد فرمایا
 کرتے تھے سالہا آئندہ مرتبہ ہی ارشاد ہوتا تھا یعنی ہر وقت شمار کیا ہے اور زیادہ اوس سے کوئی حال بر معائنہ نہیں آیا محبوب
 قاعدہ میں اپنی خدمت پر دستور مامور با فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گزارش کرتا کہ جب حکم تو
 مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف حضرت قطب بانی فخر العہد ان شیخ محی الدین ابو محمد سعید القادر جیلانی محبوب سبحان کریم
 حسنی جسنی اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجر ایچری چشتی شہنشاہ ہند الاولی شفا
 اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف حضرت قطب الاولیٰ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولی الدار و اح اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف
 حضرت شاہ شیخ فرید گنجی یا صاحب مسعود العالم الغیب عالم اغیات ہند اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف
 حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف
 حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ دلا اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف حضرت سلطان المشائخ سید
 نظام الدین صاحب محبوب الہی اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف حضرت شاہ جلال الدین بختیار کاکی اولیٰ قاندر لکھ کر
 اور مکتوب لکھ کر بت الوحد تصنیف حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب دولوی زندان سپر اور مکتوب
 لکھ کر بت الوحد تصنیف حضرت مشکاکشاہنگی شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التا کریم
 دیکھو جمیع حضرات متقدمین اور متاخرین کے اطلاع اس دولت ارشاد فیض بنیاد کے بطور اعلان کے کجائی کہ صاحبان خاندان سلاسل
 کے دولت باطن کے محروم نہ رہی اور اس ارشاد و تعلیم طریقت حضرت سرکارنا خلاصہ موجود احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم کا
 کہ بی وسیلہ کامل حصول حاجات دہرین اور وصول کیفیات کو نیز کامیاب مسدود نہ ہو جائے حضرات طالبان خدا و دوق شوق
 سحر و اصلاخ کیفیات وصال ذات و انما کاسیا رہیں کہ غلا حیت مخلوق کی کثرت و ہجوم سراپا جو حضرات اولیا چہرہ
 اور مختصر احوال اثرات ختم صابریہ کہ بہ ختم صابری طاری مجاز مرفوع الاجازات ان کو تسلیم فرمایا جاتا ہے بجاوالت

تلاوت پلا مانغہ اوس ختم سیرجہ التاثر کی کفای نہات دینی اور قضای حاجات دنیوی اور طلال صاحب مجاز مرقع الاجازت کے داخل سلسلہ اور دوستان ہم نشینان جلسہ کے رہتی ہیں اور اگر واسطے کیسی ہی اہم ضرورت کی چلہ بست و کمرہ زانو کیا جا جائے فوجت ہوئے کہ سیر حلی شرط او ازات ماحجب اوسکے کے انجام اوس ہم اہم کا بطور سہل الوصول اندر میعاد ہو جاتا ہے فیضان تاثیر اوسکی سے کوئی حاجت مند محروم نہ رہتا اشعار و لہند میر مؤلف

| | |
|--|---|
| <p>حضرت شمس جہان نے ہی لکھا میں پس از کورش پست جناب شاہ نے مجھ سے کہا ای شمس میں ایدہر گوسف کو جاؤنگا اب کوئی دن کا یہاں مہمان ہوں اس شہادت کے چہرے سے زوہر جل شاد حکم مجھ کو آپکا اللہ کا صاحب راب تم آؤ میرے پاس رو تو میری غیب کا سلطان ہے قصہ کو تاہ چار شبہ بعد ظہر مہر ریح او امین کی تیر ہو میں سنہ شمس صد اور نو دین از شمس اب تو جا سے امیر جا شہ علامہ الدین غوری اویان عرض کی ہیں کہ حضرت کا حجاب شاہ فرمائے لگے شب آئی گی پاس تیرے آئیگا غوری شتاب</p> | <p>حال بہ مخدوم کے ارشاد کا شادمان بیٹھا بہ آئین صواب امی تجلی بخش دین شمس زمین نور وحدت سے احد ہو جاؤنگا جانی والا جانب سبحان ہوں جی میں غیب الغیب کا سفر آگیا پیغام غیب آگاہ کا چھوڑ دو بس چھوڑ دو ملک و دود کیوں شہادت کا دامن مہمان پڑہ چکوں گا جب تک سعد ظہر میں چلا جاؤنگا بر عرش برین فات میں لکھا گایہ محو ذات جلد حجاب ہی یہی حکم خدا قلعہ امیر سے لڑتا جہان کسطح معلوم ہو گا ای جناب روشنی لشکر کی گل ہو جائیگی پابہرہ سرکہلادیدہ پربت آب</p> |
|--|---|

انعامیں جسے چاہیگا
 قلعہ سنگین برج کو مہار
 جان لہو اس گہری شہجہات
 اس علیم اللہ کو بھیجیگا تب
 یہ ہمارا جد امجد کا نظام
 بہت کشور کی خبر یہ لایگا
 اور تجھ سے ایک قلندر ہوئیگا
 اوست قلندر بھی ایک مخدوم خلق
 درجہ بہت اوستی ہوگا عطا
 خدمت مخدوم میں رہوئیگا یہ
 بعد از ان ابدال ابدالی بکار
 اس طریقہ کے مجد و کا نظام
 عرض کی تھے کہ حضرت غسل کو
 شہ سے فرمایا کہ شمس الدین
 اب غسل حضرت کہاں سے آئیگا
 بناؤ دگر سے پہر یہ عرض کی
 یہ ہوا ارشاد ای شمس الدین
 جو کہ تیرے دل میں آویگا خیال
 عرض کی تھے کفن کیا بناؤں
 یہ ہوا ارشاد اسکی قید کیا
 لیک ہو وہ ارمنی رنگت بکار

جنت الہیہ

فانی شریف

تیری ہیبت سے وہ گدگد کر چکا
 بیدار جائیگا کئے گزیر غار
 ہوئیگا وہ دن مس بار و زوفا
 تیری خدمت میں رہیگا روز و شب
 عمر سے گزارتا ہی صبح و شام
 تجھ کو عالم کی خبر ہو چائیگا
 وہ قلندر ہر انور ہوئیگا
 ابتدای عمر سے معصوم خلق
 ہو گا وہ مخدوم باسیف خدا
 پاس اس کے جان بحق دیوئیگا یہ
 اور کوئی ہوئیگا صورت نگار
 حکم سے تیرے کریگا وہ دمام
 کونسا ہوئی گا وہ مدبر ہوئیگا
 ہوئیگا اس کار سے وہ بہرور
 چشمہ کوثر فرشتہ لائیگا
 اب ریزی جسم پر کیونکہ ہوئی
 ہاتھ سپر جسم پر کہنا نہیں
 پائیگا مہ اووی صورتیں حال
 پارچہ کیسی کامین جاسپناؤں
 جو بسر ہوئے اوس کا بنا
 رنگ ہی میرا گل آرمین نگار

شیخ

رنگ ارمن کا مجھے خوش آئی ہے

حضرت بابا کا عماد بسر

عطر کا فور والا پچی بہشت

پاس میں کب ملا یک آئینک

عرض کی مینے جنازہ کا امام

جو کہ اس دولت کے بہرہ پایگا

عرض کی مینے کر لگا دفن کون

پردہ مرد مجر د ہوئے گا

شمس اس کو زبدۂ آدم سمجھ

وہ طریق صابریہ کا امام

روح جذبیہ کا ہو گا شاہ وہ

عرض کی مینے کہ اس دن تک خباب

تپ فرمائے لگے ان ایک مرد

فیض مخدومی سے مخدوم امام

وجہ ہفتم کا مخدوم فقیر

شمس کے سلسلہ میں سپہ

ایک حاتم ایک مجدد ہو بیگا

بایہ صحو و سلوک فقر حشمت

چہ ستمنا ہفتم طریقہ کا شمار

نام اس کا عبد قدوس آشکار

جسکری تک وہ نہ جو تک آئیگا

حضرت بابا کا

حضرت بابا کا

حضرت بابا کا

حضرت بابا کا

رنگ ارمن جان و دل سجھائی ہے

بازہ و پوچھو سر پہ میرے امی بسر

میرے جامہ کے لئے ہی سر نو

عطر کو وہ ساتھ ہی لے آئیگا

ہو بیگا وہ کون سا فرخندہ کام

علم اس کا وقت ہر آجا بیگا

کون ہو بیگا وہ از مردان کون

عارف مجید و باحد ہوئے گا

زادہ حضرت امام اعظم سمجھ

بعد تیرے ہو بیگا بامد نظام

فقر راجح پارہ کا ماہ وہ

ایسے ہو بیگا کوئی بہرہ یاب

پوربی زادہ تجلی بخش فرد

رتبہ مخدومیہ سے بادہ شام

پاس میں آئیگا روشن ضمیر

ماہ و تاقیام ماہ و ہر

فائض و فیاض عجب ہو بیگا

ان فقیروں کی ہوئی ہی سر نو

ایک مجدد ہو بیگا تجدید کار

منظر فیض خباب کرد کار

جو ایدہر کو آئیگا جل جلالہ

حضرت بابا کا

| | | |
|--|--|--|
| <p>تین مقتولی کی یہہ سرکار ہے مجھ کو فنا و یگا بر رسم بہین راز ہوا پر کر دیا ب انکشاف ای حسن ہزار مزا دس قیوم کی</p> | <p>آتش قہری کا یہہ دربار ہے وہ خدا کے حکم سے تمسکین کہدیا ب تمسکین سے صاف تھا یہہ وصیت حضرت مخی و م کی</p> | <p>حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوبات فرودوس الوجب میں تحریر فرمائی ہیں کہ میں میں بریں</p> |
|--|--|--|

اجوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح کامر جب حکم
حضرت مخی و م صاحب باوشاہ دو جہان حمۃ الدینیہ کے قلعہ آمیر جانیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوبات فرودوس الوجب میں تحریر فرمائی ہیں کہ میں میں بریں
کامل سوادت خدمت نگاری حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالمین طبع عالم اغیث ہند
رحمۃ اللہ علیہ اور عرصہ آواز جس کبیر کے حضرت باوشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پشت مبارک آباد ہوئے کہ ہزار ہا اور سو وقت نماز پنجگانہ یا تمہیل حکم
حضرت موصوف اپنی جگہ قیام متصل درخت گولہ پشت مبارک سے کہیں نہیں گیا اور اس
عرصہ میں بموجب ارشاد حضرت محدوح چون ہزار بار میری نفی ہو گئی اور بہر بموجب ارشاد عالی چون ہزار بار میرا اثبات
ہو گیا اور اس عرصہ متعدد بالا میں کہیں جگہ آثار انقلاب موسم کے پائیدار گئے یعنی نہ کہیں برسات میں بارش ہوئی نہ گرمی
میں تو آفتاب نہ مہر میں برف کی سردی محسوس ہوئی ہر وقت مثل ماہ ابابہار کے اعتدال رہتا تھا اور شب
تاریک میں ہی روشنی تھیں ولایت حضرت باوشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی زیادہ تر روشنی ماہ شب افزہ سے بجلی بخش ہوتی تھی اور سردی نہ کہ قطہ زمین کا
محفوظ بن اور سرخ مثل قوت کے لٹکا ہو کر یا آسمان پہونچتا تھا اور ایک حال پر قائم تھا ہزار ہا ارشاد و وصیت
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت چار روز پشت مبارک تشریف فرما رہے علیم اللہ ابدال
تہذیب و دانش جامع مسجد کبیر کا اور تعداد مردمان مغبوبان کی اوپر پائش کا محفوظ جو آتش فہر سے امن باکبر
مخزن النوار ہو رہی تھی تحقیق کر کے مکتوبات فرودوس الوجب میں تحریر فرما چکے تیار پنج تیر ہزار ہا ہفت
ہجری کو روز شنبہ وقت نماز صبح کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت تمام مفادات مضمونہ یعنی اسناد

خلافت نامحیات اور مکتوبات لطاف اور اوراد منجسط اور تبرکات بلبومات وغیرہ ہر قسم کے اپنی تمراہ لیے ہوئے حضرت بادشاہ چوہدری
 محمد و علامہ الدین علی رحمہما صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کو بدستور قوم الصدائے استغراق میں دیکھ کر
 روانہ ہوئے علم اللہ ابدال پر پشت مبارک بدستور بادب کھڑے رہے جب حضرت خواجہ شمس الدین حسن شمس الارض شاہ ولایت
 حیدرآباد کوس پہنچے جمال الدین ابدال ہم کھنڈنفر جن متعینہ حذر میں سوختہ قدیموس ہوا و عرض کرنے لگے کہ ہمارے مفاد
 حضور الزور کو معرفت کیفیت باطنی حضرت بادشاہ و وجہان محمد و علامہ الدین علی رحمہما صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کی جناب میں کرنا ضروری ہے حضرت خواجہ شمس الدین حسن شمس الارض شاہ و شاہ دہلوی دعوہ فرمایا کہ چکر
 باطن سیریا باب میں خبر معلوم ہو گئی ہے تو ہی قریب حضرت موصوف کجودت پر کامیاب ہو گا اور زمانہ مجدد تک بلکہ تا یوم
 قومی بہان رہیگا بہر حال الدین ابدال حضرت خواجہ شمس الدین حسن شمس الارض شاہ ولایت سے عرض کیا کہ حضور چکر باطن
 طریق فرما دیں حضرت مدد فرمادے اور وقت جمال الدین ابدال کو مع کھنڈنفر جنات کے داخل سلسلہ بیعت کیا اور زمانہ شیعہ تبارخ
 چودہویں ماہ مذکور سنہ صدر مع چہرہ شنبہ کو شہر آمیر کے روانہ ہو چکے روز بروز ولایت اسم اعظم شیعہ
 تلاوت فرماتے ہوئے تبارخ او نیویں ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ کی بعد نماز عصر داخل شکر علامہ الدین
 غوری صوبہ ملک کٹرہ برادر زاد و والد سلطان جلال الدین لہر و زشاہ خلیج کے ہو گئے اور پش شخص سوار سمی شیخ سلیمان
 بن عبد الصمد بن اسمعیل بن قلو بخش بن عاود خراسانی قیام فرمایا اور اوس شب میں شیخ سلیمان کو بیعت تو بہ شرف کیا
 اور کوہ کیا کہ ہمارا حال کسی بیان مست کتا اور ایک چادر رنگ صابری یعنی چہال ہول و گل یعنی ہین رنگ کٹرہ لہری چہرے
 پر تیار کر لی تھی جسکو تمام غزوات قطاب انھیات و قیاد و نقیاد و تجار و ابدال و رجال الغیث حاضر ہو کر تہنہ او کو حضرت اولیاء
 شیعہ نے فرستے انکارات اور غرض جاننا کہ شریف لائق تھے کہ کمال کام ہی حال را جبکہ تبارخ چودہویں ماہ ربیع الاول
 ہجری کو روز دوشنبہ گذر گیا اور شب شنبہ کی آئی قریب نصف شب کے حضرت خواجہ شمس الدین حسن شمس الارض شاہ
 شیعہ نے ہر یک کو کٹرہ لہری تاج تم شریف لہجہ و فقیر کی طبیعت استو حاضر نہیں جب حاضرین حضرت ہو تہنہ مانی ہوئی
 سرگھوٹے شیعہ سلیمان خادہ کے ارشاد فرمایا کہ چراغ آہار پاس رکھ دو کلام اللہ شریف کی تلاوت سے دلکو بہلاؤں شیعہ سلیمان
 چراغ پاس رکھ دو حضرت مدد فرمایا ارشاد فرمایا کہ سلیمان روشنی چراغ کی تیر کر دینی چھو کھو صورت مند حضرت بادشاہ و جہان محمد و
 علامہ الدین علی رحمہما صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے شکر کلام مجید کا نظر نہیں آتا خیر کرے اگر کیا ہو تو اسکا

ہوئے عرصہ میں ہوا تھا اور مرد نہایت شدت کی چلی کہ تمام لشکر کے چلنے لگے ہو گئے اور ان مرد ہو گئے حضرت خواجہ الدین
 صاحب اللہ فی شاہ ولایت جہان کی روشنی میں ہوا کہ تمام الدین شریف کی کرتے تھے پر باقی ہی علاء الدین غوری
 حاکم لشکر نے حضرت کو کھینچ کر من جعفر ہو کر عرض کی کہ حضور تھی ہے اور میری فوج یہاں تباہ ہو گئی حضور
 شاہ ولایت مفت اقلیم کے میں چلا جا کر مدد فرماوین کہ کفار پر تھیاب ہو جاؤں حضرت خواجہ الدین صاحب اللہ
 شاہ ولایت ارشاد فرمایا کہ تو نے مجھ کو دیکھ لیا ہے شاہ ولایت جانا اوسنی عرض کی کہ حضرت تمام لشکر کے چراغ لگے ہو گئے اور
 ہو گئے ہے اور حضور کا چراغ روشن ہے یہ بہت بڑی دلیل ہے اور مجھ کو بخوبی میں نے اس کے احوال کی مفصل خبر دی تھی کہ جو کچھ
 معائنہ کرتا ہوں مجھ کو معلوم ہے کہ حضور کی اونٹنی اور ہٹا ہنس قلعہ فتح ہو جائیگا حضرت خواجہ شمس الدین
 شمس الدین فی شاہ ولایت علاء الدین غوری حاکم لشکر سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے ہمراہ کھانا علاء الدین غوری حاکم لشکر
 کے ساتھ سے ہو تو اسے عرصہ چکا کرنا صبح دست بستہ کرنا چار بج چودھویں ماہ ربیع الاول
 رقوم الصدق صبح نہ چھٹے کو بوقت فراغ ورد جزیرہ ہند شریف سیف الدین فیروز شاہی سلطان الاولاد کے کسب خواہی ہو
 انکشت شہادت پر فک کے جانب قلعہ کے اشارہ فرمایا اوس وقت صبح چھ صارت قلعہ نگین زمین میں بیٹھ گیا اور لشکر علاء
 غوری کا قلعہ آمیر میں داخل ہو گیا شاہان فتح کے لشکر میں بچے لگے اور باہر لشکر لوٹ میں قبول ہوئے فقیر شاہ محمد حسن
 صاحبی مؤلف کتاب مذاہل عجیبہ فتح آمیر کے مکتوب بقناطیر الوداد اور تاریخ فیروز شاہی سے
 لکھا کہ وسط ۶۸۹ ہجری میں سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی دہلی کے لشکر کے جہاز باغی علاء الدین غوری قلعہ آمیر کی
 فتح کو روایا کیا اگر مقابلہ ہوا کفار غالب آئے اور لشکر اسلام کو شکست ہوئی اور اس احوال کی اطلاع وقتاً فوقتاً حضرت سلطان الشاہ
 سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب اللہ بکنو خطاب مقناطیس الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ
 عرضداشت کرنا پہنچاتا اور حضرت محمد وچ شکر خاموش ہو جا کر فرمایا کہ ہونیکو آیا اور متواتر علاء الدین غوری
 شکستیں پائیں تو مجبور ہو کر سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی دہلی کے لشکر کے جہاز باغی علاء الدین غوری قلعہ آمیر کی
 روز شنبہ وقت صبح حضرت سلطان الشاہ سید نظام الدین صاحب محمد وچ کی عزت فیضت میں حاضر ہو کر قدم بوس
 اور بعد تمام عرض کیا کہ حضرت عرصہ یکساں کا ہوا کہ میرا لشکر قلعہ آمیر پہنچا رہا ہے اور فتح نہیں ہوئی حضرت سلطان الشاہ
 صاحب قلعہ سے رستہ فرمایا کہ تو اور علاء الدین غوری دونوں غافل ہیں حضرت خواجہ شمس الدین فی شاہ ولایت

علاء الدین غوری کے لشکر میں ہو جو دین اور دینے حضرت بادشاہ و جہان محمد دوم علاء الدین علی احمد صاحب
 نعم اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ بطور پیش خیری فرما چکے ہیں کہ انکی اولاد علی مبارک کے اشارہ سے قلعہ فتح ہو جائیگا اور
 لشکر اسلام غالب آئے گا تو علاء الدین غوری کو لکھ کہ بادجو دیکر تو بخوبی مونس حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ
 کی خبر سن چکا ہی اور اونسے غافل ہے فی الفور تو اونسے رجوع کر اور خواجہ شمس کا ہوجون اللہ تعالیٰ انکی توجہ اور اشارہ
 انگشت مبارک سے قلعہ آمبر فتح ہو گا یہ لشکر سلطان جلال الدین موصوف والی دہلی علاء الدین غوری کو لکھ کہ حضرت
 خواجہ شمس الدین صاحب شمس الراضی شاہ ولایت کی رونق افروزی سے بجزیرہ دکن ہی اس قدر کے حضرت خواجہ شمس الدین
 صاحب موصوف کی خدمت میں جا اور ملتے فتح کا ہو جو کہ علاء الدین غوری بخوبی مونس آئے گی خبر جلال شمس چکا ہوا فرمان شاہی کے
 صادر ہونے سے فصل مطلع ہو گیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب مدوح کا ہوا آخر روز سنبھلی و تندر کہ تمام لشکر کے
 چراغ نکل ہو گئے تھے اور حضرت موصوف کے مقام پر چراغ روشن دیکھ کر حکامیان اول پہنچا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
 کی خدمت میں گیا اور متنبی کشود کار ہوا بالآخر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کی انگشت بیٹھم کے اشارہ کی کثرت لشکر علاء
 الدین غوری کو نصرت نصیب ہوئی اور قلعہ آمبر فتح ہوا اور سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی نے پانچ ہزار بادشاہی پر محل جلوس کا
 نام لکھا و کہیں ہاتھ میں لکھا ۶۸۹ ہجری مطابق ۱۲۹۶ اور زمانہ انتقال اسکا ۷۹۵ ہجری مطابق ۱۳۹۲ ہجری مطابق ۱۳۹۲

راز حضرت کا اوڑھاتی ہیں نقاب
 بے صلوة وقت کے کبھی رہا
 آپ کو اس حال میں دیکھا مدام
 فوق بردائے سر و تاو لام
 ہر گھر تہا مست کیف تاو لا
 ہو فنا او چوڑ روی تن کو بہن
 چوڑ کر اوڑھتا ہوتا کو
 آپ کو قالب سے باہر پائے تھی
 مجھ دی سے اب خدا آگاہ ہو

شمس فرماتی ہیں یہ حال حجاب
 بشت سالہ میں جو خدمت میں رہا
 محو الزار ہویت صبح و شام
 اس تعین الہام میں یہ غلام
 سیکڑوں باری پر از زندہ ہوا
 آپ فرماتی تھے جب شمس زمین
 بس زمین میں عالم ناسوت کو
 روح قالب سے جدا ہو جاتی تھی
 پر جو فرمائے بقا باللہ ہو

یہ سنئے

یہ سنئے

روح قالب میں دین آجاتی تھی
 الغرض حضرت سے حضرت شہاب
 حد بارہ کوس پہنچا جس گہری
 جن جو بکصد ساتھ تھے ابدال کے
 پاؤں میں سے چوم کر اوسنے کہا
 شاہ کی خدمت میں رہنا ہی ہے مجھے
 میرے حقیقین تم جلال اللہ سے
 استقدر کہہ دو کہ شاہ دو جہان
 خدمت عالی کا میں شائق ہوں
 یہ کہا جئے جمال الدین سے
 محکوم باطن سے ہوا معلوم ہے
 خدمت مخدوم میں تجا بیگا
 تب جمال الدین نے خوش ہو کہا
 ہاتھ میرا ہاتھ میں اب لیجئے
 میں نے با حکم شہنشاہ جہان
 جب طریقت سبکو میں پڑھوایا
 لشکر غوری میں پہنچا وقت شام
 اوس سوار نیک کے خیمہ میں جا
 میں چادر تان کر اوس کے حواری
 وہ سلیمانیک مرد نیک زاد
 التجا جیہ سے مریدی کی کری

حضرت شہاب

حضرت شہاب

زندگی فی الفور و دکھلائی تھی
 میں گیا امیر کو دیدہ پر آب
 فوج و مان دیکھی جمال الدین کی
 تابع ابدال صاحب حال کے
 عرض ایک کہ راہنوسن لہجہ ذرا
 آپسے یہ بات کہنا ہی ہے مجھے
 یعنی شاہنشاہ حق آگاہ سے
 اس غلام خاص کو رکھیں وہاں
 شوق میں خدمت کا طاق ہوں
 اوس طریقت زیب خوش آئین سے
 تو ہمارے شاہ کا معصوم ہے
 شاہ کی خدمت میں بہرہ پائیگا
 اب کر دو مجھ کو غلام بے ریا
 اپنے بند کیو مرید اب کیجئے
 کہ لیا سبکو مرید اپنا وہاں
 چہوڑاؤ کو جانب لشکر چلا
 تھا وہاں شخص سلیمان نیک نام
 بے تکلف بستر اپنا کیا
 روز و شب وہاں پر کیا اپنا گزار
 دیدہ سے میرے ہوا اور لیکہ شاد
 میں نے اوسکی التجا ہی کی کری

تہا وہ مرد رازدار و خوش حصال
 رات بہر افطاب انیثا و قریب
 اپنا اپنا حال کر سنے کو بیان
 ایک شب میں کہا سب کے جاؤ
 طبع امشب اور سو معروف ہے
 اوہ کہ گئے جب سب وہ مردانِ خدا
 دل پریشان روح کے حیرت طراز
 تو کلام اللہ میرے پاس لے
 دل کو پہلاؤں کسی عنوان سے
 دیکھئے اس جہنم کی گولہ آج
 حادثات دہر کیا در پیش ہے
 اس شب تاریک کا ہی اور دھنگ
 شاہ دین کی صورت معنی نگار
 میں نہایت مضطرب حیران ہوں
 بادشاہ دو جہان کی فکر ہے
 کام دونوں جب سلیمان کر چکا
 باد سہر و اکبار کی پہلنے لگی
 ہر چراغ لشکری گل ہو گیا
 شاہ غوری دست بستہ دوڑتا
 یہ صحنہ میرے لئے لگا اسی شاہ دین
 آج کے شہر میں میں غافل رہا

حیرت طراز

دو جہان

صحنہ

راز کو میرے چہ پیا یا ابال
 مردمان بخیف ابدال و نجیب
 رات پہر رہتے سحر ہو ستر و آن
 حال اپنا آج مجھ کو مت سناؤ
 دل اید پرستے اور بیوقوف ہے
 میں نے اوس مرد سلیمان سے کہا
 رات میں کچھ اور ہی بخشی ہے راز
 لا چراغ اور بلند یسی تھی لگا
 بس تنگ آیا ہوں اپنی جان سے
 اس سپر کار سے پر خون سے آج
 دل نہایت مضطرب جان پریش ہے
 رات میں وہ کہانی تھی کہ پور رنگ
 سامنے آتی ہی میرے بار بار
 ہر سبیل طلب حیران ہوں
 پیشوائی عارفان کی فکر ہے
 میں کلام اللہ کو چڑھتے لگا
 آتش سوزان لشکر ب بھی
 صور اسرافیل کا غل ہو گیا
 پاس میرے جلد سے حاضر ہوا
 اویں وایت کے فلک کے ماہ دین
 خدمت عالی سے میں غافل رہا

حیرت طراز

فوج میری ہو گئی اکثر تباہ
قلعہ امیر ہے جس رخ بلند
بے خیال حضرت عالی تنیار
آپ ہیں شاہ ولایت آپ کا
سینے غوری سے کہا بتلا مجھ
عرض کی اوسنی کہ اشیائے بھاش
بیچراغ اسوقت ہی لشکر مرا
آپ کی بھان کی خوشتر و نیل
دوسرے پہلے کہ سب اہل نجوم
شاہ کے لشکر میں ایک باد معین
بیچراغ ایک شب جہان ہو جائیگا
اک اشارہ گیس او سیکے کو ہمار
پر اصالح اوس ولایت دار کی
جانیو اسی شاہ تو اوششہ کے پاس
سینے غوری کہا بتلے کہ جا
شاہ غوری پاس سے ہٹ کر ذرا
سینے وقت صبح کے پڑا کر غار
کر پڑا زبر زمین برج ایک تمام
فوج غوری داخل قلعہ ہوئی
انی حسن شبہ کے اشارہ وہ کام

جسٹس

جسٹس

فتح کی سینے نہ پانی کوئی راہ
پہونچنا گولہ پہونچی ہے کند
فتح اس کو ہمار کی ہی سخت کار
اک اشارہ ہی کفایت آپ کا
شبہ ولایت کسطح سمجھا مجھ
جہراغ حضرت عالی نشان
روشنی سے دور تر ہی گھر مرا
اس سے بہتر کون سے باون چیل
کہ چکے اٹھا رہا اپنا علوم
آئیکا ایک شبہ ولایت شاہ دین
تو چراغ اوسکا ہی روشن پائیگا
ای شہنشاہ کہ پڑیگا ایک بار
آہنی کھنچی ہے تیرے کار کی
فتح کی باعجز کہ نا اتماس
صبح ہوئی ہی تو میرے پاس آ
دست بستہ تاسمہ ٹھرا رہا
قلعہ کی جانب کری او لنگلی فرار
شاہ غوری کا ہوا فی الفور کام
مشت ہر کس لوٹ سے پڑنہ ہوئی
گو کہ شکل تھا ہوا آسان تمام

جسٹس

جسٹس

احوال حضرت خواجہ مسال الدین صاحب کلیر شریف کو آئیکا اور حضرت

مخدوم صاحب کی وفات اور تکیفین و رخصت خیارہ کا اور دوسنگ سرخ یکے
جانب راست اور یکے جانب چپ اندک اندک فصل سے کھڑا کرنا اور صورت
برزخ صغرا کی بنادینا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے جانیکا

مکتوب طالب فردوس العجب تصنیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات میں تحریر ہے
کہ بعد نفع ہو جائے تو امیر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحمان صفات کلام اللہ تصنیف
اپنا بیت شیخ اسلم بن محمود بن نعم شاہ بخشی خوج کے گیارہ روپیہ شکرانہ پر دیا فرمایا اور اس جمع میں ایک روپیہ کما
پندرہ روپیہ ہاچہ او بی سبزوادی کھن کے اور ایک روپیہ دو روپیہ ہاچہ او بی بزرگ سفید واسطے تہہ بند خرید فرمایا اور دو روپیہ شکرانہ
روغن ندوینی گھس بوزن دو درطل اور آٹھ روپیہ شکر سفید بوزن تین درطل و آٹھ روپیہ گندہ گندہ و قدری نخ بوزن
دو درطل و چار روپیہ تھو آہنی اور دو روپیہ دیکھی گلی اور ایک روپیہ سوچہ آفتابہ اور طباق گلی اور ایک روپیہ کھجور
خرید فرما کر تبرکات اور مفاد صفت معنوتہ کو کر سے بانڈا اور سامان توشہ کا ہاتھوں میں لیکر اسم اعظم حقیقتہ تلات و فراتے
ہو جانب کبیر شریف کے روانہ ہو کر و قلات نایت میر علی شریف لے جاتے تھے کہ اثنائے راہ میں علیم اللہ ابدال آہ و
نزاری کرتے ہوئے ملے اور عرض کرنے لگے کہ آج سات روز کا عرصہ ہوا کہ مجھ کو حضرت بادشاہ و دوجہان مخدوم علاء الدین
علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے عالم و جوب میں حضور انور کی خدمت میں رہنے کو حکم دیا کہ اس فرمایا ہوتا
آج مجھ کو قدوسی حضور کی حاصل ہوئی اس قدر دیر کسی باعث میر علم میں نہیں اب جو کچھ ارشاد ہو چکا اور حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحمان صفات نے علیم اللہ ابدال ارشاد فرمایا کہ ہمارے چلے آؤ اور بیان کر دیتے ہیں
روانگی میرا کے احوال حضرت بادشاہ و دوجہان مخدوم علاء الدین علی محمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
کا کس طور پر جانے کیا اور وقت روانگی کے تم کس کیفیت سے دیکھ کر چلے ہو علیم اللہ ابدال عرض کیا کہ جسی اچھا بلا خط و کتابت
لائے تھے اور علی ایک طرہ پر میرے تشریف کہتے دیکھا کہ کسی کوئی حجازہ میرے کہنے میں نہیں آیا لیکن جو وقت میرے خادم حضرت محمد دست
رضت ہوا تو آپ دوزانور ویکو مجھ کو جہاں بزار شریف سے اس کے قریب بیٹھے تھے بعد اتمام گفتگو کے عرصہ پچاس
قدم ہر جا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحمان صفات کو شوکر لگی اور زمین پر گرتے پڑے ہوئے عرصہ میں
او چکر بلا خط فرمایا تو زمین کبیر شریف میں حاضر تھے اور علیم اللہ ابدال ہمراہ تھے جمال الدین ابدال کو مع یکھد جن کے محفوظ

علم مغیرہ مجھ کو آگیا
 وہ جو فرمایا تھا وہ شب آج تھی
 وہ کلام اللہ جو میرے پاس تھا
 روپیہ اسلم سے گیارہ شتاب
 آرگندم شکر و غنم لیا
 جب ضروری کار سے فارغ ہوا
 دیکھتا کیا ہوں علیم اللہ شتاب
 عرض کی اگر کہ ہفتہ سے روان
 حکم حضرت کا ہوا ابدال حسا
 عذر اپنا آپ سے میں کیا کہوں
 حکم جو فرمائی ای بادشاہ
 یہ کہا میں نے کہ ای مرد خدا
 میں نے پوچھا شاہ کا کیا حال تھا
 عرصہ پنجاہ پاکے بعد از ان
 بند ہوئیں انگہین غنمی سے اک ان
 پاس کلیر کے کھڑا ہوں بے درنگ
 ایک طرف مرد جمال الدین عیان
 بعد از ان دیکھا کہ صحرائے چرند
 حلقہ زن پہلو پہلو رو برو
 دیکھا کہ مجھ کو ہوی اید ہر اوہر
 نور یا قوتی و مان تھا جلوہ گر

راز شہ کا میں اشارہ پا گیا
 شاہ کی یہ شب شب صحرا ج تھی
 اوس کلام اللہ کو بد یہ کب
 میں ہوا مشغول درکار ثواب
 اور ضروری پارچہ اوس کے سموا
 میں دلائلے جانب کلیر حسا
 میر جانب الی ہے دیدہ ہر آب
 اپنی خدمت میں ہوں شمس جہان
 شمس کی خدمت میں یہ شمس کا
 آج آیا پاس کیا وقفہ کہوں
 وہ بجا لاوے غلام بارگاہ
 پیچھے پیچھے کہ تو ہمراہ آ
 بولا جیسا انکی رویت میں تھا
 گھر پڑا میں لغزش پا و مان
 کہلنے ہی انگہین دکھائی اوشیان
 دیکھتا ہوں اور ہی کلیر کارنگ
 ہر وہ جنات ہی حاضر و مان
 سبکدوش ہمراہ مرغان پرند
 تھے جو حضرت کے مدور سولہو
 کوئی سوی آسمان کوئی یہ ہر
 فرش سے تا عرش آتا تھا منظر

مینے توشہ جلد سے تیار کر
 شاہ کے پہلو برابر دہر دیا
 فکر یہ آئی حسرت کے بے نیاز
 دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص سوار
 ہو گئے وہ سائیکے امام
 دیکھتا کیا ہوں جنوبی اور شمال
 قطب و غوث اور ابدال و نجیب
 معشیت از حد بے شمار
 دست بستہ تھے کھڑے از حد برو
 مینے جلدی توشہ موصوف پر
 حاضر مینوں کے حوالے کر دیا
 اوس سوار غیب کے جا کر شتاب
 عرض کی مینی کہ ای میرے امام
 نام فرماؤ مجھے صورت دکھاؤ
 آپ اپنا نام بتلا دین مجھے
 مین نہیں دنبال چوڑ ونگا جناب
 آپ نے چہرہ مبارک سے نقاب
 عارف کامل فقیر بے نیاز
 دیکھتے ہی مین ہشالی شان کو
 حضرت صابر نقابا باللہ مین

تشریف

ہمراہ اسباب آوردہ دیگر
 انتظام حکم مولا کر دیا
 شاہ کی کیسے پڑ ہوں تنہا غار
 نفرتی گھوڑیہ بیٹھا ناجدار
 پڑھ چکے جب وہ غار احترام
 مردان غیب سے با حال و قال
 اور رجال الغیب مردان نقیب
 اور ملائک صف بصف باند ہی قطار
 دیدہ بر پار و بکعبہ سرنگون
 فاتحہ اور سورۃ احلاص پڑ
 پیش رو آئندہ گاج کے کر دیا
 جلد سے پکڑی لکام برق تار
 کون ہیں آپ اور کیا کہتے ہیں نام
 روئی رشک ماہ کے برقع اوٹھاؤ
 صورت پر نور دکھلا دین مجھے
 دوڑتا ہو پوچھتا مینز اشباب
 دور کر مجھ سے کہا ائی شمس تاب
 آپ پڑستا ہی جنازہ کی غار
 گر پڑا بیوش ہو اک آن کو
 ائی حسرت وہ دو جہان کے شاہ

تشریف

تشریف

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے صحرائی شہر فرخار مین ہو چکے

بیدار ہونیکا اور نشان جسم پر روضہ ہوائیکا اور سیر کرتے ہوئی پانی پونچیکا

مکتوب طاب فردوس الوجہ لطیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان مہفات میں تحریر ہے کہ جب حضرت خواجہ صاحب صوف کو پیش ہوا تو معلوم ہوا کہ علم اللہ ابدال حضرت مدوح کے کف پاکیزہ سے آئینہ آئینہ سہلار میں حضرت خواجہ صاحب موصوف نے علیم ابدال دریافت فرمایا کہ یہ کون جگہ ہے علیم اللہ ابدال عرض کی کہ حضرت بہ جگہ شہر فرخار متعلقہ ترکستان ہے پر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان نے ارشاد فرمایا کہ آج کون روئے علیم ابدال نے ضحک کیا کہ حضور آج تیار خچر بند ہو رہا ہے رجب الاول ۱۰۹۰ ہجری روز جمعہ کا اور وہاں پر ہے پر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب صوف نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ ابدال جس وقت سے آئینہ آئینہ باگ چوٹی تری دریاں گہ پڑنا نام کہاں ہے علیم اللہ ابدال نے ضحک کیا کہ جس وقت حضور کے دست مبارک باگ چوٹی تری حضور والا گر پڑے تھے تو حضور حرکت بخویری نظر سے غائب ہو گئے تھے پانی آخیا خود بخود شہر تخت گاہ ترکستان میں پہونچ گیا اور مترا ابدال معطل ہو گیا لا با رہ کر ایک عورت میمونہ نامی بس سودین ہر بن مجید شاہ عراقی داخل سلسلہ سیر کے گہر مقیم ہو کر عالم خاموشی میں راجب حضور انور مرتبہ بطون سے ظہور فرمایا اور اس گہر سے جو جو ہو میرے قلب القا ہوا جو حکم کا کہن اسی وقت کیفیت است ابدال پر پامور ہو کر یہاں خدمت میں حاضر ہوئے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان مہفات نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ اس جگہ کے قطب یعنی حکم اطلین کو بلا علیم اللہ ابدال موصوف علم قطب فرخار کو حاضر لا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف حکم اطلین کے چار کھنڈے لٹا ہو گیا ایک روضہ میانہ تیار کروادو مید مصوم علی قطب شہر فرخار نے بروز ولایت سرار محمد عظیم بن منجلی تھوئے محمد اسلام خراسان کو کہ طشاہ ترکستان فرخار و چکل وغیرہ پھر تہا طلب کے تیاری روضہ کے آمادہ کر دیا کہ تیاری روضہ کی سنگ سبز سے ہو لگی فقیر مولف کہتا گذارش کرتا ہوں کہ وہ جگہ جہاں حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان مہفات نے یہاں پر گری سے فقیر ہی مجسم خود معائنہ کی ہے کہ شہر فرخار سے ایک سو سات قدم جانب شرق کے واقع ہے اور روضہ سنگ سبز طول اندر قدم اور عرض سات قدم میں تعمیر ہے اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان مہفات اولیٰ کرد و لسی یک پر گریے تھے نشان دست و پائی مبارک کا آج تک اوس طرح قائم ہے اور اقیام عالم رہیگا کیسے مونس نشان دست و پائی فرق واقع نہیں ہوا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا آج ہی یہ نشان ہوا ہے تیسرے روز تیار خچر بند ہو رہا ہے رجب الاول ۱۰۹۰

رفوم الصدر و زکینہ وقت صبح کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جلال صفات علم عظیم اللہ ایدہ اللہ
 اوکرم سے روانہ ہوا ایک سال کا کوہ ترکستان پر قیام فرمایا ہے کہ حضرت رقبہ و نقبہ و نبضہ و افطاب و اغیاب و ابدال و احسان
 اور اولیاء ہمعصر ملک عرب کے حاضر ہوا کرتے تھے ہر ایک سال کے طرف ملک خطا کے تشریف فرما ہو گئے وہ شہر و دیار ملک خطا میں ہر
 مہینہ طالع زمام شاہ خطا کو مسلمان کر کے ملک نشان کو تشریف لیکن تیرہ روز قیام کر کے طرہ کو تشریف فرما ہوئے عبد الغفور
 صاحب باد و بخور و اسلحہ کے مکان پر نو ماہ قیام پذیر رہے وہاں سے خوش ہو چکے قریب کوہ کے چہ ماہ قیام فرمایا ہے تمام ابدال
 ہو کر فیضیاب ہوا کرتے تھے وہاں سے خوش ہو چکے سیات روز قیام فرمایا اور وہاں سے قندار ہو چکے گیارہ روز تشریف فرمایا
 اور وہاں سے گالی ہو چکے نظر شاہ و درویش طریقہ حنفیہ کے مکان پر اکتالیس روز قیام فرمایا اور وہاں سے پت اور ہو چکے دہ روز قیام
 اور وہاں سے لاہور ہو چکے نظام محمد عرف محمد اکبر غوث اوسو گاہ کے مکان پر تشریف فرمایا ہے اور وہاں سے ایک شانہ روز میں اک
 اعظم حشمتہ ملاوت فرماتے ہوئے بروز ولایت جلال پر پہنچے چوتھی ماہ ذی قعدہ ۹۳۷ ہجری کو روز یکشنبہ وقت عصر کے
 شہر پانی پت میں داخل ہوئے وہیں آٹھ مہینے بیس روز سفر میں گزرے اور بروز داخل ہوئے پانی پت شریف کے
 فی الفوق حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جلال صفات جمدتہ اللہ علیہ نے دونوں سرخ مذکور کی خبر
 جو جسم مبارک حضرت بادشاہ دوچہان محمد دوم علاء الدین علی احمد صاحب جہان ختم اللہ الارواح سلطان الملوک
 پر شمس پور شہر لگا کر پانی سے چھپا دی گئے تھے معرفت علم اللہ ابدال کے فرمایا کرتے اور یہ ہو کر کہ اس مہینے کی
 پہلی تاریخ معرفت علم اللہ ابدال کے جز سکایا کرتے تھے اور علم اللہ ابدال جلال الدین ابھاسی کا کہہ رہے تھے کہ حضرت
 بادشاہ دوچہان محمد دوم علاء الدین علی احمد صاحب جہان ختم اللہ الارواح سلطان الملوک کے جسم طرہ کے پانڈاز کو گرد غبار بجائے پاس
 اوسکے جواب میں جمال الدین ابدال عرض کرتے کہ پانڈاز حضرت بادشاہ دوچہان محمد دوم کے جناب مقرر کر دی گئے ہیں باز نہ
 شب کو اور بدہ جن دن کو اپنے دونوں باتوں سے پانڈاز کی خدمت اور جز گیری کرتے رہتی ہیں گرد غبار نو دوسری
 چیز ہے وہان ہوا کامریت کرنا ہی بخیر ممکن ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جلال صفات
 جمدتہ اللہ علیہ نے کتب خطاب فرمودے جو موجب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو مہینے حضرت امام حجازہ کے گہوڑے کی باگ پہنچی
 اور زمین کشید شریف میں علیہ ہوا اوسوقت تلوار قہار جلادہ کو س زمین سوختہ میں چھپا کر طرف گہوڑی لگی اور گہوڑا
 سمانوت حضرت بادشاہ دوچہان محمد دوم علاء الدین علی احمد صاحب جہان ختم اللہ الارواح سلطان الملوک میں گیا

نے عظیم اللہ اہل کاذر ہو بلکہ اوس کے گیسکو جائیجا حکم تھا اور اوس میں اسرار الہی تھا جو قابل افشائی عام نہیں ہے اور نہ خفیہ تبار
 قہاری کی یہ تھی کہ مثل عقد فہرہ راقی تھی اور مثل تجلی کالبرق ہر چار طرف صباہ کو سس گہوتی تھی اور ہر شانہ روزین چھوٹا
 ہوا مرتبہ طوفان کر لینا اوسکو فریضہ میں تھا حضرت خواجہ شمس الدین **رحمۃ اللہ علیہ** موصوف ارقام فرماہیں کہ شمس شمس
 تہدق گہو منی حضرت شاہ شیخ فرید کینچشکیر بابا صاحب سہو عالمی طیب عالم انبیات ہند از روی طلیح
 طوح انتظام فرما گئے یہ کہ جگہ کا سیف اللہ و مصمام اللہ و ید اللہ کی اجازت بترتہ غوثی معنوی اور اقطالی روحی اور
 تجلیات صفائی جسکو نور باری کہتے ہیں عطا فرما کر ارشاد کیا تھا کہ شمس الدین بابا تو بعد از حجاب کر نیکی جبکہ میر محمد
 کیخزیت میں ہو تو ان تینوں روزہ نکو پر روز غسل کر کے اسطرح تلاوت کیا کرنا **اول** علی سیف اللہ کو مکرر پڑھا کر
 تین بار تلاوت کر کے تین جانب شمال و شرق و غرب کو نف کر دینا و دوم درہ مصمام اللہ کو بوقت دو پہر قبل زوال کے
 ایک بار پڑھ کر جنوب کی جانب اور دوسری بار تلاوت کر کے زمین کی طرف نف کر دینا سوم ضرید اللہ کو بوقت نصف شب کے پانچ
 مرتبہ میر خٹکے صاحب کچھ جانب موہنہ کر کے تلاوت کرنا اور جب پانچون مرتبہ تلاوت کر چکے تو موہنہ اپنا جانب آسمان کر کے تصور
 برزخ میر کے نف کر دینا اور دیکھیں بار و فون ہاتھوں کو زور سے زمین پہاڑ دیا کرنا بعد حضرت بابا صاحب موصوف بتایا
 ارشاد فرمایا کہ دیکھ شمس الدین بابا قاعدہ تلاوت و راند کورہ کو ہر گز نہ کرگز فراموش شد کہ باجر در تہجہ پتہ کی بنا
 ہنوگی اوسی روز تو جگہ کا سیاہ ہو جائیگا اس ارشاد کے بعد حضرت بابا آستانے فرمایا کہ شمس الدین بابا موہنہ کو ہر گز
 پاس نہ لے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف موہنہ کہے ہو حضرت بابا صاحب کے فریضے حضرت بابا صاحب نے اپنی زبان مبارک
 حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف کے موہنہ میں دی اور فرمایا کہ شمس الدین بابا میری زبان کو مثل پستان اور کے
 چوس حضرت خواجہ شمس الدین صاحب زبان مبارک حضرت بابا کو خوب چوسا جب پہ خوب چوس چکے تو جہاں آستانی زبان کو
 نکال کر فرمایا کہ شمس الدین بابا اب تو تلاوت اور راند کورہ کو ہر گز نہ کرگز فراموش نہ کیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب نے اس
 شاہ ولایت ملامت تحریف فرماتے ہیں کہ میں شہر ہانی بت میں تین سال اور تین ارشاد تعلیم طریقت مرتبہ سلوک خوش
 اسلوب میں پھر ورا اور کل خرقتے حضرت بادشاہ دجہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحب ہاشم اللہ الارواح
 سلطان اللہ کیا شہر نزار پانچو نہ گتو خطاب فرودوس الی وجوب میں تحریر فرمایا ہر روز حضرت رقباء و تجا و فقہاء اہل اقطا
 و انبیات و رجال العجب ضرہ کر تمیل حکما باطنی کے بجایا کرتے تھے اور حضرت اولیا مفسلہ ذیل مجلس میں

ہر مجلس اگر فی حق حضرت شیخ رکن الدین علی الدواد سمنانی صاحب کتابت نظام الجال الفنون اور حضرت سید عقیقہ موعظ صاحب
 مکتوب نظام نور البرهان اور حضرت سید اجیر حسین سہا صاحب مکتوب نظام مجموع الخیر اور حضرت شیخ سلطان لدین صاحب
 مکتوب نظام موالید نعم اور حضرت سلطان رحمت اللہ صاحب مکتوب نظام کرامت الحق اور حضرت شاہ فضل اللہ مرید حضرت
 صدر الدین حنا بن حضرت شیخ بہاؤ الدین احمد ملتانی اور حضرت امام الدین ابدال سلسلہ قلندریہ اور حضرت سید اجل محمد صاحب
 اہل تجار مرفوع الاجازہ سلسلہ یاریہ صاحب مکتوب نظام مائتہ سبحان اور حضرت جلال عبدالقادر قطب الزرا اور حضرت
 ابن عرف اندلوس صاحب مکتوب نظام صفات الحق اور حضرت جلال الدین غوث صاحب مکتوب نظام ہیوت مذاق حق حضرت کریم
 صاحب ہرودی اور حضرت بابی قتال بخاری صاحب مکتوب نظام نور القادیم مرفوع الاجازہ سلسلہ سہروردیہ اور تہذیب
 ذیل فیض کالین ہی شریک محفل ارشاد نعیم طریقت ہو کرتے تھے۔ فخر الدین بن نعمت اللہ پانی تھی عماد الدین بن قیام الدین
 پانی نظام الدین بن قدرت اللہ پانی تھی خواجہ ابراہیم بن غیاث الدین پانی تھی عبدالقادر بن عبدالصمد لاہور۔ شاہ
 عبد بن محمود کشمیری۔ شاہ عظیم الدین نظام الدین دہلی۔ قاسم بن حمید اللہ اورنگ آبادی۔ شہاب الدین بن عزیز الدین
 بایوانی اور حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب مکتوب نظام گوہر عروج نگہ ان احوال غفلت دہو شیار ہی حضرات اولیاء کرام
 مامور تھے کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ دلا جان صاحب ترک پانی تھی کی مجلس میں شریک تھے
 اور ہر اپنے دور کو چلے جاتے تھے روز دورہ میں اور ایک دن مجلس میں راہ کرتے تھے نظم مؤلف

| | |
|---|--|
| حضرت شمس الدین صاحب ہوشیار باجیکہ مجھ بیہوش کو دیکھتا کیا ہوں علیم اللہ ہے بنے پوچھا امی علیم اللہ بتا وہ لگا کہنے کہ ترکستان ہے روز جو شاتوبین ساعت لگی ماہ ہی ماہ ربیع الاول آپ سے جسد چہ چہ لگ جناب | سرگشت خوش بیان کہتے ہیں یہ خم وحدت گاہ کے می نوش کو پاؤں سہلا تا وہ حق آگاہ ہے کچھ بتا اس شہر اس اقلیم کا شہر فرخار اس زمین کی آن ہے بچ چکی اوس دم خبر سے دس گڑی ہفت صد دس میں کم عی تعین پڑہ گیا آنکھوں پہ بس کبر نقاب |
|---|--|

او گویا میں ملک ترکستان کو
 رتبہ ابدالیہ کو کہو دیا
 آپ کی جسام خبر پائی بہان
 حاضر خدمت اوسے ہی ہوتے ہوں
 شاہ فی با حکم الہام خندا
 ہے ہماری جسم کا اسجا نشان
 قطب نے سردار اوسے جاکو بلا
 اوسے اسیر شہر دہلی میں بزرگ
 اس حسین صابری نے دیکھی ہے وجہ
 حضرت تمسک زمین و آسمان
 اوس حوالی میں رہا بیناں ہر
 تین نہ جاکہ خطا کی سیر کی
 جب ہوا ارشاد کا حاکم اسیر
 رفتہ رفتہ آبخشان شات روز
 وہاں سے آیا قناری دار میں
 منتر پیشو سے لاہور میں
 آنکار ارشاد کو جاری کیا
 خلق فیض شد سی کا مل ہوئی
 دیکھ کر اٹھ جلال الدین کا
 لکھ کبیر الاولیائی کا خطاب
 بیعت ارشاد سے شادان کیا

حضرت
 شہر
 دہلی
 میں
 بزرگ

حضرت
 شہر
 دہلی
 میں
 بزرگ

وہاں نہیں ٹھہرا ایک آن کو
 حصال چہنی نہایت رو دیا
 میری پیر قسمت مجھ لائی بہان
 آپ کی خدمت میں بسراحت ہوں
 قطب فرخاری کو بلو کر کہا
 یہ نشان ہے خاص روضہ کامکان
 کہ دیار روضہ بہان جلدی بنا
 کرو یا تیار روضہ سبز رنگ
 ہی نشان جسم صبحا شاہ کا
 یوں سفر کا اپنی کرتے ہیں بیان
 سیر کرتا کوہ ترکستان پر
 دیر پو نشی رہ ہو لائی دیر کی
 نام اوسکار کہدیا طاہر امیر
 رنگیا میں دیکھا کجا دلفروز
 وہاں سے اوٹھ پیشو کے باز آئے
 وہاں سے پائی سرا کی دور میں
 دولت ادا کو جاری کیا
 دولت مقصود سے اصل ہوئی
 طالب حق شہنشاہ خوش آئین کا
 دی شال اوسے ہر جھڑا کو شتاب
 بیعت تحویل سے خشتان کیا

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| تھے وہاں بسیار کس مردوں حال | نام ان کے نظم میں لانا محال |
| جگہ ٹری سینے او سے بختی مثال | ہو گیا عارف او سے سہاوت جلال |
| رتبہ شاہی سے فائز ہو گیا | بارہ عرفان سے او سکو بہر دیا |
| وہ حقیقت کا پایا او سکو جام | ہو گیا جس سے طریقت کا امام |
| کون کون اور کون چیلایا حسن | بے او سکی شان کا میل حسن |

احوال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترکہ پانی پتی کی خدمت میں حاضر
ہونے کا اور بیعت و امامت اور ارشاد سے مشرف ہونے کا

تکایت حضرت معصی الدین بن محمد بن علی کہ بتاریخ کیا ہوین ماہ محرم ۹۹۷ ہجری کو روز دوشنبہ وقت طلوع حضرت
خواجہ محمد ابوالخیر فغوی صاحب مکتوب خطاب عیار السلوک سے اپنے خلیفہ علی رحمہ تعالیٰ صاحب مکتوب خطاب مراد ازہرست کی
حضرت خواجہ شمس الدین بن شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترکہ پانی پتی کی محفل میں حاضر ہوئے وقت
حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب مکتوب خطاب گوہر عروج ہی شریک محفل تھے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
حمان صفات ترکہ پانی پتی صاحب مکتوب خطاب فردوس الوجوبے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں حضرات کہ تشریف لائے اور دونوں
صاحبوں نے باخفا بیان کیا کہ حضور الہی کو حاضر ہوئے ہیں یہ بیان سنکر حضرت خواجہ محمد پارسا نے بیان کیا کہ یہ
حضرت دونوں صاحب میرزا شکایت کرنا کہ حضور میں حاضر ہوئے ہیں انکی یہ حضرت خواجہ محمد پانی پتی صاحب کی کیفیت ظن
سلب کرنی ہے کہ وہ نہایت غافل رہتے تھے خلق اللہ پر نہایت ظلم ہوتا تھا یہ معایہ سنکر حضرت شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت حمان صفات ترکہ پانی پتی نے حضرت محمد ابوالخیر فغوی سے واسطے صحت رہنمائی کے حکم دیا اور علیم اللہ ابدال کو واسطے حاضر
لان حضرت خواجہ عارف ریوگڑی صاحب مکتوب خطاب جواب ہسانی کے ارسال فرمایا اوسے روز علیم اللہ ابدال حضرت خواجہ عارف ریوگڑی
صاحب رواند کر کے واپس حاضر آن بتاریخ نوین ماہ ربیع الاول ۹۹۷ ہجری کو روز دوشنبہ وقت صبح کی حضرت خواجہ
عارف ریوگڑی صاحب تشریف لائے قیام پذیر ہوئے بتاریخ بارہویں ماہ مذکور سے صدر کو روز پنجشنبہ قریب زمر کے حضور
جلال الدین صاحب قانہ ثابت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت

احوال حضرت
جلال الدین صاحب
بسیار اولیائے عارف

احسان صفات ترک پانی پتی کمزوریت میں حاضر ہو کر اور امیر کا حضرت محمد و پیغمبر ارشاد فرمایا کہ جلال الدین التمش عشق
 کی قلندر سے لئے **حضرت شاہ جلال الدین صاحب قلندر ثانی** فی تہ مہوس ہو کر بہر دو بارہ ادب خدمت
 اور کیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جملہ صفات ترک پانی پتی حکم دیا کہ حاضر ہو لو مجھ کو
 حضرت خواجہ محمد بابا سادہ و رکرتے ہوئے شریف لئے اور قریب نماز عصر حضرت خوش نصیب الدین صاحب چراغ دہلوی صاحب
 مکتوبہ خطاب حقیقت العہد اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوبہ خطاب غازیہ الشہود اور حضرت شیخ شہاب الدین صاحب اور حکیم صد لکھ
 خلفا میں راشدین حضرت سلطان المشائخ **سید نظام الدین** صاحب محبوب علیہ اقطاب ہوں کہ حضرت
 محمد بن حضرت خلفا کو جو جب حکم الہام باطن سے جاری و زبیل سے روانہ کر دیا تھا تشریف لے آئے جو حضرت
 نماز عصر کا سلام پیرا حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب علیہ اقطاب دہلوی صاحب مکتوبہ خطاب مقناطی و حضرت
 کو ہی شریک جماعت نماز کا پایا اور فرما کر پھر جمیع حضرات اہل کمال ہمعصر و علما موصوف العہد راوردیگر جو اناس سے محفل شریف
 دیکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی صاحب مکتوبہ خطاب فردوس الوجوہ
حضرت شاہ جلال الدین صاحب قلندر ثانی کو اپنے سامنے بیٹھا کر بیعت حوالہ اور امامت اور ارشاد
 اپنے ہاتھ پر شرف کر کے کلام اپنی اور تارک عمارت بنانے ہاتھ سے باند بکھر خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب طلب
 کبیر الاولیا قلندر ثانی کے شرف کافی جب کو سن کر حیرت فرائی اور القاب باطنی سب حضرات مطلع فرمایا اور وقت
 کیفیت باطنی تریہ علو العزیز شہنشاہی لاء کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثانی کے باطن
 مستوی فرما دے اور نامی شریکات اسناد خلافت نامہ اور او منقطعہ شبانہ روز اور کتب اور رسومات جو حضرت خواجہ شمس
 صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی کے ہاں مضامین مکتوبہ میں تھے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا
 قلندر ثانی کو عنایت کر کے صاحب مجاز رفیع العجاز علو العزم والتمہہ مثل اپنے کردیا اور فرمایا کہ میں تو مجید و نبی انشا اللہ
 انھوں نے انوار علیہم السلام ابوالہاتھ میں ہاتھ دیکر فرمایا کہ **علیہم السلام** ابدان ہمارے سپرد کیا جاتا ہے تم اسکی خبر گیری نہ کرنا اور بات
 ہمارے تبدیل فی حدیث گذار لینے ضرور ہو گیا اور تمام عالم کی جزیرانی کرنا ہو گیا اور یہ قدیم سے اوستہ تفویض ہوتا جاتا ہے
 احوال اوقات شبانہ روز حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا اور اسعالم وفات
 فرمائی کا اور حضرت جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثانی کا جس کبیر کمر نا

احوال حسین
حضرت جلال الدین
صاحب کبریا
قلند ثانی
رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبریا اولیائے قلند ثالث مکتوب خطاب امیر القزیشی بن محمد فرمائی کہ بعد فراغ خدمت حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحان صفات ترک پانی تہی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو واسطے آواز جس میں کہ
ایما فرمایا اور نیز ارشاد کیا کہ جمال الدین بابا تو برزخ صغیر تیار کر کے تختہ سنگ سرخ لگا کر اوپر مٹی کو آواز واسطے چہ چہ
اویسٹہ جابہ غلام صابر نو برزخ صغیر میں چہ سال بٹھار تھا اور واسطے زیرے مختصہ چہ چہ بنی حضرت بادشاہ
دو جہان محمود علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ مقرر ہو گئے ہیں حضرت جلال الدین صاحب
کبریا اولیائے قلند ثالث کی عرض کیا کہ حضور انور الہ کمذکی یہاں کیونکر سیر ہو سکتے ہیں جس برزخ تیار کرو حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحان صفات رحمۃ اللہ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو امر فرمایا کہ توجہ جاؤ میں زمین پر
جس جگہ کہ فقیر کے وجود کے قائم رہے حکم ہستان مرتبہ اسم مبارک باطنی حضرت بادشاہ دو جہان محمود علاء الدین
علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی دست راست کی انگشت شہاد پر قلم کے اشارہ
کراؤ قیوت زمین شوق ہو کر برزخ صغیر تیار ہو جائیگی بعد علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تم اون گیارہ تختہ ہاسٹین میں جو
حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اولیاء الارواح رحمۃ اللہ علیہ کے فرار مبارک
کے پانی انداز کو کہیں ہیں ایک تختہ سنگ سرخ کا جو طول میں رانی گز اور عرض میں ۵ اگر مٹا کے تو علیم اللہ ابدال
اویس وقت ہر دو امر کی تعمیل کے حضرت شاہ جلال الدین کبریا اولیائے قلند ثالث رحمۃ اللہ علیہ کو مع ایک نان جو ان پر
ایک آفتابین پانی کہ کہ برزخ صغیر میں داخل کر دیا اور تختہ لگا کر مٹی اوپر سے ڈال دی او خود حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کو
دور و غلام قلند ثالث سے سنت حضرت بادشاہ دو جہان محمود علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
کراؤ کا ادا کرنا شروع کی کہ برقی خشک آسمان سے گرا کر تے تھے اول مرتبہ برقی خشک آسمان میں شرکائی محفل کے گری
بار دوم برقی خشک قریب شرکائے محفل کے گری کہ شخص غریب داخل سلسلہ طریقت کے کپڑے جلکے چال دیکھ کر لوگوں نے
عوض کی کہ حضرت ہجو حکم ہو جاوے کہ حاضر نہ ہو اگرین حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحان صفات ترک پانی پر
نے ارشاد فرمایا کہ فقیر اپنی ہر کی سنت ادا کرتا ہے یہاں دیکھ کر کوئی شخص اہل شوق ہے پاس حضرت محدوح کے حاضر
نہیں ہو کر باقی تیار پنج او نیویاہ شعبان ۷۹۷ ہجری کو روز خوشنبہ بعد نماز فجر کے علیم اللہ ابدال نے جو حکم
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحان صفات ترک پانی کی کے جاؤ اسے جس کبر پر ہو چو حضرت جلال الدین

احوال حسین
حضرت جلال الدین
صاحب کبریا
قلند ثانی
رحمۃ اللہ علیہ

کبیر الاولیا قلند نرائٹ کو بموجب معمول کے جس کسبتے باہر نکالا حضرت محمد راج اپنی حضرت پیر و مشد کی خدمت میں حاضر ہو کر
 شرط جو پود ادا فرمائی تھوڑے عرصہ میں محفل لگ کر مرتب ہوئی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ
 ولایت محافل ترک بانی تھی کو حال جدید ہوا اوس محبت میں استغراق ہو گیا ایک حضرت آدس محفل میں تشریف
 لاکر شرکائی محفل سے ارشاد فرمایا کہ جب اس غیر کو ہوش ہو تو پہلا اسلام کہہ دینا اور کہنا کہ تو غافل تھا چلری ملاقات
 چہے نہیں تھی یہ ارشاد فرما کر وہ حضرت تشریف لیگے جب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
 شاہ دلا محافل ترک بانی تھی کو حال استغراق افتاد ہوا حاضرین محفل نے عرض کیا کہ حضرت ایک
 درویش نحیف جسم چہرہ منور مثل باقوت سرخ رنگ نقاب پوش تشریف لائے اور یہ پیغام ارشاد فرما کر تشریف
 یہ پیغام ملکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ تولا محافل ترک بانی تھی نہایت بغیر اسی
 گرد زاری میں مصروف ہوا فرمایا کہ افسوس شیخ میر تشریف لاداوین غافل رہا اوس درگفتار خواجہ شمس الدین صاحب
 شمس الارض شاہ دلا محافل ترک بانی تھے بجز حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا
 قلند نرائٹ کے کسی شخص غیر سے کلام نہیں فرمایا اور کوئی شخص حضرت خواجہ شمس الدین صاحب مدق تک پہنچ بھی
 نہیں سکتا تھا اس حال میں بتاریخ دسویں ماہ جمادی الثانی ۹۹۹ ہجری کو روز چہار شنبہ بعد نماز عصر کے
 حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف ذات احدث مرفہ میں وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی اوشی بجائے
 ادا جس کسبت حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلند نرائٹ کے دفتینہ بھی ہو گیا ایک ہزار عوام الناس اور تمام فضلاء
 قریب جو اور حضرات اولیائے معمر اور مجازیب و حضرات رقباء و نصباء و تجسباء و ابدال و اغیاء و اقطاب و جبال الغیب و
 قوم جنات شریک نماز خلیزہ کے تھے جو کوئی شخص ہمراہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلند نرائٹ کے ہمراہ نماز متحرک
 حاضر ہوتی تھے انکو نماز مبارک مثل جائزہ ہووین کے لایع الا انوار معلوم ہوتا تھا اور جو علیہ حضرت موصوف کے جان باکوا کو مشور
 نماز قدس کی مثل شریک نظر آتی تھی کوئی شخص ان روز بازار کے ایک دم نہیں نہیں سکتا تھا حضرت شاہ جلال الدین
 صاحب کبیر الاولیا قلند نرائٹ نے روز تشریف آوری اپنی سے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
 شمس الارض شاہ ولایت محافل ترک بانی تھی کو کوئی چیز طعام میں سے بخیر و کفلی لگا کر کھانے کے تناول فرماتے
 نہیں کیا اور نہ عظیم اللہ ابدال کی زبانی سناوتا چہاں حضرت کبیر الاولیا صاحب موصوف کے احباب فرامقدس کا

احوال
 وفات حضرت خواجہ
 شمس الدین صاحب
 شمس الارض

بکھش ناکو بلور موصوفہ بالا معائنہ ہوا اور اب ہی اہل باطن کو اس طرح معلوم ہونامی اور ہونا رہیگا **حضرت شاہ**

جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندر ثالث تحریر فرمایا ہیں کہ روز وصال اپنے ادبی جہتی سے بننے بوجہ وصیت حضرت پیر و مرشد کے مدت الوہیہ عادت رکھ کر ہر پچیس کی پہلی ریح کو جسم مبارک حضرت **شاہ دو جہان** علی احمد صاحب جانا ختم اللہ روح سلطان الاولیاء کے جو سنگ بکسر مذکورہ بالا آئین کو دیا گیا تھا مگر عظیم اللہ ابدال کے جز منسا کر لیا اور جسم منور کی کیفیت بدستور تھی اور یہ افق معمول کے اجتناب سے اور نگہبانی میں مصروف تھے

احوال الشریف آوری اور بیت تو اور خلافت امامت حضرت شاہ احمد عبدالحی صاحب کا

مکتوب فیصلہ فیل میں تحریر ہے کہ منارح ایسویں ماہ ذیقعد ۱۰۱۶ ہجری کو روز پچھند وقت دوپہر حضرت شیخ احمد عبدالحی صاحب باعث انخاف نفس کے تین روزہ ریشانی اوٹھا کر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندر ثالث کی حاضری میں حاضر ہوئے اور حضرت شاہ احمد عبدالحی صاحب کا نہ سال کی تھی حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء

قلندر ثالث کو یہ وقت پہنچا ہوا تھا یہ بیت توبہ و امامت و ارشاد سے خاندان اولیاء اور قادریہ اور حنفیہ علوی متعلقہ ولایت روح جانیہ میں کہ یہ تینوں سلسلے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندر ثالث کو حضرت عمر احمد شہاب الدین صاحب مکتوب خطاب جذبہ حیدری جدا ہے حضرت شاہ احمد عبدالحی صاحب سے قبل بیعت حضرت شاہ شرف الدین ابو علی قلندر

صاحب مکتوب خطاب علی الانوار کے ابتدائی ترمین حاصل ہوئی تھی مشرف و ذکر حصول ترقی کیفیت باطن میں مصروف تھے

اور شیخ حضرت شاہ احمد عبدالحی صاحب مکتوب خطاب منہاج الواجدین عالم مثال میں فرمایا کہ حضرت سرور کائنات

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ سلام ارشاد فرماتے ہیں کہ نور اللہ علی منہ گیارہ اسم جعفری جو کہ حضرت

مفتی بن مالک کو عطا فرمایا ہے مجھ کو حضرت **محمد ابو القاسم** کا نام ہے جو تہی تبت جاکر حاصل کرے بوجہ تعلیم اور سکڑ کا کتب الکبائر

ہوں اسم کی دین پراد کہیو کہ اب نام باطنی ساتھ حق نام تیرے کے انبیا قیام عالم تلاوت کے جائینگے اور بوقت بیت عالم

مثال شاہ احمد عبدالحی کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندر ثالث کو بھی الہام باطنی علم اس حکم میں

ہو گیا تھا حضرت شاہ نور الحق احمد عبدالحی صاحب بیدار ہو کر اویسہ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر احوال

معائنہ رویت کا عرض کیا بوجہ حکم کے اوپر موقع روانہ تبت چہارم کے ہو گئے اور حضرت شاہ محمد ابو القاسم کے گاہی

تواریخ تہذیب کو بھی اسی شب اطلاع صد و حکم بنوی خودی کی ہو گئی تھی **منارح** یکم ماہ ربیع الثانی ۱۰۱۶ ہجری کو روز

وقت زوال کے حضرت شاہ نور الحق احمد علی صاحب تبت چہارم پر پہنچے حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرامی صاحب
 کمال تعظیم و تکریم سے کیفیت ظاہر و باطن اور اسما و تہذیب کی تعلیم فرمائی اور سیر و زانوئی کا کبر الکیار میں شمول دیا اور خود بد و جان
 کفیل جاتا کے رہے عرصہ ہشت سال میں ماہین بہ ترتیب و زانوئی کی کیفیت باطن کے حضرت شاہ نور الحق احمد علی صاحب تبت
 سے فراغ حاصل کیجے اسی تاریخ یکم ربیع الثانی ۱۰۵۷ ہجری روز و شنبہ وقت صبح سے حضرت محمد ابوالقاسم گرامی صاحب
 اور اسما و تہذیب کا کلام حق تم کر کے تلاوت کرنا شروع کیا اور اسی روز سبقت با صاحب طین اور اسما و تہذیب کے قلب اور
 القاب کیا ہو گیا اور اسی عرصہ حد نکات میں حضرت شاہ نور الحق احمد علی صاحب تبت کے باطن میں کیفیت پر دو سلسلہ
 متعلقہ و ملازم جذبہ ایسی قوت عجیبہ اور قوت غریبہ سے حاصل ہوئی کہ حضرت مسافرین اور اس زائد یک یک کیو ایسی قوت
 اور حکومت نصیب تھی ہر وقت برآمد ہونے اور نکات گرامی حضرت رقبہ و نقباء و نجباء و ابدال و اہل باغیاث و اہل العقیق
 جنصائب ہوتی تھے دور و نزدیک کے بعد تہا سیر تیسری ماہ مذکور سنہ ۱۰۵۷ ہجری روز چہار شنبہ کو حضرت شاہ نور الحق احمد علی
 صاحب تبت چہارم حضرت بوکالی پت شریف کو روانہ ہو کر ستانہ بوسی حضرت پیران نظام شرف اندوز ہونے لے
 نام کمال انور و ولایت روح جذبہ کے جو حضرت عارفان سلسلہ جلیلیہ جنصیبہ علوی مستحق پو میں حضرت مدوح
 متعلق ہوئے اور کیفیت سلوک انجذب کی طبیعت پر قمار غالب ہو گئے تھے بتاریخ نوین ماہ صفر ۱۰۵۷ ہجری کو روز
 و شنبہ وقت نماز جاہل حضرت شاہ جلال الدین مناکبر الاولیاء قلندریات کی خدمت میں حاضر ہو کر شرائط عبودیت کے
 بحال حضرت مدوح شہاد فرمایا کہ نور الحق تیری عروق کیفیت باطن سے تقویت ملے غایت حاصل ہوئی ہے کہ شکرانہ
 جناب الہی ادا نہیں کر سکتا یوں بتاریخ ستائیسویں ماہ ربیع الثانی ۱۰۵۷ ہجری روز پنجشنبہ کو قریب دوپہر
 حضرت شاہ جلال الدین مناکبر الاولیاء قلندریات سے حضرت شیخ نجم الدین محمد بن اوگانی صاحب کتب
 اظہار میل الامراء حضرت مولانا محمد جمر غانی صاحب نصاب ضہاک اوچا اور حضرت مولانا زاہد مرغانی صاحب کتب
 مدیقہ الحقائق اور حضرت مولانا محمد شیرین صاحب کتب نصاب ملوۃ العرف اور حضرت خواجہ حافظ شیراز نام
 محمد نقیب شمس الدین صاحب کتب نصاب مرآۃ العبد اور حضرت مولانا ظہیر الدین خلوی صاحب کتب نصاب کات الدین اور
 حضرت شیخ کمال الدین خجندی صاحب کتب نصاب فریق المنقوش اور حضرت شاہ قاسم الدین صاحب کتب نصاب شمس الدین
 اور حضرت شیخ زین الدین خوانی صاحب کتب نصاب شمس الدین اور حضرت مولانا جلال الدین نورانی صاحب کتب نصاب شمس الدین

محل خلافت

اور حضرت شیخ محمود غفرانی صاحب مکتوب خطاب بزرگ شوق اور حضرت میر سید علی مقدسی صاحب مکتوب خطاب ظہور المذہب اور حضرت
 شیخ علی بناری صاحب مکتوب خطاب شہور الہی اور حضرت محمد حسن قادری بن عبد القدیر صاحب مکتوب خطاب صدی سکر اور حضرت
 سید مراد علی ہشتی بن نیاز علی صاحب مکتوب خطاب اسود اور حضرت ولایت شاہ بن ظہور صاحب مکتوب خطاب شان نوم اور حضرت
 مظہر شاہ بن کریم شاہ سروردی صاحب مکتوب خطاب ثبوت الہی اور حضرت شیخ نجم الدین بلخی ادوی صاحب مکتوب ثبوت الصور اور
 حضرت برکان الدین غریب صاحب مکتوب خطاب لوح نیاز اور حضرت خواجہ امیر کلال صاحب مکتوب خطاب بحر الطریقت اور
 حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند صاحب مکتوب خطاب نفوۃ القدر اور حضرت سید جلال الدین محمد دم جہانیاں
 جہانگشت صاحب مکتوب خطاب افراد الوجہ سے مجلس ترتیب دیگر حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب مکتوب خطاب
 بیعت امامت اور شاہ سے خاندان صابریہ چشتیہ عالیہ بن ابی ہاتھ پر شرف کر کے کلاہ اپنی اور ہا کہ عظام سبزی ہاتھ سے بانہ اور
 پہنا وادشاں خلافت بظاہر مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق کی حاضری میں محفل کو سنا کر حیرت فطری
 اور القاب باطنی سے بہت حاجت شہ کاسے محفل کو اطلاع دی اور بوقت کی کیفیت باطن حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب
 کی طر علو الغری مرتبہ شہنشاہی لایت کی متوجہ ہوئی اور چند مدت حضرت موصو میر و مرشد کی خدمت میں بیٹا ہر روز
 حاضر رہی اور بتعلیم لسانی حضرت پرور شد اپنی کے مرتبہ اسفل طبیعت سے اعلیٰ حضرت ذات احدیت مرشد تک ہر ایک مرتبہ
 آداب احکام آثار اصطلح حسنات سننات ایجا اشتغال افکار اسرار کائنات ہو گئے اور بتاریخ سلخ ماہ حجب ۱۰۵۰ھ بمطابق
 شب چہشتہ بعد غارشاہ بابر باطن حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلند ثلث ان حضرت مخدوم
 شاہ نور الحق احمد عبد الحق متارہ ولوی زندان پر سے فرمایا کہ نور الحق میر حضرت مادی برحق نے فوجہ بریں صاحب کبیر
 کیا تھا اور یہی حکم باطن چہرہ عینیہ لکھا جو مختص میر واسطے تھا آج میر سے واسطے صرف اکنا کیروز کا حکم ہے اور کتا کیروز کا
 جس کبیر میری تاقیامت خاندان صابریہ میں چلری رہیگا حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق برود ولوی زندان پر سے
 کہ وہاں ہر قسم کا سامان موجود تھا شب مذکورہ میں جس کبیر کو واسطے برزخ صفا کندہ کرائی اور ایک نجان جو بن اور ایک
 آفتاب لگی من پانی لیکہ برزخ صفا میں داخل ہوا اور شغل جس کبیر شروع کیا بعد اکنا کیروز کے بتاریخ یازدہم شعبان ۱۰۵۰ھ
 چری روز شنبہ کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلند ثلث ان حضرت علیہ السلام ابدال کے حضرت شاہ نور الحق
 احمد عبد الحق برود ولوی زندان پر برزخ صفا سے طلب فرمایا اور حکام تعلیم باقی ماندہ مطلع کیا اور شاہ فرمایا

ال
 حضرت
 نور الحق
 احمد عبد الحق
 صاحب

کوشاہ نورالحق جس جگہ نونی جس کس کیا ہے اوس جگہ فقیر کا نزار بھی ہو گا اوس واسطے تجھے جس کس کرانا اوس جگہ اور نوا حلال ہے

احوال حضرت مخدوم شاہ نور الحق علیہ السلام صاحب ولومی زندان پریکا
 واسطے لئے توشہ کے حسب الطلب حضرت بادشاہ ووجہان کل پشتر لیکو جائیگا

مکتبہ الفضل میں تحریر کی کہ تقاریخ بابائین ماہ شعبان ۱۲۵۶ ہجری مرقوم الشیخ چار شنبہ کو بعد نماز تہجد

حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عیسیٰ صاحب کتب مہراج الواعظین عالم ارواح میں معائنہ فرمایا کہ حضرت ابو ثناء

دو جہان محمد و ملا الدین علی محمد صاحب کلیسای ختم النور سلطان الاولیاء نے ارشاد

فرمایا کہ نور الحق تجا کو حضرت رسول خدا صلعم نے خدمتِ بیفہم و جبہ کا کیا تجک کو لازم ہے کہ مستشرقین تاریخِ نبی

دوشنبه کو میرا حاضر ہو میں تیری نغد و میت پر مہر کروں او سو قوت مخدوم شہ نواز الحق احمد عبد الحق صاحب

حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلند ثالث صاحب مکتوب نصاب سیرۃ القریشی کبیر دست میں حاضر ہو کر احوال

معائنہ کا کمال ایش کیا حضرت موصو نے ارشاد فرمایا الحمد للہ خدا مبارک کرے باخبر و نیک تعلیمات حصول شرف

ویدار جسم نور حضرت بادشاہ و جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیری ختم الدار و راج سلطان

اولیاً او محفوظ رہی حملہ شمشیر قہار سیف ضیاء فرزا کرتا رہے ستر ہونے شب دو شنبہ بعد نماز مغرب حضرت خذوم

شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندریہ ثالثیہ بھڑاہی علیہم السلام کے ہم عصر

چشتیہ کی اجازت دیکر طرف کلاشریف کے روانہ فرمایا اور خود حضرت مدوح مختلف ہو گئی قریب غار تہی اٹنا، راہ میں حضرت محمد شام

نور الحق احمد عبد الحق مدد لوی زندان سپر قلب پر القا ہو کہ نور الحق ایک شاخ شجر تین یعنی انجیر کی اس درخت انجیر سے ہے

اور حاکم جسم بریالات ناف رکھ دینا معا بعد حکم الہام حضرت خدیوہ و نوالہ حق احمد عبدالحی صاحب نے جنت النہدین میں ایک شجر

نور کے تابہ میں رکھ لی اور غارِ تہجدِ حیدرہ کو س زمین سوختہ پہ پہونجکے اور افرامی بعد فراغ نماز اندر حیدرہ کو س میں سرخونہ

جانبکار اور فرمایا ہر چند شمشیر قہاری نے حملے کیے لیکن مبلغت تعلیمات خیر و بر کے حضرت مخدوم شام

نورالحق صاحب جہر کوئی وارث نہیں ہے بلکہ بی بی خاتون علیہ السلام ابوالاؤ حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد علیہ السلام

سپارک باغی حضرت بلو شام و دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلاکری ختم المکرم و ارج سلطان الاولیٰ

کافلاً و فراہو کے قریب مخصوص ن الا انوار ہوئے جمال الدین ابدال کو مع کچھ د نفر خبات متعینہ میاں کے ماسر احاطہ

انوارِ جلالہ کے حلقہ کش متعدد پایا تو رے عرصہ پاس جمال الدین ابدال کے قیام فرما کر حضرت مخدوم شاہ نورالحی
احمد عبدالحی صاحب موصوف علم الدین ابدال شاخ سبزی ہی اہل بیت کے قریب بہمنو حضرت باو شاہ جہان
مخدوم عبدالعزیز علیہ السلام نے فرمایا کہ لا رواج سلطان اولیاء کے پہنچے اور شاخ سبزی بہمنو حضرت باو شاہ جہان
اذکار و نوحہ سنگ سبز کے کہنے کے ساتھ انہیں اہل بیت کے بارگاہ مبارک کہہ دی کہ علم الدین ابدال کے
نہا اور جہاد کہہ دی ابدال کے شاخ سبزی کے کہنے کے ساتھ انہیں اہل بیت کے بارگاہ مبارک کہہ دی کہ علم الدین ابدال کے
احمد عبدالعزیز علیہ السلام نے فرمایا کہ لا رواج سلطان اولیاء کو جاتا کہتے قیام یہ جہان اب مزار مقدس گھنیرہ پورہ جہان
تشریف فرما کی اوپر ایک شاخ سبزی مثل سرور ابدال کے بارگاہ مبارک کہہ دی کہ علم الدین ابدال کے شاخ سبزی
سبزی کو جان انی تہی کر کے رکھی تو علم الدین ابدال عرض کیا کہ حضرت یہ شاخ حضرت جبریل علیہ السلام میں
بحکم الہی لاہی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حجاز صفات ترک پانی تہی حجتہ اللہ علیہ السلام
اس شاخ کے باب میں عین سنا کہ یہ شاخ جو کچھ زمانہ یک یون ہی رکھی رہی کہ مجد زمانہ اس شاخ کو ہمراہ جسم مبارک کے
دفن کیا گیا کہ زمین چار طرف کی بار بارہ کوس تک خست ہو گئی تھی اگر یہ شاخ ہمراہ جسم مبارک کے دفن نہ ہوگی تو روضہ
قیامت تک بجز اس خست گولہ کے دوسرا درخت اس میں سوختہ میں ہرگز پیدا نہ ہوگا جھکنا خوب معلوم کیا ہے صرف
دو قطعہ زمین کے آتش قبر سے اس پہنچیں حضرت مخدوم شاہ نورالحی احمد عبدالحی صاحب موصوف علم الدین ابدال
دریافت فرمایا کہ مکتوبہ دو قطعہ زمین محفوظ کی معلوم علم الدین ابدال کے ارشاد کیا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس
شاہ ولایت حجاز صفات ترک پانی تہی حجتہ اللہ علیہ السلام مکتوبہ خطاب فردوس و جہان پیمائش کر کے قطعہ
زمین محفوظ کی لکھی تھی اس وقت مجھ کو زبانی یاوہنین جمال الدین ابدال نے اندرون احاطہ جاکر محفوظ فرما کر
عرض کیا کہ ہر روز نیسے دیکھا کہ وقت صبح شام تک نور سرخ مثل یاقوت کے زمین آسمان کو جگمگا اور کابھی آسمان
زمین کو آتا اور قطعہ زمین کی حد مجھ کو ہی یاد اس عرصہ میں قوت نماز صبح کا ہو آج محفوظ آسمان کو نور سرخ جاتے
لگا بعد فراغ نماز حضرت مخدوم شاہ نورالحی احمد عبدالحی صاحب موصوف علم الدین ابدال نے فرمایا کہ
جسم نور حضرت باو شاہ دو جہان مکتوبہ خطاب منہاج الواجدین میں پیمائش کر کے محفوظ فرمایا
اور علم الدین ابدال سے نقشہ جامع سبزی کلیر کا بھی دریافت فرما کر تحریر کیا روز شنبہ تارخ

محوال
نظامی فتویٰ
نسبت صاحب
نظامی صاحب
نظامی صاحب

شریفین مذکور الصمد کو حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کی جانب حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ختم اللہ الارواح
 اور ان میں تاریخ کو نمونہ جاری اور فرما رہا شنبہ تاریخ انیسویں کو دعا خیز یانی شریف حرم رضوی ملقب
 سیف الدین سلطان اوراد ترکیب قیومی روحی مغوی معنوی کی جو حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد
 صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء سے ملتا رہا کلین تلاء و فرامی تہی اور توشہ مبارک جو حضرت علی الدین
 صاحب ختم اللہ الارواح سے ملتا رہا تھا کہ پانی پی جاتا تھا حضرت فرمایا اور شب پشیمانی تاریخ بہتر کو بعد نماز عشاء
 ارواح میں حضرت بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
 حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ختم اللہ الارواح سے ملا و فرمایا کہ مخدوم شاہ نور الحق
 جاؤ اور دو کو اور جس کبیرہ چاہا کامل کل دیگل ہو کر اگر صاحب پشیمانی تاریخ بنیویں شعبان شہری
 مرقوم ان کو حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ختم اللہ الارواح سے ملا و فرمایا کہ مخدوم شاہ نور الحق
 کامیاب رہتا ہو کہ مع علم اللہ ابدال کے اس عظم شنبہ تلاء کرتے ہو پانی پیت شریف کوروانہ ہو اور اس
 تین روزہ عرصہ میں احوال و خشان ہو انوار کا جاکھ محفوظ سے اس طرح پر ملاحظہ فرمایا کہ جب فرسج غسل پاؤں
 زمین پاک محفوظ رکھ کر آسمان کو جلاتا ہوا و قوت یہ آواز غیب سے سات بار سوجھوتا تھا اللہم صل
 وسلم وبارک علی محمد بن النبی الامی معلم الملثوث والناثوت
 والمقرب الجبروت والاهوت و متمکن الحضرت الہاوت والود الفائق
 الظلم والفارق بین الموجبات والمعدومات اور جب نور آسمان زمین پر
 صادر ہوتا تھا پانچ بار یہی آواز غیب سے ملتا تھا فقیر شاہ محمد حسن صاحب بری مولف کتاب
 گزارش کرتا ہے کہ جس قدر تعلیم کیفیت باطن کی ساتھ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب
 حدیثہ کوں زمین ہونے اندر حشر قہاری محفوظ رہ کر شرف لیکتے تھے عروج اوں کیفیت حضرت
 بادشاہ دو جهان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ملک قیومی ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے جنم کے قریب ہو

حضرت
 شاہ عبد الحق
 قادری تبرکات
 سے منشا ہو کر
 ختم شریف
 پانی پیت شریف
 روزہ ہوا

ترقی پذیر ہو گیا تا اودقت کہ شاہ شہزادہ نے انجیر کے ٹاف مبارک پر کچھ اور ہی کیفیت حضرت مخدوم شاہ نور الحق رحمہ اللہ کی صاحب موصوف کی باطن میں محیط ہو گئی تھی کہ علم علیم اللہ ابدال کا دیافت اوس مرتبہ سے قاصر رہا علیم اللہ ابدال متوجہ ہو کر بجز اس امر کے اور کچھ نہ کہہ سکے کہ حضرت جبریل علیہ السلام عرض فرمیں گے کہ اے میں اوس تخریر میں علیم اللہ ابدال کو زندہ ماضی و حال اختیار نہیں رہا جو شرف او فضیلت کیفیت باطن اس سلسلہ عالیہ قدوسیہ صابریہ حشیدہ کو بسبب حاصل مرتبہ علو الغری شہنشاہی ولایت کے حاصل کیا تو تا بہ قیام عالم برقیات روز افزون حاصل ہوئی رہی کہ خاندان مرفوع الاجاز علو الغر والمرتبہ گز مطلق نہیں ہوتا کسی طریقہ میں یہ حسن تعلیم کہ ابتدا انتہا تک ہر ایک مرتبہ اور درجہ پر سلوک اور جذب بقدرت پیدا ہوتا جلا آتا ہے میسر نہیں ہوا تصور کرنا چاہئے کہ علیم اللہ ابدال کہ جس کے روبرو حضرت قطب ربانی غوث الصمد شیخ محمد الدین ابو محمد سعید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطریق حسن حسینی اور حضرت بادشاہ دو جہا مخدوم علاء الدین علیؒ صاحب کبریٰ ختم الدار و اح سلطان الاولیا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ثنائی شاہ و الامان صفات ترک پانی پی اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلند ثالث کی تعلیم طریقت شروع ہوئی اوس حبیب واقف حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صفا کی کیفیت باطن کو امتیاز کر کے علی بن اقیاس ہر ایک صاحب مجاز مرفوع الاجاز علو الغر والمرتبہ اس خاندان عالی کا بحصول کیفیت ولایت روح جذبہ کے اپنی اپنے زمانہ میں حضرات رقباء و تجار و نقباء و ابدال اعیان و اقطاب و اقداد و رجال الغیب اور سوا الکریم اور محمد تخی رہ گئے ہیں فرما رہا ہوتا ہے چہ جائیکہ اس سلسلہ عالیہ کا حمان صفات مجد و صاحب مجاز مرفوع الاجاز علو الغر والمرتبہ ہو۔

احوال حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب کبیر گل در گل کا

مکاتیب لطاف مفصل اول میں تحریر ہے کہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب مکتوب لطاف صہباج الواجدین قریب عاز ظہر پانی پت شریف میں حاضر ہو کر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلند ثالث صاحب مکتوب لطاف امرا القری سے قدوس ہو کر حضرت موصوف چہرہ منور مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب موصوف کا دیکھ کر پیشانی کو توجہ دیا مسأ حل و جب طاری ہو گیا ایک پہر کامل و جب طبیعت پر غالب رہا بعد افاذہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلند ثالث سے بعد نماز مغرب حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب موصوف کی نامی تہرات مفاد و معنوت یعنی اسناد و خلافت نامجات اور مکتوبات لطاف صہباج مکتوب لطاف انوار الجلال اکبر

تصنیف حضرت شاہ شیخ کمال الدین عرف شیخ عبدالقادر صاحب فرزند کلان حضرت شاہ جلال الدین صاحب
 کیرلاولیا موصووا اور ان منضبطہ شبانہ روز اور تبرکات لمبوسا وغیرہ پریم عینا فرما کر دیا جا ملک اودہ اور قیام طبع
 ردولی کے حکم دیا اور فرمایا کہ جسے توجہ نہیں ہو اشیائے قسی ہو خیال رکھنا اور علیم اللہ ابدال کو خدہ متین
 مامو فرما کر اس وقت حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد علی صاحب موصوف کو خست فرمایا اور اطلاع دی کہ
 عقیقہ کاغذ اپنا ساتھ خیرید بغدادی داخل سلسلہ نقشبندیہ بعد فعل محبس کبیراودہ میں کیرنا تہجہ قطبہ
 حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد علی صاحب موصوف مع علیم اللہ ابدال اسم اعظم خستہ تلاوت فرمایا اور دیکھو
 اور وہی شب قریب غارتجہ الی شہر اودہ میں پہنچ گئے اور بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک ۱۰۷۵
 نماز عصر قریب تیار کرائی ہوئی میں حاضر حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحب کسری ختم ان الارواح
 سلطان لاولیا بارادہ چہ ماہیہ گئے اور قبری قبر کی بلا تخریہ لکھائی اپنے اوپر دلوالی کہ جسکو کل رگل ہو تاکہ میں اور
 علیم اللہ ابدال کے حکم دیا کہ تم بیانہ حاضر رہنا نماز صبح نماز شروق ہمارا طواف کرنا اور اس حالت میں نگو جاری
 کیفیت کا علم ہو جائے گا کہ حضرت پیروم شد کی خدمت میں گذارش کیا کہ اسکا مات حضرت پیروم شد کا علم
 ہوتا رہیگا بتاریخ بیستویں ماہ محرم الحرام ۱۰۷۵ ہجری کو بدو شنبہ وقت طلوع آفتاب حضرت مخدوم
 شاہ نورالحق احمد علی صاحب موصوف کو معانہ تجلی ذاتی آناری کا ہوا اور تمام حضرات اولیاء کتب علی التواتر اقامہ لہام
 ہوا اور مرتبہ روحانیت پیرنا اللہم صل علی محمد والہ ووفیہ وحقہ اجمعین بوجہ مات یا ادم
 الواحمین اور یہ ایک شہر و دیار فواج کے نقیب صاحب لایت روح جدیدہ آباد روح منادی کردی کہ آج حضرت مخدوم
 شاہ نورالحق احمد علی صاحب موصوف کو حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم کی جناب خطاب بندان پیر کا عطا ہوا معانہ تجلی ذاتی
 آناری چالیس روز کے بعد بتاریخ بیستویں ماہ صفر ۱۰۷۵ ہجری بدو شنبہ بعد نماز شروق حضرت
 مخدوم شاہ نورالحق احمد علی صاحب موصوف نے قبر کو چاک فرمایا علیم اللہ ابدال سامان ضروری ہذا خستہ کیا
 پیش کیا حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد علی صاحب موصوف نے ان پیر علیم اللہ ابدال فرمایا کہ پیش منبر کو رکھنا
 کیجا نیکی پہلے تم جاؤ اور ان دونوں سنگ سرخ کی خبر لاؤ جو مثل خن پویش جسم مبارک حضرت بادشاہ و جہان
 مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحب موصوف اللہ رواح سلطان لاولیا پیر قائم میں علیم اللہ ابدال اور سیو قمت

حضرت شاہ شیخ کمال الدین عرف شیخ عبدالقادر صاحب فرزند کلان حضرت شاہ جلال الدین صاحب کیرلاولیا موصووا اور ان منضبطہ شبانہ روز اور تبرکات لمبوسا وغیرہ پریم عینا فرما کر دیا جا ملک اودہ اور قیام طبع ردولی کے حکم دیا اور فرمایا کہ جسے توجہ نہیں ہو اشیائے قسی ہو خیال رکھنا اور علیم اللہ ابدال کو خدہ متین مامو فرما کر اس وقت حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد علی صاحب موصوف کو خست فرمایا اور اطلاع دی کہ عقیقہ کاغذ اپنا ساتھ خیرید بغدادی داخل سلسلہ نقشبندیہ بعد فعل محبس کبیراودہ میں کیرنا تہجہ قطبہ

حوالہ خطاب زندان پیر

اور بروننگ نام کو روکی خیریت لانا اور اسکے بعد حضرت موصوفی نے تابدت عمر شریف پر قاعدہ رکھا کہ ہر چہ نبی کی پہلی تاریخ کو
 خیریت ہو ورننگ مذکورہ کی نگاہ کیا کرتے تھے من بعد حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر
 لباس ندوی پیش کر کے علیہ السلام ابدال بعد ضرورت ملیوں فرمایا راہی قبر سے باقی شریف بنین کا ہے کہ سید
 غیاث الدین بن سید عیسیٰ بعد اوی مرید حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج شب کو جو میرے
 حکم میں نے حکم فرمایا کہ تو حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر کو جس کی سرگرمی و رگل اپنی مکان پر آؤ
 و خیریت نکال کر دیکھو جو حکم کے حاضر ہوا ہوں حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر جو جب حکم
 حضرت پیر و مرشد کی دعا موصوفی کے مکان روانہ ہو چکے تھے محاذہ چلا تھا کہ ایک عورت مسماۃ شام بی بی بنت سید
 نعمت شاہ اپنی پسری قدر اللہ بن عظیم شاہ قریشی کو چاہانی پر شلے کے ہوئے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب
 زندان پیر کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضرت میرا لڑکا چن کر دے گا بیابا کل شب کے بیٹے خواب لگا
 کہ حضور مجھے ارشاد فرمایا کہ تم زندان پیر میں تو ہمارا توشہ چکا کر عمارت قبر پر لا تیرا لڑکا صحیح سالم ہو جائیگا جو
 حکم کے قبو میں توشہ نیا کیا سو کو لڑکا میرا گیا ہے چہ کہ مجھ سے سب بچا نے واسطے دفن کرنے کے کہتے ہیں مگر میں تو
 حکم جناب کے برگزیدہ دفن نہیں کر سکتی حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر ارشاد فرمایا کہ تو توشہ چلا
 علیہ السلام ابدال کو دید کہ تیرے لڑکے کو کھلا دیکھا اور لڑکا تیرا چھو جائیگا تیرا لڑکا کام لائے گا ورنہ حضرت
 ہو گیا علیہ السلام ابدال جو لقمہ توشہ کا اوس کت کے موہنے کو دیکھ لیا اوس نے توشہ کر لیا اور لڑکا چھو نہا توشہ
 ہو کر کی علیہ السلام ابدال کو سکوت توشہ لگا کر راہی نکلا کر سپر کر دیا اوس توشہ لڑکا قاتل توشہ نام اپنی مکان چلا گیا
 اوی ورنہ توشہ متبرکہ کہ نہ شہرت پائی اور حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر نے مکان سید غیاث الدین
 امام تقی علیہ السلام کے مکان پر قیام فرمایا اوس توشہ حضرت رقبہ فقیرا بختیار و ابدال و اعیان اقطاب و آل حضرت
 ہو کر قوت باطنی نصیحت موعی تھی اخراجات اولیا معصومین بعضی بچے اور بعض فقیر توشہ و حاجی واسطے مبارکباد
 توشہ کا قصیر شاہ حسن صابری موعی کتب ایش کر تے تھے تائیں مکانیت فصل الصدقہ و خیرات و فیل روح ال
 اولیا معصومین قلب پر القاد الہام و شہو الصدقہ و عین کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الراض شاہ ولایت حجاز صفات
 ترک پانی پی حرم اللہ علیہ السلام و اقدس گاہی شہر اور گاہی شہل چاند چودہ ہو چکے نظر آنیکا تشریف بے باقی

خرقہ
مردہ کا زندہ ہونا

حضرت میر سید محمد و شاه و جدانی صاحب مکتوب نطاب شو الغریب حضرت سید راج الدین احمد علی شان صاحب
 مکتوب نطاب محمد علی احمد و فی سیر کتبنا صاحب مکتوب نطاب عبد المعرف حضرت میان ملاقی شاکر علی صاحب
 مکتوب نطاب شاکر علی احمد و درانی صاحب مکتوب نطاب ابوالحسن حضرت نیا محمد خدائی صاحب مکتوب نطاب صدر لولایت حضرت
 علی الدین علی ابوی صاحب مکتوب نطاب غایت الصفات حضرت قیام الدین خراسانی صاحب مکتوب نطاب غایت الکلیات حضرت
 غایت محمد کرانی صاحب مکتوب نطاب الهمد حضرت مرزا شهاب الدین غلامی ابرائی صاحب مکتوب نطاب اول الکلیات حضرت شاکر
 شامی صاحب مکتوب نطاب بزرگ دلاور حضرت کریم شاه دلوئی صاحب مکتوب نطاب دودوالی حضرت میان نجف علی صاحب
 مکتوب نطاب مبارک الحقیق حضرت رحیم الدین شاه ملتان صاحب مکتوب نطاب رفیق المعرف حضرت احمد بخش بهادرستانی صاحب
 شفیق الدین حضرت غلام محمد قنداری صاحب مکتوب نطاب شهاب الدین حضرت نیاز الدین خان ابجوری صاحب مکتوب نطاب احمد و
 حضرت شفیق الدین شاکر علی سلف زنی صاحب مکتوب نطاب طاهر مجروح حضرت منیر احمد شاه کانگڑی صاحب مکتوب نطاب احمد بیت
 حضرت میر شهاب الدین ابوی صاحب مکتوب نطاب طاهر حضرت سید محمد شاندیشا پوری صاحب مکتوب نطاب فیض میر حضرت
 سید محمد علی بھارن صاحب مکتوب نطاب واسطه الحق حضرت میان قیام الدین شاه صاحب مکتوب نطاب راج و جد حضرت مرزا
 اکرم شاه ملتان صاحب مکتوب نطاب غایت النقا حضرت حبیب الرحمن قزوینی صاحب مکتوب نطاب نعمت الخروج المتفق اللفظ و المعنی اپنے
 اپنے مکاتیب نطابین تکمیل فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی حق خاں زندا پیر نے مجھے روح انجام تاجی
 خاص غسل و کفن و دفینہ حضرت پیر محمد مصروف کا فرمایا اگر وہ صورت روحی مجسم کیسے حضرات حاضرین میں ہم کلام ہیں
 ہوئی اور تاجی خدایت غسل و کفن عمل میں لاتی تھی اور سو حضرت اہل بطن محمد روح الصدرا و قین سومین افضل الیوم
 مسافر و دیگر عوام انسان شریک غار جبارہ تھے بعد غار موشا ابڑہر غار جبارہ پڑھی گئی تھی تمامی حیوانات و پرند
 پرند سے جنگل ہر ابو اہل بطن او صاحب کبیر حضرت شاہ نور الحق احمد علی حق صاحب زندان پیر حضرت
 مصروف کو دفن فرمایا بعد حصول شرف اندوزی طواف مزار مقدس حضرت اہل بطن تشریف لیکے

احوال عقد نکاح اور ولہ فرزند ان او پیش تیری مجروح حضرت مخدوم نور الحق صاحب کا

مکاتیب فصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بعد صلا حضرت پیر و مرید کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی حق خاں زندا پیر
 بکلیت کلام اشد تعلیم طریقت میں فرماتے ہیں کہ بعد تیار کیا بیویں ماہ حبیب شاکر مجری روز و شب کو

قول خاتمہ حضرت
 مخدوم غلام علی صاحب

بعد نماز عشا کے بعد کچھ حضرت خدوم کا تہائی بی حسیب النساء بنت سید غیاث الدین کے منعقد ہوا حضرت سرفراز
نے بعد عقد نکاح پانچ مہینے غیاث الدین کے مکان پر قیام فرمایا بتناجیح کیم دی جبر سے صدر شہزادہ کو واسطے تبلیغ
احکام اشراف علیہم السلام کے کردہ نواجیک اور وہ میں تشریف فرما ہوا اور بتناجیح ساٹویں ماہ ریح الاول شعبہ ہجری
شعبہ ثانیہ قیام دولی میں ہوئے اور بتناجیح اکیسویں ماہ حبسہ صدر کو بروز جمعہ اپنی الجاز کو اور وہ طلبہ نوکر
تعبہ دولی میں قیام پیر کو بتناجیح دوسری رمضان سنہ صدر روز شنبہ کو وقت وہ سپر فزید علیہ السلام کو لے کر
چند کرات وراثت حق زبانت لکھوا اصل حق ہو حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علیہ السلام جنازہ ان پیر پائیں میں حضرت
شیخ داؤد رضا الدیوبند کے دفن فرمایا اس طرح باشندہ علیہ السلام ماہ ذی الحجہ تیسری فرزند ان نظام الحق اور
قیام الحق توام اور ادا الحق و جمال الحق توام اور کریم الحق اور علیہ السلام اور نبی الحق اور علیہ السلام اور سلطان الحق اور علیہ السلام
اور شاذل حق اور درویش حق اور نور الدین حق تولد ہوئے صاحبزادگان مخصوصین کوئی تین روزت زیادہ
زندہ نہ رہا سب حق کچھ واصل حق ہوئے کچھ کو عین زالی تولد ہوئے چارہ حق کچھ کو زندہ کچھ کو پانچویں جنینہ چل حق کچھ کو
دو صاحبزادیاں خاموش پیدا ہوئے ہجہ زندہ رہیں اور اسی طرح اور وفات صاحبزادگان مخصوصین بتناجیح اکیسویں
ماہ جمادی الاول شعبہ ہجری کو بروز شنبہ وقت عصر حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علیہ السلام جنازہ ان پیر پائیں میں حضرت
رد ولی تشریف فرما کہ ایک طفل مفت سار شیخ اسمعیل نام پیر گاہ حضرت مخدوم کی پیری اوسو القا والہام
اول کا حضرت موصوفہ کے قلب پر ہوا کہ معنی تولد ہوئے مگر اس لڑکے کی پشت میں محفوظ ہے اج فرام کی کیفیت
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علیہ السلام جنازہ ان پیر شیخ اسمعیل نام طفل کو لپٹے پاس بلایا اور نہایت شفقت
سے لڑکے کی پشت پر پوسہ دیا اور کیفیت وجد میں ارشاد فرمایا کہ اس لڑکے کی پشت ایک لڑکا پیدا ہو گا وہ ہماری
باطن پر ہند ہو کر قطب عالم بنے عصر ہو گا یہ معاملہ شفقت معنوی کا سائنہ کہ شیخ اسمعیل طفل مفت سار جامع
جا کر اپنی والد حضرت مخدوم مفتی اللہ اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کو فی اسراج الامت بیان کیا مخدوم مفتی اللہ
موصوفہ صاحب مکتبہ طاب من الاسرار اوسو القا حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علیہ السلام جنازہ ان پیر کے خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کیا کہ حضور انور میرے بیٹے اسمعیل نامی کے حال پر ایسی عنایت فرمائی اور میرے کو اپنی غلامی میں پسند فرمایا
میں ہی امید دار ہوں کہ حضور انور مجھ کو اپنی کفیش بردار ہی سرفراز فرماویں حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد

احوال تولد و وفات
حضرت شاہ نور الحق
احمد علیہ السلام صاحب
مکتبہ طاب من الاسرار

احوال و وفات
حضرت شاہ نور الحق
احمد علیہ السلام صاحب
مکتبہ طاب من الاسرار

عبدالرحمن حنا زندان پیر محبوب علم الہام باطن کے ارشاد فرمایا کہ کفش برداری ہماری راہ پر تیرا وہ نور ہوتا ہے
 ولایت کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم ہے بنام شیعہ حق عارف نورانی کے
 مخصوص ہو چکی ہے اور تم کو اشرف جہانگیر سے کچھ نہیں حاصل ہوا جو مجھ سے ملتا ہے وہ جو حضرت خدو
 محض ہو سیکر کہ مجھ کو شرف جہانگیر صاف چاند اوراد کی اجازت حاصل تھی اب چند روز تک ان کی تلاوت میں ہی تامل
 نہیں کیا اور تعلیم کیفیت باطن میں لیت و عمل و پیش حضرت خدو و شاہ نور الحق احمد علیہ السلام حنا زندان پیر
 ارشاد فرمایا کہ میں اس سلسلہ کو قطع کر دیا کسی طالب اس کیفیت نہیں پہنچتی گی اور نہ کسی کے عمل سے تیرا
 حضرت خدو و معنی اس شخص محمدی قدوس پر سر لکھ کر عرض کیا کہ تہنیت کہ دروازہ میں محمدی ہاؤن حضرت خدو و
 نور الحق احمد علیہ السلام حنا زندان پیر باطن میں محبت معنائی مجھ کی باعث رحمت آہی جو شہ مارا اور خدو و معنی
 اس کی طلب باوق و لیکر حضرت خدو و شاہ نور الحق احمد علیہ السلام حنا زندان پیر ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس
 سلسلہ جاری ہیں اور تم کو ہم اس شرف رحمت کہتے ہیں کہ تم اس تعلیم سے سوا اس شخص خدو و معنی کو تو متفیض نہ کرو
 ہی سوا ہمارے سلسلہ اپنی رائے قدر نام کے کو تو تعلیم نہ کری کہ حسب الہوس کیفیت نسبت باطن
 او سکھ ہمارے روح و سناسبت تو حاصل ہو گی حضرت خدو و معنی اللہ صاحب حضرت خدو و شاہ نور الحق احمد علیہ السلام
 زندان پیر قدوس پر ہاتھ لکھ کر قسم کیا ہی اور دریافت کیا کہ حضور نبی محمدی قدوس نام کی شیخ سے کچھ نہیں
 حضرت محمدی علیہ السلام کی کیا ولایت اور زکات مطلع فرما کر حضرت خدو و معنی اللہ حنا کو بیعت توبہ ولایت اور شاہ خدو و
 اولیہ نقاب اربعہ طیلہ جعفری طوی میں مشرف کر کے گلہ اپنی اور کیا کرنا میرا بیانی آیتہ باندہ اور قدس پناہ اور لیکر
 باندہ کہ مثال خلافت مع جملہ ائمہ و خلفائے اہل بیت و کات طبعیات وغیرہ قسم اور مکتوبات نظامیوں سلسلہ رحمت
 اور کیفیت باطن ولایت روح جذبہ کشف کوئی کی اوستیو باطن میں عجیب کردی اور سلسلہ اولیہ کے تعلیم فراموشی اور شفا
 قادریہ کی اجازت عطا کی اور شاہ کیا کہ تم تخلیق میں ہمارے حاضر ہو کر دہ اور ہمارے بیعت توبہ و بیعت ہمارے لیکر
 کیا کرو تیری کیفیت باطن کی حاصل ہو کر گی موجب کے حضرت خدو و معنی اللہ صاحبہ و حاضر ہو کر فیضیات تیری باطن میں

احوال خلافت
 حضرت خدو و
 صفی اللہ ۷

احوال ولادت اور حیات اور خلافت حضرت عارف جیو صاحب کا

مکاتیب مفسرہ فیہ منہ خیر کہ جس میں ہم جہت غایت شہ جہری حضرت خدو و شاہ نور الحق احمد

صبح چار شنبہ کو امین احمد ابدان حاضر ہو کر سرگرم خدمت معمولی کا سہوا اور سب پہلے حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق حقا
 بطن الہی ایٹھ ابدال کو واسطے خبر گیری اور ہر دو سنگ سرخ مذکور کے چوبیس فیض حضرت بادشاہ و جہان محمد علی
 علی احمد صاحب ختم اللہ اللہ اللہ علیہ پرنسپل خوش پوش قائم تھے جمال الدین ابدال کے پاس جہا امین
 ابدال فی الفوت گئے اور سو وقت واپس آکر پہلے قائم رہی کی خبر سنائی حضرت موصو اس مذکورہ خبر کے کو سکر مسرور ہوئے
 تا قیام شریف عیادت رکھی کہ ہر چہ میں کی پہلی تاریخ کو ہر دو سنگ مذکورہ کی خبر لکھایا کرتے تھے بتاریخ ستائیسویں
 رمضان ۱۰۳۰ ہجری مرقوم صدر کوشب و شنبہ بعد تہی کے کالج حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق صاحب بطن الہی
 ساہتی بی ام کلثوم بنت قاضی شریف کے منعقد ہوا اور بتاریخ ستر ہویں محرم ۱۰۳۰ ہجری شنبہ
 بعد نماز تہی کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق صاحب بطن الہی
 جاکر خود واسطے تین ماہ حبس کبیر میں مقید کر دیا اور بتاریخ اکیسویں ماہ ربیع الثانی سنہ صدر کو شنبہ
 مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق صاحب بطن الہی کو معرفت امین
 ابدال بنگالی جس کی سے باہر نکالا اور ارشاد فرمایا کہ سچے مکتوب لطاب نہاج الواجین میں سب طرح کی تعلیمات
 کیفیتا باطن تحریر کر دی میں تم کو کسی طرح کا تردد لاحق نہیں ہوگا اس مکتوب لطاب کو ہر وقت پیش نظر رکھو
 صحیحہ غیبیہ کیفیت باطن مرتبہ علو الغزنی شہنامی ولایت کا ہوگا اور تم عجیب قدر و نام مجد
 کامیاب ہو کر دینہ حضرت بادشاہ و جہان مخدوم علا الدین احمد صاحب خلیفہ ختم اللہ اللہ اللہ
 سلطان الاویلیا کا انجام کو پہونچائی گا اور تعلیمات کیفیات باطن کی تجدید بحکم الہام باطن کرے گا
 احوال خوارق حضرت مخدوم شاہ نور الحق صاحب کا اور فاب جناب مخدوم

بیان جامع حضرت
 شاہ مصطفیٰ عارف
 حق صاحب

بیان جامع حضرت
 شاہ مصطفیٰ عارف
 حق صاحب

حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق صاحب بطن الہی مکتوب لطاب عروج الوحدت میں تحریر فرمائی ہیں کہ: وہم از انکسار
 جلیہ و خفیہ حضرت پیر و مشد جناب شاہ نور الحق احمد علی صاحب زندان پیر مکتوب لطاب نہاج الواجین
 مکتوب لطاب ہدایہ الرشتی حنیف حضرت قبلہ و کعبہ جلال الدین صاحب اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکتوبہ کے علم الہی
 دیگر خدام کی زبانی سنکر اپنی مکتوب لطاب عروج الوحدت میں تحریر کیے چنانچہ تین مرتبہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی صاحب
 زندان پیر حضرت والدہ صاحبہ ارشاد فرمایا کہ اب ہر کس کا پیام آیا ہے اس عالم سے نکل کر نیک اول بار وادہ صاحبہ

جواب میں ارشاد فرمایا کہ اب تک تو میرے فرزند معصوم انتقال کرتے رہے اب جو عارف حق زندہ رہا تو تم نقل کر لیا
 بیان فرما ہوا کہ جو ان سب کو برگزیدہ دیکھی بار دوم جھوٹا شرف خلافت کی حضرت والد صاحب نے
 جواب میں عرض کیا کہ عارف ہی کی شان دیکھی بار سوم حضرت والد صاحب نے جواب میں گداز کر دیا کہ عارف حق کا
 فرزند دیکھی بار چہارم حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی بن ابی طالب نے والد صاحب ارشاد فرمایا کہ آج
 شب بخیر بخیر ہم اس عالم سے رحلت کرینگے اور کل روز بخیر ظہر عارف حق فرزند پیدا ہوگا جنابہ و عالم صلی علیہ السلام
 اصحاب کے عالم ارواح ہوگا اور فرزند کا نام محمد علی بن ابی طالب ہوگا کہنا یہ ارشاد سن کر مئی عرض کیا کہ حضور انور نے
 ادا بطریق عالم حیات حضرت شیخ کی تعلیم فرمائی رہے بعد اصال کے ہی تعلیم فرمائی جاوین کہ خادم آدم آداب مزارتہ سے اس طرح
 پر تھا کہ حضرت پیر و مرشد محمد علی بن ابی طالب اول طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبة والارادة
 کہ مزارتہ شیخ کو برہنہ کر کے چادری کا لباس کر دیا کہ وہ دو رکعت صلوٰۃ ادا میں جانب ہمت راست ہوا
 حضرت شیخ نے کہہ دیا ہو کہ وہ قبلہ حقیقی متوجہ ہو کر اکرے شیخ ہم سات مرتبہ گم طواف مزار حضرت شیخ کا کیا کرے
 چہارم بعد اصال حضرت شیخ کے زمین پر ہونا اختیار کرے یا چوین بر چہار طرف مزار حضرت شیخ سے ایسی علامت
 ہو جائے کہ وہ میان فاصلہ نہائیں رکھتے حضرت شیخ کے مزار سے بلند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبة
 الیا چون کتاب میں محمد علی ایک ہی فرزند گشت کر گیا اس وقت مرتبہ علو العزم و الشہادت الی لایت کیفیت باطن اس سے
 خود ہو جائیگا چنانچہ تبارج پند رتویں باجادی انسانی سے چھری کو شنبہ و شنبہ بعد از عشا حضرت پیر و
 برحق جناب مخدوم شاہ نور الحق احمد علی بن ابی طالب نے ذات احدیت صرفہ میں وصل فرمایا اور
 اس عالم رحلت کی تابناک صبح حضرت رقبہ و نقبہ و تجارہ و ابلا و اقطاب غیاث رجال الغیب حاضر کہ طواف حضرت
 مدح کا کہ ترقی کیفیت باطن کی حاصل کرتے رہے بعد از اشراق اکثر حضرات او کیا ہر حضرت یک نماز بنا
 کے ہو ویرانہ چاشت فدیہ حضرت معصوم کی سجا کجس کہ میرا انجام اور انصرام کیا گیا اور جو حضرات او کیا ہر حضرت
 اب دیکھیں مگر کہ تشریف لائے کہ صاحب مزار طواف مزارتہ سے کر کے عقد و عروج کیفیت باطن کا میاں ہو جا
 کہ تکرار و تکرار اس کیفیت کی نہیں تھی ہی فقیر شاہ محمد حسن صاحب بری مزارتہ کتاب گداز کر تارکے کہ
 کہ ایک افسانہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبة خاندان تہذیبہ صاحب رشتہ مالک اب بھی مجاہد اور انی

حوالہ آداب
 مزار شریف
 حضرت شیخ

حضرت
 حضرت
 حضرت

ان مفصلہ بالکلی اسطرح سے کہ کیفیت اعلیٰ حاصل ہو تاکہ اور مرتبہ عالم العزیز میں نشانی لایٹ کا انتقال عالم حیا اور حیات حجازی ہو جائے
 ہے اور یہ فیض عالم و منار للبح الانوار کا کشف الاسرار کا اقیام عالم اسطرح جاری رہے گا **شعار و ترنم**

| | |
|---|---|
| <p>اب حسن محمد دم حق توفیق کر نور حق اونکا مثالی نام ہے یہ جو دو فون نام ہیں اسم عظیم مجذبات حضرت برحق ہیں وہ وہ دیار قیون کے شاہ ہیں شرق اون کے ہو رہے نور یاب خانقاہ شاہ عبدالحق تمام روضہ دل خواہ اونکا خلد ہے چتر درگاہی ہی اونکا نور حق لئی ترانی کی تجلی کا چمن وادی امین کا شعلہ دلنواز روز شب مرقہ پہ نور کردگار جبہ سانی کو وہاں جو جاتی ہے بیخودی بخشی ہے یاد خانقاہ ڈالیونہراون درختوں کے طیور کوئی حق حق کوئی ہو ہو حق کی صدا خانقاہی کیا عجب میدان ہے جاتے ہیں اور سجا پہ سب اہل نظر حاجت اپنی جو وہاں نیچا پاتی ہے</p> | <p>شاہ ہفت اقلیم کی توصیف کر عبد حق اونکا جلالی نام ہے پرہیزی والا پاتی ہے خلد و نعم حق خالق دوست حق بین حق بین صوبہ ملک اور وہ کے ماہ بین نور اونکا ہے مسمیٰ مہر تاب نور اکا اللہ کا کہتی ہی عام خطہ درگاہ اونکا خلد ہے سنگ اونکے چتر کا ہی طور حق چتر سے اون کے غایان حسن چتر پر حضرت کے ہی صورت طراز یون برستا ہی کہ جون ابر بہار دل سے اوسکی فکر غیر اوٹھ جاتی ہے لے اوری سے بر فراز لا الہ شاد دل بیٹی ہیں سب مانند خوا بر زبان رکھتا ہے ہر صبح و سہا چاہو گر بر سو خدا کی شان سے مست ہو جاتی ہیں اور سکودیکہ شاہ کے رخصت سے حاجت پاتی ہے</p> |
|---|---|

کوئی ارشاد حقیقت کیش حق
کوئی سجدہ میں ساکھ ہوشدار
ایمنی آتش کا ہے کوئی حریق
دیکھ لے وہ جا کے درگاہ میں
دیکھ لے اوسجا پہ نوکبریا
بر لبشرا و سجا بر آئین بنی
اوس طرف کی سب زمین گنج ہے
قطب اپنی وقت کا ہے ایک ایک
ای حسن کرنا عیان کا کیا عیان
ہے ہر ایک مستشہاں جہان
ہر غرض کیواسطے شمشیر ہے
طالب اوس مطلب کا روتا ہون
حل مشکل بالیقین وہ جاں لے
ہر طریق روشنی مہر و ماہ
بارش الفوار حق ہے صبح و شام
ای حسن تو جلوہ طوری کو دیکھ

کوئی تعلیم شریعت کیش حق
جہوت ہے کوئی مجذوبی شعار
کوئی دریا کانا حق کا غریق
شوق ہو جسکو تجلی کا حسن
دیدہ بینا جسے بخشے خیر
ہے زوولی منزلین نبی
فیض حضرت کا عجب گلہر ہے
شاہ کی اولاد سے ہر مرد نیک
کیا کروں باونکی محبت کا بیان
صاحب تخلص ہے ہر ایک و مان
شاہ کا توشہ عجایب تیرے
کوئی مطلب حل نہوتا ہوسن
شاہ کا توشہ وہ جی میں مان لے
طور کے جلوہ سے روشن خاتواہ
روضہ تقدیس پر اونکے دام
ای حسن تو روضہ نوری کو دیکھ

احوال ولادت و بیعت و خلافت و حبس کی حضرت شامیہ عارفہ حیدرہ صاحبہ کا

مکاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ پندرہمین ماہ جمادی الثانی ۱۱۸۷ھ یحییٰ کو زور و شوق وقت تھی حضرت
شاہ عارف حیدرہ مصطفیٰ حق بطن الاولایت صاحب کتب و لطائف روح القدس کے فرزند دلبہ حضرت محمد عارف رحمہ اللہ جو مینا تولد ہوئے
انارولایت ماوراء النہر کے تالیوم خلافت حضرت محمد عارف رحمہ اللہ جو مینا سوا گاؤں خرتے صادر ہوئے اور تیسرے روز یوم
ولادت حضرت شاہ عارف حیدرہ مصطفیٰ حق بطن الاولایت کو عالم ارواح میں حضرت بادشاہ دو جہان

احوال ولادت
حضرت شامیہ عارفہ
حیدرہ صاحبہ کا

نیز ان صفات کو اکثر حضرات دیکھا سا لکھتے ہیں کہ انکی جلالت خود واقع تاریخ کیسویں ماہ رمضان المبارک
 جو ری مرقوم السید کے ہیں اس مبارک کتب مکاتیب تحریر ہو چکے ہیں محفل ترتیب دیکر حضرت شاہ کمال الدین محمد
 عجیب النور محمد جو کو اپنی سلسلہ نبیلہ کریمیت امامت اور شاہ و سے خانہ ان حق مبارک حقیقت میں شرف
 کلام اپنی اور اپنی اور غلام سیرانی ہاتھ باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب عجمی روحی کے حضرت
 اور انکے اطاعت سے بہت شرف حاصل کیا اور انکے اطاعت دی اور جملہ غرضات معنویہ یعنی سنا و خلافت و اجماع اور کتب و بات
 انکے اطاعت اور انکے مضبوط اوقات شبانہ روز اور تبرکات لبوسات وغیرہ خرقہ جملہ حضرت پیران عظام سلسلہ اہل بیوت
 میں سے فرما کر انکے محض غرض الامارات علو العزیم المرتبہ مثل اپنی کر کے کیفیت علو العزیم مرتبہ شہنشاہی ولایت کیسویں
 حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جو کو بطن میں تولی فرمایا اور اس کے بعد اب ال بنگالی کو خدمت میں بلوایا
 اور شاہ و سے خانہ انکے قریب و س نام محمد قطب عالم ہرہ یا ب کیفیت بطن کا ہوگا اور اوسے روز
 حضرت شاہ عارف جیو صفا مصطفیٰ بن بطن الولاہیت تحریر کرتا تھا بطن عروج الوحدت کی توفیق فرما کر انہی
 تجلیہ غلط خاطر فرمایا اور حصول خلافت کے روز حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جو صفا صاحب غمایت عمر میں
 عادت شریف رکھی کہ جو بجا بعد ہر پہ کی پہلی تاریخ کو حضرت امین اللہ ابدال بنگالی کے خیر دعا اولیٰ و دو
 مذکورہ کی خوش نصیبی ہوئی جہم حضرت بادشاہ و دجہان محمد و علامہ الدین علی احمد صاحب
 صاحب ختم الامار و اح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ قائم تھے منگوایا کرتے تھے۔

ابو الکریم محمد
 حضرت قطب عالم ہرہ

احوال معیت اور خلافت حضرت شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم کا

مکاتیب مصلحین میں تحریر ہے کہ حضرت مشکلا شہنشاہی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم و تکیہ سلطان التارکین
 صاحب مکتبہ قطب انکے تختہ الوحد کو ایام طفولیت بباغت صد و آٹھ ولایت ماورازاد کے روح پر تو حضرت محمد
 شاہ نور الحق احمد علی حنا زائد امیر رحمۃ اللہ علیہ مناسبت معنوی احد قوی حاصل تھی جو حضرت قطب عالم
 محمد کو بتاریخ کی رجبین ماہ رمضان ۹۷۵ ہجری نوروز چھینڈے بعد از عصر انہی والد ماجد حضرت شیخ اسمعیل
 محمد فی اللہ صاحب مکتبہ قطب کیف الکلیا نے جو حکم حضرت محمد شاہ علی حنا زائد امیر کے کیفیت بلوایا
 روح جذبہ ہر دو خاندان مخفی علوی اور سلسلہ اولیاء ہر قادیانہ مذکورہ لکھ رکھی حاصل ہوئی اور سورہ

مکتوب نطاب شربا لود او حضرت عاشق محمد مرید حضرت محبتی صاحب مکتوب نطاب غنت العقود او حضرت مر تفضی
 صاحب مکتوب نطاب بلقین المذاق او حضرت سید یوسف مرید صاحب مکتوب نطاب لطف انجیل او حضرت شافعی صاحب
 مکتوب نطاب خلوت الجالی او حضرت شیخ حکیم اودهی صاحب مکتوب نطاب خلق الارواح او حضرت عبد اللہ صاحب مکتوب نطاب غنت
 او حضرت ضیاء الدین صاحب مکتوب نطاب شغل جمالی او حضرت ولی محمد مرید سعید صاحب مکتوب نطاب کمال المطلق او حضرت
 محمد سعید صاحب مکتوب نطاب فنک سعیدی او حضرت شیخ محمد حسن مرید شیخ محمد غیاث صاحب مکتوب نطاب نام الصبور اور
 حضرت شیخ محمد مرید صاحب مکتوب نطاب عروج مع الداء او حضرت عبد الحمید بن وجیدہ الدین صاحب مکتوب نطاب
 صاحب مکتوب نطاب صدق و فاء او حضرت ظہور بخش مرید غیاث اللہ صاحب مکتوب نطاب نفس الوجدان اور حضرت
 سید محمد قادی صاحب مکتوب نطاب عاکنہ راز او حضرت عبد الکریم بربری صاحب مکتوب نطاب غیب الحق اور
 حضرت مولوی غیاث الدین بن محمد مرید صاحب مکتوب نطاب شہو دار لہ او حضرت ظہور اللہ بن
 عبد الغفار صاحب مکتوب نطاب سجاد بیچ او حضرت ابوالقاسم کرکامی صاحب مکتوب نطاب غنت لعلہ او حضرت درویش
 محمد بن قاسم اودهی صاحب مکتوب نطاب جمال الواحدیت او حضرت مولوی نظام شاہ مجذوب و جونیوری
 حضرت علم شاہ مجذوب اودهی او حضرت ملاقی مجذوب او حضرت جو مجذوب او حضرت نیاز احمد مجذوب و دہلوی
 او حضرت کرم علی مجذوب اودهی او حضرت کرم اللہ مجذوب او حضرت وجیدہ الدین ابدال او حضرت داؤد
 جوی ابدال او اکثر حضرات ادیب ساکین شہکار جلایہ خلافت حضرت شاہ کمال الدین محمد مجتبیٰ جونیوری صاحب
 عیشی و حجازی و جمیع حضرات رقبہ و نقباء و نجباء و ابدال و اقطاب و انبیاء و رجال الغیب تا بوقت
 عمر کے تشریف لے آئی بعد فراغ نماز حضرت شاہ کمال الدین محمد مجتبیٰ جونیوری صاحب عیشی و حجازی تشریف لے
 اور پیرانہ بیستون ماہ جاوئی الاخرت ۶۹۹ ہجری روز جمعہ وقت ماہین عصر مغرب حضرت موصوفہ حضرت
 الصمدہ حضرت ترتیب دیکر حضرت مشکلا شاندگی شاہ عبد القدوس صاحب عالم ستیکہ سلطان التارکین کو
 اپنے شاہنشاہ کبریعت امامت و ارشاد سے غامدان حق صاحب بیتہ میں مشرف فرمایا اور کلاہ اپنی اور کلاہ سنانہ
 اپنی ہاتھ باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال خلافت خطاب مشکلا شاندگی شاہ عبد القدوس
 قطب عالم و ستیکہ سلطان التارکین لنگوئی کے سب اہل مجلس کو سنا کر رحمت فرمائی و لقب

احوال ملک شہزادہ
 محمد جونیوری
 صاحب عالم ستیکہ

باطنی ہے ہی سب شراکے محکم اطلاع دی اور کیفیت باطن مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کی اسی وقت حضرت علیؑ کے
 مدح کے باطن میں محیط فراموشی اس عرصہ میں حضرت شاعرانہ حیوانیت مصطفیٰ حق باطن کے لایموت حکم الہام باطن کے تخلیق
 محسوس میں تشریف لائے اختیار زبان مبارک کے کلمہ مبارکباد بار بار فرماتے تھے حضرت قطب عالم صوفیہ محبوب حکم حضرت سرور
 جاکر دہبوس ہو حضرت شاعرانہ حیوانیت مصطفیٰ حق باطن کی ولایت اپنے سینہ فیض گنجینہ کیلئے حضرت قطب عالم صوفیہ
 حال و جاہی کرستغراق ہو گیا ہے اختیار زمین پر کر پے اکتالیس درجہ ایک اٹل غیر فل ہے عالم وجود میں حضرت
 جناب سرور کائنات خلاصہ وجود احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ و آلہٖ وسلم انکسیر اور زبان کو بوسہ
 فرمایا کہ اسی قطب عالم محمد جعفری تجاوش علی کے مقام فنا فی اللہ کا حاصل ہوا اور عالم ارواح میں حضرت
 باو شاہ و حیان خدوم علاء الدین علی صاحب کبیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ
 بندگی قدوس گنگوہی قطب عالم محمد جعفری مبارک ہو تجاوتیر مرتبہ اور مہر ولایت اپنی پس پشت مبارک کی پشانی پر
 کردی حضرت مشکلاکشاہ بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب عالم سنگی سلطان التارکین اسی وقت انکسیر ہو کر
 دیکھا اور زبان مبارک سے فرمایا **الحمد للہ** حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب فرماتے تھے جو صوفی عیسوی و سنی
 روز کمال حضرت قطب عالم صوفیہ کے پاس قیام فرمایا تھا وقت نصف شب کا تھا کہ حضرت قطب عالم صوفیہ نے
 اتفاق ہوا تھا اسی وقت دونوں صاحبوں کو یہیہ معلوم ہوا کہ گویا ابھی وجوب مکان ہوا ہے اب غایت حضرت
 شاہ کمال الدین محمد عجیب فرماتے تھے جو صوفی عیسوی و سنی تمام ہندو مفاوضات معنوتہ یعنی خلافت نامہ معتبرہ اکبر
 نظام محققہ اور اوراد مضبوط اوقات شبانہ روز اور تبرکات مایوسہ وغیرہ قسم حضرت پیران نظام اپنی سلسلہ
 کے حضرت مشکلاکشاہ بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب عالم سنگی گنگوہی سلطان التارکین کو جو حجت فرماتا تھا
 حجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ مثل اپنی فرما کر امین اللہ ابوالنہجالی کو خدمت میں مامور کیا اور
 تبلیغ احکام ارشاد و تعلیم لیتے تاکہ فرماتی اسی وقت طالبان خدا حضرت قطب عالم صوفیہ سے شرفیاب بیعت ہو کر
 گیارہ برس کامل حضرت قطب عالم صاحب موصوفیہ حصول شرف خلافت حضرت پیر و مرشد کی بخشش ہوا کہ پیر
 ربی اور شاہ روز تعلیم لسانی حضرت پیر و مرشد برحق مستفیض ہو کر حضرت ذات احایت مرقہ افضل بیعت
 پیر مرتبہ کے ادب احکام آثار اصطلاح حسنات مینات اذکار اشغال افکار اسرار و ہر شے ہوا و ہر شے

حضرت قطب عالم صوفیہ
 اور حضرت قطب عالم صوفیہ
 کی نسبت فرمایا

کیفیات باطنی تلمذات ملا العزیز حاتم شہنشاہی ولایت کے یعنی سات طرکی ترکیب تلاوت و دعا
حرز ربانی شریف حرز رضوی ملقب بسیف اللہ سلطان الاوراد کی حاصل فرمائی

احوال جس کبر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الفرج جو صاحب کا
اور وفات حضرت شاہ عارف مصطفیٰ حق بطنی ولایت صاحب کا

احوال جس کبر
حضرت محمد جو صاحب

مکاتیب مفصلہ میں تحریر ہے کہ بتاریخ اوٹیسویں مارچ ۱۰۳۰ ہجری کو شب پچھنہ بعد نماز عشاء حضرت
شاہ عارف جو صاحب مصطفیٰ حق بطنی ولایت صاحب کو بظاہر عروج الوداع حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب
جو صاحب سے روحی صاحب کو بظاہر تشریف لے جانے کو کہا فرما خود قبر پختہ ہوا کر واسطے مہینہ ۱۰ روز کے جس کبر میں قیام کیا

ذکر وفات حضرت شاہ
عارف جو صاحب

اوپر تاریخ پچیسویں ماہ رمضان سنہ صد و نو و شوبہ کو بعد نماز ظہر کسوفت امیر اللہ ابدال نیگا کی مجلس میں
سے طلب فرمایا اور بتاریخ ستر توہین صفر ۱۰۳۰ ہجری کو روز شنبہ بعد فراغ نماز صبح حضرت شاہ
عارف جو صاحب مصطفیٰ حق بطنی ولایت حضرت ذات احدیت عرفین و صل فرمایا اور اس عالم جلالت کی سبب موت

بوجہ ستودہ قدیم میں لے آئے اور حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی حق جنازہ پیر کا پنا یا گیا مختصر قصہ کا
یہ ہے کہ بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول ۱۰۳۰ ہجری روز شنبہ بعد نماز ظہر حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد علی

خود محمد حضرت مخدوم
شاہ عبدالحق صاحب

عبدالحق صاحب زندان پیر نے اس عالم سے ولت فرمائی تھی بعد نماز جنازہ ایک عورت ضعیفہ نے سر جنازہ کو
دریافت حال کر کے افسوس کیا کہ زندان پیر منگل کے روز انتقال کرے مگر تعجب کی بات حضرت مخدوم صاحب سے

جنازہ پیر کو کہہ کر ارشاد فرمایا کہ ای بلی پیر ہند زندان پیر اور کوئی روز اس عالم سے ولت کرے اس عورت نے
جواب دیا کہ حضرت کوئی روز اور مہینہ او سال متبرک ہو حضرت مخدوم صاحب معصوم ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے اب ہم

متبرک روز اور مہینہ او سال میں اس عالم سے جہاں کہیں گے اب نہیں جاتا سو وقت جنازہ پیر اوٹھ بیٹھے اور اس واقعہ
تہہ پہن حضرت مخدوم صاحب مدوح اور اس عالم میں جلوہ بخش ہے بعد انقضائے شش سال کے تاریخ پیر پیر محمد جواد علی

۱۰۳۰ ہجری روز شنبہ کو ایک احوال ہو اور پیر کو پیر کا حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب جو صاحب سے روحی
کے بظاہر تشریف لے جانے کو کہا فرمایا اور بتاریخ ستر توہین صفر ۱۰۳۰ ہجری کو روز شنبہ بعد نماز صبح حضرت شاہ عارف جو صاحب مصطفیٰ حق بطنی

سے عارف جو صاحب سے روحی صاحب کو بظاہر تشریف لے جانے کو کہا فرمایا اور بتاریخ ستر توہین صفر ۱۰۳۰ ہجری کو روز شنبہ بعد نماز صبح حضرت شاہ عارف جو صاحب مصطفیٰ حق بطنی

سراج الحق صاحب مکتوبات طہارۃ الانوار اور حضرت شاہ علامہ الحق صاحب مکتوبات کفایت نامہ اور حضرت خواجہ آدم
 اکبر کی مکتوبات معارف شمس اور حضرت فیض اللہ شاہ صاحب مکتوبات جمیع الواحدہ اور حضرت خواجہ عبدالحق
 محی الدین صاحب مکتوبات قطب الملت اور حضرت شیخ الاسلام صاحب مکتوبات عرف العون اور حضرت محمد ابوالقاسم کرکائی
 توارخ طہرت نامہ اور ذوقہ بنی اکیسود اخلاق سلسلہ سلوک روح جذبہ اپنی سے محل ترتیب دیکھتے شاہ جلال الدین
 صاحب کو اپنی سنا بہت کراہت امامت اور ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابر حیشیتہ میں مشرف فرما کر گلاہ اپنی
 اور عامہ سناہنی ہاتھ سے باندھ کر خرقة پہنایا اور مثال خطاب کریم الطوفین کے شرکاء مجلس کوٹنا کر لقب باطنی سے
 سب اہل محل کو مطلع فرمادیا اور وقت کیفیت باطن و تہ علو العزنی شہنشاہی لایت کی حضرت شاہ جلال الدین صاحب
 کریم الطوفین کے باطن میں ستویں گونے تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت میں گرم ہو گئے اور خلق اللہ شرفیاب بیعت ہو گئے۔

احوال وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الرحمن صاحب کا اور حضرت
 مشکلا کشابندگی عبدالقدوس صاحب قطب عالم کے جسم روح حاضر ہونیکا

مکاتیب فصل ذیل میں تحریر ہے کہ تباریح اکیسویں اشعبان ۱۲۸۵ ہجری کوروز دوشنبہ بعد نماز ظہر حضرت
 شاہ کمال الدین محمد عجیب الرحمن صاحب عیسیٰ علیہ السلام مکتوبات شرح المعانی حضرت ذات احدیت صوفیہ میں وصال فرمایا
 اس عالم رحلت کی اوس روز وقت صبح حضرت مشکلا کشابندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم لنگوہی
 سلطان التارکین صاحب مکتوبات تحفۃ الوجہات کو غلبہ مقام فنا فی اللہ استقر طاری تھا کہ شہرہ قسم القاف قلبیہ
 پے درپے علی التواتر صادر ہوئے اور گیارہ قسم الہام بطون مرقبہ ہوئے تھے جب حضرت قطب عالم صوفیہ کو اوس غلبہ
 یاد آیا کہ آج روز وصال حضرت پیر و مرشد برحق کا ہے دو ساعت قبل وصال حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الرحمن صاحب
 عیسیٰ علیہ السلام روح حاضر ہو کر تمام خیانت خاص الغلام اپنی ہاتھ کشل حضرت شاہ نور الحق احمد عبدالحق متار د ولوی
 پیر گویا فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف کتاب گدازش کر رہا کہ مکاتیب فصل ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت
 مشکلا کشابندگی شاہ عبدالقدوس صاحب دستگیر لنگوہی سلطان التارکین صاحب مکتوبات تحفۃ الوجہات نے ایک جسم سے
 اپنے حضرت شیخ کا قبضہ دولی ملک یورپ میں فرمایا اور دو جسم سے نورہ کا طواف ہر اور حضرت شیخ
 حیات الدین صاحب مکتوبات صوفیہ لکھتے ہیں کہ ایک جسم سے ہستان تبت پر چلے کش تھے کہ اوس روز حضرت شاہ

احوال وفات حضرت
 مشکلا کشابندگی
 عبدالقدوس صاحب
 قطب عالم کے جسم
 روح حاضر ہونیکا

خدای تعالیٰ کا یہ صاحب تواریخ نہایت نامہ سے ثبت دوم پر ملائی ہو کر حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم
 علاء الدین علیؒ صاحب رضا کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے دہنہ کی گفتگو درمیان میں آئی اور یہ
 جسم اوسوقت حضرت شیخ سالم الدین بکپوری صاحب مکتوب نطاب قاضی غوثی کو متب سوم پر ملائی ہو کر پانی واسطے افطار روڑ
 لاکر دیا تھا اور چند تعلیمات سے حسب ارادہ عاون حضرت کشف فرمایا تھا اور پانچویں جسم سے اوسوقت شاہ عبدالعزیز صاحب
 بخدادی صاحب مکتوب نطاب عروج حسن ثبت ہفتم پر ملائی ہو کر واسطے افطار روڑ دیا تھا اور چھ جسم اوسوقت حضرت عبدالقدوس
 صاحب مکتوب نطاب معرفت ابیض کے جمیرین میں حضرت خواجہ حسین الدین حسن بخیری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندوستانی شفاعت
 کے مزار مقدس پر رقبہ یعنی بہو ملائی ہو کر اسیاتوین جسم اوسوقت حضرت غیاث کبیر صاحب مکتوب نطاب جاذبہ قدرت خلیفہ
 بہتم حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدراسے کن پور میں ملائی ہو کر اسی طرح شترجہ حضرت قطب عالم صاحب
 اولیاء ہمسفر ملائی ہو کر تیسرے بسطیل مضمون کتاب تحریر ہنہن کیا جاتا اور حضرت قطب عالم صاحب مکتوب نطاب تعلیم کتب
 کیفیت باطن کی اپنی مکتوب نطاب میں عبارت عربی اس طرح پر تحریر فرمائی ہو کر اوسکا تحریر کیا جاتا ہے یہ تعلیم طریقہ حنفیہ علوی
 روح جذبہ کی اگر کسی خداوند کو یقین ہو اور اس تحریر کو غلط پاو تو فردای قیامت علمی کا دامن اور طالب کا ہاتھ ہو کہ اس
 تعلیم میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے یہی طریقہ حنفیہ علوی میں داخل ہو اور تعلیم باطنی سے مشرف ہو جان کے اہل معرفت
 کر کے اور معنی کو صلب جا ہو محسوس اندوخت کا کر کے واحدیت میں صورت کو بقا لاکے انھیں مکتوب نطاب
 وصل کو کہ ہمہ صورت پیش لاکر نفس مارہ کو فنا بقا کی صورت بنا کر قائم کرے جبکہ نفس انتہالی پیدا ہو جاوے گا یہ روڑ
 وہ طالب خدا کا ناز کعبہ میں جسم کیسا تہذہ او اگر کیا نقطہ طالبان خدا کو غور فرما نا چاہی کہ حضرت علاء الدین شہنشاہ ہند
 اس طرح کی حد تعلیمات باطن حجاب حقا صفت زینت الکلام طور پر عالم فریبی کو مشہور ہیں اپنی اپنی حضرت صاحبان مجاز
 مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کو واسطے انجام امورات خدات متعلقہ کیفیت باطن کی سینہ بسینہ اور سینہ بسینہ
 فرما میں خبر اجماعی حصول دینا اور خواہش نفس امارہ چنانچہ بموجب حکم حضرت بادشاہ و وجہان مخدوم علاء الدین
 صاحب رضا کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء مندرجہ مکتوب نطاب بحیفہ بیان صابری کی ہر ایک صلب شریفانہ
 باطن کو تجدید تعمیل تعلیمات موصوفی اللہ حضرت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ہند و ولایت مجدد اپنی زمانہ ضرور ہو گی حضرت
 برحق بادوی مطلق پیر و سنگی حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ اس

عرصہ نو سال کے ارشاد سے
ستر و سوا الس اور پنچا جن
بہرہ مند اتنی خلافت کے ہوئے
پر جلال الدین تہا نیسر امام
جہ سے مرفوع الاجازت ہو گیا
سیر کل احوال سے آگاہ ہوا
اس جگہ کہتے ہیں تہا نیسر جلال
بعد جانو حق محض و م کے
ایک جن جن جہاں الدین سے
بخشہ روح گل کے واسطے
تہا وہ جن نامزد طقتون نام
جن ضدی خدمتی سے تہا وہ ایک
راہ میں قیطون جن او سکولا
نوجہ رد کا اگر سے دستگیر
دفن کر تا کیوں نہیں شاہ کو
شیخ کو اپنی محبت دمت کہو
ور نہ گردن توڑ ڈالو نگاہی
پہر کہا قیطون نے غصہ میں آ
سکے یہ طقتون نے قیطون کو
جبکہ وہ طقتون سے زخمی ہوا
قطب عالم کے تصرف وہیں

ترجمہ

ترجمہ

ترجمہ

دولت رشد خرا امداد سے
کچھ جوان بن اور کوئی پیر بن
بیعت تحویل سے اوجلی ہوئے
ارتقاعی رشد کا سرست جام
محو انوار ہویت ہو گیا
ایک ہفتہ میں سہا مہ ہوا
یون سنابنی جلال الدین حال
راز بائے شاہ عالم پہونکے
معشر جنات خوش آئین سے
روم کو جاتا تہا سید ہی راستے
خدمتی تہا شاہ عالم کا دام
جنیون میں تہا بنایت مرثک
دیکھ کر طقتون نے اوس سے کہا
صاحب تجدید جو تیرا ہے پیر
حضرت محمد و م حق آگاہ کو
اس کلام زائدہ سے چپ ہو
ہاتھ تیرے موڑ ڈالو نگاہی
پیر میرے محبت دای فتا
خون سے رنگیں کیا غصہ میں ہو
یاد اپنے قطب عالم کو کیا
ہو گیا طقتون بھی زیر زمین

ترجمہ

ترجمہ

ترجمہ

ایک ہفتہ تک نہ لایا عطر روم
 بت جمال الدین بے باصہ ہراس
 اتک طفقون جن آیا نہیں
 شاہ نے یہ سنکے فرمایا جواب
 اب کرہینکا بخارا میں اوسے
 تاقیامت اوسکے اوس پانی بو
 منکر قطب مجدد کیوں ہوا
 منکر تجرید کا آخر یہی
 تو جمال الدین ہر شب جاوہان
 قطب کو ہمنے پلایا ہے ایاغ
 ہے ہماری شاہ کا وہ بھی ظہور
 جب میر معوجہ اوس کا حضور
 تا بنوا اوس تجھے ایذا جمال
 وجہ ہوتا ہے اوس کی صبح و سہا
 دیکھ میرے نام کو مت ہو کیو
 حسب تقدیر ایک دن ابدالی کو
 نام حضرت سے کیا اوسنی گند
 جیسے قطب عالم اوس گہری
 جب پکار دست جمال الدین کو
 جا پڑا صحرے کے پایاں میں
 سال و ہنگامہ پرا حیرت نصیب

جس کا

جس کا

شاہ کی خدمت میں طفقون ہوم
 شاہ کی خدمت میں یہ کی التماس
 مینے اوس جن کا پتہ پایا نہیں
 تیرے جن کا توڑ مینے سرشتاب
 دور تر پہنکا ہے محراب میں سی
 گہل کے جاوگی وہ بد بوسہ
 جذ سے انکار اوسنی کیوں کیا
 خستگی باطن کی ہے ظاہر کی ہی
 نور تجریدی کا جلوہ پا وہاں
 ہے ہمارے نور سے روشن چراغ
 وہ ہمارے نور کا ہی مست نور
 ورد میری نام کا کہیو ضرور
 قطب ہے وہ صاحب شانِ جلال
 حال اوس کا سیف سے سیف خدا
 یہ نہ ہو کچھ اور تر حال ہو
 اوس جمال الدین سے حال کو
 ورد نام شاہ چہوڑا سر بسر
 طبع تہی کچھ اور ہی جانب لڑی
 لا کہا ابدان خوش آئین کو
 جا پڑا وہ داؤدی حیوان میں
 مرد حیرت زرا جمال الدین غیب

بعد مدت کے ملا ایک مرد راہ
دیکھ کر اوسکو کہا اوسنی شتاب
سنئے ہی میںے شتابی شاہ کا
اسم اس جلد سے پڑھنے لگا
ہوش آیا جب مجھے تو کہاں
جانب کلیر تجھیں تمام
آن کر کلیر میں جنوں سے کہا
دیر کتنی آنے جانے میں ہوئی
جو لگے گئے کہ تم بعد از دو سال
یہ کہو دو سال تک تم تھے کہاں
سکے یہ جنوں میں ترسان ہوا
جانب جسم مبارک شاہ کے
سجدہ تعظیم کرنے کو ادا
اوپر سے سجدہ کبدر خوف ورجا
ای حسن قدوس شاہ نامدا

حضرت

بچو خضر ہنما عرفان پناہ
نام شاہ دو جہان پیرہانی
شاہ عالم عارف باللہ کا
ہوں سے اپنی بہت ڈرنے لگا
کیا ہوا اچھو کہ آیا تو یہاں
رو کیا میںے فیض و ردام
مجھ کو اس دم کس قدر عرصہ ہوا
کس قدر تعطیل آنے میں ہوئی
آج آئی ہو یہاں پر ای جمال
اب جو آئے ہو پس اند مدت یہاں
صورت تصویر پس حیران ہوا
اوس ہنشاہ خدا اگاہ کے
بے تحاشا خوف کہا اگر گر پڑا
جلد استغفار کو پڑھنے لگا
میں مجد و فیض بخش روزگار

حضرت

حضرت

حضرت

احوال بہت نکر نے محب النساء کا خلفائی حضرت قطب عالم صاحب
بباعث و فینہ ہوئے حضرت بادشاہ دو جہان مخی روم صاحب کے احوال
وجد میں کہیں وز غائب ہو جائے حضرت قطب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا
مکاتیب مفصلاً ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ اکسوانی جویم ۱۰۸۰ ہجری روز یکشنبہ ثلثیہ صبح کے سجدہ ہو کر
عورت فاضلہ مسماہ عجیب النہایت سید غلام احمد بن سید عزیز اللہ بن سید نور احمد بن سید جلال بخاری شیخ
فاتحہ واسطیہ بیعت ہوئے نیک فاندان قدوسیہ صاحب ریحہ شہیدہ میں اس حضرت شیخ عبدالصمد صاحب مکتوب

کتب المطالب آیت القدس خواص الواصلیت خلیفہ حضرت مشکاکشاہ بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم
 دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کے حاضر ہو کر طالب شرف بیعت کی ہوئی جب حضرت شیخ عبد الصمد صاحب قاعدہ
 بیعت کرنے پر تشریف فرما ہوئے اوس عورت سوال کیا کہ حضور اول شجرہ صابریہ تا بہ آئم مبارک جناب سرور کائنات
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم ملاؤ گی حضرت شیخ عبد الصمد صاحب صوفی شجرہ فطرہ ملاؤ گی
 اوس عورت نے اٹھائے ہر کوئی اٹھا کر کیا بعد ازاں اوس عورت سوال کیا کہ حضور اب مزارات حضرت سلسلہ عالیہ کے ہر مزار پر
 بعد حصول شرف بیعت تجھ کو مزارات کا طواف کر کے استفادہ حاصل کرنا فرماتے ہیں حضرت شیخ عبد الصمد صاحب مزارات
 حضرت شجرہ کیمیاں قرآن مجید حضرت باوشادہ و جہان **مختار علیہ السلام** صابریہ صاحب کلیری ختم اللہ
 سلطان الاولیاء کا یادہ عورت فاضلہ کہنے لگے کہ حضرت بارہ بارہ کوس تک ان تو شمشیر قہاری دورہ کرتی ہیں ان
 سائی ہوئی کیا صورت یہ سوال سن کر حضرت شیخ عبد الصمد صاحب خاموش ہوئے اور وہ عورت سلام کر کے شہر
 چل گئی اور کہنے لگے کہ افسوس خاندان صابریہ ہم کم نجت محروم رہے اب کس تہ بستر خاندان صابریہ کی کیفیت ملین
 حاصل کریں بعد ازاں یہ سائیکے اوس عورت تجیب النساء فاضلہ اکثر لوگوں کو انوکھا کیا کہ خاندان صابریہ میں داخل سلسلہ
 بیعت ہونا مناسب نہیں کہ حضرت باوشادہ و جہان **مختار علیہ السلام** صابریہ صاحب کلیری ختم اللہ **سلطان**
 کی بارگاہ تک سائی حاصل نہیں ہوتی آگے کو شجرہ کیونکر پہنچاؤ باغیو آؤ اوس عورت فاضلہ کے اوس نواح کی
 خلق اللہ بسنہ نفاختی حضرت مشکاکشاہ بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان
 سے بیعت کرنا متوفی کیا بلکہ تین ہزار سات سو تیس آدمی و اخوان سلسلہ خلفائے حضرت قطب عالم صاحب صوفی
 منحرف ہو کر رازہ درگاہ ہو گئے مگر انہیں جبہ احوال مفصلہ بالامر سلسلہ خلفائے اوس نواح کی حضرت قطب عالم صاحب صوفی
 خدمت میں پہنچیں حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطوفین صاحب مکتوب لفظ بالانت الودھ حضرت
 پر دم شد کی خدمت میں محل اور موقع سے گزارش کر دی تھے اور اکثر اوقات دیگر حضرات شرکائی مجلس ہی چشم دید خود
 مذکورہ گزارش کیا کرتے تھے لیکن حضرت قطب عالم صاحب مدوح کسی صاحب کو جواب اس امر کا نہیں دیا کرتے تھے
 تاریخ ساتویں ماہ ربیع الاول **۹۷۹** ہجری کو روز جمعہ بعد نماز اشرق کے حضرت مشکاکشاہ بندگی شاہ
 و آلفیہ صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین تخلص حیرہ بعد فراغ معمولات محفل عام میں تشریف لائے اوس روز

معرفة قطب عالم صاحب
ابن خفا سے دربارہ
معرفة خفا کے سوال
فرمانا۔ اور حضرت
جلال الدین صاحب کا
معرفة امیر جواب
دینا

اتفاق سے تمام خلفا حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے بعد اساطیر میں مستر ہوئے حاضر بارگاہ
عروش پناہ، اور حضرت قطب عالم صاحب مدظلہ پر حال وجد طاری تھا اسی غلبہ جلال و جلال میں حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے
اپنے خلفا کی جانب خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ ای لوگو تم نے اس فقیر کے وسیلہ خدا کو پہچانا اگر خفا با اتفاق عرض کیا کہ
حضرت ابی بنی خفا کو نہیں پہچانا مگر ان اتنا پہچانا ہی کہ حضور انور کو مقام **فنا فی الرسول** کا حاصل ہے
بعض خلفا کو ہیبت حق سے طاقت جواب عرض کر نیکی حاصل ہوئی بار دوم حضرت قطب عالم صاحب مدظلہ
حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہا نسیری کی طرف خطاب فرما کر ارشاد کیا کہ جلال الدین تو نے یہی فقیر کی
کر کے خدا کو پہچانا حضرت شاہ جلال الدین صاحب موصوف نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور انور اس غلام
نے تو حضور کو پایا یہاں اتنا اس کر کے حضرت پیر و مرشد کے قدموں پر سر رکھ دیا اور حضرت قطب عالم صاحب نے
حضرت شاہ جلال الدین صاحب اپنی سنیہ فیض گنجینہ سے لگا کر ارشاد فرمایا کہ **الحمد لله** اتنی لوگو نہیں پہچانتے
تو خدا کو پایا اور پہچانا بعد اس ارشاد فیض نیایا کہ حضرت قطب عالم صاحب مدظلہ پر غلبہ کیفیت وجد انکسارتی پذیر ہوا یہاں تک
کہ قیوس کر کے لگے اوسوقت زبان مبارک سے ابیات تصنیف حضرت شاہ شیخ فرید گنجشک بابا صاحب مسعود العالمین
اغیاث بند کے صادر ہوئے تھے اور تاجی خلفا حاضرین پر بھی حسب استعداد حال طاری تھا ابیات

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| من نہ آم و التیاریان من نہ آم | جان جانم عقل عقلم تن نہ آم |
| نور پاکم آمدہ در شست خاک | کو چشمان را اگر روشن نہ آم |
| اوست اندر ستر من غابر شدہ | من نہ آم مسعود باللہ من آم |

بعد تہذیبی عرصہ کے حضرت مشکلا کشا بندگی شاہ عبدالقادر صاحب قطب عالم و شکیہ گنگوہی سلطان التائید کی
طبیعت سلوک پر آتی اور حجت چہرہ مبارک پر نمایاں ہوئی حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہا نسیری دست بستہ ہو کر
حضرت تمام خلوق طعن تشنیع کرتے ہیں اس کے فقیر نے پیر و مرشد قدسہ صابر شہیدین میں جیت ہوئے انکار تہہ بین اگرچہ مبارک
حضرت بادشاہ و چہان محمد دوم علامہ الدین احمد صابر صلی علیہ وسلم ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء لاجوبہ بیان
و بہترین موجد و موجد و موجد شیر قہاری کہوتی ہے اگر مراد مقدس تیار ہو جاوے تو نہایت بہتر ہوا ارشاد ہو کہ حضرت قطب عالم صاحب
موجود کی زبان یا ہو یا من ہو یا من لیس لہو لا ہو او تین بار لا لا لا صادر ہوا

نورین پر ہوش گھر پری اور جسم مبارک خرقہ اولو دینے کا جب تک خرقہ اولو دینے کا چارہ زمین خالی پڑا تھا اس کا زور

قطب عالم بادشاہت شجرات
عوضی عبدالصمدین تھا لکھا
ایک عورت فاضلہ بیعت تلاش
واسطے بیعت کے آئی نیک روز
صاحبہ یہ سلسلہ کا ذوق تھا
یہ لگی کہنے پڑ ہوش جو تمام
بعد بیعت کے مجھے جانا ضرور
میں نے سب کا نام بتلایا اسے
گہوتی پرتی سے وہاں تیغ جلال
وہ لگی کہنے کہ یہ کیا فائدہ
اوہ لگی وہ پاس سے یہ شتاب
ہر کسی نادان سے وہ کہنے لگی
اس طریقہ میں کوئی داخل ہو
اس قدر اس امر کی شہرت پری
سہ ہزار ہوتے تھے اور بہت کس
صاحبہ یہ خاندان سے پہر گئے
ایک عجیب حال شایان قسم
کا گاہ اکثر خلیفے خوش لسان
قطب عالم سن بواب اس بات کا
ساتویں ماہ ربیع اولی کے دن

تحفۃ الوجدت میں لکھتے ہیں کہ
پیر و مرشد مجاہد گدرا ماجرا
سب نسا و نین مجاہد نام فاش
سویلا پور میں وہ ایک روز
اس طریقہ کا اسے بشوق تھا
دو بتاؤنگی مزاروں کے مقام
مرقروں کے فائدہ پانا ضرور
شاہ کا ہی حال سمجھایا اسے
اس طرف جانا تو ہی از بس محال
یہ میری سی کس امر زائدہ
اور میریوں کو لگی کرنے خراب
چوڑو کو طریق صابری
داخل تو تم ہی طریقہ چوڑو
بات یہ لاہور سے آگے بڑھی
سلسلے سے پہر گئے وہ بواہوس
راندہ درگاہ شہنشاہی ہو
یوں لکھتے ہیں شہنشاہی کی قلم
قطب عالم سے یہ کرتے تھے بیان
کچھ نہیں دیتی تھے سکتے کے سوا
اور نو سو سات سن ہجری گن

چاروں رکعت نماز اشراق کے
خاموشی کے پاب فرمائی نشست
وجد تھا اس وقت حضرت پر تمام
ساڑھی ستر و سوداں مرد و عورت
اوس گہری آستینوں اور دم و دامن
قطب نے سب کی طرف کرالتفات
تم سبھی حضار خدمت سے پہلا
سب لگے کہنے کہ اے قطب زمین
ہاں جناب قطب کے فیضان سے
بالیقین پایا رسول اللہ کو
مے فنا حاصل رسولی آپ کو
آپ کی صحبت کے فیض عام سے
آپ نے ہر ایک کا سکر کلام
ای جلال الدین تہا نہیں بتا
استغفر جہد و ریاضیت جو کیا
میں لگا کہنے کہ امی مولائی میں
منظر شان اجل شیخ کبیر
آپ کے اس بندہ درگاہ نے
منظرات و صفات ذوالمتین
غیب و ارشادات کا نظام
منظرات و صفات حق میں آپ

حدیث

حدیث

حدیث

حدیث

پڑھ کے خلوت تھے باہر آگے
لیک جام و جہت تہ بیکست
سب خلیفوں کا دامن تہا زوہام
قطب عالم کے خلیفہ سرفراز
اپنی اپنی حال میں تھے جان نشان
وجد سا فوج ذات میں پیو پھی ربات
یہ کہو کس کس نے پایا سے خدا
ہم نے تو بالہ خدا پایا نہیں
اس تجلی رسولی شان سے
شافع محشر حرا آگاہ کو
مے یہی رتبہ حصولی آپ کو
ہم بھی میں ہاں بہرہ و اس علم
موہبہ کیا میری طرف با شوق تلم
تو بیان کرتے پہچانا خدا
تو نے میرے رشد سے پایا خدا
ای تمام آرائش فردا میں
ای جناب مرشد روشن ضمیر
آپ کے اس مرد دولت خواہ نے
آپ کو پایا با علین الیقین
آپ کے جلوہ کا ہی ای خوش خرام
خود تقید آراؤ خود مطلق ہیں آپ

حدیث

حدیث

آپ کا جلوہ ہی ہو جلوہ گر
 منزلِ معنی سے آ امکانِ بین
 مرکزِ خاکی سے تا عظمتِ سرا
 آپ قادر آپ ہی مقدور ہو
 آپ قمری آپ ہی شمشاد ہو
 پہول کو بخشا ہے تھے بوورنگ
 گل فشانی دی ہے تھے باد کو
 بے رضا پتا کوئی ہلتا نہیں
 آپ کا جب تک ہو حکم قدیم
 باد کا جہو کا تہا رے زور سے
 ناطقہ کے نطق کو گویا کیا
 عقل کو آپ ہی بخششِ بوجہ سے
 عیش کو کر سی سے بالا کر دیا
 بوجہ سے اپنی کسی خوشی کیا
 آپ کو پایا ہے جو پایا ہے بس
 آپ مولا آپ کا ہون میں غلام
 سنکے میرا یہ کلام دلنواز
 جہٹ لپٹ کر اس غلامِ خویش سے
 یہ لگے کہنے کہ اے میرے جلال
 شکر صد شکر خداوندِ عدا
 وجد تھا یا رقصِ فریاد لگے

میرا
 شکر

آپ کے جلوہ سے ہی شام و سحر
 آپ میں صورتِ غابرِ شانِ بین
 آپ میں بس صورتِ معنیِ غا
 آپ جابر آپ ہی مجبور ہو
 آپ ہی تم سوسنِ آزاد ہو
 مستتر تھے کیا آتشِ بنگ
 سرفرازی سر و او شمشاد کو
 بے کہلا کوئی گل کہلتا نہیں
 کب قلم سے ہونایا خطِ بیم
 تاکِ بستہ آپ کے ہے دور سے
 سامعہ کو نطق کا جویا کیا
 انگہ کو آپ ہی نے بخشی بوجہ سے
 ہر فلک بالا سے بالا کر دیا
 اس سمجھ کا مایہ بے حد دیا
 آپ پر ایمان لایا ہے بس
 آپکا بس زور شبِ پیرتا ہوں نام
 قطبِ عالم پر کہلا کچھ اور راز
 اس غلامِ ایستادہ درنیش سے
 تو نے پایا بس خدائی ذوالجہال
 ایک نے اتنوں میں بس پایا خدا
 اور یہی کچھ ہر زبان لانے لگے

میرا
 شکر

| | |
|--|--|
| حضرت بابا کا یہ موزون کلام | شوق میں پیر بننے لگے بامستی تام |
| کلام حقیقت نظام حضرت شاہ فرید گنج شکر بابا صاحب مسعودی العالمین قطب عالم غیبات | |
| من نہ آم والدیاران من نہ آم نور پاک آمدہ در مشتبہ خاک من و یلتم من علی و من نبی نور من در تنگنای تن مجو | جانِ جام عقل عظم تن نہ آم کور چشمان را اگر روشن نہ آم بحم نہ آم رستم نہ ام بہمن نہ آم آفتابم دزدہ روزن نہ آم |
| اوست اندر رستم من ظاہر شدہ من نہ آم مسعودی باللہ من نہ آم | |
| بعد عرصہ جب طبیعت صحو پر دست بستہ ہو کے مینی یہ کہا اکثری لوگوں کی یہ گفتار سے شاہ کا جب تک نہ ہوگا مزار کوئی صورت شاہ کے روشنی قطب عالم نے یہ سیر اسن کلام ہو و یا من ہو و یا من لیس لہو یہ کلام معنی راز نہان ہو گئے اکبار کی از خود بد رہ گیا جامہ ہوئی از خود نہان ای حسن قطب عالم آن زمان | جذبہ توحید سے لائی نظر ای شاہ اعلام ای حضرت مولانا سلسلہ وسیہ بیکار سے خلق کار ہو گیا حضرت فرار جب طرح ہو دفن حضرت کو کرو مست ہو کر تا یہ الفاظ تام لا ولا لا ولا و یا من شاہ طبع حق آگاہ سے لا بر زبان بیخودی سے بس ہو گئے ہونست خرقہ و چادر رہے تنہا دہان سیر ایجابی میں تھے جلوہ کسان |

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے خرقہ و چادر میں آجائیکا اور ماہ مجیب النساء
کے گنگوہ میں آئیکا اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کا بوطائے تبرکات

قطب عالم صاحب روح ارشاد فرمایا کہ جلال الدین تیری ہی مرضی خلق اللہ کی موت سے حضرت شاہ جلال الدین صاحب
 نے کنارش کیا کہ جو مرضی حضور اللہ کی ہے وہی مرضی غلام کی ہے حضرت قطب عالم صاحب صوفی ارشاد فرمایا کہ
 جلال الدین اجل ہو جائے گا لہذا برحیثیتہ سے کون خلیفہ کرے حضرت شاہ جلال الدین صاحب التماس کیا کہ حضرت ایک
 عورت فاضلہ مجد الدینا نام لایا ہو یہاں تک لوگوں کو بہکاتی چلی آئی ہے حضرت قطب عالم صاحب روح ارشاد فرمایا
 کہ وہ عورت کہاں ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے عورت فاضلہ مجد الدینا کو حاضر کیا حضرت قطب عالم صاحب صوفی اور عورت کو دیکھا
 واسطے تعلیم کے کہ ہے ہوگا و ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ تیری سبب حضرت باو شاہ و جہان محمد م علا الدین
 احمد صاحب صا کلیری ختم الارواح سلطان الاولیاء کا آج سے سو اسیویں روز و فیئہ ہو جائیگا وہ تاریخ پانچویں ماہ
 ربیع الثانی سنہ ہجری روز جمعہ ہوگا عورت فاضلہ مجد الدینا نے حضرت مشکات شاہ کی شاہ
 علی القدر و صاحب قطب عالم دستگیر لنگوی سلطان التارکین سے عرض کیا کہ حضرت مجھے بیعت کس شرف کی ہے حضرت قطب عالم
 صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی بات یہ قائم رہ بعد دینیہ حضرت باو شاہ و جہان محمد م علا الدین احمد صاحب صا
 کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء تجھ کو داخل سلسلہ کیا جائیگا او سیہ وقت حضرت مشکات شاہ کی شاہ علی القدر
 قطب عالم دستگیر لنگوی سلطان التارکین صاحب قطب لعل تحفہ اوتھ نے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیر سیری کریم الطوفین
 انیسویں سال اوتھ کو تھانیر غاوت سلسلہ تہانیر لاناچا اوتھ وقت نظر اور او منضبط اوقات شبانہ روز اور تبرکات ملبوسات وغیرہ
 شہر حضرت امیر سلسلہ حق صاحب برحیثیتہ عالیہ عنایت فرما کر صاحب مجاز فرمایا جازت علو العزم المرتبہ بشل امی کر کے اللہ
 ابدال کنیت میں مامور کر دیا و ارشاد فرمایا کہ جلال الدین جو عالم الناس ہیں واسطے شریک ہوؤ دینیہ ثانی درونی ہرگز صغیر
 حاضر ہوا و سکو واسطے قیام کرنے بارہ کوس ہدایت کر کے روانہ کر دیا و او سیہ وقت تاریخ پانچویں ماہ ربیع الاول
 سے حضرت قطب عالم صاحب صوفی جو خلوت گاہ میں تشریف لیگتا و میں روز بیچے اٹھائیسویں یا کور و رشتہ کی تشریف
 کسی بہکلام میں ہو او نہ اس حجرہ باہر تشریف لا حضرت شاہ جلال الدین صاحب باہر حجرہ ایک گوشہ میں بہکلام
 حاضر رہتے تھے خلفا حضور میں واسطے سلام کے اندرون حجرہ تشریف لیا کرتے تھے حضرت قطب عالم صاحب صوفی
 فرما رہے تھے اور کبھی بغیر برآمد ہوئے و ارہ حجرہ میں غائب ہو جاتے تھے و تاریخ پانچویں ماہ ربیع الثانی
 مرقوم الصد کو بروز پنجشنبہ صفا ز اشراق کے آہ حضرات اولیا نے ہم عصر کے ہر ایک تہمید یا تہنیت تہنیت وغیرہ

بہت اقلیم سے باخلاف و ملت و اثر شروع ہوئی یہ کیفیت تھی کہ جو تشریف لاتی تھے بغیر دریافت کیے حاضرین
 بارگاہ کے تکلف حضرت قطب عالم صمدی کے سامنے جو وہیں جا کر بیٹھ جاتی تھے اور اذیتیں پہنچا دینیں کرتے تھے حضرت
 خلفا حاضرین بارگاہ حضرت تشریف لائی و اکون دریافت کیا کہ آپ صلیح بے تکلف کسوجہ تشریف لائے تھے
 مرہم سلام علیک لو آداب کے حاضر ہوئے ہیں حضرات تشریف لائی و اکون نے جواب دیا کہ ہمارے حضرت مشکلاشا ابندگی
 عبد القدوس صاحب قطب عالم و سنگ گنگوہی سلطان التارکین بہر ایک جگہ ہے اپنی ہمراہ واسطے شریک ہوئے و فیہ ثانی
 حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم علاء الدین احمد صاحب صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان لاؤ لیا کے لیکر
 آئی ہیں اور اکثر عوام الناس بھی یہی ہم سنگا کیا حضرت شاہ جلال الدین صاحب تانیسری کریم الطرفین حضرت
 اولیا محرم جہان بیکر خدمت میں رہائی کی بجائے تھے اور عوام الناس کے واسطے قیام جاریہ کو سبایت کر کے روانہ
 تھے ساتویں روز تیار پنج پانچویں درمیں اثنی عشری ہجری مرقوم الصمد کو شب جمعہ بعد نماز تہجد کے
 ذوالحجۃ شانزدہم جن مع کیا رہے ہزار جنات ملا فاضل کے کہ سب گروہ جنات حضرت قطب بانی غوث الصمدی
 شیخ محمد الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ جنل سلسلہ طریقت کے تھے حاضر ہوئے
 اور حضرت مشکلاشا ابندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم و سنگ گنگوہی سلطان التارکین قدس بنوس
 و من کرنے لگے کہ حضور انور کے طفیل حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم علاء الدین احمد صاحب صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
 سلطان لاؤ لیا کے وجود انور کی زیارت نصیب ہو جاوے گی حضرت قطب عالم صمدی و ارشاد فرمایا کہ
 ذوالحجۃ تک مشرق میں کیونکر خبر ہوئی کہ آج کے روز حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم علاء الدین احمد صاحب
 صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان لاؤ لیا کا مزار مقدس تیار ہو گا و ذوالحجۃ شانزدہم جن عرض کیا کہ حضرت
 آج شب کو مجھ ہی حضرت قطب ربانی غوث الصمدی شیخ محمد الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
 حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ عالم مثال میں بشارت دی تھی کہ تو بہت جلد تختہ آبنوس پر جو میرے حوہ میں پاس ہے
 میرے الدین بوشہا الدین کے کہے ہوئے ہیں لیکر جا اور محمد و قطب عالم کو جو کہہ کر دے کہ آج میرے محمد دوم
 و فیہ دوری برنخ ہمارا کاپی روز ہے اور محمد و قطب عالم سے کہہ کہ تختہ سنگ زعفرانی جو مال الدین
 نے لکھا ہے اس کو تعمیر فرم میں اور جو جہان تختہ سنگ مسخ کے منگوئے ہیں ان کو تعمیر فرم میں

اور ان تختہ ہائے آنسوئی کو تو اول میں شامل کرنا بموجب حکم کے حاضر ہوا ہوں اگر حکم ہو حضور انور کے ہمراہ چلے
 حضرت مشکاک شاہ بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم و تکیہ گنگوہی سلطان التارکین نے ارشاد فرمایا
 کہ ذوالجنان ہمارے پاس ہی پانچ تختے سنگ سرخ کے امین اللہ ابدال گنگوہی موجود ہیں ان تختوں کو
 بھی تم اپنی ہمراہ لے جاؤ اور اکیسویں تختہ خلفائے حضرت اولیاء حضرت عثمان سہارک اور سولہ سو ستاسی خلفائے ہمارے اور
 تینتالیس جن خلفائے ہمارے کو بھی اپنی ہمراہ لے کر چارہ کہ س زمین سوختہ سے تین کوس کے فاصلہ پر
 کرنا و یا صد و حکم ثانی ہرگز اندر حد بارہ کوس قدم مت رکھنا یہ حکم سکندریہ و الجان شاہزادہ جن حضرت
 قطب عالم سے قدیم ہو کر رخصت ہوا اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کیم الطوفین نے پانچ تختے
 سنگ سرخ کے اور حضرت مہوج الصد کو ہمراہ ذوالجنان شاہزادہ جن کے کر دیا اور تلاوت
 اسم اعظم چشتیہ کی اجازت دی اشعار نتیجہ افکار مولف

| | |
|----------------------------------|--------------------------------|
| قبلہ اصحاب ایقان زمان | قطب عالم حضرت شاہ جهان |
| قطب عالم کے سے معنی فرو | عاقبتیت تاحد اکیس روز |
| دیکھ کر دو نوں کو مردانِ جہان | خرقہ و چادر جو تنہا ہتی وہاں |
| دولت ہیبو دمس پاتے تھے | خونی سے نزدیک تو جاتے تھے |
| دور سے کاشمجا تے خاص و عام | پر طواف اوسکا یہ تعظیم تمام |
| بندگانِ غیب دران حق ہرشنا | غوث و قطب ابدال مردانِ خدا |
| یا لطیف یا ودود یا گریہ | کلید و مس سبوح رحیم |
| صاف ہو جاتے تھے سبیرانِ نظر | پڑھنی لگتی تھے وہ خرقہ دیکھ کر |
| اگے خرقہ میں پہر جسب حال | بعد روز اکیس کے قطب کمال |
| دیکھ کر لوگوں کو لبس اید ہر اوہر | خلوت اقدس سے باہر آنکر |
| کیا تمہارے سوال دلکشا | یہ گے کہنے کہو کہتے ہو کیا |
| تا تمہارے حسب دلخواہ دون ہوتا | جو تمہارے دل میں ہو لوشتاب |

سب لگے کہنے کہ امی شیخ کبیر
 سیکڑوں داخل طریقہ بارگاہ
 ایک مجیبہ فاضلہ زن شوخ کار
 سلسلہ قدوسیہ اسناد سے
 بیعت اسمیں رہ نامی حق نہیں
 وہ زن رہن اب آئی ہے یہاں
 آپ نے منکر کہا لاؤ اوسی
 پاس حضرت اوسے حاضر کیا
 کر کے تعظیم اور تکریم تمام
 تیرے باعث سے دینہ شاہ کا
 بالیقین با حکم حق ہو جاوے گا
 پانچویں ثانی ربع اصل کار
 ہجو حضرت سے ہو گیا یہ فصل
 سکے یہ بولی مجیبہ امی فرید
 قطب عالم نے کہا جلدی نکر
 ورنہ سے جب شبہ کی فرصت پاؤں گا
 کہے یہ اوس فاضلہ سے شاہ دین
 او بیہم حضرت شاہ جلال
 کو کہا شاہ جلال الدین سے
 حد قہر تیغ پر رکھیں قیام
 حد بارہ کو سن سے آگے نجا میں

حد قہر

حد قہر

خلق کو اس سلسلے سے ہی فقیر
 ہو گئی حضرت کی رہ سے اور راہ
 کہتی پہرئی ہے یہ کلمہ آشکار
 دور تر سے دور سے ارشاد سے
 ارتفاع بیعتی مطلق نہیں
 اوسنی یہ شہرت اور آئی ہے یہاں
 جلد میرے پاس ہو چکا اوسے
 قطب عالم نے اوسے پہلا لیا
 یہ کہا اوسے مجیبہ خوش کلام
 سولہویں دن اوس جلال اللہ کا
 یہ فقیر اوس کار کو بر لایا
 جمعہ سنہ طرز کے شمار
 اوس گہری یہ نظم ہو چکے گا اہل
 آپ اب مجھ کو کریں اپنا مرید
 تو فوراً اہر اور اپنی بات پر
 بعد ازاں بیعت میں تجھ کو لاؤں گا
 ہو گئے تجھو میں پس فوراً کہیں
 سب مفاوض پایکے ابدال حال
 اوس طریقت کیش خوش آئیں سے
 اوس زمین پر وہ کریں اپنا مقام
 زخم شمشیر جلال آرا نکھائیں

ہو کر ہی آدمی اور امام الہی ہے
 اوس کو کہہ دو کہ وہ راہ نامی ہے

یوم دس حجرہ میں شاہ بحر و بر
 و سنوین دن تک میں جلال با خدا
 کا دکھایا ہر گاہ غائب شاہ کو
 وہ عجائب حال آتا تھا پدید
 صابر و مخدوم کی تدفین کی
 خلق و عالم جوق جوق لئے لگی
 عام عالم کو جلال با وقار
 خاص لوگ آتے تھے جو اہل کمال
 خاص تھے جو مردمان با خدا
 حاضران بزم قطب دو جہان
 کسب تمام بے تکلف لئے ہو
 وہ لگے کہنے ہمیں قطب زمان
 شاہ کی تدفین کا ہے بس خیال
 کا دکھایا ہے قطب عالم با خدا
 پہ پہنچا ظاہر بستور قدیم
 آپ کے ہوتے ہی ظاہر و وتر
 بھر سے خبات کی گیارہ ہزار
 تھے یہ جن سب غوث اعظم کے
 قطب عالم جو ذات حق سے مل
 پیرہ کے برج اور سلوۃ با صفا
 آپ سے باعث مجبی ہی امی حبیب

میں

میں

میں

قطب عالم لئے رست منظر
 دست بستہ پاس حور کے رہا
 حجرہ اقدس میں دیکھا ماہ کو
 جو نہیں سے قابل گفت و شنید
 وہوم عالم میں ہوئی تلکین کی
 دولت پا بوس کو پائے لگی
 کہتے تھے جا کر کروحہ پر قرار
 اونکو ٹہرتے تھے پاس انبی ہلال
 غوث قطب ابدال اونکا نام تھا
 پونچھتے تھے اونکے حبابی مردان
 ترک کیوں آداب کو فرمائے ہو
 ساتھ اپنی لائے ہیں ہمکوبان
 جانتا اس راز کو ہے بس جلال
 پہ پہنچا غائب ہو گئے جو وہ میں جا
 گلشن حصار میں مثل نسیم
 ذوالنجان جن شاہ جنوں کا پسیم
 خدمت عالی میں آیا بقیار
 حکم سے لئے تھے با فخر مزید
 دولت پا بوس کر حاصل بدل
 شاہزادہ قطب سے کہنے لگا
 شاہ کا دیدار ہو یگانہ صیب

میں

میں

ورنہ یہ دولت مجھے ملتی کہاں
 ہم اگر آپ کے جاتے او وہر
 قطب عالم نے کہا ای ذوالجنان
 شاہ کے توفیق کی ای مہربان
 وہ لگا کہنے کہ مشب شاہ نے
 یہ کہا مجھ سے کہ ای خدمت گزار
 حجرہ آق بس میں میرے غروب رو
 قطب عالم پاس تو لیجا شتاب
 اور یہ کہنا مجھ سے ضرور
 زعفرانی سنگ کے تختے جمال
 درجہ دو میں لگانا چاہئے
 جو حجرہ نہ منگو آہیں اب
 ذوالجنان نے کہے یہ سارا کلام
 قطب نے اوس سے کہا امفی ذوالجنان
 اور یہ خلفا جہان اولیا
 اور یہ میرے خلیفے خوش غا
 ان سہون کو ساتھ لیجا بے خطر
 حکم سے میرے وہاں کرنا مقام
 چلے یا وہ ذوالجنان کر کے سلام
 کر دئی ہمراہ اوس کے سب فہیم
 قطب عالم نے محسن کس طور سے

میں کہاں مخدوم حضرت جیو کہاں
 آتش قہر ہی جلتے سب کے پر
 تو دمشق ملک کا شاہ جنان
 کس طرح تجکو خبر ہو پوچھی وہاں
 غوث اعظم مرشد اکا گاہ نے
 ابنو سی سخت زہرین نگار
 میں کہہ تھے برائین نکو
 دیرت کرشب شب پہونچا شتاب
 اس سخن کہنے سے مت کہو قصور
 کوہ تبت سے جو وہ لایا حال
 جلد سے روضہ بنانا چاہئے
 صرف ہوں تعمیر سیوم میں وہ سب
 یہ کہا جاوی کہ رہوی یہ غلام
 یہ جو سب تھے مہیا میں بیان
 اور تینا لیس جن باصفا
 سولہ سو تر اسی آدمی باخدا
 شاہ کے لاشہ سے پندرہ کو بیچ
 لیک پڑ ہو شاہ کا ہر تو نام
 خوش ہو اوس سے بہت قطب نام
 تہ وہاں جو جو سنو اور نعیم
 شاہ کا روضہ بنایا غور سے

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے ہمراہی اولیاء جمعہ واسطے دہینہ حضرت بادشاہ و وجہان صاحب کے کلید شریف کو جانے کا

مکاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ پانچویں ماہ ربیع الثانی ۱۰۳۷ ہجری مرقوم الصد کو شیعہ جمعہ
قبل نماز فجر کے حضرت مشکاک شاہ گنگوہی کی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم و شکیہ گنگوہی سلطان الہند
صاحب مکتوب نطاب تحفۃ الودعۃ الیٰ اللہ ابدال بنگالی کو پاس حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب جنمناوہی کے فرمایا
اور کہلا بھیجا کہ تم تمہارے منتظرین خیر سے تم کیون نہیں آئے آمین اللہ ابدال نے ایک ساعت میں الپس
عروض کیا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب نے بعد از اب تسلیات کے عرض کیا ہے کہ میں علیل ہوں حضرت قطب عالم
صاحب مروج ارشاد فرمایا کہ عبدالرزاق قیامت تک علی بن ابی طالب کا منکر خد کا منکر ہے
یہ کلمہ زبان مبارک سے صادر ہوتے ہی تمام حضرات اولیاء جمعہ حاضرین مجلس مفصلہ ذیل کے قلب پر
ایکبارگی اتفاق الہام و وجہ اول کا صادر ہوا کہ باطن عبدالرزاق کا مسخ ہو گیا اور کیفیت باطن معلوم ہو گئی
بعد نماز صبح حضرت قطب عالم صاحب موصوف مع جملہ تبرکات اور بلہوسات اور مکتوبات و غیرہ مفاد و صاۃ عنوتہ
بہمراہی حضرات اولیاء جمعہ مہمانان حضرت سید بدین پھر انجی صاحب مکتوب نطاب بدالوالات
اور حضرت سید راجی حامد شاہ صاحب مکتوب نطاب عین العرفین اور حضرت شیخ اسحاق مغربی مکتوب نطاب خواجہ
اور حضرت شاہ داد و دیشی صاحب مکتوب نطاب طیر حجت اور حضرت حسن مست صاحب مکتوب نطاب ضمن الوجوب
حضرت شاہ سالار مست صاحب مکتوب نطاب جذبہ ہوق اور حضرت سید محمد کالیو یصنا مکتوب نطاب اعظم الصد
حضرت مولانا علی الدین چشتی صاحب مکتوب نطاب طویل اللوح اور حضرت مولانا سراج الحق صاحب مکتوب نطاب
طناب الانوار اور حضرت شاہ علام الحق صاحب مکتوب نطاب کفایت نامہ اور حضرت خواجہ آدم المکنی صاحب مکتوب
معاونت شمس اور حضرت خواجہ اسحاق خٹکانی صاحب مکتوب نطاب سبع الوجود اور حضرت فیض اللہ شاہ
صاحب مکتوب نطاب جمید الواحد اور حضرت خواجہ محمد زابد صاحب مکتوب نطاب جمال القدم اور حضرت امیر علی قوامی
مکتوب نطاب نہایت الوجود اور حضرت شیخ حسام الدین صاحب مکتوب نطاب دقائق غوثی اور حضرت عبدالحق
المستقر علی الدین صاحب مکتوب نطاب طہانت اور حضرت محمد سوم سالار صاحب مکتوب نطاب باز جانی

خواجه نصیر دین بن علی صاحب کتاب طایب عرفان ابیض او حضرت شیخ قطب الدین صاحب کتاب طایب بیاض العون او حضرت
 شیخ مبارک الدین صاحب کتاب طایب غوث القدم او حضرت محمد ابوالقاسم گرامی صاحب توارخ طهرت نامه او حضرت
 شاد علی نقی دوس جو کپوری صاحب کتاب طایب غیبه الوجود او حضرت شیخ الاسلام صاحب کتاب طایب صرف العون
 حضرت شیخ قیام الدین صاحب کتاب طایب غایت اللزوم او حضرت شاد ابوالمعالی لاموری صاحب کتاب طایب
 حدائق غریبه او حضرت شاد جمال کوری صاحب کتاب طایب غرض حقیقت او حضرت شاد علی صاحب کتاب
 طایب غفر العفیف او تین بزار چار سو کچہر اولیا حضرت اقلیم کے جو صاحب کتاب تین ہین من حضرت صاحب
 کتاب فیض الہدایہ حضرت فہم او حضرت امین امینی صاحب کتاب تحفہ زیارہ من و تیرہ حضرت خلیفہ صاحب کتاب
 او حضرت علی صاحب کتاب طایب آیت القدس او حضرت سید کریم الدین
 صاحب کتاب طایب بحر السیر او حضرت شاد شفقت حسین صاحب کتاب طایب تاج المعرف او حضرت خیاں
 صاحب کتاب طایب انوار الودود او حضرت سید علی صاحب کتاب طایب عجیب نامہ او حضرت سید انور شاد صاحب کتاب
 صاحب کتاب طایب سیرت او حضرت سید نور الدین صاحب کتاب طایب یغیر او حضرت سید قطب الدین صاحب کتاب طایب نعمت الکبیر
 حضرت شیخ قلام الدین صاحب کتاب طایب کیف او حضرت سید جلال الدین صاحب کتاب طایب حلال الاحمال
 صاحب کتاب طایب کرامت او حضرت شیخ تار صاحب کتاب طایب خلیل الکرامت او حضرت صاحب کتاب طایب حلال
 او حضرت سید طہر او حضرت قلم او حضرت قطب الدین صاحب کتاب طایب ناصر جون بن امیر
 صاحب کتاب طایب بیاض او حضرت میرز قون بن قون صاحب کتاب طایب حقیقت ایمون بن خوان صاحب کتاب
 طایف خفی او حضرت مقرون بن مقرون صاحب کتاب طایب سائل خفی او حضرت مقرون بن مقرون صاحب کتاب طایب خفی
 او حضرت سلطان بن کون صاحب کتاب طایب خفی او حضرت مقرون بن مقرون صاحب کتاب طایب خفی او حضرت
 احکام خفی او ابن ابی الدین او حضرت شاد جلال الدین صاحب کتاب طایب سیر کریم الطرفین صاحب کتاب طایب
 او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین
 او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین
 او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین او حضرت شاد جلال الدین

شہر دیار فوج کجہ بارہ کوس زمین سوختہ چار فرسایا کہ چار طرف حد بارہ کوس کے قطع کشت تھے اور بعد فراغ نماز چاشت
 انحصار یعنی کو فیروز خندان کہل کر حضرت قطب عالم صائمہ وصال متصل زمین سوختہ آتش قبر کے حد بارہ کوس پر گریزے ہوئے
 حضرت صاحبزادہ مولانا صدیق شہید حضرت مشکلات شاہ کی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم شکیں گوی سلطان
 انکار کیں کہ بہت استہادہ کیا کہ جسے حضرت قطب عالم صائمہ وصال چاہا کہ قدم راست اپنا زمین سوختہ حد بارہ
 کوس اندر نہ گویا کہ آواز مثل کہ جہنم کے بلند ہو اور شمشیر قہاری مثل برق اپنی دورہ کی جگہ پر گر کر زمین کو
 اوپر اٹھ کر حضرت قطب عالم صائمہ وصال شمشیر قہاری کو دیکھا کہ ارشاد فرمایا کہ باللہ اگر تو نے نفیہ پر
 تو سر میان ہوا تو میں حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحبزادہ کلیری ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کے نام سے تشریف لے کر آیا ہوں چھپکا ہی اس ارشاد کے حضرت قطب عالم صائمہ وصال کہہ کر سر مقب
 ہو کر عالم جویں حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحبزادہ کلیری ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کی خبابین رجوع ہو کر اتنا س کیا کہ حضرت مجھ کو حضور نور نے اجازت کر دی ہے شمشیر قہاری
 کے حامل ہو گا کیا باعث حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحبزادہ کلیری ختم اللہ الارواح
 سلطان الاولیاء کی نیابت ارشاد ہوا کہ عبد القدوس مرد فو کا ہاتھ خالی نہیں جاتا تو نفی اپنی کہ
 ایک ہاتھ سید ما اور اولیائے پیر برادری شمشیر ار کر کے زمین پر گر کر ٹپکی آستین اور تہ بند کا کنارہ ترش حال
 تجھ پر کسی طرح کا مدد نہیں آئیگا تو شوق سے شمشیر قہاری کو لیکر میرے نزدیک آیا حضرت قطب عالم صائمہ وصال
 تحصیل حکم کی فرمائی شمشیر قہاری دار کر کے زمین پر گر گئے کنارہ آستین خرقہ جانب راست اور کنارہ تہ بند جانب
 پاچہ کا ترش گی حضرت قطب عالم صائمہ وصال شمشیر قہاری کی چیز دان مجموعہ اور ادنیٰ میں رکھ لیا اسی روز شہید
 اولاد قدوسی کی جاری ہوئی اور قیام عالم جا ہی رہی گی اس حاملہ کے حضرت مشکلات شاہ کی
 شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم و سنگی لنگوی سلطان التاکیں مع جملہ ہمراہیان معصوفی الصد کہ اندھ بارہ
 کوس کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحبزادہ کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کا
 امام باریک ملاوت فرما کر روانہ ہوئے عرصہ میں قریب اٹھارہ جا محفوظ کے پہنچ گئے جمال الدین بال او ننا و جی متعجب
 سرگرم خدمت پایا اور تمام حضرت شہداء کے کوفیہ پر مثل فعل عالم تاب کے کھائے محفوظ میں سے آسمان کو جاتا

ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی ایک چادر رنگ گل رسی تبرک حضرت محبوب سبحانی صاحب مدوح میں سے نکلا
 احوال اس چادر کا کتبہ فیصلہ میں اس طرح یہ تحریر ہے کہ اس چادر جلہ ہشتی کو ملا کہ حکم الہی حضرت محبوب سبحانی ضامنہ
 حدت میں تیار پنجویں باہر جب اس قسم جبری کرد و رشتہ لائے اور موجب حکم الہام باطن حضرت مدوح میں
 چلو شریف کو اسطے کفر مبارک حضرت بلو شاہ و وہ جان محمد و علامہ الدین علی احمد صاحب ختم الارواح سلطان
 کے کتبہ میں حکم تحریر فرما کر امنت رکھا تھا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس رض شاہ و لائے صفات تکلیف
 تہی صاحب کتبہ فروغی و اس وجہ سے حکم الہام باطن اس کفر ثانی کو واسطے پہانے مجروح و عرصہ واد فیئہ کے لائے
 رکھا تھا نہ شمسکات بندگی شاہ بقدرہ صاحب قطب عالم و ستارہ کنگو ہی سلطان التارکین مجروح و عرصہ اوں چادر تیار
 و تہ کر کے بندہ فاسلہ جبر مبارک سے بقابلہ جبر مبارک درخت کو لے کر قعر زمین جاؤ آج جس کبریا
 حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس رض شاہ و لائے صفات ترک پانی پی پر بھادی اور موجب حکم محررہ مکاتیب
 نہی انکسین بند فرامین اور سب کو واسطے بند کر لینے لکھا ہوا ہے کہ یا تہو و عرصہ میں جو انکسین کہو میں جبر منور
 بلو شاہ و وہ جان محمد و علامہ الدین علی احمد صاحب ختم الارواح سلطان الاولیا کو چلو پر فوق افروز یا حضرت
 قطب عالم ضامنہ و اول پر چرخہ جو نیچے تہہ منور کے تہہ کیا ہوا کہ با تمام خاک پاک زمین جا تہہ مقصود کے اوپر
 ایک بیا چوبی بزرگ میں بند کر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہا نیسی کے سپرد فرمایا او قبل غار وال احادیث
 ساری اپنی لہو جاناز کے خیال آداب جبر مبارک سے تہو و فاسلہ پر بھادی اول صف میں سارے رشتہ خلیفہ
 کہ لے گئے کہ وہ صف اول پر درخت کو لے گئے اور پس پشت حضرت قطب عالم ضامنہ و حضرت شاہ
 جلال الدین صاحب تہا نیسی کہ لے گئے اور چپ و راست اوں کے تہہ حضرت خلفا مکاتیب کہ لے گئے تہہ اوں
 و و سہری صف میں جبر حضرت اولیا مہر و حضرت رقبہ و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب اغیاث و جلال الغیب
 بابین صف اول و دوم درخت کو لے گئے تہہ اوں حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہا نیسی کے سپرد فرمایا او قبل غار وال احادیث
 ساجد و گلاں حضرت قطب عالم صاحب صف دوم میں پس پشت حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہا نیسی کے کہ لے گئے
 تہہ صف میں جنات انسان جلالہ سلسلہ بیعت بہ ایک حضرت اولیا مہر و حضرت تہا نیسی کے سپرد فرمایا
 شخص تہا کہ کسی جگہ داخل سلسلہ بیعت حضرت پیر غلام تہا ہو کہ باہر احاطہ انوار کے تہی اوں چوتھی صف میں

جن وانس عوام الناس بقدر ادوار ویشما صفت کبریا بے حضرت مشکک کشف ابندگی شاه عبدالقدوس تھا
قطب عالم شکیب گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر موجب اس عبارت حکمینہ جب کہ مکتوب مصور ابودود کہ غار بنار محمد دوم
علی احمد صابر صفا کے بروز دیندار روح پر قیام حضرت قطب بانی غوث الصفا شیخ محی الدین ابوجامید عبدالقادر جیلانی
موجود جانی کریم اطرفین جہنمی کی پڑائی گئی کہ وہ روز اس عالم کا ہوگا شریعت تمام کمال ادا ہوگی جانا تو پر
کبریا ہوئے دفعہ تاجہ مبارک حضرت قطب عالم صفا کا بنار پیر سے صف اول میں پاس حضرت شاہ جلال الدین
صاحب تہانیسری آہو پیا قادیان میں چاند کرتے تھے کہ پاد جانا پیر نور سفید شل الماس کے بیچ آسمان تک منور تھا اور حضرت
بادشاہ دو جہان محمد دوم علاء الدین احمد صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم منور نور سبز مثل اصل
عالم تاجہ بیچ آسمان تک لمعانی اور نور سفید شل الماس میں کہ جانا پیر تھا اور یکسر نکالنے سمعی ہوتا تھا اور بعد
آواز سلام کا ہی سب شکر کا ناز کو مسعود ہو آسوقت اور تکبیر حضرت اہل باطن کج کان میں ہو پیا تھا معافی ماسوا
کی ہو جاتی تھی اور ایک صاحب باطن کو عرفان تمام کمال ساتھ ہو جاتا تھا بعد فرائع نماز اور فاتحہ کے حضرت شکاکت آباد
شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم شکیب گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر پیا ڈرہ اپنی ہاتھ میں لیکر نصف
منی جسم مبارک حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے
یچی کی کہو دی اور اپنی چادر رنگ صابین باند کر حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری سپرد کر
آسوقت رجال الغیب اسے کہو دی کہ حاضر آئے تہو ر عمرہ میں قبر عمیق سوا پانچ درجہ کھد کر تیار ہو گئی اس وقت
کہ قبر زمین کیارہ کہ عرض قبر کار کہ کیدرہ اوپر کو اور بعد یکدہ رگہ بغرض نیم درجہ کے مال فروش زمین میں دو
اوپر کہو دی اور حضرت قطب عالم صفا کے صاحب دینی اپنی ہاتھ کہو دی تھی حضرات رجال الغیب ایک دہ
اول کہو دی کہ لطف بالیقین قبر علیہ رکبی کہ وہ مٹی صرف تعمیر درجہ اول میں کام آئی اور باقی سب مٹی قبر کی جانب بائیں قبر
رکبی گئی اور حضرت قطب عالم صفا کو صوفی جمال الدین ابدال کا حکم کیا کہ تم اپنی متعینہ کو واسطے لاجونہ سنگ مرمر
سنگ مرمر کے روانہ کرو کہ ایک پیر عمرہ میں سب سامان زید و بالا کی تعمیر کا مہیا کرو دین جمال الدین ابدال نے
متعینہ کو حاجا ارسال کر دیا اور حضرت قطب عالم صفا کے روح خلاق حاضرین کے لئے اور جانا پیر کے لئے ایک
انکھون سنگ مرمر اور خود بھی اکبرین فدا کر کے سورہت میں جانا پیر کے لئے ایک سنگ مرمر کے لئے ایک سنگ مرمر کے لئے

کفن ہو جیہ قلعہ کی حیثیت سے پرست پیا اور روح پر فتح حضرت خواجہ شمس الدین حسن شمس الارض شاہ ولایت
 حلقہ شافریک بانی پی کو ہی اپنی باپس معبود دیکھا اور عانی انوار سچ کو جو زمین محفوظ ہیں آسمان کو جاتے تھے کہ کیا ان کے
 حاضرین بیرون احاطہ انوار کو باہر کر دیکھنا میں نہ آوے وقت حضرت قطب عالم صاحب مدد و مدد مع حاضرین اندر لفظ
 کے غار ظہر کی بجائے اور فرامی اور حضرات اولیاء کے ہر صف میں قلم رہ کر غار ظہر سے فراغ حاصل کیا اور غار
 کے حسب دستور بستہ صف بصف کھڑی ہو گئے ہر سطح تمامی عوام الناس اور جنات ہی غار ظہر کی پڑھ چکے بعد
 فراغ غار ظہر حضرت قطب عالم صاحب موصوف حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرامی متاویز تاریخ طہرت نامہ کو پنی باپس اندر لفظ
 انوار طلب فرمایا اول حضرت قطب عالم صاحب مدد و مدد مع ہر مبارک کی نیچے کی جو نصف درجہ اپنی ہاتھ لہو دکر جادو میں لے لی
 خود میں او تر کر چھپائے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تائیسری کو طرف پامبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علا الدین
 احمد صاحب ونا کلیہ ختم اللہ الارواح سلطان اولیاء کے اور حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرامی کو جانب کرمبارک کے نامور
 اور خود حضرت قطب عالم صاحب موصوف طرف کرمبارک کے رہے تینوں حضرات والا صفات شہنشاہ کو باداب تمام میں و تالا
 غیبی آواز یا ہویا من ہویا من لیس لہوا کا ہوا کی بلند ہوئی تمامی حضرات اولیاء حاضرین صف
 روح سلم حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مع
 ارواح حضرات صحابہ نظام اور تمامی حضرات اولیاء متقدمین اور متاخرین کے ہر قبر میں تشریف فرما دیکھا اور اکثر حضرات
 حاضرین اپنی اپنی حضرات شیخ واصلین یعنی جو اس عالم سے رحلت فرما گئے تھے اوستہ و مہوس ہر فیضیات تعلیمات آسانی
 ہو جب جسم منور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علا الدین احمد صاحب ونا کلیہ ختم اللہ الارواح سلطان اولیاء
 زمین قبر پر رونق افروز ہوا تمام قبر نور سبز اور سرور زر و منور ہو گئی اور خوشبوی مشک اور عنبر سے تمام
 معطر ہو گیا اور جب سب ارواح مقدسہ مع حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تشریف لیکسین
 آوارہ و حجاب اصل عالم حجاب نہایت شور و غل کیساتھ سب حاضرین خاص و عام کو مسجوع ہو حضرت شمس
 بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم و سیکر گنگوہی سلطان التارکین مجدد و عصر نے قبر منور میں او تر کر شاہ
 مثل نعرہ کو آگاہی جسم منور کہ کفن دوم چادر رنگ گل از منی جلد بہشت میں آگئی تھی نکال اوستہ انوار
 زمرہ کے تمام قبر میں لمعان ہو گئے سرخی و سبزی غالب ہو گئی حضرت صاحب عالم صاحب مدد و مدد مع سب حاضرین اولیاء

زیارت و شمع سبز کباب تعمیر فرمایند و کشتی را کراچی پہر اوس شام کو دو کشتی کے ایک کشتی پر رات لائی گئی
 مبارک قبر میں تشفی لیا کر کہا اور ایک ٹکڑا اپنی سیدی ہاتھ میں لیکر باقیہ منوجہ و قہر یوں پشتر تھیں یا
 اور اپنی مات سے تختہ آنسو سی جانتی رہے **وجہ اول** یہ جو عرض کیا کہ کندی موی ہی نکالو اور داسی
 نماز کے باقیہ منوجہ کشتی پر آئے اس فراموش نماز حضرت قطب عالم صائمہ صوفیہ شہداء آنسو میں پرکھ کر ہو کر
 شاہ جلال الدین صاحبانہ سیدی حضرت شاہ خواجہ ابوالقاسم گرامی صا او امین اللہ ابدال در جمال الدین ابدال کا
 جانب بالین قبر کا ہوا اور اوٹھوا کر کڑھ سنگ سرخ نکالیا اور چار گروہ اونچا پوترہ اوپر تختہ آنسو سی لگا دیا
 یہ نماز مغرب کی اور افغانی اور بعد نماز مغرب تعمیر **وجہ دوم** یہ سنگ مرمر اور سنگ سرخ تیار کی اس تعمیر کی
 خدمتیں حضرت اولیاء محترمہ روح الصبرہ سعادۃ اندوزی شریک ہو کر نماز عشا کی اور افغانی اور بعد نماز عشا
 تعمیر **وجہ دوم** کی استغاری کر کے بعد نصف شب تمام حاضرین خاص و عام دایہ کبریٰ بیوؤں کو واسطیہ شہداء نام لے کر
 حکم دیا اور خود ہی حضرت شمس الملک شاہ کی شاہ عبدالقدوس صا قطب عالم و تکیہ لنگاہ سلطان التا کہیں مجھے جو تعمیر نما نماز
 بشہداء اور فرمایا اور تلاوت اور دیگر معمولات میں مشغول رہے **تاریخ چہنی** ماہ ربیع الثانی **شعبہ** ہجری مرقوم الصفر
 شنبہ کو بعد نماز اشراق کے حضرت قطب عالم صائمہ روح تختہ سنگ زعفرانی تعمیر پختہ **وجہ دوم** پر رکھ کر کڑھ اور کڑھ
 چوہرہ مہر وقت عصر تیار فرمایا اور بعد نماز عصر تمام حاضرین خاص و عام کو حکم دیا کہ اب جس طرح چاہو بشہداء اور لیت کر آ
 کرو اس تعمیر کڑھ اور چوہرہ کی خدمتیں حضرت رقبہ و نقبہ و نجار و ابدال و اقطاب اغیاث و جلال الغیب
 مع حضرت شاہ عبدالحمید صاعف شیخ زین الدین ولایت روح جذبہ صابرا وہ کلان حضرت قطب عالم صائمہ روح شریک ہو کر
 ہوئے **تاریخ** ساتویں ماہ ربیع الثانی **شعبہ** ہجری مرقوم الصفر یکشنبہ کو بعد نماز فجر کے حضرت قطب عالم صائمہ صوفیہ
 تعمیر **وجہ سوم** کی شروع فرمائی تا بنماز مغرب دیوارین پختہ و دونوں جانب قبر کے تیار فرمالین اس تعمیر کی متعین
 خلفا صاحب مجاز حضرت اولیاء محترمہ شریک ہو کر مستفیض کیا باطل کے ہو کر نماز مغرب استغاری شروع فرمائی تا بنماز
 صبح **تاریخ** آٹھویں ماہ ربیع الثانی **شعبہ** ہجری مرقوم الصفر روز دوشنبہ تک فارغ ہو کر بعد نماز اشراق تختہ
 سنگ سرخ تعمیر **وجہ سوم** پر رکھی اور کڑھ لگا کر مہر وقت نماز عصر تیار کر لی اور چار درنگ صابری اپنی
 جیسے نماز نماز ہوا ہوتی تھی اوپر تربت منور کوا دی جمال الدین ابدال کے ہاں تربت پر چہاں حضرت قطب عالم صائمہ

اقدام فرمائیں کہ فیض قبر مبارک کی تین درجہ حکم حضرت باؤشاہ دو جہان نجد و مملکات الدین احمد صاحب خاتم الانبیا
سلطان الہی ایک لکھ تیرہ سو ہیں مجاہد حضرت مدد و نجات عالم ارواح میں قبل تعمیر قبر مبارک فرمادیا تھا اور شاہ کیا تھا کہ
قدوس مجاہد تین درجہ تھے اس طرح تعمیر کرائی ہیں کہ ہم علی قدر اہم ہر درجہ میں اپنی طریقت کے مجاہدوں کو
ملاقات کیلئے کیا ہے فائز حضرت قطب عالم صاحب خاتم نامی حضرت حاضرین عالم بارہ بارہ کو سو سوختہ زمین کے
تشریف لے گئے اور یہ سو سوختہ حضرات خلفائے انحضرت اویس صاحب مرتبہ سلوک اور ولایت ریح جادیکے اور خواجہ شادان
جرح کیارہ ہزار جنات کے حاضر رہے اور یہ لاکھ آدمی مخلوق تمام ان کے جو شریک ہو گئے تھے وہ سب لوگ اپنی اپنی
جگہ لے کر روز جمع ہوئے مخلوق خاص عالم کے حد بارہ کو سو ہر حال الدین لہا لہے ہر ایک متنفذ کو آب طعم حسب نحوہ
ہر ایک کے تقسیم کیا کہ کسی کو بجز تین روز ماہ بکھرے رہنے کے اور کچھ تکلیف کسی طرح کی نہیں ہوتی بعد غار مغرب حضرت
قطب عالم صاحب مدد و نجات عالم بارہ کو سو زمین سوختہ پر ہو چکا کہ چادر رنگ صابری حضرت شاہ جمال الدین صاحب
تہا نیسی کی اور کر مراقب ہو کر او نہ نہ لیا جاوے چھپا یا نصف شاخ زمر دین جو وقت و فیض ہاتھ میں تھی لکھتے
ہوئے کہ حاضرین کو معاند نہ ہوئی کہ شیشی شاخ سبز تمام ہاتھ بنو سبز بنو رہا بیات پیچہ فکار مولف

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| فقطب عالم شہ سزا و اسواب | بممرہ اقطاب و غوث صیاب |
| جانب کلیر روانہ ہو گئے | رد روی راہ یگانہ ہو گئے |
| جب کہ قہر یہ پہنچے قطب دین | سوختہ دیکھی تجلی سے زمیں |
| تیغ مخدوم جھپکتی تھی ان | صورت بجلی چمکتی تھی وہاں |
| قطب نے چاک پار کہوں بُرا | حد پہ آئی تیغ قہری رونما |
| برق و شخون کی پیاسی تھی بقرہ | شعلہ و شصورت دکھائی تھی بقرہ |
| دیکھ کر اوس تیغ قہری کا طراز | قطب عالم نے کہا باصہ طراز |
| تیغ بزم سے سرا کر اوڑ جائیگا | تن جناب شاد تک تو جائے گا |
| کہیکر یہ قطب نیاز آباد نے | عارف حق صاحب ارشاد |
| چند ساعت کو مراقب ہو گئے | فکر خمومین اس طرف سے گئے |

بادشاہ دو جہان کے پاس جا

آپے منجھو بلا یا ہے بیان
تیغ صورت بخش بر جد ہو گئی

شاہ نے سن التماس قطب زار

تیغ آتش گون نخلی جا بیگی

استین تھوڑی ہاں اوڑ جا بیگی

تو حامل کر محبہ دے خطر

الغرض یوں ہی مجد دے کیا

گوشتہ تہنہ واستین کٹ گئی

گر پڑی وہ تیغ پیش قطب دین

اگے آگے قطب تہے مثل امام

تھوڑے عرصہ میں جناب قطب پاک

اسم اعظم شاہ کا پڑھتے ہوئے

وہاں کہہ ادا کیا جمال الدین کو

جای محفوظ تھی نور سنج بار

ایک لکھ آدم شمار آئی تمام

قطب نے سب کہا اسی مردمان

صف بصف ترتیب ہو جائی

اولیٰ صف تھی خلافت بایگان

دوسری صف بیتاد خامی

تیسری صف میں جمہور الناس

سر پہ کاپا بوس کی او یہ کہا

ورنہ اس جانب کو آتا تھا کہاں

میرے آئینکے لیے سدا ہو گئی

یہ کہا اسی قطب میرے غم مدار

جب تلک بریش نہ وہ دکھلائیگی

پہر زمین پر سامنی گر جا بیگی

تیغ آتش ریز سے ہرگز نہ

ہاتھ لگے تیغ شبہ کے کر دیا

تیغ قہری سامنی سے ہٹ گئی

قطب نے اسکو حامل کی وہین

چمچے چمچے تہے تمامی خاص عام

رویت شبہ سے ہو کس بہرہ آیا

ایستادہ پاس گو لہر کے ہوئے

حاکم جنات خوش آئین کو

بوسے اوکے رو بگل مشک تار

جن و انس از مردمان خاص عام

یہ جا بادشاہ دو جہان

با ادب ایستادگی فرمائی

ایستادہ قطب عالم کے وہاں

یکدگر با ہم بطرز اختصاص

قطب عالم ہی سبھوں کے پاس

جہانگیر

جہانگیر

جہانگیر

جہانگیر

جہانگیر

جہانگیر

سر سے اپنی صابری چادر اوتار
خوبیہ سے یہ بجائے جاناز
جب بچائی قطبے وہاں جاناز
روح غوث پاک نے اکر وہیں
بارد گیر پڑہ جنازہ قطب نے
چادر بیوس غوث پاک کی
جلال الدین خلیفہ کی
غوث اعظم نے اسی بچوائی تھی
حکیم یہ تھا یہ مجدد نک رے
یہ کفن داری میں تہہ کی صرف
خلیہ سے آئی تھی جھکویہ ردا
یہ ہوا تھا حکم ای غوث ز من
الغرض قطب و عالم نے تمام
شمس دین کی روح اچھا تھی
بعد گرتھیب زمین ہمارا تھی
پہاؤ راہا ہوں میں کہو وافرار
غار کیا تھا معدن الانوار تھا
اس تہیہ میں شریک افلاکیان
قبر میں جسد اوتار شاہ کو
غیب یا ہوا یا ہوا کی صدا
روح پاک صاحب لولا کی

میرزا محمد

میرزا محمد

میرزا محمد

میرزا محمد

قطب نے چاہا اسی لاؤن بکار
اس زمین نور سے پاوی طراز
منتظر یہ ہو گئے باصد نیاز
بلند آواز تکبیرین کہیں
قبل ادا کرنے نماز ظہر کے
غوث الاعظم جلوسہ افلاک کی
قطب عالم سے کہا اسی شاہ حال
دیر سے کفن یہ آئی تھی
آنکھہ اشپر ہر کسی کی کم پڑی
اس تہیہ میں نہ فرق صرف ہو
قدسیان لاکتہ با حکم خدا
یہ ردا ہو صرف محمد و کفن
برطیق شمس ہو بچا یا نظام
جلوسہ فرما صفات و ذوات تھی
خدمت تکفین میں و مساز تھی
حضرت محمد و ہم کد دفن کا غار
غار کیا تھا جلوسہ اسرار تھا
تہہ بطور خادمانِ خاکیان
اوس تجلی بخش مہر و ماہ کو
فرش ستاروش پائی ہر ملا
شافع مابندگانِ خاک کی

میرزا محمد

میرزا محمد

میرزا محمد

جلوہ فرشتہ یا بچہ کثیر
غوث و قطب ابدال و تواوزان
گر چہ ظاہر میں اوتارا میں نے
لیک باطن میں رہتے مردان خدا
غوث الاعظم خواجہ بندالولی
اوس گہری تہا مہربا کا شور و غل
نور سرخ و سبز زردا اوس مہمن
الارض تہ روزگاہ رہے کہ سب
قطب عالم ہدایت کو اس پر
جا پڑے از ہر خستہ نشان
آب و نان سب کو دیا ہر شب و روز
شلہ کے ہماں جتنی تھے وہاں
ای حسن اب ہی مقرر ہیں جان

خدمت عالی میں تھے شیخ کبیر
جمع تھے سب اویں گہری سڈم
قطب بوقاسم جلال الدین
جبریل مصطفیٰ و مرتضیٰ
تھے یہ دونوں نیزم کا علی
سنے والے تھے برگندہ دل
تھا تجلی بخش برنگ چمن
شاہ کا مرقہ ہوا عالی منصب
نمر و یاران چندین لکھہ ذکر
تھے جمال الدین سب کے میزبان
حب قد جلا اکل و لضرور
کہا پیتے روز شب تہی زبان
زائران شاہ دین کے میزبان

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے اکسیر روز مراقب رہنی کا اور از اقدس
حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم صاحب پر بیکل چوبی بن جانیکا اور
حضرت قطب عالم صاحب کے گنگوہ شریف کو روانہ ہو جانیکا

کما تیب فصله بالامین تحریر کے بتا چکے انہوں نے ربيع الثانی کے پہلے بحری مرقوم الصد روز شنبہ وقت
 سفر کے بتا چکے اور تیسویں ماہ مذکور سنہ بروز دوشنبہ تک حضرت مشکک کشتا بندگی شاہ عبدالقدوس
 صاحب عالم و ستیگرنگوی سلطان الہا کے ایک عجیب و غریب حالت پر مراقب بیٹھے تھے اکیسویں روز قبل نماز شرا
 عا الہیہ کے اہل خانہ کے گزراؤں سے کیا کہ حضرت خانہ کعبہ اہل حقیقت کا تیار ہو گیا یہ تمام سن کر حضرت
 صاحب عالم و ستیگرنگوی نے حاور سے مومنہ کہو لکر کہے ہو کہ اوقت اہتہ میں وہ شاخ سبز زردین موجود تھی

اور اس عرصہ کیسے زمین ہی جمال الدین کی خدمت ہمانداری حضرت عظیمیہ حد بارہ کو کس دو نو وقت کجا
 ہو چکا ہے حضرت قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان موصوفہ بالا یعنی ساڑھی سترہ سو غلام اور
 اولیاء مخلصین مقلدین اور ولایت روح جذبہ اور ذوالجنان شانہ زادہ جنات فاضل کے حضرت بادشاہ جہان
 مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صلی اللہ علیہ وسلم اور روح سلطان الاولیاء کا نام تلاوت کرتے ہوئے کل شریف کو تشریف
 لیجئے زمین محفوظہ معدن انوار میں ہو چکا ہے غارِ چاشت اور فرمائی اور چوب زئیو کا بنگلہ چوبی خور و اوپر مزار شریف تیار
 پایا کہ جمال الدین ابوالجناں متعینہ سامان بنگلہ کو کر تیار کیا تھا اور انوار سبز مردین مزار مقدس تبار آسمان مجید دیکھا
 حضرت قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان سات بار طواف مزار منور کا کیا ایک صاحب طبع کو کیفیت مرتبہ
 فنا فی اللہ کی وجہ تلمذ کمال حاصل ہوئی بعد فراغ طواف حضرت قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان مزار مقدس میں فاتحہ
 پڑھیں بعد فراغ فاتحہ حضرت قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان طرف جامع مسجد کبیرہ کی فاتحہ کو پڑھا تو ہاتھ بھر کر حرکت پاتھ پڑھا نیکو دونوں
 مشک بچہ حضرت مشکات قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صلی
 اللہ علیہ وسلم اور روح سلطان الاولیاء کی جانتا ہوں کہ عرض کی کہ حضرت علامہ خطا ہوئی معاف فرمائی تھا اس وقت حضرت
 قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان و جہاد کے ہو کر عبد القدوس تو کسی مغفرت چاہتا ان لوگوں کو کیا
 پانسو برس قبل علم ازل سلب کر لے گئے تھے بعد اس اتفاقا الہام دونوں ہاتھ حضرت مشکات ابنگ شاہ
 عبد القدوس صاحب قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان سلطان التارکین مجدد عصر کی صحیح پوچھ کر حضرت قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان
 طواف مزار مقدس کا ادائیگی شکر پڑھیں اور فرمایا اور جمال الدین ابوالجناں جمع مٹاؤں جن متعینہ حضرت محمدی قدیم پر ہوں
 فرما کر حضرت خلیفہ خود اور حضرات اولیاء کبیرہ کے روانہ طرف گنگوہہ کہوئے اور حضرت شاہ عبدالحی
 صاحب عرفان زین الدین ولایت روح جذبہ مناکتب لطاف حقہ القدوس مع حضرات رفقا و مقربا و بھائی ابوالجناں
 انطابا فیات و رجال خبیث حضرت قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان حضرت ہو کر اپنی اپنی جگہ کو تشریف لیجئے
 حد بارہ کو کس میں حضرت قطب عالم صائم روح مع جمیع ہمراہیان اسم مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
 صلی اللہ علیہ وسلم اور روح سلطان الاولیاء کا تلاوت فرمایا اور بعد کو اسم عظیم شریف
 تلاوت کرتے ہوئے گنگوہہ شریف کو چلنے لگے منظر مہم از نتیجہ کرم و کرم

ننگوہہ شریف
 قطب عالم صائم روح مع
 جمیع ہمراہیان
 اور اسکا عجیب و غریب

چند خط

قطب عالم تاجہ اکیس روز
یون مراقب ایک حالت پر ہو
اس تعین روز میں جن جمال
جب ہوا تیار روضہ شاہ کا
قطبے جا کر جمال الدین نے
خانہ کعبہ ہوا تیار آج
آپ اب چلے زیارت گاہ کو
نوریز دانی برستا وہاں
قطب عالم سن کے پہرہ شتاب
دیکھ کر روضہ کہا ای ذوالجلال
خلد اسکا ہے نمونہ بیگان
باداوس صحرا کی مشک آباد ہے
کرطواف اوس روضہ دلنبد کا
فاتحہ کین روضہ انور کی طرف
جانب مسجد پی کار نجات
فاتحہ پڑھنی پیاسے تہ تمام
مثل شاخ خشک بیکاری بکار
دیکھ کر ہاتھوں کو توبہ کی کہ شاہ
یہ صدائی کہ اسی قطب فرید
کو فی ہان میں صاحب ایمان نہیں
بعد توبہ دست قطب حق ندیم

چند خط

چند خط

چند خط

چند خط

حد قہری پر رہے جلوہ فروز
ہر دوزانو سر جھکے پیٹے سے
شاہ کے روضہ کو لائے برکمال
حضرت مخدوم عالی جاہ کا
یہ کہا ابدال خوش آیین نے
نور حق کا ہو گیا انبار آج
روضہ تقدیس حضرت شاہ کو
ابر سبجانی برستا وہاں
آئے نرور روضہ عالیجناب
نیز نور پاک کا ہے یہ جمال
قصر حبت کا ہے اسکا ایک نشان
خاک اوس وادی کی غنبر زاد
اوس شکفتہ گلشن چرسند کا
مونہ کیا پر مسجد کلیہ کی طرف
قطب عالم نے اوٹھا دونوں ہاتھ
ہاتھ دونوں ہونگے مانند لام
دونوں ہاتھوں کو ہونی کی بار
میں نہ سمجھا تھا ہوا سچ گناہ
پانصد سالہ ہیں مردود و پلید
ایک ان میں مغفرت نثار نہیں
ہونگے بر حال بر رسم قدیم

چند خط

چند خط

قہر صابر حسن قہر اللہ نام صابر حرز اعظم جان پناہ

حوالہ حضرت قطب عالم صاحب کی گنگوہ پونچک محل راگ میں حال وجد طاری ہو گیا

مکاتیب فیصلہ بالا میں تحریر ہے کہ اسی روز بتاریخ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء رجب الثانی ۱۳۲۷ھ ہجری مرقوم الصدر روز بروز کو بعد نماز ظہر حضرت مشکا کشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم و تکیہ گنگوہی سلطان التارکین مجدد گنگوہ شریفین پہونچے حضرات سالکین اولیاء معصومہ شریفین جہان بے حضرت قطب عالم صاحب صبح دور کعت صلوٰۃ الصلوٰۃ شکر و فراغ و فینہ مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علامہ الہی علیہ الرحمۃ صاحب کلیہ ختم اللارواح سلطان اولیاءین مع تمام حضرات جہانان و افریائین اوکیو کیجا حق سخی آواز بلند فرمایا اوسب حضرات بھی آواز بلند تلاوت فرمایا اور بتاریخ تیسویں ماہ نوکوسہ صدر روز شنبہ کو بعد نماز اشراق کے دوسرے قدمی میں محفل راگ کی ترتیب دی گئی اور اوس محفل میں سوا حضرت اولیاء و اخوان سلسلہ حضرت اولیاء کوئی شخص غیر باریاب محفل نہوا کہ حضرات متقدمین نے بتو تحلیہ کا مجلس راگ میں تفر فرمایا تھا خواں شہر دہلی بیخیز شروع کی کہ مطلع حکما یہ تھا در خانہ چہینی کہ بازار بے بنیدہ ای مدعیان دولت جہاں پہلے ہی آواز میں حضرت قطب عالم صاحب مروج کو حال وجد پیدا ہوا غلبہ حالت وجد میں حضرت قطب عالم صاحب نے اوس قول کا ہاتھ پکڑا قول مخالف ہو کر دوسرے قول کا ہاتھ پکڑا اسی طرح پانچوں قول مضمون حضرت قطب عالم صاحب مروج اٹھا فرمایا کہ تو نے کیا کہا قول مکرر صرعد اولیٰ ثیر حضرت قطب عالم صاحب مروج کا جسم مبارک تڑپ کر کے مع پانچوں قولوں کیواریا دوسرے سے باہر جا پہونچا اور تمام حضرات اہل محفل ہمراہ ہو کر سیر بازار راگ ہوتا چلا جاتا تھا یہ ایک حضرات اولیاء شامل محفل راگ پر حسب مضمون مطلع کیفیت وجد کی طاری ہو رہی تھی عوام الناس سب بھی جس کان پر وہ آواز جاتا تھا وہ تھیر اور مہبوت ہو کر گہر سے باہر آجاتا تھا تاہی گنگوہ میں تھمکے تھمکے ہوتا تھا مرد و زن گہروں سے باہر آگئے تھے دو پہر یہ حال سب سہ عین پر طاری رہا اور سب روتھنانا قدوسید صابر چشتیہ میں راگ بے پردہ تھا فرما استعمال حضرات پیران سلسلہ صابر سے اولیاء گنگوہ کو

محرم اسرار مخفی سبحان
بہر یاران سو گنگوہی

قطب عالم بادشاہ کن فکان
پس از ان گنگوہ کو شریف

تشریف رکھتے تھے جمال الدین ابان رہا بنگالہ تیوں کے چڑھائی ننگال سے بند کہا کرتے تھے کہ حضرت
 قطب عالم صاف صوف و روزہ پائین مزار مقدس از جا کھڑے ہوئے تھے اور چادر ہی مزار منورہ پر اختیار
 اوانجام فرماتے تھے اور نور سبز مزار مقدس سما باسمان محیطہ تھے تاریخ تیرہویں اور چودہویں کو فاتحہ قل
 مستمردم عید انجام فرما کر صبح تاریخ پندرہویں کو روانہ لنگوہ شریف ہوئے تھے تاریخ سولہویں صبح الثانی
 ۹۲۳ ہجری کو روز شنبہ حضرت قطب عالم صاف صوف کی حضور میں سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر لودھی
 والی ہونے لگا اگر ایک عرضی ارسال کی کہ حضرت اگر اجازت حضور کی ہو تو فدی بار اوہ بیت قدس ہی کو حاضر ہوں
 اور چہرہ پیش کیا جس میں مگر حکم حضور لور کا ہو تو وہ روپیہ ہی واسطے تعمیر رفته منورہ حضرت بادشاہ کا
 مخدوم علامہ الدین علی احمد صاحبنا کلینی قلم الارواح سلطان الاولیاء کو ان کے چہرہ بادشاہ مذکور خاندان صلیبیہ کا
 مطیع اور حضرت قطب عالم صاف صوف کمال عقیدت رکھتا تھا حضرت محمد صالح اسکی تہ عاقبول فرمائی اور معرفت ان
 ابدال کے جو بار روانہ فرمایا کہ تجھ کو فقیر کی اجازت باب ہدایت کہلا گئے شوق آ اور روپیہ بھیجے بادشاہ فی العونین
 روپیہ کیلئے آئینہ ابدال بھیجے اور خود حاضر ہو کر حضرت قطب عالم صاف صوف بیعت ہوا اور غلامی اختیار کی حضرت قطب
 صاحب محبوب ہدایت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آئینہ فرمایا کہ اسی سلطان ابراہیم فسق و فجور مجھ پر ایسا
 بعد اسکا کلام لیا تا کہ خلق اللہ پر جبر و ظلم ہو پائی خاندان صلیبیہ چشتیہ کی اطاعت و خلیفہ اکبر سلسلہ عابدانہ دارینا
 بادشاہ اسکی بیعت کو بل و جان قبول کیا اور حضرت قطب عالم صاف صوف نے اعانت ظاہری و باطنی کا وعدہ فرما کر دعا خیر فرمائی بادشاہ
 حضرت بردار السلطنت کو آیا اور دیرۃ الخاندان عابد صلیبیہ چشتیہ کا مطیع و فرمانبردار ہوا و فلاح عین حاصل کی اس
 کا زمانہ جلوس مقام ملی اگر ۹۲۳ ہجری مطابق ۱۵۰۵ عیسوی میں اور وفات ۹۳۵ ہجری مطابق ۱۵۲۲
 میں حضرت قطب عالم صاف صوف مبلغ مذکورہ بادشاہ بخت خفا و قہمات اور جمال الدین ابدال
 سپرد آوار شد و کیا کہ اس روپیہ سامان تعمیر روضہ منورہ خرید کیا جاوے اور سپرد مگر شریف کو جلوس
 سامان کو تہیا پائے چنانچہ بعد اکیس برس تعمیر قبر مبارک حضرت بادشاہ چچ و دم صاف صوف کے بتاریخ
 ۹۳۵ ہجری بخشیدہ کو جب حضرت قطب عالم صاف صوف کی کلیہ شریف کو روانہ ہو تو اسکی تیار
 روضہ منورہ کا محراب خفا و قہمات ساتھ تھا اور قاضی خفا را شیدین صاحب کاتبی اپنی اور گیارہ حضرات اولیا

سلطان ابراہیم لودھی
 حضرت قطب عالم صاف
 مرید

اور حضرت
 صاحب کاتبی

بمحض حضرت شاد ابراہیم بہکری صاحب مکتوب نصاب غنچہ اسرار اور حضرت شاد احمد عرف فی الخلیفہ مکتوب نصاب
 وسیلہ عافیت اور حضرت شیخ محمودی صاحب مکتوب نصاب گلشن اسرار اور حضرت سید پیرندی بن قمر علیہ السلام مکتوب
 نصاب نوید حضرت اور حضرت قاسم شاہ مکتوب نصاب سائل عبودیت اور حضرت شاد نظام الدین ناروئی مکتوب نصاب
 عیار الاغیار اور حضرت شیخ سلیم نقوی صاحب مکتوب نصاب اثرات تاثیر اور حضرت شیخ ادب بن جوہوری مکتوب نصاب صبر اہل تقویٰ اور
 شیخ حسین خوارزمی مکتوب نصاب تفصیل الکواکب اور حضرت شاد حسین بریلوی خاندان مکتوب نصاب تعلیم بیت اور حضرت
 شاد شیخ فرید بخش بہکری صاحب مکتوب نصاب سرو عینیت ہمارہ حضرت قطب عالم صاحب مکتوب نصاب تاریخ پیر پورین اور جوہورین
 بہتور سابق حاضر ہے تاریخ پیر پورین روایت سے تمہیر و تہذیب کی شروع فرمائی جمال الدین ابدال فی الدین ابدال
 جنات متعینہ انصاف خدمت تعمیر وضع کا کرتے تھے اور حضرت قطب عالم صاحب مدوح مع ولی الدین معارف خلیفہ صاحب
 اپنے کے تعمیر فرماتے تھے اور حضرت شاد جلال الدین مکتوب نصاب تیسری مع دیگر خلفا اور اولیاء حاضر ہیں کہ چونکہ اور حضرت
 جیسے جاتے تھے تین مہینے سات روز کے عرصہ میں استرکاری وغیرہ سامان تیار وضع منورہ فراغ حاصل کر کے روانہ
 لگوا کر شریف ہوئے بعد از خدمت حضرت شکاک شاہ کی شاد عبدالقدوس صاحب قطب عالم و سنگیہ لنگوہی سلطان التارکین
 محمد عصر ہمہ میان محمد ح الصدق المقدس پر صائم تشریف فرما ہے جمال الدین ابدال خدمت ہماذاری کی
 جگہ آگے تیار رہی رغبہ پختہ کے گاہ گاہ حضرات اولیاء ہمعصر ہیں جس کا ضرورت پیش ہوئی تھی بغیر عمر ہی حضرت قطب عالم صاحب
 مدوح کی ہی حاضر بارگاہ عرش پناہ حضرت بادشاہ و وہابان مخدوم علا الدین علی صاحبہا صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل
 کے ہو کر مستفید طالب ہو کر آتے تھے اور حضرت قطب عالم صاحب موصوف تا بقیام عالم حیا اپنی کبابند حاضر ہوئے حسب دستور مرقوم
 رہا اور حضرت جلال الدین تہا نائسی کا ہی وجوب حکم و مرنہ قطب عالم صاحب مدوح کے معمول حاضر ہو کر تشریف لایا مستند فقرہ بالا
 احوال مختصر خلافت اور معمول حاضر ہو کر تشریف میں چند حضرات متاخرین کا

مکاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ حضرت شاد نظام الدین بلخی و جد سلطان صاحب مکتوب نصاب جہان افلاک الصبر و شایخ
 کیا رہیں بادشاہ شوال ۱۰۸۵ ہجری کو در جمعہ بعد نماز عصر محفل حضرات اولیاء ہمعصر میں حضرت شاد جلال الدین تہا نائسی
 کہ علم الدین صاحب مکتوب نصاب امانت الواحہ کے ہاتھ پر حیت امامت اور ارشاد خاندان قدوسیہ صاحب حقیقہ عابدین میں
 یہ غیبات باطن علو الخفی شہنشاہی ولایت کبشہ اطمینان و رقاۃ عتقہ فہنیاب ہو کر قاضی عفا و غنا معنویہ یعنی

خلافت انجالت مجتبره اور اوراد مضبوطہ اوقات شبانہ روز مکتوب لفظا باندہ کہ کو آف ظاہری اور باطنی اور تیرکات
 لمبومات وغیرہ ہم حضرت پیران عظیم سلسلہ موصوفہ بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ
 حبیب حکم حضرت پیر محمد کے منظر شد و دراز آمد و رفت شہنشاہ کی سالمین یک با طریق مقرر حضرت قطب عالم صاحب
 موصوفہ حضرت بادشاہ و جهان محمد دوم علاء الدین احمد صاحب ضاکلیہ ختم اللہ الارواح سلطان اولیا کی آستانہ بوسی ماہ
 ربیع الاول میں شرف ہو کر تھے اور احوال پیور مرقومہ باللہ معانہ فرماتے اور حضرت شاہ ابوسعید صاحب
 گنگوہی دست رسول مکتوب لفظا باندہ کہ شہنشاہ کی سالمین یک با طریق مقرر حضرت قطب عالم صاحب
 حضرت اولیا ہم عصر میں حضرت نظام الدین بنی ضا جد سلطان کے ہاتھ پر حیت امامت اور شاہ خاندان قدوسیہ صاحب شہنشاہ
 میں تبرکات کینفیسا و ہندو تبرکات محمد بالاصحاب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ ہو کر صاحب حکم حضرت پیر محمد
 بادا لوازم قواعد مقررہ مامور آستانہ بوسی حضرت بادشاہ و جهان محمد دوم علاء الدین احمد صاحب ضاکلیہ ختم اللہ الارواح
 سلطان اولیا سے ماہ ربیع الاول میں فیضیا ہو کر تھے اور احوال پیور مرقومہ باللہ معانہ فرماتے اور حضرت شاہ
 محمد صادق صاحب گنگوہی صادق مثال مکتوب لفظا باندہ کہ شہنشاہ کی سالمین یک با طریق مقرر حضرت قطب عالم صاحب
 بجز کیور و پختہ وقت کھر محفل حضرت اولیا ہم عصر میں حضرت شاہ ابوسعید جیو صاحب گنگوہی دست رسول کے ہاتھ پر
 امامت اور شاہ خاندان قدوسیہ صاحب شہنشاہ عاید میں تبرکات کینفیسا و ہندو تبرکات محمد بالاصحاب مجاز مرفوع الاجازت
 علو العزم المرتبہ ہو کر صاحب حکم حضرت پیر محمد کے بادا لوازم قواعد مقررہ مامور آستانہ بوسی حضرت بادشاہ و جهان
 محمد دوم علاء الدین احمد صاحب ضاکلیہ ختم اللہ الارواح سلطان اولیا سے ماہ ربیع الاول میں مستغیبا ہو کر تھے اور احوال
 محمد بالاصحاب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ ہو کر صاحب حکم حضرت پیر محمد کے بادا لوازم قواعد مقررہ
 اکیسویں ماہ حبیب کیور و پختہ وقت کھر محفل حضرت اولیا ہم عصر میں حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی دست رسول کے ہاتھ پر
 مثال کے ہاتھ پر حیت امامت اور شاہ خاندان قدوسیہ صاحب شہنشاہ عاید میں تبرکات کینفیسا و ہندو تبرکات محمد بالاصحاب
 محمد بالاصحاب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ ہو کر صاحب حکم حضرت پیر محمد کے بادا لوازم قواعد مقررہ
 مامور آستانہ بوسی حضرت بادشاہ و جهان محمد دوم علاء الدین احمد صاحب ضاکلیہ ختم اللہ الارواح سلطان اولیا سے
 ربیع الاول میں شرف ہو کر تھے سال اول یو ما فیوما کثرت ماضیین مردان خاص عام کی علامت فرمائی اسی عمر میں

جمال الدین ابوالکومع جنات متعینہ مخفی رہنے کا حکم ہوا اور آبادی قصبہ کلیر کی شروع ہوئی اور حضرت شاہ
 ابوالمعالی صامدی صاحب مکتوب نطاب نعمت الحق بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الآخر تک نہ پوری ہوئی
 روز و شب وقت عصر تک محفل حضرات اولیاء ہمعصرین حضرت شاہ داؤد جو صیانا جمود کے ہاتھ پہنچت ابست اور شاہ
 خاندان قہر سید صلیبہ شہید عالیہ میں ہر اتب کفیا اور اسناد تبرکات قہر و بلا صامدی فوج الاجازت علیہ العزم المرتمی
 جو حکم حضرت پیر و مرشد کے باد الوازیم قواعد مقررہ مامورہ سال میں ایک بار آستانہ نبوی حضرت باؤ شاہ علیہ السلام
 علی اکرم صابری کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء ماہ ربیع الاول میں مستفیض ہو کر تھے اور ترقی ازدام
 عام و علم معائنہ فرمائی تھے اور حضرت سید محمد سعید عرف میر سید شاہ ہیکہ صاحب
 فی الواجبات الوجودیہ صاحب مکتوب نطاب بطور الوجود بتاریخ بائیسویں رمضان ۱۱۶۷ھ کو روز و شب
 وقت عصر تک محفل حضرات اولیاء ہمعصرین حضرت شاہ ابوالمعالی صامدی صاحب مکتوب نطاب نعمت الحق
 سے خاندان قہر سید صلیبہ شہید عالیہ میں ہر اتب کفیا اور اسناد تبرکات قہر و بلا صامدی فوج الاجازت علیہ العزم
 و المرتمی جو حکم حضرت پیر و مرشد کے باد الوازیم قواعد مقررہ مامورہ سال میں ایک بار آستانہ نبوی حضرت باؤ شاہ علیہ السلام
 محمد علیہ السلام صاحب مکتوب نطاب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء ماہ ربیع الاول میں مستفیض ہو کر تھے اور ترقی ازدام
 او ترقی ازدام علاقہ عام کی یونانیوں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت شاہ عنایت جو صیانا جمود
 پورہ و ذوالقہوت المستین صاحب مکتوب نطاب کشف بتاریخ تیسویں ماہ ذی الحجۃ ۱۱۶۸ھ کو روز و شب
 محفل حضرات اولیاء ہمعصرین حضرت میر ان سید شاہ ہیکہ صاحب مکتوب نطاب جمود و کراچی ہاتھ پہنچت ابست اور شاہ
 خاندان قہر سید صلیبہ شہید عالیہ میں ہر اتب کفیا اور اسناد تبرکات قہر و بلا صامدی فوج الاجازت علیہ العزم
 جو حکم حضرت پیر و مرشد کے باد الوازیم قواعد مقررہ مامورہ سال میں ایک بار آستانہ نبوی حضرت باؤ شاہ علیہ السلام
 علی اکرم صابری کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء ماہ ربیع الاول میں کامیاب ہو کر تھے یہ سال ترقی ازدام
 حاضرین خاندان عام کی معائنہ فرمائی تھے اور حضرت شاہ عبد الکریم صانوی ملا فقیر
 صاحب قطب الدارین مصطفیٰ آبادی صاحب مکتوب نطاب جمود بتاریخ پانچویں رمضان ۱۱۶۹ھ
 پوری ہوئی روز و شب وقت عصر تک محفل حضرات اولیاء ہمعصرین حضرت شاہ عنایت جو صیانا جمود و کراچی ہاتھ پہنچت ابست اور شاہ

با تہ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان قیسیہ جہتتہ عالیہ میں برابر کی نسبت باطن علو العزم شہنشاہی
 کے بشیر الظہر عیہ قوا کا تکرار کیا معاف و معفو یعنی اس اختلاف نامت معتبرہ اور اور او منصفہ
 شبانہ روز اور کثرت نظامت جسے کوائف ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ قسم حضرت پیران
 سلسلہ موصوف بہ من ہو کہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والرتبہ ہو کہ جب حکم حضرت پیر و شہنشاہی
 سال اول از مرقوم بقدرہ مامورہ آستانہ نبوی حضرت بادشاہ دو جهان محمود علاء الدین علی احمد صابر صفا کلینی
 اور اولی سلطان الاولیاء ربیع الاول میں شرف ہو کر تہ تبرہ اور بہر دفعہ تہی کو ہم حاضرین خلافت خاص و عام
 معتمد فرمائی تھے اور چونکہ حضرت شاہ عبدالکریم صائم روح کو تہ تبرہ کی راہوں میں ماہ ذیقعد
 یحییٰ روز و شب وقت عصر کے محل حضرت رقبہ و نقارہ بجا و ابوالفتح و حال انصاف مجاہد صاحب ولایت
 روح جہد میں حضرت شاہ حجت است مصادد الجہاد بھی کہ با تہ پر بیعت تہ او امامت اور تہ شرف خاندان قدس
 صابر جہتتہ عالیہ اور سلسلہ میں شرف ہو کہ بشیر و طمر عیہ و قیود تکرار حصول کیفیت باطن میں ایک سلسلہ اور
 خلافت نامت معتبرہ اور او منصفہ اوقات شبانہ روز اور کثرت مندرجہ کوائف ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات
 وغیرہ قسم حضرت پیران عظام جہد سلسلہ کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہو چکے تھے کہ حضرت شہکاشانہ کی شاہ
 عبدالقدوس صاحب قلوب عالم تہ کی گاہی سلطان الازم میں جہد حضرت شیخ حسیل مقلدانہ با جاہی
 بموجب حکم حضرت خذو شاہ نور الحق احمد عبدالحی صاحب رد و لوی پیر کے ہر دو سلسلہ حنفی اور علوی متعلق ولایت
 روح جہد کو اور سلسلہ اولیہ اور قادیانہ کو بقوا بعد ضوابط استیعابہ موصوفہ بالابرتبہ سا مجاز مرفوع الاجازت
 حاصل فرمائی اور قبل حصول رتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت خاندان حقی صابر جہتتہ عالیہ کے سلسلہ
 قلندر یہ و کبریہ و سہروردیہ و سطار یہ وغیرہ میں حضرت شاہ درویش محمد بن قاسم او دہی صاحب
 نظام حال حدت با تہ پر بیعت امامت و ارشاد مشرف ہو کر حصول ساد و تبرکات انفسہ بالاسما مجاز مرفوع
 الاجازت ہو چکے تھے حضرت قطب عالم صائم روح کو کی نسبت باطن علو العزمی شہنشاہی ولایت خاندان حقی صابر جہتتہ
 کے اور حقی کیا باطنی سلسلہ کے حضرت شاہ عبدالحی صافحانی عین زین الدین ولایت روح جہد جہد
 مکتوب الخیر و القہر میں فرزند کا نام لکھا کہ قلعہ فرما کر لکھا اسناد و تبرکات روح صاحب مجاز مرفوع الاجازت

مثل اپنی کردیا تھا فرزند بزرگوار حضرت شاہ عبدالکریم صاحب قطب الدارین مدوح الصمد کو حاصل تبدیل
 سوا ان دونوں محققانہ موصوف یعنی خفیہ کی حضرت شاہ عبدالکریم صاحب قطب الدارین مدوح الصمد کو جب حکم الہام بطن کے
 بہت قلم ہیں مگر ان کی حضرت صاحب مجاز فرموج الاحازت چند سلاسل عجیبہ کیفیت بطن کو مع تمام سناو و تبرکات مفصل الصمد
 حاصل فرمایا تھا انجام مجاہد و ریاضا و کجھول کہ فیض گونا گوں بموجب حکم پیش خبری ہا مندرجہ کاتبین مثل حضرت
 بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب عالم سنگی و گنگوہی سلطان التارکین کے مجتہد تعلیم اور محمد و عتیق بن جو اور حضرت
 فی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صامع صوم قطب زمانی صاحب مکتوب ناطب بیدہ الوجود
 بتاریخ بنیون ملو جمادی الاول ۹۵۰ ہجری کو روز جمعہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیاء ہمعصرین حضرت شاہ
 عبدالکریم عرف الفقیہ خواجہ صاحب قطب الدارین والد ماجد اپنی کہ ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد خاندان قدوسیہ صابر حشیشہ عالم
 و یکریع سلاسل مشتقہ چار پرچوہ خانوادہ مفصل الصمدین بمراتب کیفیات بطن علو العزیز شہنشاہی ولایت بشروط
 مرغیہ قواعد ضبطہ فیضیاب ہو کر کجھول تمامی مفاد و مآخذ معنویہ یعنی سناو خلافت نامحیات معتبرہ اور اور انضباط و اوقات
 شہانہ روز اور مکتوبات نطاب مندرجہ کو آلف ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران
 ہر شش مکتفا غلام صحابہ کرام حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ آلہ و اصحابہ وسلم سے حضرات مرشدین اپنی تک پہرہ مند ہو کر صاحب مجاز فرموج الاحازت
 و المرتبہ ہو کر بموجب حکم حضرت پیر و مرشد اپنے کے قائم ترین ایک بار آباد اواز و موقعاہ مقررہ مامورہ آستانہ بوحیثیت
 بادشاہ و جهان محمد علی الدین احمد صابر صاحب کلیر ختم اللہ الارواح سلطان اولیاء مشرف ہو کر اور حضرت
 پیر و شکر روشن ضمیر جناب شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد و مکتوب نطاب
 احدیت الاسرار بتاریخ دوم ماہ شعبان ۱۳۵۹ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت اشراق کے محفل حضرات اولیاء
 ہمعصرین حضرت فی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صامع صوم قطب زمانی کے ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد
 خاندان قدوسیہ صابر حشیشہ عالمین اور پیر و یکریع سلاسل مشتقہ چار پرچوہ خانوادہ مفصل الصمدین
 بمراتب کیفیات بطن علو العزیز شہنشاہی ولایت بشروط مرغیہ و قیود مستمرہ کجھول تمامی مفاد و مآخذ یعنی سناو
 خلافت نامحیات معتبرہ اور اور انضباط و تبرکات شہانہ روز اور مکتوبات نطاب مندرجہ کو آلف ظاہری و باطنی

اور تہذیب کی وسوسات وغیرہ قسم قسم حضرت پیران عظام جمیع سلسل کے بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ ہو کر ہو کر حکم حضرت پیر و مرشد کے تمام عمر میں ایک بار آستانہ لبوس حضرت بادشاہ دو جہان بختیاریہ علیہ السلام صاحب کلمہ کی خدمت اللہ الارواح سلطان الاولیاء بادشاہ نواز مرقوم و اعد مقررہ مامورہ فیضیاب ہو کر اور فقیر شاہ محمد حسین صاحب مولف کتاب تبارخ شہر بیون ماہ ربیع الثانی ۱۰۲۰ ہجری روز جمعہ بعد نماز عصر محفل حضرت اولیاء حضرت پیر و سنگرد و شہنشاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد و محمد علیہ کے ہاتھ پر بیت امامت اور شاہ خاندان سے جو عہدہ شہنشاہیہ اور دیگر جمیع سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ مفصل الصدقین ہر ایک کی کیفیت ابطن علو العزمی شہنشاہی ولایت بشر و عامر عید و قیوم و مقررہ بکھول تمام مفاوضات معنوتہ یعنی اسناد خلافت ناجات معتبرہ اور وارث اوقات ثباتہ روز اور مکتوبات مند رجہ کوائف ظاہری اور باطنی اور تہذیبات لبوسات وغیرہ قسم قسم حضرت پیران عظام جمیع سلاسل مستفیض ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ ہو کر اور حضرت مادی بحق امیر دو جہان نے زبان فیض تر جان ارشاد فرمایا کہ فقیر شاہ محمد حسین صابری حشمتی ق و حنفی چھپے ارشاد بہت کثرت جاری ہو گا اور بطرح پیران عظام مریدوں کی کثرت ہو گی اسی طرح چھپے کثیر التعداد خلفا صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہو گئے اور کیفیات علو العزم شہنشاہی ولایت کی اوپر خلفا تیرے کے حسب استعداد و امکان منقسم ہو گئے اور بطرح چار پیر چودہ خانوادہ اور چودہ خانوادوں کے سلسلے کثیر جاری ہو گئے اور بطرح تیرے خلفا سلاسل جاری ہو گئے اور چھپے کثیر جاری ہو گئے اور حضرت مادی مطلق کے واسطے ظہور میں آیا جسکی تشریح احوال تفصیل خاندان ضعیفہ روح جذبہ میں نامور تھے محض سے گذری گئی اور موجب حکم حضرت پیر و مرشد مدوح کی تمام عمر میں انیس بار آستانہ لبوس حضرت بادشاہ دو جہان بختیاریہ علیہ السلام صاحب کلمہ کی خدمت اللہ الارواح سلطان الاولیاء کا ہو گا چھپے مرتبہ کتب ظاہری اور سولہ مرتبہ کتب مجسمہ و حافی میں نامور ہو گیا علم خلفا صاحب مجاز مرفوع الاجازت اہل باطن ہو گا کہ محمد مرزا سراج در اسرار کے بین نظر منتہی فکر مولف

رشد سے اون کے یہاں آباد
 خاندانِ چشت کے روشن چراغ
 بلوہ ارشاد سے اون کی تمام
 سیکڑوں ابدال میں اون کے
 شیخ زین عابد الحجب اور ان کے پسر
 آفتاب عالم ہو ہیں حسن
 فخر کی اقلیم کے سلطان ہیں
 شان سے اون کی نمایاں نور حق
 وہ فنا کے اور بقا کے ماہ ہیں
 حضرت قدوس کی اولاد سے
 ایک شہید ابوالعباس الکرم
 شہر عالم میں وہ ملاً فقیر
 فقر اور ان کا آفتاب بہت سے
 تھے اور ان کے پانچ فرزند سعید
 فی مع اللہ گاہ درویش خدا
 محو ذات با صفات ذوالجلال
 رشد اور روشن چراغ خاندان
 خلق از ارشاد اور عرفان بکار
 دانش سے حق ویدار او
 معنی فہمید حق فہمید او
 صورت او معنی پروردگار

سید الشہداء

نور اللہ

تذکرہ

جنت اللہ

نور اللہ

ہر طریقت دوست کا دل شاہ
 فقر کا بہرہ دیتے ہیں یاغ
 مست جام فقر سے ہر خام و عا
 سیکڑوں ان سے ہو قطب
 زمین سجادہ فقر پر
 مست جام بادہ او ہیں حسن
 کیا کہوں میں بس خدا کی شان میں
 ان سے اون کے مجلی طو حق
 دولوں اقلیموں کے حضرت شاہ ہیں
 اور اوسے سلطان کے ارشاد سے
 رہنمائی منزل باغ نعیم
 قطب دارینی لقب شیخ کبیر
 ہن سے تا سر زمین سندھ
 ایک اور نہیں سے طریقت کا شہید
 سر بسر معنی فروش کبیر
 پیشوا آزمرہ اہل کمال
 علم اور خضرہ گم گشتگان
 عالم از خم رشادش باد خوا
 مست ساز طالبان گفتار
 دیدن حق بالیقین ان میں
 معنی او صورت بی چون نگار

نور اللہ

صورت و بی صورتی از شانج
 بر که اوراد و طریقت است و اد
 مرشد عالم غلام شاه نام
 هم میراد و طریقت آشنا
 از میردانش حسن یک پیرا
 نام نامی نام حضرت شهاب میر
 من و جام او سر ایست
 آوز راز مومرا آگاه کرد
 آوز بے ره رو بسو راه کرد
 از طریق چارده دولت بداد
 شاد آباد من از شاد و تی او
 اوز صورت معنی حق دانمود
 رهبر کامل مہار اہی و ہے
 روشنی سے او سکر روشن بشتاب
 بس حسن بس بس سے بس قیام
 حال پر اپنی نظر کرے شتاب
 جلوہ بخور پروہ امکان میں
 یہ شہادت کاچن پولا حسن
 مرشد و مستر شہی او سکا ہی کام
 شیخ کو جس تک تم ہو سگے فنا
 غیبیہ کے یہ ہے شہادت

مرشد عالم

از میردانش

نام نامی

بس حسن

یہ شہادت

چونی و بچو نگی از آن او
 گشت از سرایت و انست شاد
 شابی او سایہ بخش ما غلام
 مر غلام او حقیقت رہنما
 روز و شب مصروف تدبیرا
 شہامیر آگاہ دل روشن نمیر
 جام مستی خور و گاہ از دست او
 از گاہ بے شک مرا او شاه کرد
 سین بہا بود مہرا او اہ کرد
 کرد مارا از رشادت شاد و شاد
 بسکہ آباد مہرا آبادی او
 بر ترخ من او در ملت کشود
 مرشد و ہادی و مولای و ہی
 غم سے او سکے ضیاء آفتاب
 راز پنهان بس نکر آید بیان
 خوش نمای روی زیبا بقیاب
 و یکتا ہے آپ کو ہر شان میں
 گل گل سے ہوؤں ہو کاچن
 پیرو مرشد ہی او ہی مرشد کا نام
 ای غنا ہرگز نہاؤ گے خدا
 راہ دانش سے بہت ہے کہ ہو تم

شہامیر

تم خدا حاضر کو غائب مت کرو
ساکنانِ چرخ میرا دیکھ حال
بعد گر کرے بین بہر دم کلام
یہ علامہ ال دین کا مست ہے
یہ صحیح اسنادِ مرونیکی ہے
یہ بردا صابری بردوش ہے
رنگ صابریں خوش آیا ہے اسے
نجیب اسطف جولایا ہے
یہ علامہ ال دین کا پڑھتا ہے نام
نام اسکا حسنِ میناق سے
راتن حضرت علامہ ال دین کا
بندہ دلہندہ باجان و دل
راہ اوں کی ہے صراطِ مستقیم
لالبان حقِ حقیقت جان لو
صابریہ سلسلہ ہے شمع نور
س طرح سے مرید و نکو حسن

یہ حسن کہتا ہے تم رو پر جلو
عاشقانِ حق طلبِ فرزندِ فال
حضرتِ محیِ دوّم کا یہ غلام
دستِ حضرتِ شاہِ اسکاوست
یہ فنِ ارشادِ یہ مینِ ایک سے
یہ نئی محیِ دوّم کی بیوش سے
فقرِ صابرِ دلِ بیابا ہے اسے
اوسنے بختِ صابرِ یہ ایہ اسے
یہ علّالِ الدین کی گیتا ہے جام
بوجہ لو باو رہو آفاق سے
اون کے بہترِ دل پسندائیں کا
اون کے خوشترِ راہ میں سے پاگل
اون کے پابن و نکاہِ دارِ النعیم
تم حسن کی بات کو حق مان لو
بے حضورِ دل کو دکھا تا حضور
صاف کہنا چاہئے شاہِ زمین

احوال اعتراض کرے مولوی محمد ربانی اور مولوی احمد یحییٰ فاضلان کا
مجلس عام روز ملاقات حضرت محبوب بھانی اور حضرت خواجہ ہندالوی مین
اور سوالات معترضین پر دونوں حضرات کے جواب دیئے گئے

شیخ الاسلام ابو محمد سعید القادری جمیلانی عجب و سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب لفظ اب
 فی شہادہ محمد بن مابری مؤلف کتاب گزاریش کرتا ہے کہ احوال ملاقات حضرت قطب ربانی غوث الاعظم علیہ السلام

کریمت الوحدت اور حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الہوی شفاعت اور رحمتہ اللہ علیہ صاحب
مکتوب لطیف اجمیت المعارف میں جو احوال اعتراض کرنے تعلیم طریقت پر مولوی محمد درانی اور مولوی اجمیری فاضل
طریقت کا اوس محل پر تحریر نہیں کیا تھا اب منہ پر کتب کیا جاتا ہے کہ دونوں حضرات دونوں حضرات والاصفات کے
دربار میں حاضر ہو کر گزارش کیا کہ عرصہ سات برس ہم تمام صوفیان زمانہ حال خدمت میں دنل سوال کے جواب حاصل کر نہ سکیے ہیں
لیکن کسی نزدیک سے جواب سوالات تکسین ہماری نہیں فرمائی فی الحال آپ دونوں صاحبوں کو غوث پاک قطب عالم اور
شہنشاہ ہند الہوی شکر حاضر ہو میں اور حجت ہماری یہ کہ ان دنوں سوالات ہمارے کافرانہ دشمنی و دشمنی و دشمنی
فقیر یہ انکار کیجی اور لوازمات فقیر موقوف فرمائی **سوال اول** یہ کہ جن لوگوں کو دعویٰ طریقت ہو بیگا
وہ لوگ اپنی مریدوں کو بتا کہ عافیت کرتے ہیں کہ جب ایک پیر بیعت کر لے تو پھر دوسرے فقیر صورت کی طرف نہ نگاہ نہ
دیکھنا چاہیے چنانکہ کسی امیر کی التجا کر لیا او سکول پیر زیادہ سمجھنا **سوال دوم** یہ کہ بحالت وقوع ایسے امور کے
فسخ ہو جانا بیعت کا اولیٰ ہو جانا مردودیت طریقت کا ثابت کرتے ہیں **سوال سوم** یہ کہ نو دس پیروں کو دو دو
چار چار پیروں کی بیعت کی ہے اور ہر ایک پیر کے نام پہ اپنے مریدوں کو شجرے دیتے ہیں یہ وہ نقل ہے کہ خود فی الواقع دیگر حضرت
سوال چہارم یہ کہ پیر یہ بھی کہتے ہیں کہ ہر مرید کو سنت پیر کی ادا کرنا ضروری ہے مگر اس سنت ادا کرنا نہیں ضروری
کرتے ہیں **سوال پنجم** یہ کہ پیر اپنی آپ کو ہر امر میں سنت ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہتے ہیں اس صورت میں معلوم ہو گا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی اس طرح ارادہ تحقیق تحقیق کا نسخ کیا ہو گا کہ
ہو میں آیت نازل ہوئی **وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ** اور حدیث فرمائی گئی **مَاعْرِفْنَاكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ**
اور حضرت مرقی کریم اللہ جب فرمایا **عَدَفْتُ لَنِي بِفَسْقٍ لَدَادَةٍ** جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام جانے سوچ
دیکھ کر بارگاہِ نبویؐ ہذا اکبر کہا تھا **سوال ششم** یہ کہ اگر بموجب روایت مشہور عام ارادت کی نعمت
صد جائے اعتراض ہو کیا جاوے تو ایک قباحت یہ لازم آتی ہے کہ جس صورت میں ایک پیر ہاتھ پر بیعت کی اور دیگر
پیروں کی نعمت حاصل کی تو مناسب ہو کہ پیر اپنی مریدوں کا بھی ایک پیر سلسلے میں ہاتھ پکڑا کرین اور دیگر پیروں کے
سلسلے میں صرف نعمت دیدیا کرین مگر برعکس اس امر مناسب ہے پیر اپنی مریدوں کو ہر ایک سلسلہ میں حاصل کرے یہی سچ
ہاتھ پکڑا کر اپنی نام اور اوس نعمت پہیہ و آگے نام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا شجرہ صحیحہ دیتی ہیں

غور کیا کہ ایسے سائیں میں سے کہ ان کے دین بیا بیعوں کا انہماک ہے اللہ یکر اللہ
 فوق ایدہم اور حدیث الید علیا خیر من ید السفلی کا یہ نہ کہ دست رہا سوال یہ
 ہے کہ اگر فرضاً یہ ہو گیا جاو کہ میرے ایک سلسلے میں ہاتھ بیکر بیعت کیا اور بیکر سلسلے میں ہاتھ بیعت
 کی تو یہ قصاص حق و حق مال ہوتا کہ جن میں سلسلوں کی دو تہ تک یہی تو بغیر ہاتھ بیکر سے میرے کے نہیں دینا
 عمری اور جاری رہا تو ہر سلسلے کے متعلق ہاتھ بیکر کر دینے سے قطعاً ہو گیا اور بیعت فوت ہو کر شرط اولی
 نہیں رہا اس کا یہ خوف ہو گیا سوال یہ کہ کوئی سلسلہ معلوم نہیں ہے تاں ہمیں فقو و آئینہ ہو
 حضرت امام احمد بن حنبلہ سے اس کے بعد حضرت انس بن مالک نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی
 زبیر بن عبد اللہ سے حضرت عثمان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت انس بن مالک سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت انس بن مالک سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 فرزند حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 امام حسن کاظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت زبیر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ حبیب علی رحمۃ اللہ علیہ
 اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام دہقان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ والد
 ماجد علی بیعت کی اور حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ نعمان کو فی سراج السنۃ سے حضرت انس بن مالک اور حضرت امام جعفر صادق
 رحمۃ اللہ علیہ بیعت کی اور حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت موسیٰ راعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبد الواحد بن
 رحمۃ اللہ علیہ بیعت کی اور حضرت امام کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خواجہ اودوطائی اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
 اپنے سے بیعت کی اور حضرت خواجہ حریف کریمی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت محمد مغربی اور حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

او حضرت خواجہ او دلائی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کی حضرت بائیں دست بائیں سے انی شریک حضرت عین الدین شریعی
 رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ حبیب محمدی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بیعت کی سید طریح
 متلخرین کا بھی یہی حال کتابوں میں تحریر ہے خیال کیا جائے گا چار پیر خود خانوادہ میں کونسا سلسلہ ثابت اور سب
 نقصان قائم رہا سوال ہم یہ کہ سب سلسلے طریقت کے شروع اولی میں تو عقیدہ اربع ہو پھر بیعت طریقت کیوں کر غیب
 حق حقیقت شاطی باطن الکی ہوگی اور پیر کیونکر منہائی کامل خدا کے واسطے ہو سکا ہوگا سب سے کہ پیر مختلف پیر ہیں
 مقام فنا فی الشیخ کا شکوہ کہ مبتدی ہو گیا جب مقام اول میں فتور و نقصان بل صلواتہ اس مقام اعلیٰ کیوں کر نصیب ہو سکا
 شخص پر خود دراندہ شفا کسی کی نیکی سوال ہم یہ کہ وجہ قوی مثلاً کہ ہو جائے مقام فنا فی الشیخ کی جیسے کہ جنوں
 اپنی مشق کی سر قدرت دراز عاشق زار ہو گیا کیا مصداق شائقہ او تھا آخر عمر میں گاہ گاہ اپنی زبان سے
 کہنا لیلیٰ کہتا تھا او اس مانیت کے حال تنہا ق میں میخیزا و خویش رہتا تھا حالیکہ چندین شیریں پر یہی عاشق ہو گیا
 ہوتا تو یہ مقام انالیلی کا ہو سکتا ہوگا یہ سوالات شوخ اور گستاخ سن کر حضرت قطب بانی غوث الصفا فی
 شریعی محمدی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ
 حسین الدین حسن بخاری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمایا کہ اسی سلسلہ انصاف
 تاجی حضرت موصوفہ الارضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضو عنہم کہ سہوا و خطا پاک ہے تو یہ قیام عالم حضرات محمد و کچھ مقلدون کا
 یہی وہی حال جاری رہے گا تو منصب اور واسطہ طریقت ہوتی ہمارے گفتگو سے حتمال یان صلب ہو جائے گا
 قوی ہوتا ہے جو بانی او کا فی تمہارے سوالات دیتے ہیں اول تم اور اگر کو کہہ لیں کہ اعتراضات ہمارے اسکا
 باشرعیت ہاتھ پر تو پیر کے اور اس باطنی سے باز اگر سب کو طریقت باشرعیت اختیار کر کے پیر ارشاد سکرو و نوت
 معترضین غرض کیا کہ بشرط تسکین خاطر ہما کو قبول اور منظور ہے بقرار و اداس امر کے اول حضرت قطب ربانی
 غوث الصفا فی شریعی محمدی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ
 لطائف جہ کیفیت باطنی انہی پاس کے اور حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری شہنشاہ ہند الولی کے پاس کے
 دوسرے نمونے کے سارے کہ جو اعتراضات ارشاد فرمایا کہ جمیع مکاتیب لطائف حضرات صاحبان مجاز و فروع الاجاز علیہم
 عالم تبکار فرمایا منہ ولایت سلسلہ مشتق چار پیر خود خانوادہ میں حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ

صاحب مکتوبات شہا بلعرفت اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ صاحب مکتوبات مجاہد الوجدت اور حضرت
 عثمان جامع القرآن صاحب مکتوبات کلیات الحیات اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صاحب مکتوبات قوی القدرت
 اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب مکتوبات لطیف اللمحظ اور حضرت عبدالعزیز بن ابی سلمہ صاحب
 مکتوبات قوی القدرت اور حضرت سلمان فارسی صاحب مکتوبات حیر القیوہ اور حضرت ابویس قرنی صاحب مکتوبات
 شوق الکیہ اور حضرت ابو عبد الرحمن صاحب مکتوبات روشن اور حضرت امام جعفر جلیف صاحب مکتوبات
 مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صاحب مکتوبات المقتدر اور حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب مکتوبات ذوق الواحدیت
 اور حضرت زبیر بن داود صاحب مکتوبات التجال الوجود اور حضرت امام قاسم بن محمد بن ابابکر صدیق صاحب مکتوبات
 لطائف الاسرار اور حضرت ابوموسیٰ راعی صاحب مکتوبات یوارق صفیہ اور حضرت شیخ عاصم صاحب مکتوبات بدو نصرت
 اور حضرت عبدالرشید صاحب مکتوبات جز البطلی اور حضرت عبد الواحد بن زید صاحب مکتوبات مثل الکیہ اور
 حضرت محمد بن ابابکر صدیق صاحب مکتوبات کفایت نامہ اور حضرت ابو عمر ان راعی صاحب مکتوبات بطون العشق اور
 حضرت شیخ خفص صاحب مکتوبات القدرت اور حضرت عبداللہ علمبردار صاحب مکتوبات فی الحبیب اور حضرت خواجہ
 حبیب عجیب صاحب مکتوبات صفات وحدت اور حضرت خواجہ فیض گما صاحب مکتوبات حقیقت المعانی اور حضرت خواجہ
 داؤد طائی صاحب مکتوبات فقر المامور اور حضرت عین الدین شافعی صاحب مکتوبات رحیم الوجود اور حضرت خواجہ یزید
 بسطامی صاحب مکتوبات مدینۃ الآخرتہ اور حضرت امام جعفر صادق صاحب مکتوبات کشف الغیوب اور حضرت امام موسیٰ
 صاحب مکتوبات شوق البدر اور حضرت امام موسیٰ صاحب مکتوبات سجادہ منیر اور حضرت خواجہ معروف کرخی صاحب مکتوبات
 نظائر اودان بطون نظم الاسلام اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن حنفی سراج الامت صاحب مکتوبات بدیع انشائات
 حضرت امام محمد باقر صاحب مکتوبات فلسوس اور حضرت امام حسین شہید کربلا صاحب مکتوبات کلام عشق اور حضرت
 امام حسن صاحب مکتوبات لطف معشوق اور حضرت محمد مخزومی صاحب مکتوبات لفظ کبرۃ الانوار اور حضرت کمیل بن زیاد
 صاحب مکتوبات بوال الوجود کہ یہ سب حضرات متقدمین اور دیگر جمیع حضرات متاخرین حضرات صاحبان مجاز و فروع اللاحاز
 ہر ایک سلسلہ و وجہ اپنے اپنے عہد کے ہے یا ہر گز انتساب کیفیت باطن کا بموجب حکم مند جبہ مکتوبات لفظ حضرات اساتذہ مشایخ
 اپنے اپنے سلسلہ حاصل کرتے تھے اور بعد حصول چہ و چہ انتساب کیفیت باطن کے بعد اس شرط و قواعد متقدمہ اور قیود و ضوابط مرعیہ

کیفیت باطنی و خارج حقیقت کے بسبب ہو بہب شرف فرمایا اور ایک کو اون چاروں میں صاحب مجاز مرفوع الاجازت
 علو العزم والمرتبه اپنی سلسلہ کا مقرر فرمایا اور جن حضرات کو طاری صادق مبینہ اور جن حضرات ایک طاری خلیفہ اور امام
 امام الامہ اور امام الامہ کے حضرت کی میں کینے فرما کر داد اور ان میں شریعت مستمرہ اور قیود و معینہ نکات کینے طریقی معیت اور
 چار گونہ امامت کی کیفیت باطنی حاصل اپنی کو عطا فرمایا اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه اپنی سلسلہ کا مقرر
 جب ایک زمانہ میں یہی معاملہ رواج پذیر ہو گیا باعث مری رہے سو تو فیض محمود خیریت میں گرتے رہے یہی اتفاق
 کہ بعض حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه کو چار یا پنج سلسلوں میں ہی امتساب کیفیت باطنی حصول امامت
 منقسمہ صوفیہ بالا کا باد اور ان میں شریعت مستمرہ اور قیود و معینہ نکات کینے طریقی معیت اور قافلی سچا گونہ امامت حاصل
 اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه سے ہر ایک کیفیت باطنی سلسلہ جگہ یا مجموعہ کے کیفیت باطنی میں جن حضرات
 اور امام اور امام الامہ اور امام الامہ بموجب اپنی اپنی استعداد صاحب مجاز اور ان میں سے ایک صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو
 والمرتبه کامیاب ہو گا اور بعض مرتبہ یہی اتفاق ہو گا کہ حضرات امام امام الامہ اور صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علو
 افضل انیز دی اپنی اپنی زمانہ میں بحصول کیفیت باطنی علو العزم والمرتبه شہنشاہی ولایت کے حمان بہرہ مند رہے حضرت
 اس جیسے کیفیت باطنی کے میں سے جو حضرات جلد کامیاب مرتبہ موصوفہ ہو کر طرف تجرید تعلیم کیفیت باطنی کے متوجہ ہو
 اور جن حضرات مجددین کے نام و سلسلہ منسوب ہو کر چار سپر چودہ خاندانہ شمار میں آئے اور چند مدت بعد ایک ایسے
 صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه شہنشاہ ولایت حمان مجرید تعلیم کیفیت باطنی کی مادی زرا و کاظم ہو کر ایک
 ہو تا پیدا آتا کہ جسکی کیفیت باطنی کی قوت جمالی اور قدرت جلالی کا احوال ہر ایک حضرات اساتذہ پیشوایان صاحب مجاز
 مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبه شہنشاہ ولایت حمان مجرید تعلیم کیفیت باطنی کی مادی زرا و نے اپنی اپنی کاتبین
 توفیر فرمایا اور بموجب ان میں خبر کے زمانہ ظہور اوس کی مادی زرا و میں کجالت عمر طفولیت کیفیت صد و احکامات
 منافی اور بلوغ میں ان کا باطنی مغیرہ تعلیم اور مجاہدہ ریاضات کے موجب حاصل ہوتی ہے جب وہی مادی زرا و بموجب احکام ثنائی
 اور باطنی کے واسطے خصوصاً طرح کی کیفیت باطنی جس کی سلسلہ کی جس کی صاحب مجاز مرفوع الاجازت کی کیفیت باطنی
 کے زمانہ زرا و پر ہر متبرک اوس کی مادی زرا و کے اوس صاحب مجاز مرفوع الاجازت کی کیفیت باطنی حاصل اپنی سلسلہ کو اوس
 زرا و میں شریعت امامت و ارشاد اپنی ہاتھ پر عطا تمامی نا و خلف نامحاجت متبرک اور ان میں مضبوطی و شہادت

او کیو بات لفظ بند حبہ احوال کیفیتاً ظاہری اور باطنی اور تیرکات ملکوت وغیرہ انہی پاس کے محنت و فکر کا مستحق ہے مرفوع
 الاجازت منسلک کر دیا اسی طرح تعلیم کیفیت باطنی و لایت منقسم ہو دوہا بالاسلاسل چار پر جو دو خانوادہ واجب زید و غیرہ
 رائج بطور مخفی اور علانیہ آباد کروں مگر مستمرہ او قیود و عیناً نکاح کی طرح کی بیعت اور دقائق چار گونہ امام کے ہاتھ
 ہو کر خطبات صحابہ مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ شہادت و ولایت حمان مجاہد و تعلیم کیفیت باطنی و لایت و اور ایک شخص
 بخش عالم عالمیہ کا ہوا اور اسلاسل چار پر جو دو خانوادہ کی اولی اور زاد و موصوفی خلفا و امام امام اللہ اور امام
 امام الامم سے ناخواند و لویون کیفیتاً باطنی کے جاری ہو کر تفصیل نکات اکیس طرح کی بیعت اور دقائق چار گونہ
 اہل بیت کے ہاتھ چار اول بیعت تو بشرعی تعریف و اسکی ہیجہ کہ اگر کوئی شخص جو شرف دین محمدی صلی اللہ علیہ
 و آلہ و اصحابہ و اہل بیت ہو وہ شخص بہدایت ایزدی شرک اگر سے ناراض ہو کر مشرف باسلام ہو جائے یا کوئی
 شخص مسلمان جو تکبیر و امام محصیت نہایت شرعی کا ہوتا ہو وہ بہدایت ہادی مطلق اپنی انحال سے بیزار ہو کر یا بیعت
 چارہ و علمائے شریف اوشخص کو بعد غسل وغیرہ ظہارت لہذا و شمس کا بموجب بیعت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ
 کے اپنی ہاتھ میں لیکر یا پھر میں کلمے شرعی اور دونوں اصفت باللہ و چہ آیات و حدیث معمولی پیر یا کو مشرف
 باسلام فرماویں اور تعلیم تفصیل احکام شرعی فیضیا کر دیں یہ بیعت تو بمراف واسطے مستعد ہو جائے و لویابی شرعی کے ہر
 اور میں بیعت تو بشرعی بیعت اشغال و عطار شجرہ کی قید ضرور نہیں البتہ آنا اور فرما کہ میں عالم کہ ہاتھ پر تو کر کے
 اوشخص کو بقرہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اہل بیت کا یاد و بموجب شخص شرف یافتہ بیعت تو بشرعی
 طالب بیعت تو بطریق باشرعیت کا عالم بیعت فرماو کہ حاجت و ضرورت خصوصاً اجازت کی نہیں دویم بیعت تو بطریق
 باشرعیت تعریف و اسکی ہیجہ کہ جسوقت طالب بیعت تو بطریق باشرعیت کا پاس خلفا یا امام امام اللہ یا امام
 امام الامم یا صاحب مجاز مرفوع الاجازت یا علو العزم و المرتبہ شہادت و ولایت حمان ملک طریق باشرعیت کے پاس واسطے
 حصول شرف بیعت تو بطریق باشرعیت حاضر ہو سکا ملک طریق باشرعیت کو لازم ہے کہ اوسوقت بلا تاخیر تکرار کرات
 اپنی اوٹا کتب اس طرح مشرف بیعت کرے کہ بعد ظہارت غسل اور وضو کے دو رکعت تحیت وضو اور چار رکعت صلوٰۃ
 استغفار پیرا کر ہاتھ اوش طالب کا بموجب بیعت حضرت سرور کائنات محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اہل بیت
 اپنی ہاتھ میں لیکر عبارت معمولی بیعت تو بطریق باشرعیت کے مع دو کلمہ طریق باشرعیت پیرا دی اوشو کہ اگر نہ اپنی شرعی کے

بیعت بہ تمام گناہ و احتیاجاتین و در پیش قدم فرمائی گئی ہے اول ہنگہ یا روال ہے دو ہم عکس آئینہ سوم عکس آب
 صاف و شربت بین لیکن حجاب و نیز در میان میں ہونا بہت پر ضرورت شش بیعت تو بہ طریقت با شریعت
 طالب مقیم ساجد بقید کی تعریف اوسکی ہے کہ اگر طالب بیعت تو بہ طریقت با شریعت کا کسی ایک طریقہ با شریعت بقید
 رکھتا ہو اور طالب باقی سالک کو فصل ساجد کا ہو یا طالب کسی قبیلہ میں ہو یا ایسی حالت میں جس سالک طریقت با شریعت
 فقیر کی بیعت باطن اس بیعت کا حاصل ہو وہ سالک مراد شامعی مسئلہ یہ بیعت موصوف انجام فرما کر طریقت بیعت
 اوس سالک کے پاس قیام حاصل کرے اور ادب اور اوراد و اشغال تعلیم طریقت با شریعت ارسال کر دے اور جب کبھی وہ طالب
 بیعت باطن کو وقت سبقت یا وقت باطن اپنے کسی ذریعہ طریقت یا طریقت کی اپنی صورت روحانی اور حقیقت معنوی
 میں کر کے تعلیم کرے فیضیاب کہ دین مقیم بیعت تو بہ طریقت با شریعت وقت نزع کی تعریف اوسکی ہے
 کہ اگر کوئی شخص فیضات شریعت تو بہ طریقت با شریعت شرف ہوا ہو یا کسی فقیر صورت خلاف طریقہ شریعت نالوستہ
 ہو کر علی اسغلی وغیرہ دمایم بیعت کا مکتب ہو اور وقت نزع شامعی حال میں تکلیف جان کنی کی کمی روز اور ہمارا
 اور ہوش و اس طلاق بجا نہ رہی ہوں ایسی حالت میں جس سالک طریقت با شریعت کو یہ تعلیم فرمائی گئی ہو وہ سالک لوہا
 معمولی اور عوامی محکومی انجام دے کہ تصرفات کیفیت باطن صرف ہمت و ماکر لطائف اوس شخص کے مجبی فرما کر بلا شائبہ جان
 نجات دے اور شناخت مرتبہ ظہور اثر فعل تکمیل تصرف اس امر کو قرار دیا گیا ہے کہ سالک طریقت با شریعت اپنی ذرا
 سچے لے کہ لطائف اس شخص کو شرف ہو گئے ہو یا یہ سچے کفران ہو او سو وقت وہ شخص بدستی ہوش و حواس اقرار و حیات
 خدا عز وجل اور نبوت حضرت علی اللہ علیہ آلاء و اصحابہ وسلم کا شہادت حاضرین اور کر کے رحلت کرے اور بعد
 کے تجلیات انوار چہرہ پر عائد ہوں ہشتہم بیعت تو بہ طریقت با شریعت کو رو کر و گنگ کی تعریف اوسکی
 ہے کہ اگر ایسے شخص معذور و مجبور مطلق پر کسی سالک طریقت با شریعت کو رحم آوے اور ایسے شخص کو شرف بیعت تو بہ
 طریقت با شریعت فیضیاب کہ پاپا مصداق حاصل ہو چنانچہ بیعت تو بہ طریقت با شریعت کا یہ کہ بقدر فائدہ
 سالک طریقت با شریعت اوس شخص معذور و مجبور کو تعلیم کرے کہ اپنی پاس بلا کر وہ شخص مجبور خود بخود بلا ہری
 صرف ہمت فرما کر عالم و جہ میں اوس شخص کی روح کو تعلیم کرے کہ اپنی پاس بلا کر وہ شخص مجبور خود بخود بلا ہری
 کیسے پاس سالک طریقت با شریعت حاضر ہو کر اپنی باتوں کو اوس بزرگ کے ہاتھ میں دیکھ نام نہایت ظاہری

تو ریا گیا ہی اب یہاں سے تفصیل ایسے قسم کی بیعت تحریر ہو چکی کہ طالب شرفیافتہ ایسے قسم بیعت
 حاصل شرفیافتہ کا مکمل صحاح مجاز ہو چلا دینی اپنی کیفیت باطن کا اپنی طابوق باطن میں اور عطا کرنے ضوایا تو
 اپنی کا طالب ہو گیا یہ قسم بیعت کے تحت حضرات خلفاء اور امام اور امام الاممہ اور مروج احمد سے ربی علی الترتیب مراتب حاصل
 ہو سکتے ہیں مگر حضرات الملام الاممہ اور صاحب مجاز مروج الاجازت اور علو العزم والمرتبا و شہنا و علایہ و حاکم ایک مشتقہ
 چار پرچہ و خاتوہ استحکام تکم حاصل ہوئے ہیں بشرطیکہ اول طالب بیعت تو بطریق باشرعیت سالک صاحب و بیعت
 پیشرف ہو اول بیعت بنیاد و اقامت سے تعریف او سکی ہے کہ حضرات مرتب جس مرتبہ طابوق کیفیت باطن کو بیعت
 اور او عالمی اور اذکار جلالی مستفیض کر کے نقل ایک قرطاس میں خلافت مع ایک شجرہ سلسلہ اجازت فرمودہ اور ایک
 سلسلہ اجازت کلام اللہ شریفہ موصوفہ بالا اولیویات میں سے ایک و مال مستعمل اپنی کسرت و فراک صاحب مجاز فرمادیتی ہیں
 و طالب اجازت حضرات خلفا میں شمار کیے جائیں اور اس بیعت مجاز کو بیعت ناسوتی و مقام عامہ کہتے ہیں و دوم بیعت
 تفصیلی تعریف او سکی ہے کہ حضرات مرتب جس مرتبہ طالب کیفیت باطن کو بعض بعض اور اذکار اور
 اشغال جمالی مستفیض فرما کر نقل و قرطاس میں مثال خلا ایک اپنی اور ایک بنام طالب موصوفہ مع شجرات دو یا ایک
 سلسلہ اجازت فرمودہ مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریفہ موصوفہ بالا اولیویات میں سے کلاہ مستعمل عطا کر کے صاحب مجاز
 فرمادیتی ہیں یہ صاحب حضرات خلفا میں شمار کیے جائیں اس بیعت مجاز کو بیعت ملکوتی کہتے ہیں اور یہ بیعت بشرط
 حصول بیعت اول کے حاصل ہو چکی اور یہ ایک ہی صاحب مجاز بیعت طریقت باشرعیت ہوئے ہیں سوم بیعت جمالی
 سے تعریف او سکی ہے کہ حضرات مرتب جس مرتبہ طالب کیفیت باطن کو بعض بعض اور اذکار اور اشغال
 افکار جلالی جمالی کینیا کے کے بشرط حصول مقام ملکوت نقل تین قرطاس میں مثال خلافت ایک بنام طالب موصوفہ
 یا ایک اپنی اور ایک نقل اپنی حضرت پیر و مرشد کے شجرات تین یا دو یا ایک سلسلہ اجازت فرمودہ مع شجرات سلسلہ اجازت
 کلام اللہ شریفہ موصوفہ بالا اولیویات میں سے عامہ مستعمل اپنا ازانی فرما کر صاحب مجاز فرمادیتی ہیں چہرے
 کیفیت باطن کو خلیفہ کہتے ہیں اور اس بیعت مجاز کو بیعت ناسوتی اور ملکوتی کہتے ہیں اور یہ بیعت بشرط حصول
 بیعت دوم حاصل ہو چکی اور یہ دو بیعت حضرات خلفا صاحب بیعت سوم یا پہلی استحکام حاصل ہوئے ہیں
 اور ان تینوں حضرات خلفا کو موجب اپنی اپنی انفرادہ و عرفان و دلیل و کتاب عالم بیعت کے مرتبہ میں حاصل ہوا ہے

مراتب جمع اور پھر خود راجھا ہیں چہاں بیعت خلافت کے تعریف اور سکی ہیں کہ حضرات مرشد جس ستر
طالب مقامات کیفیت باطن کو بعد تعلیم و اوزان خلافت سطورہ بالا کی بعض حصے مقامات روح سر اسی بہرہ من کر کے
نقل و قرطاس میں مثال خلافت بہ ترتیب موصوفہ بالا مع شجرات چار سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ سلسلہ اجازت
شرف محمد و جلالہ و بلوچان کلام مستعملہ اپنی اور عامہ سنہ نو تیار کر کے صاحب مجاز ساتھ کیفیت باطنی انسانی صفاتی
فرمادے ہیں حضرت ہی امام شمار کیے جاتے ہیں اور اس بیعت خلافت کو بیعت ملکوتی درجہ سیومی افضل تر کہنے میں اور اس
صاحب کیفیت باطن قرطاس مثال خلافت پر واپس بہرہ و اوزان طریقیت صاحبان مجاز کی ثبت ہوتی ہیں اور یہ بیعت بعد
حصول بیعت سوم حاصل ہوتی اور اس جیسے صاحب کیفیت باطن سے بیعت اول و دوم و سوم باسحکام حاصل ہوتی ہے
پہنچ بیعت حوالہ کے تعریف اور سکی ہیں کہ حضرات مرشد جس ستر طالب بیعت مقامات باطن کو بعد تعلیم
اوزان خلافت موصوفہ بالا اکثر مقامات روح سر اسی اور نفس نفس مستفیض فرما کر نقل باطنی یا پنج قرطاس مثال خلافت
بہ ترتیب محمد و جلالہ مع شجرات یا پنج سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام ان شریف موصوفہ الصمد اور
ملکوت میں خرقہ مستعمل اپنا اور عامہ سلسلہ نو تیار کر کے صاحب مجاز ساتھ کیفیت باطنی تجلی صفاتی فرمادے ہیں یہ بیعت
بھی امام شمار کیے جاتے ہیں اور یہ بیعت خلافت کو بیعت جبروتی کہتے ہیں اس جیسے صاحب کیفیت باطن کے یہی قرطاس
خلافت موابہ بہرہ و اوزان طریق صاحبان مجاز مرتب ہوتی ہے اور صاحب مجاز باسحکام حاصل کر دینی بیعت اول
دوم و سوم چہاں کہ اپنی طالبوں کو پہنچتے ہیں اور یہ بیعت بشرط حصول بیعت چہاں کہ حاصل ہوتی ہے
ششم بیعت ارشاد کے تعریف اور سکی ہیں کہ حضرات مرشد جس ستر طالب بیعت مقامات
کیفیت باطن کو بعد تعلیم و اوزان خلافت محمد و جلالہ بشرط حصول مقام جبروت و مراتب نفس انتہائی اور ویت روح
و حاجی اور سر اسی کامیاب فرما کر نقل باطنی چہاں قرطاس مثال خلافت بہ ترتیب موصوفہ الصمد مع شجرات چہاں سلسلہ یا کم
اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام ان شریف محمد و الصمد اور بلوچان میں رومال اور خرقہ مستعمل اپنا اور عامہ
نو تیار کر کے صاحب مجاز ساتھ کیفیت باطنی عائدہ و تجلی کالبر کی فرمادے ہیں اس جیسے صاحب کیفیت
باطن کو امام کہتے ہیں ان حضرات کو قرب حضرت واحدیت بحضور ملکوت و نور و نور حاصل ہوتا ہے اور ان کے ستر
ہوتے ہیں صرف مرتبہ سمیع کا باقی راجھا تھا اور اس بیعت خلافت کو بیعت ملکوتی اور سترہم کہ کہتے ہیں

قرطاس مثال اس جیسے صاحب کیفیت کا ہی قرطاس مثال خلافت بی تو موصوفہ بالا مواہیر سے مرتب ہو تا ہے اور یہ بیعت
 بشر حصول بیعت پنجم کی حاصل ہوتی ہے **ہفتم بیعت** یا مثال ہے تعریف او کی ہے کہ حضرات مشرکین میں
 طالب عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات حوالہ موصوفہ بالا کہنے بعض مقامات روح مینا قی بہرہ مند فرما کر نقل باطنی
 سات قرطاس مثال خلافت بترتیب مدوح الصانع شجرات سات سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے شجرہ اجازت کلام اللہ
 مدوح الصدور بلو سائیں رومال اور خرقة مستعمل اپنا اور عمامہ سبز نو تیار نہایت فرما کر صاحب باطنی کیفیت باطنی روح
 اور آورد و حاجی کی فرمایا تھے میں یہ صاحب امام اللہ شمار کیے جاتے ہیں اس بیعت کو بیعت جبروت درجہ سوم افضل تر کہتے
 ایسے صاحب کیفیت باطنی قرطاس مثال خلافت پر مواہیر حضرات امام اللہ اور امام امام اللہ صاحب مجاز و فوج الاجاز
 کہتے ہوتے ہیں اور یہ صاحب مجاز حاصل کر دیتے تھے نامی بیعت مذکور اللہ باستحکام ہوتی ہیں اور یہ بیعت بشر حصول
 بیعت ششم حاصل ہوتی ہے **ہشتم بیعت** یا **معالت** ہی تعریف او کی ہے کہ حضرات مشرکین میں ستر شلال
 عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات حوالہ موصوفہ بالا کہنے اکثر مقامات روح مینا قی بہرہ مند فرما کر نقل باطنی کیفیت
 قرطاس مثال خلافت بترتیب مذکور الصد مع شجرات آٹھ سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کی مع شجرہ اجازت کلام اللہ
 مدوح بالا اور بلو سائیں رومال اور خرقة اور کلاه مستعمل اپنا اور عمامہ سبز نو تیار نہایت فرما کر صاحب مجاز صاحب کیفیت
 باطنی موصوفہ الصد بحصول ہر درجہ مراتب فنا فی الشیخ یعنی فنا فی افعال و صفاتی و ذاتی مع صد و احکام شریعت و تقابلی
 کہ فرمادیتے ہیں یہ صاحب ہی امام اللہ شمار کیے جاتے ہیں اس بیعت کو بیعت لاہوتی کہتے ہیں قرطاس
 ایسے صاحب کیفیت باطنی کی ہی بطور موصوفہ بالا مواہیر سے مزین ہوتی ہے اور اس جیسے صاحب کیفیت باطنی
 ساتون قسم جیت باستحکام حاصل ہوتی ہیں اور یہ بیعت بشر حصول بیعت ہفتم حاصل ہوتی ہے **نہم بیعت** یا
وصال ہے تعریف او کی ہے کہ حضرات مشرکین میں ستر شلال کیفیت عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات
 حوالہ و امامت موصوفہ الصد کہ تمام کمال مقامات روح مینا قی کا سیاب کر کے لوح محفوظ کو معاند کر کے نقل
 باطنی نور قرطاس مثال خلافت بترتیب مرقوم الصد مع شجرات نو سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ
 شریف مدوح الصد و بلو سائیں رومال اور کلاه اور خرقة اور جانناز مستعمل اپنا اور عمامہ سبز نو تیار عطا کر کے صاحب مجاز
 ساتھ کیفیت باطنی موصوفہ بالا بحصول مراتب فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول چودہ قسم الہام کے فرمادیتے ہیں

اس جیسے صاحب کیفیت باطن کو امام لائے کہتے ہیں ان حضرات کو کیفیت باطن کا نقد اسرہ ولایت کی حاصل ہوتی ہے
یعنی قرب حضرت واحدیت میں عروج اور نزول قبض اور ربط ہوا کر تہ میں اور کیفیت سلوک کی رتبے اور تہ
سیمع بصیر علیہم کے جوہر اپنی ہفتہ حاصل ہوئے ہیں اس جیسے کیفیت باطن انہیں بیعت ہونے سے مستحکم
حاصل ہوئے ہیں اس بیعت کو بیعت جبروت اور لاہوت مگر کہتے ہیں ایسے صاحب کیفیت باطن کے قریب مثال خلاف بطور حدیث
مواہبہ مرتب ہوئی اور بیعت بشر حصول بیعت ششم حاصل ہوتی ہے اور بشر حصول مقام لاہوت اور ثمر تبلیغ
احکام ارشاد و طریقت یہ صاحب کیفیت باطن امام امام لائے کہلاتے ہیں وہ بیعت ششم عروج شہنشاہی
ولایت تعریف اور کسی بیعت کہ حضرات مرشد اس بیعت جبر حضرات امام امام لائے اور صاحب مجاز مرفوع الاجاز
اپنے سلسلہ دیگر حضرات اہل مرتبہ مفصل الصمد کو مشرف نہیں فرماتے ہیں سرشد طالب ویت تجلیات انوار عرفان حقیقت
ذاتی کو بعد از جمیع مراتبات اور لوازم مقامات موصوفی الصمد تمام کمال مراتب ولایت صفاتی متعلقہ ولایت درج
انتظام خلق اور ولایت سلوک عنانی سراجی ظہور صافی ذات کلمیاب فرما کر خود ساتھ صورت روحانی اور حقیقت
بجسم مراتب تجلیات ہنگامہ تشبیہ طوع اور تنزیہ لائے چودہ انوار ولایت ذاتی صلی مفصلہ دیل اور جمیع مراتب انوار
ولایت ظلی شرح الصمد اس جیسے صاحب کیفیت باطن کے باطن میں تجرہ جلوت فرماتی ہیں اور طالب صاحب مجاز مرفوع الاجاز
ایں حضرت شیخ کو از روضہ نور اور معنی جانتا اور پہچانتا اور پوچھتا اور دیکھتا اور پاتا اور حقیقت ذاتیہ اور اہمیت صفاتی حضرت شیخ
پہچان کیا اور تہ شہادت نامانی اور ثبوتی اور انتقام ہستی حضرت شیخ سے درگزر کیا اور تجلیات ہنگامہ کو با شکر اس قسما ناماری ورجائی
امکان کی نظر جامع صورت اور معنی حضرت شیخ سے دیکھ لیتا اور بزرگ جامع حضرت شیخ میں از روضہ نور اور معنی ہر سہ مراتب انوار لائے
فَنَافِي السَّيْلِ اور فَنَافِي السُّؤْلِ اور فَنَافِي اللّٰهِ کے یہ جہر جن اس جیسے کیفیت باطن کو حاصل ہو جائیں اور ہر چاروں
عروجی اور نزولی الی اللّٰہ اور فی اللّٰہ اور من اللّٰہ اور مع اللّٰہ کے سیاح ہو جائیں اور ہر چاروں قلب نیرت ابرت صنوبر
مادر راہائیس لون ولایت منقسمہ بالا کیفیات الوان وکلوین سیاہ اور نیکون اور نقرئی اور طلائی اور زعفرانی اور زعفرانی
اور زعفرانی اور یاقوتی اور قمری اور قمری اور فیروزہ زری اور قمری اور شمسی تابا اور درخشان ہو کر چودہ ولایت
مردج الصمد انار و صفات کیفیت باطن میں منتقل ہوتے ہیں اور ترقی صمد اور از ذکر سیلانی کی بہت بہرہ و نصیحت ہوتی ہے
اور حضرات مرشد ایسے صاحب کیفیت باطن کو صاحب مجاز مرفوع الاجاز شہنشاہی ساتھ کیفیت باطن تعلیم نکات الکیس طریقی بیعت اور

اپنی ہریان شریفانہ بیعت تو بطلانیت باشرعیت کو کہ جو طلب خدا سے ہر نہیں کہتے ہیں اس باعث سے دوسرے فقہوں
 کی طرف بنگاہ محضت دیکھنا اور کسی مری التبا کر نیکو نمانعت کرتے ہیں کہ بوقت حصول شرف بیعت حضرت مرشد اوس مریکا اور اوس
 عافیت ظاہری اور اشغال بنایقوت باطنی شیعہ اٹھو اور کم روئی یا تبدیل بنا احکام تعلیم کا حفظ و امن اور ثناء اور بارگاہ
 جس کسی میں خیال سرچ خواہش نفسانی ترک یا قصور یا بیضا بطنی تعلیم حکم میں شروع حواشا ظاہر اور باطنی نمونہ دکھایا گئے
 مصیبت ہو گئے دستگیری حضرت مرشد بقیہ ہو اور قصور اپنا فراموش کر گئے اوس حالت گرفتاری مصیبت میں اگر کسی فقیہ صورت
 خلاف طریقت باشرعیت کی باتوں میں فریفتہ ہو کر نقصان ظاہر اور باطنی کا کیا باز کا ب و حکم عدلی افزہ و فیض خداوند
 ہوئی اور محتاجی کیلئے گزشتہ مضبوطی کا ذکر الفقراء ان یگوان کفرًا کا دست آیا اس حالت میں مضمون سوال
 دوم کا دست ہو گیا سنا یہ تھا کہ جو دو موقع ترک یا قصور یا بیضا بطنی تعلیم حکم کو حضرت مرشد یا خلفا حضرت مرشد کی
 خدمت میں جانے ہو کر یا علیحدہ ہو کر قصور یا بیضا بطنی تعلیم سے مستعد اور سرگرم ہو جائے جواب سوال سوم حضرت
 عظام سلاسل چار پر چودہ خانوادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمودہ بحالت شرف یا فائز مرتب خلفا اور امام و امام الامام
 بحصول کیفیت باطنی الترتیب مراتب مفصل الصدقین کے ہنگام وقوع غارت قبول یا ضرورت قوی یا حالت استیلا و غلبہ
 طلب خدا کی بشرط انجام مجاہد و ریاضات خدان و زری خواہش نفس امارہ و توجہ فراموشی کسی طرح کی خواہش نفس بہرہ کا کام نہیں
 ہے جواب سوال چارم حضرت پیر عظام سلاسل چار پر چودہ خانوادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت مرشد کی سنت بعد حصول حکم اور
 سنت مرشد اپنی اور اگر تپے آئی ہیں اختیار کر فاعل حضرت مرشد کا بغیر اجازت حضرت مرشد کمال گستاخی جواب سوال پنجم
 بیعت صد و کلثابے اوبانہ شان میں حضرت حبیب احمد محبتی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ و اصحابہ وسلم کی اگر تم دونوں معترض
 تسلیم کر لینے جوابات کہ تاہر طریقت باشرعیت نہیں ہو ہماری رائی میں قابل سزا ہو بیشک تفسیر کجی و کی سچ ہو کہ آیت
 وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ناطق اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جنکی اہل بیت کی شان میں
 یہ ظلم ہے کہ اگر اراک و تحقیق جنتیہ کافریہ کہ ہوتا کا ہو کہ تبت آیت اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتُمُ
 عَنِ الْكُفْرِ فَرَقْتُمْ بِاللَّيْنِ تَكْفُرُ النَّاسُ غَضِبَ النَّبِيُّ كَسَمِ لِيْنِ اسرار سوخ مرتبہ نبوت صلی اللہ علیہ آلہ و اصحابہ وسلم
 اس آیت میں کیا حاکمیت ہے کہ اگر کسی بیان کی آیت و وجہ ک ضلالت فہدی

جو اپنی محاکمات کہ عظمیٰ کو لاتی تھیں انسانی راہ میں شیطان ملعون ہمارے شر کے بار بار وہ کھانکے کہ جس کی ہر ساری پیمائش ہمارے حضرت
حافظ حقیقی نے جبریل امین کو بھیجا کہ راہ راست کہ عظمیٰ کی راہ میں فرمائی اور عینی بیٹ و ما عرفت ان کے حق معارفیہ اور
عرفت دینی یغنیق الازادۃ کے بروقت شرفیابی و توفیق و ال عارفان حقیقت بخوبی تمام سمجھیں کہ ہمیں کعبہ، حالاً
اپنے اور گزشتہ بین میان اسکا فی المد عاتسلی سائل نادانہ کے ہرگز نہیں ہوتا جواب سوال ششم معانی روایت مشہور
کی نعمت صدیقی نسبت مردان شرفیہ انکا بیت تو بطریق باطنیعت ہنگام طلب باطنی حصول کیفیت باطنی و شناخت حضرت اہل اللہ
نعمت ہند کا فانیہ اور باطنی سے بہرہ حاصل نہیں کرتے نہیں آتی اور یہی معانی روایت مذکور شاہان تکمیل مراتب حضرت صاحبان مجاز
مرفوع الا جائز اور حضرت علو العزم المرتبہ اور حضرت شہنشاہان ولایت حاکم نہیں ہو سکتے بلکہ حضرت خلفاء اور ائمہ امام الاممہ اور
امام امام الاممہ کے صحابہ راست ہو سکتے ہیں ایسے موقع اور محل پر کہ جب اپنی حضرت پیر و مرشد کی عنایت باسناد صحیحہ کسی تہذیب
مراتب و صوفیہ بالا میں آوے اور از قواعد مریدانہ و شرفیہ و اصول حسب استعداد طلب نکات اکیس طرح کی معیت اور تقاضی
چار گونہ امامت کا میاں ہو گئے بعد حلت فرما کر حضرت مرشد ہنگام وقوع معاملہ قبض و نزول زیادہ معمول یا حضرت مرشد کی تعلیم
میں چھوڑ کر حلت فرما کر اپنے وقت حلت فرما کر حضرت مرشد کی کوئی کیفیت باطن میں اس طرح برقرار ہوئی کہ محفل اوس کے ہونے اور
مثال او محال کے باعث تزلزل کی کیفیت باطن سمجھ میں نہ آئے یا کسی جذبات کیفیت باطن کی ناگاہ سلب کر لی ہو یا بوقری ایہ نفسانی
بیضا بطل کے حالت غلبہ ہر اس میں یہ یہ دستور کہ بجائت موقع ایسے معاملہ بغیر حاضر ہو بار کا حضرت صاحبان مجاز مرفوع الا جائز
علو العزم المرتبہ و حضرت شہنشاہان ولایت حاکم احسن الوجوہ اپنی معاشقہ کیفیت بسطہ و خروج غیرہ پر کامیاب ہو یا نہ ہو
محکم بنیاد کے کوئی زمانہ حضرت صاحب مجاز مرفوع الا جائز علو العزم المرتبہ شہنشاہان ولایت حاکم کیفیت باطن سلسلہ مشتقہ و
چودہ خانوادہ کا انہیں ہر تاجدار اہل باطن کو علم ہوتا ہے جو حصول بیہوشی حضرت محمد کے وقفہ کشائی حاجت مند کی بغیر حصول
بخوبی تمام ہو جائی ہے تو یہ عطا کر نامہ اس امر سے حضرت پیران عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رضی عنہم میں تعلیم کیفیت باطن کا قاعدہ
مقرر کہ کسی دوسرے کا طریقیت یا شریعت صاحب کیفیت باطن کے مد کو عالم حیات اس بندہ میں بغیر ملاحظہ اسناد صحیحہ و مشہور
اوس کے کہ نہیں کرتے ہیں اور اگر ایسا ایسا اتفاق کسی خطہ میں ہو جائے تو احکام کیفیت باطن استعمال کا فانیہ ہر دو طرح کے
تعمیل کے ہیں جواب سوال ششم کوئی سلسلہ سلسلہ مشتقہ چار پر چودہ خانوادہ میرے باعث مدعی اپنے قواعد او اصول
کے استحقاق تسلسل تہذیب کر کے قطع نہیں ہوا اور کسی حضرت بزرگوار کوئی شرط ادنیٰ بلکہ ادنیٰ فحش

میند الی شریعت است از شرافت و فرایا که فی سبیل معرفت حضرت بهای صانع نگوراه ضلالت انکار بیعت طریقت
 با شریعت است و در استبدادیت سر اقامت فرایا که فیضیت خانه از مرفوع الاجازت فقیر بی برافینض عام بیان کرتا ہے
 حضرت علی تفسی کرد آن وجه کجاست جنین جس مراتب بطنی او ترافت آفا هری پر که کامیاب بچوین بقه کسی ابر تبت کار
 کوئی ابر تبت بمقاوم نیست که اگر حضرت محمد عرف محمد حنیف سنا که نبط لام المقار و حضرت امام الخواج صاحب
 مکتوبه لطیفه فی ابواب حدیث صاحب مرفوع الاجازت علو العزم المرتبه شہنت اوله کفیت باطنی که ہو که دون حضرت مکتوبه سلسله
 باقیام عالم بر تعلیم فی کفیت باطنی که جاری رینگه یعنی مطلق ولایت صفاتی مکتوبه اوله روح جدید کفیت باطنی حضرت محمد حنیف
 در او حشام و اولی مکتوبه لایب صفاتی سر کفیت باطنی حضرت امام الخواج صاحب مرفوع الاجازت علو العزم
 کرد آن وجه قرطاس مثال خلافت حضرت امام الخواج صاحب مکتوبه لایب صفاتی سر کفیت باطنی حضرت امام الخواج صاحب
 شہنت اوله کفیت باطنی که خطایب هم باطنی ملاحظه کمال لوازات مراتب موصوفی تحریر فرمایا او حضرت محمد حنیف
 سنا که قرطاس خلقت بین جوا القاب تحریر فرمایا حضرت اهل باطن علم مکتوبه شہنت عام نہیں ہے اسلی حضرت محمد حنیف
 ہو و حضرت فرزند دلب حضرت عبدالرشید سنا نمای او حضرت علی الجلیل مکتوبه جنونی سنا سلسله کفیت باطنی جوا القاب مراتب کفیت
 گوش و عام نہیں او حضرت امام الخواج صاحب مکتوبه لایب صفاتی سر کفیت باطنی حضرت امام الخواج صاحب مکتوبه لایب صفاتی
 و حضرت خواجہ حبیب محمد مکتوبه لطیفه صفات مکتوبه مکتوبه الاجازت علو العزم المرتبه شہنت اوله کفیت باطنی که
 صاحب اجر آقا نوده ہو سنا که ہو و حضرت و الام صفات موصوفی سلسله بین بلوچ با پنج حضرت صاحب مکتوبه لایب صفاتی
 علو العزم المرتبه شہنت اوله کفیت باطنی که ہو و حضرت صاحب اجر آقا نوده با سنا که مکتوبه لایب صفاتی
 حناچه حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید صاحب اجر آقا نوده زیدیان او حضرت خواجہ فیض بن عیاض مکتوبه لایب صفاتی
 حقیقت المعانی صاحب اجر آقا نوده و عیاضیان او حضرت خواجہ سلطان ابی ایمن بن او هم لایب صفاتی مکتوبه لایب صفاتی
 صاحب اجر آقا نوده او همیان او حضرت خواجہ امین الدین میرزا البصری مکتوبه لطیفه صاحب اجر آقا نوده
 میریان او حضرت خواجہ ابوالسحاق شامی مکتوبه لطیفه خیر المقصود و شہناز و شہر لکازرون صاحب اجر آقا نوده
 گازرونیان او حضرت خواجہ ابوالفضل ابدال اولیہ شہنت مکتوبه لطیفه مکتوبه لایب صفاتی صاحب اجر آقا نوده
 پشیمان که پیش حضرت صاحب اجر آقا نوده با موصوفی با کاکاشش بر داریمه فقیر ہو و او حضرت خواجہ حبیب

احوال عجیبہ ہر دو خاندان حنفیہ ولایت روح جذبہ صوفیات کشف کوئی سب

سامعان احوال عجیبہ ہر دو خاندان کات غریبہ کو مژوہ ہو کہ تفصیل خاندان ولایت روح جذبہ کی جسکے بقدرے فیض پہنچا
 ہر مومن میں اسرار الہی پہ پہنچیں اور اس کتاب میں اول کی جگہ اس بیان کی تشریح کا وعدہ ہو چکا ہے ذیل میں
 لکھ جائیں تاکہ ہر ایک متفلسف خاندان عالیہ کی کیفیت اور علو العزمتی واقف ہو کہ فیض ظاہری و باطنی حاصل
 کرے اور نیز فقیر شاہ محمد حسن صابری حنفی مولف کتاب ہذا گذارش بردار ہے کہ مولف اس بیان کو کتاب
 نصاب زبان عربی اور عبرانی اور فارسی وغیرہ ترجمہ کر کے لکھا ہے جو محتوی کم و بیش اور عبارت آرائی کو دخل
 نہیں دیا کہ یہ حال حضرات حکما ان باطنی اور اولیاء جلالی روح جذبہ کا ہے ناظرین اسکو نظر عظمت وصول
 فرمائیں اور بحیال استفادہ سرور باطنی حاصل کریں اور وہ یہ ہے واضح ہو کہ اس خاندان والا دو دکان احوال
 کیفیت غریبہ حضرت نعمان ابن ثابت امام اعظم اچنفیہ سر اجہت رحمۃ اللہ علیہ کا تو نصاب بایع الصنائع و بیع
 تصانیف اپنی میں اور ابو عامر تاریخ اجہت الودود و تالیف اپنی میں اور حضرت انس بن مالک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوب نصاب طول المعظم اور کتاب ظاہری اجمال الاولایہ تصنیفات اپنی میں اور حضرت
 عبد العزیز بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوب نصاب قوی القریبہ اور کتاب ظاہری اجمال الکرامت تصنیف اپنی
 اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوب ظاہری مسعود النبوت اور شواہد الاولات تصنیف اپنی میں اور
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب ظاہری مایع الشہود اور اجمال النبوت تصنیف اپنی میں اور حضرت
 موسیٰ علی رضی اللہ عنہ مکتوب نصاب قوی القدر تصنیف اپنی میں اور حضرت حماد بن عمار مکتوب صاحب فرزند
 علی کرم اللہ وجہہ مکتوب نصاب المقتدر تصنیف اپنی میں متفق اللفظ والمعنی تحریر فرمایا کہ قبل حضرت آدم
 علیہ السلام شتر قوطوس و لوط قون نام قوم ابوالحان کو کہیم انتظام آبادی اجنہ کا تفویض تھا
 اور اسکے بعد کو بادشاہت اجنہ میں غوفع بد قفر غشوت کہتے تھے اور اس کے ماتحت آئمہ
 محمد بنے جنکا اسماء میں غشیغرا - نیشواغر - لغشیماغ - طشیغور - غشیغور
 و غشیغور - قو غشیغور - طاغشیغور - ضیاغشیغور - غشیغور
 جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں ظہور فرمایا تو شتر قوطوس نکور کو جسکی عمر پانچ ہزار برس کی تھی

کافی عجیبی
 خاندان روح
 غیبی صوفیات
 کشف کوئی
 و امہب العظام
 حضرت
 آدم علیہ السلام

روح الباطنی
بہارِ نبوی
جلد دوم

تحت زمین پر بعدہ باطنی قادی وجود پایا حضرت آدم علیہ السلام ہی باطنی اور اسکو بعدہ قدیم جن والنس پتھر کے
اور اسکو اس عہدہ کا مروجہ الاجاز طو الواعزم والمرتبه کر دیا اور اس عہدہ کے بانی مہمانی آدم علیہ السلام ہو اور
شر قوطس کے بعد اسکا فرزند بطش و غش بعمر تین ہزار سال اپنی باپ کے عہدہ پر مقرر ہوا اور اس کے
بعد غوراً قوجش ولد بطش و غش اوسی عہدہ پر ممتاز ہوا۔ زمان بعد غور قوطش
ولد غوراً قوجش بعمر پندرہ سو برس کے اوسی عہدہ پر منسوب کیا گیا۔ من بعد طفت غورش ولد
غور قوطش بعمر بارہ سو پچاس سال کے اوسی عہدہ پر مقرر کیا گیا۔ اوس کے بعد قردی جو شش
ولد طفت غورش مقرر ہوا۔ اور احوال باطنی جو بنا بر تفویض حضرت باعث تخلیق کائنات اور موجب
ایجاد موجودات شہنشاہ دوسرا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و آصحیہ وسلم کے
حضرت آدم علیہ السلام نے شر قوطش ولد طوطش کے اوپر سنگ زبرجہ کے کندہ کر دیا تھا اور وہی سنگ
زبرجہ کے کندہ اجنبہ مذکورہ کی حفاظت میں بعد نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک غور قوطش مذکورہ کے حوالہ
اور اپنی اپنی فرزند طفت غورش کو دیکر امر کیا تھا کہ اس سنگ زبرجہ کو غار حرا کے وہاں دفن کر دو اور منہ کام
ہو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و آصحیہ وسلم اُن کے حضور میں پیشکش کر دینا اور دوسری روایت
میں ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کی اس طرح کے حضرت ادریس بوجہ ترک خورد فوش اور کثرت ریا
و ان کی سبک دہی سے جو کہتے تھے حق جل و علاؤ کو زندہ آسمان پر بلایا اور عام پر کے آسمانوں کے کہول کے اور
حضرت جبریل علیہ السلام کی اکثر صحائف کو جن میں اسرار باطنی مرقوم تھے پانی میں غرق کر دیا صرف بائچ ورق یعنی پیر
کندہ کے اس غرض سے غور قوطش کے پھر کر کے کہ اس احوال باطنی کو اوپر سنگ زبرجہ کے کندہ کر دی اور بعد حضرت ادریس
جوش ہوئے اُن اوسکی نظر سے گذار دیا جاو اور جب حضرت شہنشاہ دوسرا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ و آصحیہ وسلم
عالم طہور میں جلوہ گر ہوئے تو یہ راز باطنی کندہ اس پر دکھ دیا جا چنانچہ وہ احوال باطنی جو اہل خدمت باطنی
اجنبہ کی سرورگی میں چلا آتا تھا جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و آصحیہ وسلم رونق افروز عالم ناسوت
تو ہر جنات عہد دار ان باطنی یعنی طفت غورش اور قردی شش اور غور قوطش بر او غور و طفت غورش نے
حاضر بارگاہ عرش پناہ حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کر وہ احوال باطنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا

اول شہنشاہ نبوت
خاندان روح جہ
وصفات کشف کونی
وہب حضرت صلی
بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنوں کو کہہ دینا کہ تم کو تعلیم دے گا اور تم کو غور و فکر کا نام اذن شاہ اور قور دی جو شکر
نام امانت شاہ اور غشوقش کا نام ہمشاہد کہہ دیا اور بعدہ خدایات باطنی قدیمی تینوں کو بتو رہتار فرمایا۔ اور یہ سب
ماہ جب با پنج سال قبل انجوت جبکہ روزیہ یازدہ حضرت مولا مشکلا کشا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھیرنے سے ہو چکی تھی کہ حضرت میں زیر کردہ اقبیس کے خدایان روح جنہ کیشف کوئی
وصفاتی کی کہ خط انورانی اور تعلیم و قوائے لازم خانہ ان سدا آگاہ فرما کر اس سلسلہ کا سردار اور سرور دولا تینوں کا شہنشاہ
اور احوال طبعی کہ وہ پیش کردہ اجنادہ کے تعویض فرمایا اور نیز بطور پیش گوئی ارشاد ہوا کہ یا علی نعمت ہم سے تم مستقل ہو
اور بعد ہمتا کہ وجہ بدرجہ تالیف اسیران اولیا میں منتقل ہوتی ہوگی جو اولیٰ آخرت میں مفعول الاجازت علو الذم
حساب کیفیت بعد جانبہ ذاتی وصفاتی کشف کوئی ہو کر ہوگی اور اس کے سر کوئی ہوگی اور ترقی ہو جائے
مروج آگے تا قیامت باقی رہے اور نظام بدست خلق اللہ کا اور اوکے میر کا اور وہ خدایات باطنی روح جنہ پرانے ہوئے
جناب علی کرم اللہ وجہہ منعت لا روال فیضا ہو کوسات برس آپ پیچیدہ فریب کیفیت طاری رہی سب کا اظہار قابل فشا عام
عارف صاحب مجاز مفعول الاجازت علو الذم و المرتبہ سردار روح جنہ کیشف کوئی ذاتی وصفاتی کا ہوا اور سپرہ راز منکشف ہو جائے آنحضرت
حضرت علی کرم اللہ وجہہ منعت اور اس کے نسبتاً افتاد ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ام فرمایا کہ یا علی تم خدایان عالیہ کے سردار
شہنشاہ ولایت ہو تم انبیاء الحکم جاری کرو یعنی جو خدایات باطنی جنہ میں جلیں آئیں او کو بدل دو اور آج سے اس سلسلہ میں
او جنات دونوں اضلاع میں اور دونوں جنات انس شتر کہ ہو کر انجام خدایات باطنی اور بدست خلق اللہ کا کریں صرف جنوں پر حضرت
کہ جن جنوں کی شہادت ہو سیری است بطور کمزیری کے اور جو اسماء عہدہ کا خدایات باطنی جنوں کے عہدہ موصوم علیاتی میں وہی بدست
حضرت علی کرم اللہ وجہہ منعت اور سروری احکام علوی جاری کیے یعنی ان خدایات باطنی میں انسان و ربان مقرر ہو کر او حضرت ہاں
باطنی کے بہ نام قرار کے۔ **رقبہ منقبلہ نجباء ابدال او تاد اقطاب اعیان جبال**
حضرت ابن حضرت کا مفصل حال کے کھل جائیگا جو حضرات رجال الغیب کا حال قابل تحریر نہیں بلکہ احادیث طریقت میں حضرت
صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطور پیش گوئی ارشاد فرمایا ہے کہ حال الغیب کی کیفیت سو کا جال ملو کہ اور کسی پر
منکشف نہ ہوگی حضرت علی کرم اللہ وجہہ منعت فرمایا کہ میں اس میں حکم کہ نبی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں
جناب میرا واک رضی اللہ عنہا ام فرمایا کہ یا علی او ان تینوں جنوں کو بطور نامراتب خدایات باطنی مقرر کر دو یعنی جسے

دوسرے
شہنشاہ ولایت
روح جنہ کیشف
منکشف ہو کر
علو الذم
مفعول الاجازت
سدا آگاہ

حضرت اہل خدمت باطنی ہو اور آپ تین سردار مرفوع ولایت روح خدیجہ کے ہو اور مینوں سے سلسلوں کا اجرا ہوا
 جن میں سے ایک حضرت امام عظیم ابو حنیفہ سر اچھے ہیں اور دوسرے حضرت محمد حنیف صفا کے صاحبزادہ ہیں جس سلسلے میں شہید ہو گئے
 جابر ہو حضرت محمد حنیف صفا اور ان کے صاحبزادوں کے سلسلے وغیرہ کا حال نہیں احوال حضرت بندگی شاہ عبدالقدوس صفا
 قطب عالم آئندہ وفضل بیان کیا جائیگا اور اس محل پر صرف حضرت امام عظیم ابو حنیفہ صفا کا حال قلم بند کیا جائیگا۔
 حضرت امام عظیم ابو حنیفہ سر اچھے تھے ان ابن ثابت رحمۃ اللہ علیہ تاریخ سترہویں سال شعبان
 بروز چہارشنبہ قمریہ کو پیدا ہوئے اور انیسویں ماہ شوال ۱۸۵۱ ہجری کو جمعہ دن تہی کی قیامت مرتبہ لامہ تیرہویں وفات پائی
 فرار شریفہ کا بعد از کھنڈہ میرے اور آپ کے دو مکتوب نگاہ بین ایک بلیع الصنائع اور دوسرا بلیع الشائخ اور تیسویں
 ربیع الآخر ۱۸۵۲ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت عصر حضرت محمد اکبر عرفی محمد حنیف صفا کے کلاہ اپنی اور ما کر اور علامہ سبزیانی ہند
 باندہ کفر خرقہ پہنایا اور ٹکے سر کمر سے بند ہوایا اور عطا مثال غلام جلا غلام تھا اور اور اور منضبطہ و تبرکات کتب و انظار اپنی اور
 صحابہ کرام اور صحابہ کرام مسکنی رائے دہر سے اجنبہ رحمت فرما کر صاحبزادہ مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور حصول ترقی کیفیت باطنی
 متوجہ فرمادیا اور آنحضرت کو جذب عجیب منہ دکھلایا سات برس تک کامل جذب رہا اور آپ بکثرت حضرات نقباء و تجار و بزرگوار
 و اوتاد و اعیان و اقطاب ہوئے اور ہمیشہ غلامان عالیہ میں اہل خدمت باطنی موصوفہ ہو رہے تھے (اس پر یہ بیان اولاد و وفات
 وغیرہ منقول از نقشہ نو شہر دانی و تواریخ ظہرت نامہ و مکتوب نگاہ لام المقدر و بلیع الصنائع)
 حضرت امام احمد صاحب حضرت امام عظیم ابو حنیفہ تاریخ تیرہویں ماہ محرم ۱۸۵۲ ہجری کو بروز چہارشنبہ و اشراق
 کو عظمیٰ میں پیدا ہوئے اور تاریخ بارہویں ماہ ربیع الاول ۱۸۵۹ ہجری کو جمعہ کو قیامت پاشت کے آپ نے وفات پائی مزار شریف
 جنت الملاک میں۔ اور تاریخ پانیسویں ماہ ربیع الاول ۱۸۶۰ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت عصر ایک والدہ حضرت امام عظیم ابو حنیفہ سر اچھے
 نے بروز خاندان حنیفہ میں فیض فرما کر کلاہ اپنی اور رائی اور علامہ سبزیانی ہند باندہ کفر خرقہ پہنایا اور ٹکے سر کمر سے بند ہوایا اور وفات
 صبح جلہ خلافت نامہ اور اور منضبطہ اور تبرکات متحققہ کتب و انظار اپنی اور پران غلام کے رحمت کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
 مثل اپنی فرمادیا اور تیرہ جناب جو آپ کی خدمت میں مامور تھے وہ انکی خدمت میں مقرر کر دیے اور فرمادیا کہ یہ اجنبہ
 احکام باطنی مثل ابد الیوم تک مطلع کرتے رہیں گے۔ امام احمد صاحب اس وقت حصول ترقی کیفیت باطنی متوجہ ہو گئے۔ چنانچہ مزار
 دکھایا اور حیات جانی میں ہر اطمینان شریف لیکر سب کمال جلا را کو کو فرما گئے (منقول از نقشہ حنیفہ و تاریخ ظہرت نامہ و مکتوب نگاہ

چونکہ یہ سلسلہ
 روح خدیجہ و
 صفات کشف
 کونی و غیبیہ
 حضرت امام عظیم
 صاحب کرمۃ علیہ

یہ سلسلہ
 روح خدیجہ و
 صفات کشف
 کونی و غیبیہ
 حضرت امام احمد
 صاحب کرمۃ علیہ

بلیع الصنائع

کہ منظر میں پید ا ہو۔ اور تاریخ انیسویں ربیع الآخر ۱۲۹۵ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت بانی مزار حضرت الما
ہے اور تاریخ ستائیسویں ہجری کو بروز جمعہ وقت اشراق اپنی والدہ ماجدہ حضرت سعادت علیہا السلام خلافت بانی کیفیت
مثل حضرت امام محمد صاحب جو اول تحریر ہو گئی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ حضرت حالت جذب میں جانب بغداد کو شریف
طے گئے اور حالت جذب سے شہر کو منظر میں آکر افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)
حضرت محمد بن فضل اللہ صاحب تاریخ انیسویں ربیع الآخر ۱۲۹۵ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت بانی مزار حضرت الما
وقت اشراق بصرہ میں پید ا ہو۔ اور تاریخ بارہویں ماہ شعبان ۱۲۹۵ ہجری کو بروز شنبہ وقت نصف غیب بانی مزار
آپ وفات بانی مزار قدس جنت الما کی۔ اور تاریخ گیارہویں ماہ محرم ۱۲۹۵ ہجری کو بروز شنبہ وقت تہجد بانی مزار
حضرت ناصر اللہ صاحب خلافت حاصل کی۔ انحضرت کی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب جو اوپر تحریر ہو چکی ہے صرف ہند فرق
کہ یہ حضرت بحالت جذب جانب بیت المقدس طے گئے اور شہر کو منظر میں آکر افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)
حضرت محمد بن محمد بن فضل اللہ صاحب تاریخ اکیسویں ماہ جمادی الآخر ۱۲۹۵ ہجری کو بروز جمعہ وقت
چاشت مدینہ منورہ میں پید ا ہو۔ اور تاریخ گیارہویں ماہ صفر ۱۲۹۵ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت بانی مزار حضرت
بدرین اور تاریخ ستائیسویں ماہ شوال ۱۲۹۵ ہجری کو بروز چارشنبہ وقت صبح صادق اپنی والدہ ماجدہ حضرت محمد بن فضل اللہ صاحب
خلافت حاصل کی انحضرت کی کیفیت مثل حضرت امام محمد صاحب ہے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ حضرت بحالت جذب شام کو
طے گئے جذب سے ویکہ بدر میں آکر افادہ ہوا۔ (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)
حضرت اسحاق صاحب عمر صاحب تاریخ گیارہویں ماہ ربیع الاول ۱۲۹۵ ہجری کو بروز شنبہ وقت تہجد
بغداد شریف کھنڈ میں پید ا ہو۔ اور تاریخ گیارہویں ماہ رمضان ۱۲۹۵ ہجری کو بروز چارشنبہ وقت قبل از غروب
وفات بانی مزار شریف جنت البقیع میں۔ اور تاریخ بارہویں ماہ ربیع الآخر ۱۲۹۵ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت شہر کی اپنی
والدہ ماجدہ حضرت عمر صاحب خلافت حاصل کی اور باقی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب ہے صرف ہفتہ حال اور کسی غیر ہے کہ یہ حضرت
حالت جذب میں جانب روم روانہ ہو گئے اور جذب سے شہر مدینہ منورہ میں آکر افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)
حضرت عثمان صاحب بن اسحاق صاحب تاریخ گیارہویں ماہ جمادی الآخر ۱۲۹۵ ہجری کو بروز شنبہ وقت
بغداد شریف کھنڈ میں پید ا ہو۔ اور تاریخ ساتویں ماہ رمضان ۱۲۹۵ ہجری کو بروز یکشنبہ وقت عصر کے بعد

منظر

بانی مزار حضرت الما کی

حنفیہ

بانی مزار حضرت الما کی

بانی مزار حضرت الما کی

وفات پائی مزار مبارک جنت المارچہ۔ اور تاریخ شرمیون ماہ شعبان ۵۲۵ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت قبل عشاء اپنی والدہ

باجنرت اسحاق صاحب خلافت حاصل کی تمام کیفیت اب کی مثل حضرت امام احمد صاحب صرف ہفتہ تبدیل کی یہ بحالت جذبہ

جانب فوقانیہ تشریف لیکے اور کیفیت جذبہ شہر کہ معظمین اگر افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)

حضرت عبدالغنی صاحب حضرت عثمانؓ تاریخ اکیسویں ماہ شوال ۵۲۸ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت شریف بغداد تشریف

پیدا ہوا۔ اور تاریخ بارہویں ربیع الاول ۵۳۰ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت نصف شب اپنے وفات پائی مزار شریف بقیع میں۔ اور تاریخ

بارہویں ربیع الاول ۵۳۲ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت عصر کا اپنی والدہ حضرت عثمان صاحب خلافت حاصل کی انحضرت کی کیفیت

مثل حضرت امام احمد صاحب لیکن اتنا فرق ہے کہ ایک لخت جذبہ جبل اسود چلے گئے اور ہر جبکہ مدینہ منورہ میں اگر افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ

حضرت عبدالقادر صاحب حضرت عبدالغنی صاحب تاریخ گیارہویں ربیع الاول ۵۳۹ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت عشاء مکہ معظمہ میں

پیدا ہوا۔ اور تاریخ سائیسویں ماہ شعبان ۵۴۰ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت زوال کے وفات پائی مزار شریف بقیع میں۔ اور تاریخ گیارہویں

ذی الحجہ ۵۴۲ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت فجر اپنے والد حضرت عبدالغنی صاحب خلافت حاصل فرمائی۔ اب کی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب کے مگر اتنا فرق ہے

کہ ایک لخت جذبہ جبل اسود چلے گئے اور ہر جبکہ مدینہ منورہ میں اگر اوس حالت سے افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)

حضرت ابوالوسع صاحب حضرت عبدالقادر صاحب تاریخ چودھویں ربیع الآخر ۵۴۳ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت عصر طائف میں پیدا ہوا

اور تاریخ ستائیسویں ماہ شعبان ۵۴۵ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت ظہر اپنے وفات پائی مزار شریف جنت المارچہ۔ اور تاریخ بارہویں ماہ رمضان

کو بروہرہ شنبہ وقت شروق حضرت عبدالقادر صاحب والدہ امی خلافت پائی۔ انحضرت کا حال یہی مثل امام احمد صاحب سے فقط فرق کہ ایک لخت

جانب بخار چلے گئے۔ اور ہر جبکہ معظمین اگر حالات جذبہ افادہ ہوا۔ (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)

حضرت احمد صاحب عبدالواسع صاحب تاریخ گیارہویں ربیع الاول ۵۴۷ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت ظہر طائف میں پیدا ہوا اور تاریخ

دوم محرم ۵۴۸ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت فجر اپنے وفات پائی مزار شریف طائف اور تاریخ شرمیون ماہ رمضان ۵۴۹ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت

دفعہ غریب نماز اپنے والد ماجد حضرت عبدالواسع صاحب شریف خلافت ہو۔ اب کا حال یہی مثل امام احمد صاحبی لیکن یہ تفاوت کہ ایک لخت جذبہ

جانب انطاکیہ چلے گئے اور جذبہ شہر طائف میں اگر افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ طہرت نامہ)

حضرت ظہیر الدین صاحب حضرت احمد صاحب تاریخ گیارہویں محرم ۵۹۲ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت عصر طائف میں پیدا ہوا

اور تاریخ تیرہویں ماہ ربیع الاول ۵۹۳ ہجری کو بروہرہ شنبہ وقت مغرب اپنے وفات پائی مزار شریف بخار اہل مدینہ میں۔ اور تاریخ بارہویں ماہ

سید ہونید
حضرت عبدالغنی صاحب
مثل امام احمد صاحب

سولہویں
سید ادرہ حضرت
عبدالقادر صاحب
مثل امام احمد صاحب

ستروہویں
سید ادرہ حضرت
عبدالواسع صاحب
مثل امام احمد صاحب

اتھارہویں
سید ادرہ حضرت
احمد صاحب مثل
امام احمد صاحب

انیسویں
حضرت ظہیر الدین
مثل امام احمد صاحب

رمضان ۱۰۸۰ ہجری کو بروز چار شنبہ وقت بعد عصر اپنی والد ماجد حضرت احمد صاحب خلافت حاصل کی۔ ایک کیفیت طحاوی حضرت
 امام محمد حنفی کے ہے کہ حضرت ابی جہاد جب ایک لشکر کے ساتھ گئے اور شہر بخارا میں آکر جذبہ افادہ ہوا (از نقشہ حنفیہ ملت نامہ)
 حضرت خواجہ بہریم صاحب نظام الدین ص ۱۸۵ تاریخ کیا بیویں اور بیع الاخر ۶۲۵ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت
 اشراف بلخ میں پیدا ہوئے اور تاریخ کیا بیویں اور بیع الاخر ۶۲۵ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت وفات پائی مزار شریف بلخ میں
 بیرون شہر ہوئے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ شوال ۶۲۶ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت عصر اپنی والد ماجد حضرت طہیر الدین صاحب نے فیضیاب
 خٹ ہوئے اور کیفیت انحضرت کی مثل امام احمد صاحب کے ہے سو اس کے جب آپ کو جذبہ ہوا تو بجا ان جذبہ جانب
 بخارا کہنے کے تشریف لے گئے اور شہر بلخ میں آکر جذبہ افادہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ حضرت نامہ)
 حضرت شیخ نظام الدین ص ۱۸۵ تاریخ کیا بیویں اور بیع الاخر ۶۲۶ ہجری کو بروز چار شنبہ وقت
 غازی بخارا کہنے میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ ص ۱۸۵ ہجری کو بروز چار شنبہ وقت وفات پائی۔ مزار شریف بلخ میں
 اور تاریخ بارہویں ماہ محرم ۶۲۷ ہجری کو بروز شنبہ وقت اشراف اپنی والد ماجد حضرت خواجہ بہریم صاحب سے شرفیافت ہوئے اور یہاں
 مثل امام احمد صاحب کے ہے جو اب پھر تشریف آتنا فرق کی آپ کا جذبہ جانب قندھار گئے اور جذبہ شہر بلخ میں آکر افادہ ہوا۔ مزار
 حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نظام الدین ص ۱۸۵ تاریخ کیا بیویں اور بیع الاخر ۶۲۷ ہجری کو بروز جمعہ وقت
 ان بلخان میں تولد ہوئے۔ اور تاریخ اونیسویں ماہ ربیع الاخر ۶۲۷ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت قرب مغرب آپ نے وفات پائی
 مزار مبارک بلخ میں۔ اور تاریخ شہریں ماہ ربیع الاخر ۶۲۷ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت بعد عصر حضرت نظام الدین صاحب والد
 اپنے سے خلافت حاصل کی آپ کا احوال بھی مثل امام احمد صاحب کے جو اول مرقوم ہو چکا فرق ہند کے کہ آپ کا جذبہ میں
 جانب قندھار پڑ گئے اور بعد کو شہر بلخ میں آکر سلوک پیدا ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ حضرت نامہ)
 حضرت محمد شفیع صاحب نظام الدین ص ۱۸۵ تاریخ کیا بیویں اور بیع الاخر ۶۲۷ ہجری کو بروز جمعہ وقت
 بروز جمعہ وقت عصر بعد غار کے سیلان میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ اونیسویں ماہ شوال ۶۲۷ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت مغرب بخارا
 آپ نے وفات پائی مزار مبارک آپ کے بعد ولی شریفی میں۔ اور تاریخ اونیسویں ماہ ربیع الاول ۶۲۸ ہجری کو بروز جمعہ وقت قبل از نماز
 اپنی والد حضرت نصیر الدین صاحب خلافت حاصل فرمائی آپ کا حال مثل امام احمد صاحب کے ہے مگر متافرق ہے کہ آپ کا جذبہ
 میں جانب ہندوستان کو روانہ ہوئے اور بعد شہر دہلی شریف میں آکر افادہ ہوا (از نقشہ حنفیہ و تواریخ حضرت نامہ)

بیسویں
 حضرت خواجہ بہریم
 صاحب نظام
 احمد صاحب

بیسویں
 حضرت خواجہ بہریم
 صاحب نظام
 احمد صاحب

بیسویں
 حضرت خواجہ بہریم
 صاحب نظام
 امام احمد صاحب

بیسویں
 حضرت خواجہ بہریم
 صاحب نظام
 شفیع الدین صاحب

حضرت شیخ اسماعیل صاحب بن نجی و مسمی صفی الدین صاحب تاریخ باریون ماه ربیع الاول

حضرت قطب عالم مدنی

حضرت شیخ اسماعیل صاحب بن نجی و مسمی صفی الدین صاحب تاریخ باریون ماه ربیع الاول
بمهر کیو بروز شنبه وقت عصر و دلی شریفین پیدا اہو۔ اور تاریخ تیر ہویں ماہ ربیع الاول ۱۰۰۰
وقت فجر بعد نماز تہہ ملکوت میں اپنے وفات پائی اور مبارک آجارد و لی شریفین۔ اور تاریخ باریون ماہ ربیع الاخر ۱۰۰۰
بروز شنبه وقت عصر کہ اپنی والد باجہ حضرت مخدوم شیخ صفی الدین صاحب صلی علیہ وسلم۔ باقی تمام کیفیت کہ پیش امام محمد صاحب کے
ہاں ہفتہ رفتی کہ آپ بحالت جذبات بنگالہ چلے گئے اور دلی شریف میں کہ کربک فانی (الرحمنہ خفیہ) تواریخ غلام
حضرت مشکاک شاہ کی شاہوایقہ و صاحب گنگوہی قطب عالم شکیہ سلطان التاکیں
بن شیخ اسماعیل صاحب تاریخ تیسویں ماہ جمادی الاخر ۱۰۰۰ بمهر کیو بروز شنبه وقت عشاء و دلی شریف پیدا اہو۔
اور شہر ہرین کی عمر غلام ہرچی تحصیل فکرائیغ تحصیل گئے۔ اور تاریخ گیارہویں ماہ صاں ۱۰۰۰ بمهر کیو بروز شنبه وقت نماز
عصر کہ والد باجہ حضرت شیخ اسماعیل صاحب اپنی ماتہ پر حبت تو بہاوار تھا و مردہ و خانہ ان خفیہ منسوب حضرت مخدوم اکبر علی محمد حنیف صاحب
باجہ حضرت علی مدنی کرم اللہ وجہہ میں ایک مستغنیض فرما کر کلاہ اپنی اور بائی اور علامہ سبزانپانی تہہ باندہ کہ خرقة پہنایا اور یکے سرخ
کیا کہ وہ کمر سے بند ہوا یا اولاد نامتبع خلاف نامتبع خفیہ اور اور منضبطہ اور تبرکات اور بوسا اور بکتو با خطاب خفیہ اپنی اور
حضرات سائندہ کسی و خانہ ان خفیہ کہ محنت کر کے متااجاز مروج الاجازت مثل اپنے فرما کر حوالہ ترقی کیفیت باطن میں متوجہ
اور وقت آپ پر چار طاری ہو گیا اور بحالت جذبات و دلی شریف طرف بند شریف روانہ ہو باخ بیٹے اور و کامل خدایا
مردہ و دلی شریف میں اگر اتفاق ہوا بعد کو مرتبہ سلوک کی جانب متوجہ ہوئے۔ اب تفصیل اور تشریح ہر دو خانہ ان خفیہ کی کہ جاتی ہے
ہر ایک نفس سلاسل ان کی کیفیت کما حقہ الگ الگ اور مفاد ظاہر و باطن حاصل کرے۔ اور وہ یہ ہے واضح ہو
کہ ہر دو خانہ ان میں جو سلاسل خارج ہو چودہ خانہ اول و دوم جداگانہ ہیں ان میں ایک سلسلہ شیعہ جو حضرت مخدوم
عبدالرشید صاحب اشمالی فرزند حضرت مخدوم حنیف صاحب کے نام منسوب ہے اور حضرت عبداللہ علم ہر دار آپ کے
مستغنیض ہوئے ہیں حضرت اس سلسلہ کے خدایان ہمد و نقبار و نجبار و نقبار و ابدال و اوتاد و اعیان و اقطاب پر مامور ہو کر
صافیت روحانیہ کے ہوتے ہیں اور حضرات اقطاب اس سلسلہ جو شہر و دیار اور افواج کے نظام کی خدمت پر
مامور ہوتے ہیں اور اپنی اپنی صلاحت و الیاں ایست مساند و است و شمت ظاہر کی ملک اپنی قوت جاذبہ و دعائیہ کو
کے ساتھ مجبور کرتے ہیں کہ ارادہ حضرات اقطاب کا نسبت احکام خلق اپنی صلاحت کے انکی زبان سے صادر ہوتا

اور دایان مملکت ظاہر ہو کر پھر موخر و شتر متعلق اپنی نفس خاص و عوام کے حاکم بالاموت اپنی استعانت کر تے ہیں جو امر کے
 قطب کے منطوق نہیں ہوتا اور کسی منطوقی حاصل نہیں ہوتی اور وقت تبدیل ہو جاوے قطب کے منطوق اور عادات اس جگہ کے
 حکام اور رعایا کا بھی بدل جاتا اور حسب وقت قطب کی جگہ کا اپنی حد حکومت کے رئیس اور لوگوں کو بدلنا چاہتا ہے اپنی قوت جاوے
 روحانی کو اس کے قطب سے اور ہمارے جس کسی شخص کے قطب کے حکم باطن کا ہوتا ہے اسی غلبہ کے ساتھ اس کے قطب پر محیط
 کر دیتا ہے اور اسی شخص کی سبب نشینی ہوتی ہے حیثیت اور جلال قطب کا اس کی صورت ظاہر ہوتا ہے اور مخلوق اس شخص کی
 مطیع و فرمانبردار اور صورت کی ہو جاتی ہے اور جب کسی قطب کے منطوق ہوتا ہے کہ اپنی حد حکومت کے رئیس اور لوگوں کا فرزند نہیں
 ہوگا اور قریب پانچ محل میں جو ارض سان و غیرہ سے مل جاتے ہیں اگر فرزند موجود ہوتا ہے تو پھر تصانیف معلق کا نال
 طاری کر کے انواع و اقسام کے یونین متلا کرتے ہیں اور بعض قطب کی قوت جذبہ روحانی قطب الی ملک سبب ہے
 تصرف کی محیط ہوتی ہے کہ وہ رئیس اور لوگوں کے عالم مرض پر تباہی و امراض کے چارہ سازی حکمانی کا نتیجہ حاصل
 بنیں تھی بجز نظر عنایت حضرت عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان خفیفہ کے اس وقت کہ فی انبر و ملک کی نسبت عارف
 مجاز مرفوع الاجازت خاندان خفیفہ کو کسی طرح کا ارادہ خیر و شر کا منطوق ہوتا ہے اور تو قطب سے ملک کا اپنی قوت جاوے روحانی
 عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان خفیفہ کے قبضہ قدرت میں دیدیتا ہے عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت اپنی
 فعل انجام فرما چکا ہے اس وقت پر بطور قطب ہے مرتبہ پر کامیاب ہو جاتا ہے اور اکثر بادشاہ اور فرمانروایان ملک کے
 خیر و صلاحیت پر ہوا حضور عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان خفیفہ اپنی زماں کے نقش برداری اپنی ملک کے
 قطب پر قیاس قیاس خفیفہ کو واقع ہو کر امراض اور عوارض نجات پائی اور واسطے قائم رہا کہ اس کے اپنی اولاد پر
 کر دیا کہ نہ سادہ ہو گستاخی و بے ادبی نہ صحت میں عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان خفیفہ اپنی زماں کے کوئی نہ
 عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان خفیفہ اور قطب ہر شہر و دیار و فوج عالی نہیں ہو قیام ظاہر و باطن وجود و سراپا وجود
 صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان خفیفہ اور قطب کے موجود ہو پھر پھر عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
 خاندان خفیفہ اپنی انہی میں مثل حضرات متفق ہیں قوت اور قدرت مراتب کی حاصل و یہی انظار استقامت و قیام
 جاری رہا اور وقایع خزانہ میں ہر ایک محدود و وسیع کے قبضہ قدرت قطب میں ہر ایک کے قبضہ قدرت
 دھندلے کر چاہتے ہیں نہیں تو نظر و نظر غائب کر دیتی ہیں اور جب اپنی راجی صلیب انڈیش میں مناسب جاتی ہیں

جسکو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں اور ارادہ اور خواہش ہر ایک بشر خلق ہندو مسلمان اور جلد مذہب کو جو حکومت اپنی
 میں سے ہوتی دیکھتے ہیں یہ نفع اور ضرر پہنچا دینے کا **تاثیر اعمال نقوش اور وظائف قاریا صاحب الغرض** کے
 جو جس کس کو حکومت میں ملنا چاہتے ہیں ان کے بارگاہ حضرت قاضی الحاجات میں پیش کرتے ہیں اور یہ وجہ حکم باطن اور
 شخص کو کفایت دینے میں اور اس عمل کا عنایت کرتے ہیں اور تاثیر اعمال نقوش اور وظائف قاریا صاحب الغرض اور ان کے
 اپنی طاقت روح جذبہ تقویت اور ترقی بخشنے میں۔ اور تاثیر اعمال نقوش اور وظائف قاریا صاحب الغرض کے
 بغیر اجازت یا ایسی شے کی اجازت جو بقوت روحانی خود پیشکش روح مقدس حضرت سرور کائنات شرف المصاحف و احادیث محمدی
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کر کے ان کے توسل سے لکھ کر پیشکش روح طہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کرتے ہیں۔ اور تاثیر اعمال نقوش اور وظائف حضرت عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنیفہ اور داخلان سلسلہ تعلیم
 صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنیفہ کے اندر نہیں کر سکتے ہیں یہ حضرت خود بقوت جاذبہ روحانی تاثیر اعمال نقوش
 اور وظائف اپنے اور داخلان سلسلہ اپنی پیشکش روح طہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہیں بلکہ اکثر اوقات حضرت
 بعض امور انہم متعلقہ انہی ذات خاص میں عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنیفہ سے معاونت چاہتے ہیں اور ان کے
 سلسلہ کو نہ چاہتا بغیر ان کے اور کہ وہ خود دیکھتے ہیں اور نقیب قریب نجیب غوث ایک ایک شہر دیار
 افواج میں ساتھ ایک ایک قطب کے ہوتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی مرتبہ کلام انجام کرتے ہیں اور حضرات ابدال خاں حاکم
 پر اپنی ضلع تقسیم اقطاب کو امور ہوتے ہیں جس کو حکم حاکمان بالاویت علی الترتیب مراتب اپنی سے مطلع ہوتے ہیں اور سیوقت
 تعمیل کے آئین اور مطلق ہوتا ہے نہایت سرالہ شیر تشریف لکھا ہے اور حضرات رجال الغیب ہی کہ شمار میں
 کیا وہ فہر میں اسی سلسلہ عالیہ متعلق ہیں زیادہ تشریح کیفیت انحضرت کی بموجب حکم امتناع افشاء عام کے ملتوی
 گئی۔ دوسرا سلسلہ جلیلہ مشہور کہ حضرت عبدالجلیل صاحب جنوبی فرزند حضرت
 محمد حنیف مائے حضرت مولانا شمس تبریز صاحب متفیض ہیں یہ طریقہ ہمیشہ حضرات سلسلہ
 کے جذبہ صاحب کیفیت ولایت صفائی اور کشف کوئی ہوتا ہے یعنی انحضرت کو کشف پیروہ ہزار عالم کا ہوتا ہے کہ
 مستغرق رہتے ہیں اور بعض اوقات حالت جذبہ میں وہ گفتگو جو کشف میں عائد کرتے ہیں زبان سے نکل جاتی ہے اور
 شہر و دیار کا ہمارا نہیں ہوتا اور جس عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ دیگر کی کیفیات ان پر درو خاندا

اقوال سلسلہ جلیلیہ

حنفی کی گزشتہ جاتی میں اسکو حالت سلوک میں ایک کیفیت عجیب و محبت لطیف میں ہر دم اور ہر آن استغراق رہتا ہے اور مختصر
 احوال کیفیت باطن حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صا فرزند حضرت مہدی کرم اللہ وجہہ کا ہے
 انھرت کو تیس سال کی عمر میں حضرت مہدی کرم اللہ وجہہ تاریخ ستائیسویں ماہ ربیع الاخر ہجری کو بروز شنبہ بعد نماز عصر اپنی ہاتھ
 بیعت تو بہ امامت اور ارشاد مشرف فرمایا کہ کیفیت باطن کی تعلیم فرمائی اور کلام اپنی اوڑنا کر عمامہ پہنائی ہاتھ باندھا اور خرقہ پہنا کر
 چنگ سرخ کر کے باندھا اور خلافت عطا فرما کر جس مرتبہ کہ خطاب تھا اس تک سوا عارفان صاحبان فرمایا اجازت اس خاندان حنفیہ اور حضرت
 اور قہار اور بشار اور ابدال اور اوتاد اور اقطاب اور اغیاث اور حضرات مجازیب نادرہ و شہد کے حضرات سائیکین گیسر سلاسل اور
 کے گوش زد نہیں ہوا اس وقت سے تحریر نہیں کیا جاتا۔ اور شریعت حضرت محمد حنیف صا کی کیلکولیس سال کی مہر کی تاریخ
 و یقیناً ہجری کو بروز یکشنبہ بعد از شہر و مشرق میں کاح ایک اسماء سو غم بنت قاضی بن شاہجہن میر حضرت تاج
 علیہ السلام منعقد ہوا۔ اور بعد اکتیس سال کے تاریخ یکم ماہ ربیع الاول ہجری کو بروز شنبہ وقت نماز عصر کے فرزند ولید حضرت
 شاہ عبدالکریم صا تولد ہوا۔ اور دو ستر ہفتے میں تاریخ ہجری نو ماہ مذکورہ صمد کو بروز یکشنبہ وقت دوپہر دن چہرے اور ہنسنے
 کے حکم سے حضرت شاہ عبدالجلیل صا پیدا ہوئے۔ اور حضرت شاہ عبدالکریم صا نے ایک ہفتے میں مرتبہ بلوغ کو پہنچا کر اپنی اجداد
 عرض کیا کہ تجھ کو کیا حکم ہے حضرت محمد حنیف صا نے بیعت امامت اور ارشاد مشرف کر کے کلام اپنی اوڑنا کی اور چنگ
 سرخ کر کے باندھا اور خرقہ پہنا دیا اور خلافت نامہ عطا کر کے کیفیت باطن کی جو کیفیت ہو کر مہدی کرم اللہ وجہہ حرمت نو اور ارشاد
 کیا کہ تجھ کو کیا ابدی مثل حضرت خضر علیہ السلام حضرت خاوری فیض لیلی کی ہے عہدہ سلطان صاحب خیریت کا مہدی حضرت شاہ
 عبدالکریم صا کو بعد از نماز صبح سے باقیام کو روانہ ہوا اور تیسرے ہفتے میں تاریخ شہریور ماہ مذکورہ صمد بروز شنبہ
 وقت عصر حضرت شاہ عبدالکریم صا تولد ہوئے۔ اور حضرت شاہ عبدالجلیل صا او سیرج ترتیب ہر قوم کی کیفیت باطنی ہے
 مستفیض ہو کر عہدہ سلطان جانب جنوب کے ارسال فرمائے گئے۔ اور چوتھے ہفتے میں تاریخ چوبیسویں ماہ مذکورہ صمد کو بروز شنبہ
 وقت شب بعد نماز تہجد حضرت شاہ عبدالرشید صا تولد ہوئے۔ اور حضرت شاہ عبدالکریم صا اپنی طرح ترکیب بالا کیفیت
 مشرف ہو کر عہدہ سلطان جانب مشرق ارسال فرمائے گئے۔ اور بعد اتمام ماہ تاریخ یکم ماہ ربیع الاخر ہجری کو بروز شنبہ
 وقت عصر حضرت عبدالرشید صا کو بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت محمد حنیف صا نے اپنی ہاتھ باندھا اور خرقہ پہنا دیا
 اور نماز خرقہ پہنایا اور چنگ سرخ کر کے باندھا اور خلافت نامہ عطا فرمایا کہ کیفیت باطن کی جو کیفیت ہو کر مہدی کرم اللہ وجہہ حرمت نو اور ارشاد

احوال حضرت
 صاحبزادہ
 حضرت محمد حنیف صا

فرمان کردہ سلطان جہاں شہ سال فریاد کیا کہ ہر چہ ہا حضرت موصوفہ بالا وہی عہد و نیز ملا علی انصاری عالم
 قائم و دائم میں۔ اکثر وہاں الناس نے بھی شش سو گئے و نامہ میں نام ان چاروں حضرت کے معائنہ فرمایا ہو گئے۔ ان چاروں حضرت میں
 دو حضرات سلسلے جہاں کے ہوئے اور دو حضرات سلسلہ نجاری ہوئے گا با قابل افتخار عالم مدظلہ کی کیفیت باطن میں خانہ ان کی
 کے تعلیم کیا جا تا۔ آخر جس حضرت شہ کلثابن بھی شاہ عبدالقدوس گنگوہی عالم و شکر سلطان التا کرین کیس برس کے
 عمر کو پہونچے بتایا کہ ستر ہویں ماہ ربیع الاخر ۸۱۳ھ میں پیر کو بروز شنبہ قوت غازیہ کے فرزند ابی حضرت شیخ نجیب صاحب قوت
 مازا ولایت کی کیفیت جو کہ حضرت قطب عالم صافی ولادت کی وقت ظاہر ہوئی تھیں معائنہ کی گئیں اکثر خوارق طوفان
 صادر ہوئے تھے سترہ برس تک تحصیل علوم ظاہر و باطن رہے بتاریخ مہدیسوں ماہ ربیع الاخر ۸۱۳ھ میں پیر کو بروز شنبہ بعد از
 حضرت قطب عالم صاحب شہادت شاہ نجیب صاحب عرف شیخ زین الدین ولایت روح جدیدہ کو پہونچے
 بیت تولد و راست اور شاہ کاکا کے تھے اور ان پر وہ خاندان عالیہ حنفیہ چند سلاسل دیگر میں سو خاندان اہل برہمچندیت کے مشہور
 ملاہ ابی ابراہیم بنی اور علامہ سمرقانی تھے۔ ائمہ کرام و خرقہ پہنایا اور شکر سرخ کر سے باندھا اور خلافت نامہ میں محمد خلافت و مہجرات
 حضرت محمد حنفیہ صاحب نام سے اپنی نام تک اور تبرکات اور اور مہضبطہ و مکتوبات و کتابیات پیران عظام کے تفویض کے
 صادر ہوئے و فوج الاجازت مثل انہی کر دیا اور تیرہ اجنہ مذکورہ بالا جو شل ابدالوں کے اسی سے مقرر ہوئے تھے آتے تھے
 قطب عالم صاحب خلافت انہی خاندان سے ایک یا اس قدر فرمائی کہ کیفیت باطنی و جہت کے ساتھ ساتھ قیام و کیفیت باطنی
 کر دیا کہ ان کے بعد حضرت شاہ محمد صفا موصوفہ کی کیفیت باطن کے ساتھ ساتھ جہت کے تمام کمال اکثر ہو گئی اور جو جہت
 حضرت قطب عالم نے ان کے شاہ فرمایا کہ فرزند میرات برس کا مکلفیت غلبہ کیا مستوفی اسکی مگر جب تہہ ہا طریطیت ہلو ہلو کہ
 آجا و اور موش و حواس عالم امکان کے پیدا ہو جائیں تو بلکہ کجرت ولایت افانہ میں قیام کہ ولایت کجرت کی تھو کہت ہو گئے
 بعد حضرت قطب عالم موصوفہ بتاریخ مہدیسوں ماہ جمادی الاخر ۹۲۵ھ میں پیر کو بروز شنبہ قوت غازیہ کے فرزند ابی حضرت
 وفات پائی مزار مبارک گنگوہہ تریف میں۔ اور تاریخ مہدیسوں ماہ ربیع الاول ۸۱۳ھ میں پیر کو شنبہ جمعہ شہادت حضرت
 ابی محمد غلبہ کیفیت درجہ علاحدہ بیت میں گنگوہہ تریف کی طرف سے چلے گئے اور بیات برس کا تک تاریخ حرم و جہت
 پیر کو بروز جمعہ بلکہ کجرت ولایت افانہ میں قیام پذیر ہوئے۔ اور شاہ احمد بابا دلاک کجرات میں جا کر سما و علویہ مکتبہ میں
 شہا الدین بن عبدالباق بن پیر بابا یعنی سید علی ترمزی حرمہ اللہ علیہ وسلم سے تعلق حاصل کیا اور بعد ہوا جاننا کے گنگوہہ تریف

خاندان
 سید
 محمد
 بن
 عبد
 الباق
 بن
 پیر
 بابا
 یعنی
 سید
 علی
 ترمزی
 حرمہ
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 سے
 تعلق
 حاصل
 کیا
 اور
 بعد
 ہوا
 جاننا
 کے
 گنگوہہ
 تریف

کامیاب فرمایا حضرت شاہ محمد صادق صاحب تحصیل علوم ظاہر سے اول فراغ حاصل کر کے ترقی کیفیت باطن میں
متوجہ ہوا اور ان برس میں جان غلبہ جذبہ ہر رات میں متغریق رہے اور جب وسادہ سلوک پر رونق افروز ہو تو تعلیم طریقت کی
ارشاد فرمایا اور تیرہ برس کی عمر میں بتاریخ گیارہویں ماہ ربیع الآخر ۱۰۴۰ ہجری کو درویش شریف شہ جہ کو فرزند احمد
حضرت شاہ محمد حیات صا تو لد ہو گیا و لاہ ماوراء کی نمایاں تہیں اکثر خوارق طبعیت ہی میں نمود
ہوئے تھے پندرہ برس کی عمر میں تحصیل علوم ظاہری فیضیاب ہو کر بتاریخ سترہویں ماہ جمادی الآخر ۱۰۵۰ ہجری کو
بروز یکشنبہ وقت عصر حضرت شاہ محمد صادق صاحب اپنی ہاتھ پر بیعت تو بدو ارادت اور شاگردو خاندان روح
جذبہ صفات کشف کون و سب حقیقہ اور دیگر سلاسل میں ستور مرتوبہ بالا مستفیض کر کے صا مجاز مرفع الاجازت مثل
فرادیا اور تیرہ جات پھر چلے آئے تھے ایک حد تک بلکہ کر کے بتاریخ اونیسویں ماہ محرم ۱۰۵۳ ہجری کو بروز جمعہ وقت قبل
جب حضرت شاہ محمد صادق صا تہ تہرہ وین فکات پانی مزار شریف لنگوہ شریف میں اور محمد صا صاحب غلبہ کیفیت
میں ان برس شہر کجرات واقع افغانستان میں سیاح اور جب بایہ سلوک سے شاہ کام ہو او بعد تکاح مسماہ تیارانی
خاتون بن سید احمد بن قلو علی بن محمد سہاق بن محمد حیات الدین بن محمود عالم بن یوسف بن سید جمال بخاری کے تلمیذ میں
کامل سکونت اختیار کی اس عرصہ میں چھ سال تک دو دختر اور ایک فرزند راجن بتاریخ سابع ماہ صفر ۱۰۵۸ ہجری کو بروز چار
وقت دوپہر حضرت شاہ بخوردار صا تو لد ہوئے انار کہ فیسا و لاہ ماوراء کا طاہر تہ اکثر خوارق طبعیت ہی
سے صا ہوئے تھے جب عمر شریف ایک بارہ برس کی ہوئی تو آپ کو والد ماجد حضرت شاہ محمد حیات صا بتاریخ تیرہویں ماہ رجب
ہجری کو بروز روز و شب عصر اپنی ہاتھ پر بیعت تو بدو ارادت اور شاگردو خاندان روح جذبہ صفات کشف کون و سب حقیقہ اور دیگر
میں ستور مرتوبہ بالا مشرف کر کے صا مجاز مرفع الاجازت مثل انی کر دیا اور تحصیل علوم ظاہری اور تکمیل کیفیات باطنی میں متوجہ کر کے تیرہ
مستفیضہ کو انکی باطنی کر دیا اور حضرت شاہ محمد حیات صا لنگوہ شریف کو تشریف لے گئے گوشت نشین ہو کر کسی کلام یا کجالات
نشیانی یا اونیسویں ماہ ربیع الاول ۱۰۶۰ ہجری کو بروز روز و شب عصر حضرت شاہ محمد حیات صا وفات پانی مزار شریف لنگوہ
شریف میں ہوئے اور بعد حضرت شاہ محمد حیات صا کے شیخ احمد صفت محمد بن سید ہمت علی بن سید محمد بن سید امام
بن سید علی الدین بلو زادہ شاہ دولہ صا کجراتی قادری اپنی دستہ نیک اختر قمر النسا کا حضرت بخوردار صا
سے باطنی تکمیل کر دیا اور حضرت محمد حیات صا کو اس کی مقام لنگوہ اطلاع کر دی جبہ حضرت بخوردار صا

تلمیذین سید
حضرت شاہ محمد حیات
صاحب انوار

حضرت شاہ محمد حیات
صاحب انوار

تذکرہ
حضرت شاہ
صاحب
نیل نام

اونیسویں برس کی عمر میں قرآن مجید کے حافظ اور علم ظاہری کی بخوبی حاصل ہو گئے۔ اور تاریخ شریعہ میں ماہ شعبان ۱۰۱۹ ہجری کو
بروز جمعہ ۱۴ مارچ ۱۰۱۹ ہجری کو فرزند سعادتمند حضرت شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ متولد ہوئے۔ والدین کا نام اور اولاد کا
خوارق طہولیت ہی میں ملے ہوئے ہیں۔ اور حضرت شاہ بر خوردار صاحب غلبہ کیفیت جذبہ میں متوجہ ہوئے۔ اس وقت کے طبیعت
اسلوب پرانی ہوئی اور حضرت شاہ حمزہ صاحب کو تحصیل علوم ظاہری میں پڑھ کر دیا۔ تحصیل علم کے بعد سال کے تاریخ کیا۔ اور میں نے واقعہ
بروز جمعہ ۱۴ مارچ ۱۰۱۹ ہجری کو فرزند حضرت شاہ حمزہ صاحب اپنی ماں پر حیات تو بہ اور امانت اور ارشاد پڑھ
حنفیہ موصوفہ اور گیسلاسل میں پتہ پڑھو۔ بالا متعین کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کردیا اور تیرہ جہات تعینہ قید کی گئی
مقرر کیا اور تاریخ کیا۔ اور میں نے ۱۰۲۰ ہجری کو بروز شنبہ ۱۴ مارچ ۱۰۲۰ ہجری کو حضرت شاہ بر خوردار صاحب نے وفات پائی۔ مزار مبارک
کوٹہ میں ہے اور حضرت شاہ حمزہ صاحب کی عمر میں بتایا چوتھی ۱۰۲۳ ہجری کو بروز شنبہ ۱۴ مارچ ۱۰۲۳ ہجری کو ایک فرزند پیدا
حضرت شاہ عبدالکریم صاحب قطب الدارین عرف ملا فخر اخون صاحبی متولد ہوئے۔ ان کا کھانا اور اولاد
کے کمال حضرت قطب عالم صاحب کا طریقہ اکثر خوارق جلی طہولیت ہی میں ملے ہوئے۔ اور حضرت کو نو برس کی عمر میں آپ کے والد ماجد بتایا گیا
ماہ ذیقعد ۱۰۲۴ ہجری کو بروز شنبہ ۱۴ مارچ ۱۰۲۴ ہجری کو حضرت شاہ بر خوردار صاحب اور امانت اور ارشاد پڑھ جو جذبہ تعینہ کاشف کو
اور دیکھ سکا۔ میں شرف کر کے کلاہ اپنی اور ماں کے عامہ سہرا پائی ماہتہ بلند ہر فرقہ پہنایا اور یکے سرخ کر کے باندھا اور خلافت المذبح
خلافت ناچا اور اوراد اور تہکات اور مکتوبات لطاف اپنی اور حضرت پیران عظام سلاسل حنفیہ کو محنت فرما کر دونوں تعلیم کیفیت مطلق
مالا مال کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کردیا اور حضرت شاہ عبدالکریم صاحب تحصیل علوم ظاہری کی تکمیل کیفیت باقی
مصرف ہو چکا۔ سال میں فاضل حاصل ہوئے اور حضرت شاہ حمزہ صاحب کو ترقی کیفیت غلبہ جذبہ میں متوجہ ہوئے
اوپر حالت جذبہ میں بجانب ہائے شریف لیگئے۔ اور دہلی میں رونق افروز ہو کر حضرت شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب حکم سرور کی قطب علی کو قدیم سے معزول کر کے بجائے اس کے نائب قطب کو عہدہ قطب مقرر فرمایا
اور چند عرصہ تک قطب کی خدمات باطنی کے نگران رہے۔ جب حکم سرور کی طمانیت آمیز آگیا تو بعد کو حضرت شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نے دہلی سے جانب ریلوے پہنچ کر حضرت فاضل اور چند عرصہ میں طبیعت اسلوب کو پذیر ہوئی اور جنات معروقہ پر ایک حضرت
نعمت اللہ صاحب تفویض فرما کر تاریخ اکیسویں ماہ جمادی الاخرہ ۱۰۲۹ ہجری کو بروز جمعہ ۱۴ مارچ ۱۰۲۹ ہجری کو حضرت شاہ
رحمۃ اللہ علیہ صاحب فوت پائی۔ مزار مبارک رامپور ناغانہ میں ہے۔ اور حضرت شاہ عبدالکریم صاحب پر کیفیت جذبہ

حضرت شاه نعمت اللہ صدیق دوسی خلیفہ واسطونین اپنی بی بی بزرگوار اور پردہ خاندان چھپنے میں
 والدین حضرت و رحمت اللہ علیہ سے مازون مجاز اور اس میں کل مثل قوم بالا جذب باجک افادہ ہوا تو بلا سکو علم
 میں حضرت ختیار کی او حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب کا حال و لاؤ وغیرہ نقشہ قدس میں بطریق مرقوم تاریخ ابویں ہجری
 ہجری کو برویشنبہ وقت غریب گزرتا تھا فحالتیں میں ہوا و تاریخ پندرہویں ماہ رمضان ۱۰۵۰ ہجری کو برویشنبہ
 وقت عصر کو برویشنبہ ان خفیہ مقام شہر گزرتا اپنی او حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب خلافت باقی و تاریخ سترہویں ماہ صفر ۱۰۵۰
 ہجری کو برویشنبہ وقت ظہر کے اپنی وفات پائی مزار شریف آپ کا قریب از مبارک حضرت شاہ عبدالکریم صاحب کے لمپو میں اور باقی سب حوالہ
 مثل حضرت قوم بالا حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب کی عمر ۷۲ برس کی ہوئی تو تاریخ اکیسویں ماہ شوال ۱۰۶۰ ہجری کو برویشنبہ
 عصر کے مقام انور حضرت شاہ محمد عبد اللہ صدیق دوسی تو کہ ہو یوم ولادت آثار و لاؤ لایت نمایان ہوئی
 و تاریخ حفظ کر کے علوم ظاہری میں فضیلت حاصل کی و تاریخ تیرہویں ماہ شعبان ۱۰۷۰ ہجری کو برویشنبہ بعد از
 ظہر کے اپنی والدہ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ہر و وفاد ان خفیہ میں تترتیب قوم بالا خلافت حاصل کی سات برس کی خلافت
 جب عبد اللہ افادہ ہوا تو خلق ان کو ہدایت فرمائی لگے ہزاروں آدمی نعمت حفظ قرآن و فیضان باقی تمام ان ایک سال حضرت
 محمد ربیہ والا۔ اور جب عمر شریف حضرت شاہ حافظ دوسی صاحب کی بچائیں برس کی ہوئی تو تاریخ یکم ماہ رجب ۱۰۸۰ ہجری کو برویشنبہ
 ہر رشتہ تبت شب شب چنبہ کو مقام بلا سیو فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی موفی
 کتاب پیدا ہوا ایدہ و لاؤ اس فقیر کو حضرت عموی شفیق علیہ السلام گاہ میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب باقی ہر
 نے اندر شفقت میں لیکر شانہ روز پیش گاہ اپنی پرورش و ماکر ظاہری بی ستفیض کیا و فقیر مولف کتاب ساطع
 کی عمر میں بتاریخ یکم ماہ رجب ۱۰۸۰ ہجری کو برویشنبہ بعد از ظہر حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کے مزار شریف ہر
 حضرت شاہ محمد عبد اللہ صاحب نے اپنی ہاتھ پر حیت تو بیچ و وفاد ان مخفی میں بقاعدہ و محمد رشتہ بالا مستفیض فرما کر
 تعلیم اعلیٰ ہر ہر منکیا۔ و بتاریخ اٹھارہویں ماہ رمضان ۱۰۸۰ ہجری کو برویشنبہ وقت عصر حضرت شاہ
 محمد عبد اللہ صاحب وفات پائی مزار مبارک آپ کا مقام جیو پرا حاطہ مولانا ضیاء الدین صاحب میں۔ اور فقیر مولف کتاب
 خلافت ایک برس گذر جانے بعد جبکہ بغلہ شروع ہوا تو حضرت عمر کرم میان غلام شاہ صاحب نے
 فقیر کو برویشنبہ کو ساطع برس کی عمر میں بتاریخ نویسویں ماہ جمادی الاول ۱۰۸۰ ہجری کو برویشنبہ وقت عصر

اپنی ماہرہ بیعت حوالہ اور شاہ سے کر رہو و نامہ ان خفیہ خطبہ اور دیگر سلاسل میں شرف فرما کر اور سلاہ اپنی اور دیگر
 خرقہ پہنایا اور پٹنگہ سن کر صبا ندا اور خلافت مصلح جملہ خلافت ناجا اور اور لڑتے تہرات اور کثرت لھا اپنے حضور سلاسل
 و زودہ عطا فرما کر کثرت کیفیت اطمینان کیا کہ چند عرصہ میں تمام مکالمات کیفیت ولایت روح جذبہ کی حاصل کرادی اور
 بادشاہی ولایت فردیت کی مطلع فرمایا کہ کیفیتا شہنشاہی ولایت اور عہدہ اور اور عطا و ماحضہ حضرت شاہ
 عبدالکریم صاحب الدین اطمینان فرما کر شاہ کی اسبب خود سال کی یہ عہدہ امتات ابھی مکمل عطا نہیں کیے جا لیکن یہ دولت
 سہری واسطے تہا را ابھی تک اکتیس سال سفر بہرہ نکلیں کیفیتا تعلیم و تحصیل متحدہ لو کیفیتا غیر تعلیم مکمل ضرور عطا حکام
 بجا اور دینی مطلع کیا جائے کہ تہا رہی شہر حضرت شاہ عبدالکریم صاحب الدین کے لڑکا بجا ابھی تصنیف اپنی
 تحریر فرمادی معائنہ کر لو اس کتبہ در فقیر شاہ محمد حسن صابری شہر قندھاری مولف کتاب نے دیوان
 جانا قیس کے دیکھا تو یہ کتبہ تحریر کیا کہ غلڈان شہنشاہی ولایت میں علی الاعظم المرتبہ عطا فرمادے اجازت کو تین واسطے پہلے
 جزئی چاہی آئی سے کہ تیس واسطے میں فلان بزرگ ہو گا وہی ہو گا کہ امت اولیا حق کا صدق چنانچہ حضرت شاہ عبدالکریم
 صاحب تحریر فرما میں کرای بر خور امیر علامہ تیسے بعد اس فقیر کے محمد امیر شاہ نامی اولاد میں جلال بخاری میں
 اوہ مرتبہ شہنشاہی ولایت اسکو پہنچایا اور سنی صلیب ارشاد علو العزم المرتبہ عطا کر تہا رہی اولاد میں حاصل ہو دیا جسکو تہا
 اولاد میں حاصل ہو گا و پرادرزادہ فقیر علی غلط محمد عبدالکریم صاحب فرزند پیدا ہو گا اور اس کے نام کا تقریر کر کے
 جائیگا تم اوس لڑکے کو اپنی فرزند میں لیکر نام اوسکا محمد حسن رکھنا اور اسکی ولایت میں ملو اوس کے شیر ہو گا و فرزند میں
 بی بی چٹائی کو میں دال دینا اوس کے دیکھنے سے دودہ کی خواہش ہو جاوے گی اور کچھ اخیر کو دودہ کی کمی ہوگی تو اوس سعید ازکی
 بکر کو دودہ پلانا ضرور کہ یہ سنت سینہ حضرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ الہ و آلہ و صحابہ کرم کی ہی جو اللہ تعالیٰ اوس فرزند ازکی فرزند
 ابدی اور اگر دیگا یہ فقیر کو اوپر ملے چاہی زیادہ راز قابل افشا نہیں اور قریب دہل برس کے تمام علم ظاہر خفیہ کیا کہ
 تیسے طلب کی حاصل کریگا تم اوس لڑکے کو پہلے اوس کے پدر بزرگ اور سے بیعت خفیہ حاصل کر کے ڈیر برس کے بعد رب رب
 لیا کر بیعت باطنی سے مستفیض کر کے روانہ طرف مقصود اصلی کے کر دینا بعد تہا رہی قریب اکتیس سال دہل میں آئیگا اور
 محمد امیر شاہ سے شہنشاہ ولایت اربابا حاصل کر کے کل مکاتبات نظام غیر وصول کر کے جو کہ فقیر نے اسم بزرگان
 کی اجازت یافتہ جمع کر کے میں اسکو ترکیب دیکر ایک خلاصہ کتبہ کا مثل تواریخ کے کر دیا اور کتبہ امتات

پیش خیری قمر موف
 فرمودہ حضرت شاہ
 عبدالکریم شاہ صاحب

ہنگو واپس اگر عالم ناسوت میں نہ پاو گے لیکن شاہ محمد امیر قطب الارشاد سے خاندان ق۔ وسیہ صابر چشتیہ میں
 کر کے اوسکی تعلیم ساسکی حضرت ذات احدیت مرقہ مرتبہ اسفل طبیعت تک ہر ہر مرتبہ ادب احکام آثار اصطلاح حسنات
 سیات اوکار اشغال افکار اسرار سے مستفیض ہو کر عبادت اور تہذیبات مکتوبات معاوضات معنویہ حضرات
 سلاسل مذکورہ بالا حاصل کر کے سند الہمت اور شاہ سیرتہ مناصب ہر اہل شہنشاہی ولایت کیفیا باطن کے باورہ نوش علیا
 ذاتی کے رہنا فقیر مولف کتاب بذاتہ اعلیٰ اس حکم کی کہ شرف ملت اور شاہ خاندان ق۔ وسیہ صابر
 چشتیہ میں ممتاز ہو اور جنہا لبان خدا کو شرف خلافت ممتاز کیا جن کے نام ذیل میں مرقوم ہیں اور بتاریخ شریف
 ربیع الآخر ۱۲۰۰ ہجری میں بروز جمعہ وقت عصر حضرت مشہور برق ہادی مطلق پیر و تسلیم
 روشن ضمیر شاہ محمد امیر شاہ صاقل الارشاد صاحب حق حضرت اہل علیہ تکمیل بیعت خلافت اور اجازت
 اور جرات اور امت اور شاہ گئی جی رہی خاندان صابر چشتیہ وقادریہ اور جمیع سلاسل اکیسویں چھپس واسطوں مذکورہ بالا میں
 فرا کر کلاہ اپنی اور بانی اور عامہ سیرانی ہاتھ سے باند بکر خرقہ پہنایا اور خلافت نامہ مع خلافت نامہ اور تبرکات لمبوس
 اور دیگر شیا بہر قسم اور کتب و انعام راجازت تلاوت و عارسیف اللہ عزمانی شریف
 سلطان الاور اور تبرکات انیسویں قمر خرمی قمری غوثی منوی ملکوتی جبروتی لاہوتی باہوتی ناسوتی صابری فناوی
 نظامی قدوسی نظامی نوری شہروردی علی اور آدمی جلالی جمال غوثی اقطابی نظری اور دیگر اور منضبطہ اور حضرت عظام جلیل
 حضرت فرا کر تعلیم کیفیت باطنی تربیت شہنشاہی ولایت کے بہرہ فرمایا اور انہی زہ نوازانی مکرمت کریمی اس حقیر کو توفیق بخش فرما کر عارف و صاحب
 علا العزم والہدایت انہی فرمایا اور زہ کو آفتاب نیا دیو و احسن امیر کے وارث اور اہل میں سو سو بارہ لاکھ سے ہنساک اور کثرت
 احوال خلفای فقیر شاہ محمد حسن صابری پستی قدوسی منقول کتابت تحقیق
 حضرات پیران عظام والہدایہ الامام اور عظام خصوص اپنی مشہور برق ہادی مطلق ریفی اللہ عنہم و رضو عنہ نے
 جو نسبت فقیر مولف کتاب کے پیش خیران فرمائی تھیں کہ فقیر سے علاوہ تہذیب احکام باطنی اور الیف تاریخ آئینہ تصوف و اشا
 احوال حضرت بادشاہ دو جہان محمد و علا الدین محمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ارشاد
 جاری ہو گا اور بطرح جاریہ و چون جو وہ خانوادہ کے کثیر سلاسل جاری ہو گا اسی طرح تہذیب بہت خلفا اور خلفا
 کثیر اقتصاد و سلسلہ جاری ہو گا الحمد للہ علی حسنینم کہ برکت انون شریف و چون فیض احمد کثیر جاری ہو گا

اسما خلفا بعد اخل پو فقیر کج سلسلہ عالیہ صابریہ کے خلا سے کامیاب ہو
 شیخ عثمان امیر کو خاندان صابریہ جنتیہ اور نظامیہ جنتیہ میں۔ ۱۰۱۹ شوال ۱۲۹۹ھ میں شہرہ جنتیہ میں

[illegible]

اور قادریہ نقشبندیہ و سہروردیہ۔ اور سلطان شہنشاہ احمد آباد کو سلاسل صابریہ قادریہ نقشبندیہ۔ اور سلطان
شاہ مراد گری خانہ اچا صابریہ چشتیہ میں۔ اور اعظم الدین شاہ کانگرہ کو سلاسل صابریہ چشتیہ میں۔ اور سلطان
عجب پور کو سلاسل صابریہ نقشبندیہ میں۔ اور تیار احمد شاہ غلام درگاہ عرش پناہ حضرت بابہ شاہ و جہان مخدوم
علاء الدین احمد صابریہ خاتم الانوار و سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے سلاسل صابریہ نظامیہ و قادریہ و نقشبندیہ
میں مع اجازت حرز یانی شریف ممتاز خلافت و ازور و فروع کیا اگر خیر عرصہ اس طاعت تلاوت و ربوہ و صوت کر کردی

اسما خلفا فقیر کی حصول کیفیت خلافت کلی مدعی علو العہد شہنشاہی و لایک
بعد عطا مرتبہ فروعی ہا زینہ خلافت فیض کیفیت باطن ہو

۱
شاہ محمد رفیع حسن کے سلاسل ہر دو خاندان چشتیہ صابریہ و نظامیہ اور ہر دو قادریہ زرائفہ و نورانیہ و قلندر
سہروردیہ و نقشبندیہ و ہر دو سلاسل روح جذبہ و مہیبہ و خفیہ و شہید میں باجائز قرآن مجید و حرز یانی شریف صابریہ
نار نورانیہ و غوثی قطبی شرف پایا و اشغال بزرخ و نورانی اور تلاوت اسم اعظم و دیگر تعلیمات سے مستفیض کیا گیا۔

۲
شاہ محمد فاروق حسن کے سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندر یہ سہروردیہ نقشبندیہ و اوسیمہ گرامیہ
ہر دو سلاسل خفیہ شہید یہ و روح جذبہ و مہیبہ میں باجائز تلاوت و کاسیف ان حرز و تقویٰ شریف سلطان
جلالی و جمالی و غوثی قطبی و اویسی و نار نورانی و قرآن مجید۔ و دلائل الخیرات و دعا نور و دعائوی و قصیدہ
و غیرہ و اشغال بزرخ و ملکوتی و خفی و روحی سے ممتاز ہوا اور اسم اعظم اور دیگر تعلیم باطنی سے کامیاب کیا۔

۳
شاہ محمد رفیق حسن کے سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندر یہ سہروردیہ نقشبندیہ و اوسیمہ گرامیہ خفیہ شہید
روح جذبہ میں جلالت اجازت در و شریف مصداق جمالی و جلالت غوثی قطبی قرآن مجید و دعائوی و دعا نورانی و قصیدہ
و اشغال ملکوتی و خفی نظامی و تعلیم باطنی تبصر و وہب مجبوی کے ممتاز حقیقت کیا گیا۔

۴
شاہ احمد حسن فقیر زادہ اول ہر ایک سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندر یہ سہروردیہ نقشبندیہ و غیرہ مذکور بالا
مع کیفیت سلاسل خفیہ شہید یہ و غیرہ و اجازت دعا کاسیف اللہ سلطان الاولیاء و جمالی و جلالت نار نورانی و غوثی
قطبیہ قرآن مجید و دعا نور و تمہیدہ و غیرہ سے کامیاب ہوا اور دیگر اوراد جمالی و جلالتی و اشغال ملکوتی و نورانی بزرخ
تعلیم باطنی و اسم اعظم مالا مال کیا گیا۔ یہ چاروں طالبان حق اور اصلین شہنشاہی روح فقیر مولف کتاب ہذا

مرتبہ ارواح طے کر چکے اور چار سیر قلم ہونیوالی میں کیفیت الکی سلوک بالچرب سے اور غارہ خفیہ میں داخل ہو کر کیفیت
روح جاذبہ صفات کشف کوئی شروع ہوئی ہے۔ عروج نزول الکی زیر پاؤ قبض و بسط کی یہ سلطنت ہے۔
مولانا شاہ عابد حسن فقیر زادہ دوم اور عالم جمیع علوم معقول منقول اور سلاسل صابریہ اور نظامیہ
قادریہ و سہروردیہ نقشبندیہ میں سبطاً اجازت حرزیمانی شریف و تلاوت قرآن مجید و اسم اعظم و شفا
و نوری میں کامیاب ہو مولوی شاہ عارف حسن فقیر زادہ سوم سلاسل صابریہ اور نظامیہ قادریہ سہروردیہ
میں سبطاً اجازت قرآن مجید و نوری شریف و شفا و غفران و نوری و اسم اعظم متاثر ہوا شیخ علی شاہ
پیر مرشد نواب بہاولی ایسوی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں سبطاً اجازت خاتم سیرت و دعا
اسم اعظم و غفران و نوری شریف ہوا مولوی محمد قاسم علی شاہ قاسم بدایونی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ
سہروردیہ میں سبطاً اجازت حرز مرصع شریف و قرآن مجید و لایزال الخیرات و شفا و نوری و اسم اعظم
اسم اعظم عز کیا گیا مولانا حافظ حسن علی شاہ علی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں
سبطاً اجازت حرزیمانی شریف صابریہ و نوریہ طوطی خفیہ و قرآن مجید و لایزال الخیرات و شفا و نوری و اسم اعظم
مولانا احسان شاہ محمد عاشق علی محدث بریلوی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ میں سبطاً
حرزیمانی شریف صابریہ و نوریہ طوطی خفیہ و نوریہ شریف و نوریہ ستفیض ہوا مولوی شاہ غلام غوث تشبیہی سلاسل صابریہ
نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں سبطاً اجازت قرآن مجید و عاشق عابدی شریف و شفا و نوری و اسم اعظم کامیاب ہوا
شاہ منور علی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ میں سبطاً اجازت قرآن مجید و نوریہ شریف
شغل نریہ شغل نوری و اسم اعظم کہ بہرہ ہوا شاہ محبوب حسن عرف محمد بخش کو سلاسل صابریہ نظامیہ
سہروردیہ میں سبطاً اجازت حرزیمانی شریف صابریہ و نوریہ طوطی خفیہ و نوریہ شریف و عاشق عابدی و دعا و نوری
شغل نوریہ شغل نوری و اسم اعظم فیض کا کلن شاہ سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ میں سبطاً
حرزیمانی شریف و قرآن مجید و عاشق عابدی و دعا و نوری شغل نوری و اسم اعظم کے ممتاز باطن ہوا شاہ جموں
آزاد سلاسل صابریہ نظامیہ میں تعلیم خفیہ جلید کشف کوئی و سوری استفاد باطن ہوا امیر الت شاہ
آزاد سلاسل صابریہ قلندریہ سول شاہی میں سبطاً اجازت اسم اعظم و شغل نریہ و تعلیم خفیہ جلید کشف

۱۲

۱۵

۱

۲

۳

۴

۵

۶

۷

شاہ محمد حسین پاک پٹنی اولاد حضرت شائع فرید کو شکر بابا صاحب سبوح العالمین قطب عالم انبیاء ہند مولف
 کتاب لایزال فریدی کو سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و نقشبندیہ و سہروردیہ میں جو خطا اجازت قرآن مجید دعا
 حیدری شریف و عاشقہ دعائوی شریف و اسما صحابہ شغل نوری و شغل برزخ کے کامیاب باطن ہو۔ شاہ محمد
 فخر الدین اولاد حضرت نور الدین قطب عالم ہند ہوی کو سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و سہروردیہ شکار یہ اولسیہ میں جو خطا
 اجازت حرزیمانی شریف صابری و نارانی قرآن مجید و اوراد و قیامہ و قصیدہ غوثیہ و قصیدہ صمد و دعا شفا و ترکیب اسما
 صحابہ کرام و تعلیم خفیہ ہلالیہ و شغل نوری و برزخ کے مستفیض کیفیت باطن کیا۔ اور یہ جو وہ خلاف اصل فقیر کف
 کتاب میں بعض نسخے روح زجاجی و متعلق مع سراجی ہیں اور بعضے طالبان خدا انہیں ایسے میں کہ عروج کر گئے ہیں اور بعضے تیرہ
 اوسط خروج کر گئے ہیں اور بعضے سو مرتبہ میں شروع ہو کر کلمہ ہو گئے ہیں اور بعضے نہم مرتبہ میں کشف صورت روح جانیہ صفات
 کشف کوئی کہ نہ تیرہ میں اور بعضے نوثر بالذوال میں اور بعضے نوثر بار و اح میں اور بعضے نوثر حقیقت مرشدی آگاہ ہیں
 بعضے سچ رضا تسلیم کرتے ہیں اور بعضے مجاہدین نفس لہم کہ ہیں اور بعضے کہولنی والی مطمئنہ کہ ہیں اور بعضے بندی
 پکڑنیوالے حقیقت نکات ہیں اور بعضے حقیقت سافج میں مبتلا ہیں فقط

مولوی سید شاہ محمد یعقوب علی کوری سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و سہروردیہ و سہروردیہ و سہروردیہ میں جو خطا
 اجازت حرزیمانی شریف و قرآن مجید و لال الخیرات و اوراد و قیامہ و دعا دعائوی شریف و شغل نوری و برزخ مستفیض کیے گئے
 مولوی سید شہیر علی شاہ خلف مولو کافی مراد آبادی۔ سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ میں جو خطا اجازت دعا حیدری
 شریف و دعا و اولسیہ اسم اعظم کامیاب ہوا۔ حافظ محمد انور شاہ سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ میں جو خطا اجازت قرآن
 و دلائل الخیرات و اوراد و قیامہ و دعا دعائوی و دعا و اولسیہ و چشتیہ کے ممتاز ہوا۔ گمن شاہ سلاسل صابریہ اور
 قادریہ میں جو خطا اجازت محصن ہلالی و تعلیم خفیہ ہلالیہ و اسم اعظم و برزخ کے فیضیا ہوا۔ محمد علی حسین شاہ
 سلاسل صابریہ و قادریہ و قلندریہ میں جو خطا اجازت دعا حیدری شریف و شغل برزخ و شغل نوری و تعلیم خفیہ ہلالیہ کے
 راز و کیفیت باطن ہوا۔ شاہ غلام حسن عرف اسفندیار سلاسل صابریہ و قادریہ و نظامیہ و سہروردیہ
 نقشبندیہ میں جو خطا اجازت حرزیمانی شریف و قرآن مجید و دعا دعائوی و شغل برزخ و شغل نوری و اسم اعظم کے
 با حقیقت کیا گیا۔ محمد عبد الرحمن شاہ سلاسل صابریہ اور قادریہ میں جو خطا تہذیب البحر و شغل نوری کامیاب ہوا

۱ غلام خوش شاہ سلاسل صابریہ و قادریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ میں بھٹا حرنہ یانی شریف سہروردیہ
 ۵ کبریاہ و اجازت قرآن مجید و شغل نوری و اسم اعظم کے مشرف ہوا۔ مولوی محمد سلیمان اللہ شاہ
 ۱۰ سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں بھٹا اجازت قرآن مجید فرما رہا ہوا مولوی محمد عبدالقادر
 ۱۱ شاہ محدث و لایقی مفتی علی۔ رامپور صاحب مجاز مرفعی سلسلہ اجازت قرآن مجید کے لئے مولوی محمد حسین خان
 ۱۲ مہتمم اخبار دہلی رامپور سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ میں بھٹا اجازت قرآن مجید و ترک کب حرنہ
 ۱۳ مرقصوی غوثی و قطبی و عابدی شریف جانشینہ دعابنوی اجازت قرآن مجید و شغل نوری کے مستفیض ہوئے محمد علی حسین شاہ
 ۱۴ سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و قلندر یہ حسین بھٹا اجازت قرآن مجید و دعابنوی شریف و شغل نوری و شغل برنج
 ۱۵ شرفیاب ہوا۔ سید احمد علی شاہ سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں بھٹا اجازت حرنہ یانی شریف و دعابنوی
 ۱۶ بنوی شریف و شغل نوری و برنج کے مشرف ہوا۔ شاہ محمد بشیر عرف محمد بنی سلاسل صابریہ و خشتیہ قادریہ و سہروردیہ میں بھٹا
 ۱۷ شغل نوری و برنج و تعلیم حنفیہ طلبہ ممتاز ہوا فتح محمد شاہ سلاسل صابریہ و خشتیہ قادریہ و سہروردیہ میں بھٹا اجازت اسم اعظم
 ۱۸ تذکرہ حسن سلاسل صابریہ و قادریہ میں بھٹا اجازت قرآن مجید و دعابنوی شریف و شغل نوری و برنج کے ملا مال کا
 ۱۹ اسماء خلفاء عورت۔ کہ یہ النساء سلیمانہ مغل مجاورہ و رگاہ عرش پناہ حضرت امام موسیٰ فریاد
 ۲۰ واقع شہد قدس سلسلہ نظامیہ خشتیہ میں۔ نور شہید بیک قوم مغل سکندریہ قادریہ و سہروردیہ میں عجمی زبان
 ۲۱ کابلی خاندان قلندریہ میں۔ ظہور النساء بیک قوم سادات عظام خاندان نقشبندیہ میں خدیجہ بیک قوم
 ۲۲ افغان سلاسل صابریہ و قادریہ خشتیہ میں فیضیاب ہوئیں۔ اسماء خلفاء رجبات۔ زرہ قوش
 شمالی فاضل علوم دین سلاسل قادریہ قلندریہ میں۔ اور بزرگ روشن سلاسل صابریہ و کبریاہ کی کیفیت
 باطنی ملا مال ہو۔ یہ تیس طالبان خدام و عورت و جنات خلفاء صاحب مجاز مختص کئے گئے ہیں۔ قریب
 کہ ساتھ ایک مہینے کی کیفیت باطنی کاموہ نہ دیکھیں اور نفس لامہ کے جہاد کو حاصل کر کے نکل جائیں۔
 اور بعض کو کچھ کشف النور کہلائے۔ اور بعض طے کر گئے ہیں ملکوت کو۔ اور بعض کو قریب کہ عالم ارواح
 کبیل جاوے۔ اور بعض فنا ثلاثہ رسالت یعنی فنا فی الرسول کی دولت غفر قریب ممتاز ہوں۔ اور بعض کشف کوئی
 صفاتی خانہ حنفیہ میں آئیوں ہیں۔ اور بعض آکاہ جہوت سے ہوئیں۔ اور بعض غرطے کیا مہرہ روح زجاجی کا

اسماء خلفاء عورت
 ۱۹-۲۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۲۱-۲۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۲۳-۲۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۲۵-۲۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۲۷-۲۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۲۹-۳۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۳۱-۳۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۳۳-۳۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۳۵-۳۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۳۷-۳۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۳۹-۴۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۴۱-۴۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۴۳-۴۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۴۵-۴۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۴۷-۴۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۴۹-۵۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۵۱-۵۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۵۳-۵۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۵۵-۵۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۵۷-۵۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۵۹-۶۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۶۱-۶۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۶۳-۶۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۶۵-۶۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۶۷-۶۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۶۹-۷۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۷۱-۷۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۷۳-۷۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۷۵-۷۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۷۷-۷۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۷۹-۸۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۸۱-۸۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۸۳-۸۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۸۵-۸۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۸۷-۸۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۸۹-۹۰
 اسماء خلفاء عورت
 ۹۱-۹۲
 اسماء خلفاء عورت
 ۹۳-۹۴
 اسماء خلفاء عورت
 ۹۵-۹۶
 اسماء خلفاء عورت
 ۹۷-۹۸
 اسماء خلفاء عورت
 ۹۹-۱۰۰
 اسماء خلفاء عورت

اور بعض سراج سے عروج کر گئے ہیں اور بعض کو یہی مرتبہ شرف ہو گیا۔ اور بعض کو خود سیر الی اللہ ملے کر گئے ہیں اور بعض سیر فی اللہ ملے کر گئے ہیں اور بہر سیر الی اللہ میں نزول کر گئے ہیں۔ اور بعض کو شرف مع اللہ ہو گیا ہے۔ اور بعض سیر میں اللہ میں مذاق اور ہمارے ہیں اور بعض اپنی حقیقت کا ذوق رکھتے ہیں۔ بعض کو دل نہیں شوقی و تھاپا ہوا ہے۔ بعض کو عروج و عقیقت شیعہ ملے کر گئے ہیں۔ بعض حقیقت شیعہ سے وصل کرتے ہیں۔ بعض شغل و غم میں مشغول بعض مزاج صغیر داخل ہو کر مزاج کبیر میں موجود ہیں۔ بہت فراق و اہل بیت کے گھٹنے ہیں اور بعض مذاق و احادیث اور بعض وصل و حدت اور بعض وصل و اہل بیت اور بعض کو ذاتی شیعہ روح آگئی ہے۔ اور بعض کو قوت صفاتی خاص درمیان ملکوت حاصل ہے جو اس سے عروج کر ہو ا میں اور بعض کو بذات خود حقیقت مرشد کے قریب سے فعل کرنے پر قادر نہیں ہو سکتے ہیں۔ بعض جامع الجوامع اور بعض سراج رہے اور بعض سافح نفس لطیف اور بعض نفس مغیس میں فقط

ابیات و غانیہ تصنیف فقیر مؤلف کتاب ہذا

تیری در کہہ میں قبول ہوئی و تیر
مستی کیف الت سے مست ہوں
صورت شیعہ اجل ہے اگے سات
صورت ہادی سے بہتے ہم کلام
تاقیامت رہوین باقی سلسلے
از جناب پاک محمد و فرید
دولت دیدار سے ہے کامیاب
عشق میں اپنی تو رکھنا عین جناب
ہو منظر ان پر کرم اعطاف کی
رشد اور ارشاد سے آباد رکھ
حسن صابر کلمہ چکاس لاکلام

یا الہی یہ خلیفہ نامور
اور می عرفان سے مست ہوں
نفس اور شیطاں سے ہو ان کو بچا
وصل ہے انکو حقیقت سے مدام
ہر خلیفہ سے ہیں جاری سلسلے
ہر خلیفہ بلکہ میرا ہر مرید
مایہ عرفان سے فیضیاب
تو اہنین درہ سے کر کے آفتاب
یا امیر دو جہان الطاف کی
دین و دنیا میں تو اونکو شاد رکھ
کیفیت نے خلیفوں کی تمام

صاحب

نور

نور

احوال حضرت خواجہ معین الدین حسن سجری شہنشاہ ہند الہی شفا
رحمۃ اللہ علیہ کہ بتوان میں رونق افروز ہونے کا

اور دین اچھی کی ترقی اور بد دینے کا۔ اور تمام مالک مجرمین ہر گزشتہ کے
بہانیکا۔ اور حکام باطنی کے طرز حکمرانی کا۔ اور اوسمیں ضرب المثل غزل و
نصب شاہان دلی کا بیان کہ جسے حضرات چشت کی طاعت اور فرمانبرداری
کی وہ سرسبز و شاداب رہا اور جو اس خاندان چشتیہ عالمیہ منحرف ہوا
اوسکا سر توڑا گیا اور دین و دنیا میں خراب ہوا

حضرت خواجہ معین الدین حسن سجری شہنشاہ ہند الہی شفا علیہ السلام صاحب کتب لطیفہ
حضرت قطب الاقطاف قطب الدین نجیہ کاکی اولیاء الاوج صاحب کتب لطیفہ قرب الوداد۔ اور حضرت شاہ
شیخ فرید گنجشکو باضا سوسود العالمین قطب عالم اعیان ہند صاحب کتب لطیفہ سر العبودیت۔ اور حضرت بابا شاہ
محمد علی الدین صاحب کتاب احسن اللہ الارواح سلطان الاولیاء صاحب کتب لطیفہ بیان صابری۔ اور حضرت
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ لایٹ عمان صاحب کتب لطیفہ فرمودوں الجواب اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب
کلیلا دیافنہ ثنائ صاحب کتب لطیفہ سر القدر شہ اور حضرت محمد شاہ نورانی صاحب کتب لطیفہ منارہ نورانی
صاحب کتب لطیفہ ہدایہ الواجدین۔ اور حضرت شاہ مصطفیٰ حق الطین بالولایت صاحب کتب لطیفہ عروج وحدت۔ اور
شاہ شمس محمد عجیب الرحمن کمال الدین جو صاحب کتب لطیفہ فی الارواح۔ اور حضرت مشکات ابنہ کی شاہ عبدالقدوس
کنگنوی سنگیر سلطان التا کین صاحب کتب لطیفہ تحفۃ الوداد۔ اور حضرت شاہ جلال الدین تہانیر صاحب کتب
امانت الواحدیت۔ اور حضرت شاہ نظام الدین بنی صاحب کتب لطیفہ بحان القبور۔ اور حضرت شاہ ابوسعید
صاحب کتب تحائف الکواثر۔ اور حضرت شاہ محمد صادق کنگنوی صاحب کتب لطیفہ سجود الوہاب اور حضرت شاہ
کنگنوی صاحب کتب لطیفہ شوق الکثیر۔ اور حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب کتب لطیفہ نہایت الحق۔ اور حضرت
میران بی شاہ ہیکہ صاحب کتب لطیفہ ظهور الوجود۔ اور حضرت شاہ عنایت جو صاحب کتب لطیفہ کشف المعانی
اور حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب کتب لطیفہ الدارین عرف ملا فقیر اخوانی صاحب کتب لطیفہ حب الوجود۔ اور حضرت

اسماء مکتوبی
حضرت خواجہ
نظام الدین

غلام شاہ مکتوب لطیف بویہ الوجود اور حضرت پیر سیکر شریف خباب شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صاحب صاحب
مکتوب لطیف اصدیت الاسرار اور فیض شاہ محمد حسن علی حسینی قدس سرہ مکتوب لطیف انوار الیقین
اور حضرت سلطان المشائخ بظلم الیہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب لطیف متناہی الوجود اور حضرت شیخ
محمد وچانی دہلوی صاحب مکتوب لطیف حقیقت البصر اور حضرت شیخ محمد علی صاحب مکتوب لطیف قریح قوس اور حضرت شیخ غنی
صاحب مکتوب لطیف صون القرب اور حضرت پیر سالار مسیح صاحب مکتوب لطیف ناز و بھون اور حضرت حسن مسیح صاحب مکتوب لطیف
مضمون الوجوب اور حضرت شیخ اسماعیل صاحب مکتوب لطیف بکر البزب اور حضرت خواجہ نذیر علی صاحب مکتوب لطیف بلع الفقہ اور
حضرت شیخ نظام الدین محمد نازولی صاحب مکتوب لطیف مرزا الہب اور حضرت شیخ قطب الدین صاحب مکتوب لطیف ناز و بھون حقیقت اور حضرت
محمد فرخ شاہ صاحب مکتوب لطیف سرور الوجود اور حضرت محمد عاشق صاحب مکتوب لطیف حقیقت شریعت اور حضرت محمد صادق صاحب مکتوب لطیف
والعروش اور حضرت خواجہ محمد علی صاحب مکتوب لطیف ناز و بھون اور حضرت شاہ ابو الفتح صاحب مکتوب لطیف ناز و بھون
والمنفی ترقیم فرمایا کہ ہنگام درویشی و شریف حضرت خواجہ معین الدین حسن بھری حسینی شہنشاہ ہند الہی کو الہام
کہ معین الدین ہندوستان کو کعبہ و کربلا جانیدگان کے مدینہ شریف میں حاضر ہونا حضرت خواجہ غریب نواز کو موجب حکم الہامی و
بقا و شرف عازم مدینہ منورہ ہو اسم اعظم حقیقت تلووت فرما ہو دوسری خرم شہ جبری کو برو و زو شہنہ و شہنہ
مدینہ شریف میں داخل ہو تیسری خرم ہند کو برو و زو شہنہ وقت نصف شب عالم ارواح میں حضرت شہنشاہ و عالم
علیہ السلام صاحب حکم حضرت خواجہ غریب نواز کو ایک انار شہرین رحمت فرمایا اور ارشاد کیا کہ معین الدین تو اس انار
کو کھانے کے لیے لے کر آؤ تو میں ہفت اقلیم تیری طبع و فرمان بردار ہوں اور ولایت ہند میں تو جاکر اسلام کو
دیکھا و دین محمدی کی مدد کرے گا اور طریقت میری کو جاری کرے گا کیونکہ زندہ کیا ہے دین میری کو محمدی الدین نے
اور مدد دے گا میں میری کو معین الدین ہند والی حضرت خواجہ غریب نواز مدد حکم سروری باکرہ
تکمیل مراتب حضرت قطب الانظار خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو جو اہلکیرہ شاہی اسم اعظم حقیقت تلووت کرے اور
سیاحت فرما ہو عازم ہندوستان ہو اور تاریخ ستائیسویں مہرم شہ جبری کو برو و زو شہنہ وقت شہنہ
کہ حضرت خواجہ غریب نواز مع خواجہ قطب ہنگام لکھنؤ واقع ہندوستان میں بھونق افروز ہو اور
حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت خواجہ قطب صاحب کو کیا کہ قطب الدین بابا تم صرف ہمت کر کے معرفت خواجہ معین الدین شہاب النور

حضرت
خواجہ غریب نواز
کامبدستان میں
داخل ہونا

ابدان در جہ اول کے حضرت عبدالواسع صاحب سر دار خفیہ کو طلب کر حضرت خواجہ قطب الدین صاحب
فی الفور امر بذکر تعمیل کی اور سر دار خفیہ کو نے حاضر ہو کر وضو کیا کہ میری نسبت کیا ارشاد ہے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ حضرت عبدالرشید صاحب اور حضرت عبدالجلیل صاحب بجز اداگان حضرت خلیفہ صاحب سے دار ہر دو خاندان میں
جذبہ صفات کشف کوئی وہیہ کو تیر کر دو کہ معین الدین دین احمدی کی ترقی و اعانت کو ہندو تائیں آیا آپ بھی انہی دوی باطن
دین احمدی پر مکر ہند ہیں اور نیز ہر دوی تمام ہندوستان کی رقبہ اور نجبا اور ابدال اور اقطاب و راغیان اور حضرات برائے
حکم ہو چکا دو اس وقت سر دار خفیہ نے ہر دوا امر کی تعمیل کی اور بذریعہ ابدال احکام جاری کر دی۔ سات روز کے میں
تین لاکھ ہزار ایک سو پچیس اہل خدمت باطنی حضرت خواجہ غریب نواز کے پاس حاضر ہو کر فیضیاب قوت باطن ہو چکے اس وقت
اہل خدمت باطنی مذکور علاوہ رجال لغیب کے قوم جنات ہوائی تھے حضرت خواجہ غریب نواز نے ان کو امر کیا کہ تم سب عرب کو جاؤ اور کج
متباری جگہ عجم میں خدات باطنی پر انسان مقرر ہوں گے اہل خدمت باطنی مذکور اس وقت روانہ جانب عرب ہو کر سر دار خفیہ
مذکورہ کو حضرت خواجہ غریب نواز امر کیا کہ تم خود بخود شریف کو جا کر اعلیٰ سر دار خفیہ عرب کو یہی حکم پہنچا دو کہ اہل خدمت باطنی
مذکور قوم جنات ہوائی اہل خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ ان کو امانت شاد و امانت شاد قوم جنات سپر کر دین اور کہیں کہ آئندہ سب جنات
پر گزیر کر ہندوستان میں نہ گئے پائیں اور اگر اتفاقاً کوئی آیا تو فی الفور جلاو یا جائیگا سر دار خفیہ مذکور نے جب حکم حضرت خواجہ
غریب نواز اکیس روز میں جنات وغیرہ کا بندہ بست کر دیا اور حضرت خواجہ غریب نواز کو اطلاع دی زان بعد حضرت خواجہ غریب نواز
نے سر دار خفیہ مذکور کو امر کیا کہ اب ہندوستان میں اہل خدمت باطنی انسان مقرر کر دو جنکی نسبت حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا حکم نافذ ہو چکا سر دار خفیہ نے فی الفور اس حکم تعمیل کی اور بموجب احکام باطنی حضرت اہل خدمت ہر شہر و دیار
موضعات و افواج اندر حدود مالک عجم میں لے کر گیا رہا ہر کے متعین کر دی۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
برائے تلقین برائے اسلام عوام انسان کے توجہ فرمائی چنانچہ ۱۶ صفر ۱۰۸۰ ہجری تک خاشہ سیا لکھتے تھے
شہرہ سوادجی شرف باسلام ہو اور آپ کے و رسول کی خبر فرحت اثر ہر چار طرف شہر پندیر ہوئی کہ ایک بزرگ پال
نیک سیرت عرب ہندوستان میں تشریف لائے جو انکی صورت مقدس کو دیکھتا ہی الفور مسلمان ہو جاتا ہے۔ بعد تاریخ
سترہویں ماہ ربیع الثانی ۱۰۸۰ ہجری کو بروز شنبہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سیا لکھتے تھے قلات
۱۹۹۴
۱۹۹۴
۱۹۹۴

حضرت خواجہ غریب نواز
رحمۃ اللہ علیہ

پشاور کمر اجنت فرامی تاریخ سولہویں د شوال ۱۲۹۵ ہجری کو بروجم حضرت خواجہ غریب نواز نے پشاور میں
رحمت فرمایا اور جو مہنڈ وہاں دہزار سات سو پچانوادی مسلمان ہو اوں ایام میں سلطان محمد زل بن محمد
سام غوری رائی پور اکھنڈ جنگ بہا تاریخ شربوین ہجری ۱۲۹۵ ہجری کو بروجم حضرت خواجہ
غریب نواز شہنشاہ اولی امیرین داخل ہوا اور بعد قیام چند ماہ آخر سند کو برین بجک حضرت سید عالم علیہ السلام
حضرت قطب قطب خواجہ قطب بن بختیار کاکی اولی اللہ رواج کو خلافت کی شہنشاہی لاییت علو العزم المرتبہ حضرت
فرامی مسئلہ نبی کریم اور گردنواح امیرین میں ہزاروں سو بائیس آدمی آپکے دست حق پرست پر مسلمان ہو اکی شہرت اور
ترقی ہلام سکر راجہ امیر ایک عرضی ایک حضور میں بھی حضور عالی مجتہد کثیر التعداد و پیر فقہاء و جوہر اہل
تشریف و جوہر میں حضرت خواجہ غریب نواز نے عرضی ملاحظہ فرمایا کہ فقیر کا خدا ترقی ہلام کو واسطے آیا ہے سب
روپیہ و جوہر اہل فقیر کو کچھ پرواہ نہیں ہے جب اکا حکم ہو گا فقیر ملا جاوے گا تاریخ سائیسویں ماہ منہ ہجری کو
برو شہنشاہ حضرت خواجہ غریب نواز امیر احمد شریف میں ان اندر ہو اور میر قلعہ تاراگدہ قیام فرمایا سادھی لوف
اہل اسلام اسکا کبھی قلعہ میں جو جوہر اہل قلعہ اندر کیسے گئے رہے رائی پتھر یعنی برہتی راج خدمت
میں ملزوم اور تعلیم تمام پیش آیا اور کیسے کہ حضرت عالی میری حق و عافیت فراموش نہ تاکہ میل راج تمام سے امیر دشمن
مستزاد میں تیر سیر میں ہمیشہ کوفہ زانہ درانی کیسے حضرت غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ برہتی راج اگر تو اسلام قبول کرے
تو میں تیری حق میں عافیت کروں اسکو جواب میں اوس مردود برہتی راج فرمایا کہ حضرت اگر میرے مان باب زندہ
تو میں القہر آپ کا دین قبول کرتا ہوں اپنی فرمایا کہ تم نجات کو اوس قلعہ طلق یہہ قدرت فقیر کو عطا کیے تیری مان باپکے
میں نہ سو کہہا سکتا ہو مگر انتظام الہی میں فرق ایک کامرود و کار زندہ ہونا ہی و قیوم شہر کے روز منحصر فرمایا مگر ان ہتھی
و تیار ہو کہ ان باب تیرے عافیت میں گرفتار میں اگر تو انکو دیکھا چاہا کہ وہ کس عال سعیدین تو میں عالم رواج میں ابھی
دکراؤ مگر تو اسلام قبول کرو اور جو تو ہی ایمان لایا تو اونہی کی طرح تو ہی مہذب ہو گا اگر آج اسلام قبول کر لیا تو ہمیشہ
آرام بائیکا لیکن برہتی راج قبول اسلام برابر کا کیا حتی کہ حضرت خواجہ غریب نواز نے یہہی فرمایا کہ اگر تو مسلمان نہ ہو
میں تیری حق و دلیان اسلام گرفتار کر لینے مگر اوس مردود زلی امیر ہی قبول اسلام کا کیا حضرت خواجہ غریب نواز نے تمام
حکام اہل احمد شریف نبضت فرماہو ہوتا تاریخ پانچویں ہادی ۱۲۹۵ ہجری کو ہمار شہنشاہ دن لاہور کو اپنی قدم

حضرت خواجہ غریب نواز
امیرین تشریف
فرمایا

حضرت خواجہ غریب نواز
امیرین تشریف
فرمایا

حضرت خواجہ غریب نواز
امیرین تشریف
فرمایا

میمنت است و شک از مبنای او رخ. روز کی دعوت اسلام و تلقین به اینک باعث باسخ لا کله اثم است از اسرار
 مردوزن سلطان جو او بعد از یک استانیس و قیام لاسور حضرت خواجہ غریب نواز بیکم حضرت خواجہ قطب صاحب
 مع عزیز اندام بال و جبہ دوم او را کیسویا پانوی سوران جنات دہلی کو روانہ فرمایا حضرت خواجہ قطب صاحب
 چنانہ تعاد و در آنوقت میرزا محمد بیگ تیرہ کچھ صمدین رونق افروز دہلی ہو محمد الدین نامی ایک بزرگ خلیفہ قطب
 صاحب کے مکان پر قدم فرمایا وہ بزرگ دہلی میں جلوہ رختی ہا کرتے تھے او بیوں حضرت خواجہ قطب صاحب کے کہا کہ حضرت بھتی
 پوشیدہ رہا کریں اس واسطے کہ اس سرزمین پر کھار کا بہت روز آیا انہو کفار میں کوئی ایک شمنوں کے تہیہ کر ڈالے
 حضرت خواجہ قطب صاحب نے فرمایا کہ میرا دین بابائے ابدی برحق حضرت خواجہ غریب نواز شہنشاہ ہند کوئی حکم یا اگر ایک سال
 شریف طریقت کا ارشاد کرو اور اسلام کو ترقی دو اور جو کافر سر او ہٹاؤ سکی سر کو بی کرو میں بیکم مولائی و مرشدی ظاہر ہو گا
 بلکہ تم ہی میرا سہارا ہو یہ سکر وہ بزرگ کماں خوش ہو اور حضرت خواجہ قطب صاحب نے بزرگوں باطن اعلیٰ شریف
 طریقت کا ارشاد شروع کیا آپ فیض عظیمہ کیسالی میں ستائیں ہزار سات سوا ہتر مردوزن مسلمان ہو۔ او بیوں
 آدھ طریقت میں داخل ہوئے تاریخ بار بیوں ہا محرم ۱۰۰۰ ۲۴۴۸
 میں جلوہ بخش ہو اور فیض ارشاد شریف طریقت باعث ملتان میں بہتر ہزار و سونو نانوئی مردوزن مسلمان مرید ہو
 ہو۔ حضرت سرور عالم علی ان علیہ الہ واصحابہ سلم کا حکم ہوا کہ معین الدین تم ملتان سے جلد دہلی کو روانہ ہو جاؤ اور شاہ
 قطب الدین ایک دہلی پہور کر بلا آیا اسکو واپس لیا و جبکہ حضرت خواجہ غریب نواز عازم دہلی ہو تو **۱۰۰۰** ہجری کا آخر
 زمانہ تھا اور ان ایام میں معز الدین محمدی دہلی فتح کر کے سلطان قطب الدین ایک کے سپرد کیا او خود پورب کو چلا گیا اور
 کے عقب میں قطب الدین ایک دہلی کو پہور کر جانب غزنین روانہ ہو گیا اثناء راہ میں حضرت خواجہ غریب نواز سے قدیم
 آپ قطب الدین ایک اپنی ہمراہ واپس آئی۔ تاریخ بابائے ابدی محرم ۱۰۰۰ ۲۴۴۸
 بخش دہلی ہو نماز جمود اور اتی حضرت خواجہ قطب صاحب بار بار حضور می ہو کر قدیموس ہو اور بعد طوائف سجدی و قنوی
 بجا آؤ عرض سپر ہو کہ مولائی میں بہر تہی راج نہر مقابلہ کر کے قطب الدین ایک تخت دہلی چھین لیا اب برقی راج حکم
 دہلی آپ کے خلد شوں ہو تین ہا دہلی میں قیام فرما کر جو پیش ہزار سات سواست او بیوں کو مسلمان کیا بعد بیکم سرور و مسرت
 و شرف کو محبت فرمائی ہنگام ہوا کہ حضرت غریب نواز سے معز الدین محمد سام کہ پورب واپس آکر ہو جو خدمت ہتا

حضرت خواجہ قطب صاحب
 دہلی میں تشریف لائے

حضرت خواجہ قطب صاحب
 دہلی میں تشریف لائے

حضرت خواجہ قطب صاحب
 دہلی میں تشریف لائے

عزض کیا تھا کہ غلام نے عالم خواب میں حاتمہ کیا تھا کہ حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ
 معز الدین محمد بجایت عین الدین چشتی شجاعوندستان کی سلطنت ملیگی اور فرمایا کہ صورت حسین الدین کی یہ ہے پچان کیونکہ وہ
 رویا صادق تھی لہذا اسید وارہوں کہ حضور میرے حق میں دعا خیر فرمائیں کہ میں بجایت ایک ہی رہتی راج پر غالب آؤں اپنے
 ارشلو فرمایا کہ میں ظاہر باطن سیرت حسین مددگار ہو اطمینان رکھو بعون اللہ تھا تو یہی راج غالب آئیگا بلکہ او کو مع لو کی فوج کے
 قید کر لیا گیا ہر دو قہنہ ہی سکر معز الدین محمد سلم نے ساتھ طوائف اور تین سجدہ ملی بجالایا اور تاریخ چھیسویں راج انسانی چکر کو
 بروز پنجشنبہ وقت مغرب کہ حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنی قدوم سعادت لکڑی حمیرہ شریف کو رشک مانجنا فرمایا
 جہاں اب مزار قدس قیلم پذیر ہوگا اور معز الدین محمد سلم مع قطب الدین ایک کچھ جواسی ایک لاکھ چھیسویں راج
 پر رہتی راج جس کے پاس وقت سو پانچ لاکھ سوار پیداہ کالشرک تہا پانی پت پر مقابلہ کیا اور سخت خونریزی کے بعد حضرت
 غریب نواز کی اعانت جلوہ دکھایا کہ یہ رہتی راج مع عساکر حضور ہو کر قید ہو گیا اور تاریخ اونیسویں ماہ ذی الحجہ
 چکر کو بروز پنجشنبہ غازیان اسلام فتح کے نقار بجوا اور تکیہ کے گھر مارتے ہوئے دہلی میں داخل ہوا تخت دہلی پر سلطان معز الدین
 محمد سلم قبضہ کیا اور بجا خود قطب الدین ایک کچھ دہلی میں چھوڑ کر مالک کے نظام اور دشمنوں کے زیر کر نہیں فرمایا اور
 اطمینان پا کر شہر چوری میں مقام دہلی جلوس کیا۔ یہ رہتی راج بجان قید سلطان معز الدین محمد سلم سے منبت کہا کہ
 حسب قدر و عہد چاہو چہرے لیلو اور لکیا راکر دو کیونکہ تم میری قید میں سات بار آئی اور میں نے پہلے لیکر چھوڑ دیا تھا
 چکر ایک ہی مرتبہ چھوڑ دیا سلطان معز الدین کہا کہ میں تجھ کو ہرگز نہیں چھوڑوگا کیونکہ اول تو دشمن کو قید میں لا کر
 کر دینا وہ سلطنت اور آئین دست بالکل خلاف دوسری تو روپیہ کا بندہ تہا ز کے لالچ تو جی چھوڑ دیتا تھا
 خدا کا بندہ اور دین اسلام کا ترقی خواہ ہو تجھ کو قید رکھو گا اور اسلام کی ترقی کر دے گا کیونکہ میں بندہ حسین الدین شہنشاہ
 ہند المولیٰ ہوا اور وہی کی حمایت میں سلطنت پائی آخر کار قید شاہ اسلام ہی میں یہ رہتی راج مر گیا اور فتح دہلی ہو کر
 دنوں کے بعد سلطان معز الدین محمد والی دہلی بعد عجز عبودیت حضرت خواجہ غریب نواز کی حضور میں حاضر ہو کر قدموں میں ہوا
 اور بہت کچھ زور و جواہر آپ کے پیشکش کیا اپنے دست قبول کے اشارہ معاف فرمایا اور شاہد کیا کہ فقیر کو ہادی کا نام کافی ہے
 یہ تیری لبت تجھ کو مبارک ہو بعد و بعد آداب حضرت کی غلامی میں آیا اور بیعت ارادت قبول کی اور خود شکار دعا خیر کا
 حضرت خواجہ غریب نواز کے ارشاد فرمایا کہ معز الدین محمد تیرے حق میں دعا خیر ہے کہ ترقی اسلام کی غرض سے

حضرت خواجہ
 غریب نواز
 شریف دہلی

معز الدین
 قطب الدین
 دہلی

وصیت نامہ مرقوم ذیل کا زبیر ہند بلکہ اپنی اولاد میں ہی وصیت کر دینا کہ جو حکمران سلطنت ہو یا جو کوئی حکمران
 شہنشاہ - بادشاہ - راجہ - نواب - امیر ہندوستان - یہود و نصاریٰ - مجوس - آتش پرست جبرائیل و حکومت کا ہو
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و اہلہ وسلم فرمایا کہ جسے تخت چار آدمی پہنچے ہوں اوس سے بھی عدالت و انصاف کا
 مواخذہ ہو گا بلکہ ہر گز والا اپنی کہ کا نصف عادل وہ ہی اس وصیت نامہ کا پابند رہے اور جو کہ حضرت شہنشاہ و عالم صلی اللہ
 وآلہ و اہلہ وسلم فقیر معین الدین کو بکرا بن حقیقت معنوی کے حدود و حدودی و وہ سرحد کا شوق کابل تک اور جنوبی کنارہ چھندہ شکاری
 برفانی ملک جس قدر ممالک شہر و دیار ہیں اوس کا شہنشاہ کیا اور وہی میری حقیقت معنوی صورت و احدیت درجہ بدرجہ
 خاندان شیعہ عرفان میں صورت مقبولہ و مرقومہ بتی نقل لباس آری اسکو وہی اقامت عالم محیط اور حکمران رہیگی اور جو اس وصیت
 کی پابندی اختیار کرے گا وہ دین اور دنیا میں سرسبز رہیگا اور جو اس سے انحراف کرے گا وہ دنیا میں حکومت
 کے واقعہ سے محروم رہیگا اور حقیقی میں روسیاسی کا طوق ڈالا جائیگا اور وصیت نامہ یہ ہے۔

وصیت نامہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سحرچی چشتی امیر شہنشاہ ہند اولی

معز الدین محمد والی دلی خوش رہو۔ فقیر معین الدین چشتی بعد دعائی ترقی ملک و ملت ظاہری و باطنی کے براہ خیر خواہی
 خلق اللہ کے ہر طبقہ کو مطلع کرتا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و اہلہ وسلم نے فرمایا کہ مالک کر کے بیجا اور سیر بیخبر سے حضرت
 ضمیر عالی سے کہ دین احمدی کی ترقی اور امت بخیر کی کثرت ہو و خلق اللہ ظلم و ستم کا کم اور آسیت محفوظ رہے چنانچہ فقیر ان امور
 اہتمام کرچکا اور دین اسلام میں جب تک فقیر اس عالم میں موجود ہوں جان کوشش کرتا رہیگا۔ اب فقیر چار باتوں کی
 عام ہدایت کرتا جسکی ہر مابریک عالم امیر اور راجہ اور بادشاہ و شہنشاہ کو جو مالک مجھ کی حدود میں واقع ہو اتباع لازم بلکہ اللہ
 جو کوئی فقیر کی ان چار باتوں کی اطاعت کرے گا وہ بلا تفریق ملت و مذہب کے ملکہ و بلا خوفی اعدا و صحت کی ساریہ حکمران رہیگا اور اس
 وصیت نامہ کا پابند ہو گا اوسکی حکومت میں فتور اور وہ شہنشاہ کا مغلوب کا صحت جسکی محروم رہیگا وہ **چارون**
اول اللہ کی مخلوق پر ظلم و ستم نہ کرنا و خالق کو مخلوق پر جبر و ستم نہ پانے۔ **دوم** فسق و فجور سے دور رہنا کہ
 سیئات سبب خرابی و تباہی دینا و دین سے **سوم** حضرت خواجگان چشتیہ میر طریقہ و الون و محبت و اخلاص مشرکینا
چارم خاندان خلیفہ کے مرقومہ و اجازت علو و لغو ظلم و ستم نہ پانے و لاییت اطاعت و زبیر داری کرنا و بدل جان سے
 قطع کرنا اوسکی اطاعت میں میری اطاعت اور آج سے تا اقیام عالم حکمران مالک مجھ میراں چارون باتوں کا ماننا و فرض

وصیت نامہ حضرت
 خواجہ معین الدین
 حسن سحرچی چشتی

سردار حنیفہ کو نے آرام شاہ بن قطب الدین ایبک کو مقرر کر کے **شاہ** بھری میں بمقام دہلی جلوس کر دیا اور
 ایبک حضرت خواجہ غریب نواز کو مطلع کیا اور وجہ عزت و صیت نامہ محمد ربیہ والا اسی ایبک کے ہاتھ سردار حنیفہ کو بھیج دیا
 فرمایا اور پھر ایبک ارشاد کیا تم سردار حنیفہ کو کہنا کہ فقیر تمہارا قطب الدین بابا کو بھیجا اور یہی آرام شاہ الدہلی
 کی اطلاع ملوں میں کرنا۔ اور تاریخ پانچویں ماہ ذیقعدہ **شاہ** بھری کو حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے حکم سے حضرت قطب الدین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الامام حجتہ اللہ علیہ
 بجانب نبی حضرت فرمایا حضرت خواجہ قطب صاحب فرمایا کہ ایہ رمضان **شاہ** بھری کو پہنچا اور تاریخ سنائیسویں
 ذی الحجہ **شاہ** بھری کو خلاف حاصل کی اور جو دہلی میں ماہ ربیع الاول **شاہ** بھری کو وفات پائی اور دم حضرت
 حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت خواجہ قطب الدین صاحب فرمایا کہ قطب الدین بابا جو قدرت عکسیت باطنی بام سروری مالک
 اس فقیر کو عطا ہوئی وہ بام سروری آج میں تم کو دی اور میری موت و احدیت حقیقت معنوی تیری صورت میں کہ نہیں
 تیری صورت اسی صورت کی صورت ہی جلوہ فرمایا اور تجھ سے تا بقیامت تیرے سلسلہ میں عکسیت جاری رہی اور سردار دنیا
 میں خواہ ہندو ہو یا مسلمان دیا کہ یہودی یا نصاری کوئی قوم و ملت ہو او سپر فرض ہے کہ وہ سپر وصیت نامہ قورمہ بالا کی
 کرے اور جو اس مخالف ہو نور او سکوا بدشاہ سردار حنیفہ سپر و کردینا وہ او سکودار دنیا منقلب کے بجا اس کے
 دوسرے شخص کو حاکم کر دیا اور تم کو علم دیا کہ اگر قطب الدین بابا آج سے تو کبھی ظاہر باطن فروع مثل فقیر کے کیا گیا اور جس طرح
 غم فقیر کے قبضہ رت میں اسی طرح تیری حیلہ فیتار میں بام حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے
 تا قیامت سلسلہ میں عکسیت رہی اگر عرض جب حضرت خواجہ قطب صاحب تشریف لاکر بادشاہ آرام شاہ کی خدمت میں
 پہنچا تو ارمانہ ہوتا مگر افسوس کہ اس ظالم نے وصیت نامہ بالا غار کیا فسق و فجور ظلم و ستم کی کثرت ہو گئی اپنے تین باطن
 باطن ہدایت کی کہ آرام شاہ وصیت نامہ و صوف کی تعمیل کر اور خلق اللہ سے بعد انصاف پیش لگروہ بیکیش
 اندیش حضرت خواجہ قطب صاحب کی ہدایت کو دیان میں نہیں لایا آخر کو سردار حنیفہ کے سپرد کیا گیا سردار حنیفہ ہر وقت
 آرام شاہ کو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے سلطان شمس الدین تمش کو اسی سال **شاہ** بھری میں
 ہندوستان پر متمکن کر دیا اور بمقام دہلی جلوس کر کر اگر معرفت ایبک کے حضرت خواجہ قطب صاحب کو اطلاع دی اور حضرت
 مفت اسی ایبک کو وصیت نامہ بالا تحریر فرما کر حضرت احمد بن محمد الدواسع سردار حنیفہ پانی دہانہ فرمایا سردار حنیفہ کو کہ

حضرت خواجہ غریب نواز
 رحمہ اللہ

حضرت خواجہ قطب الدین
 رحمہ اللہ

حضرت خواجہ قطب الدین
 رحمہ اللہ

بادشاہت اور وصیت نامہ مذکورہ معروف ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب کعبہ اس سال کیا اور جن حضرات نے حضرت
 سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بادشاہت کی منظور میں منگو کر قطب دہلی کے پاس پہنچی قطب دہلی پابند حکم سروری
 اوشمس الدین التمش بالاستقلال حکمرانی کرنے لگا۔ یوم تخت نشینی سے ساتویں روز شمس الدین التمش حضرت خواجہ قطب صاحب کی حضور
 میں معین حاضر ہوا اور وصیت نامہ پیش کر دیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی غلامی میں جو عافیہ فرمایا ہے
 ارشاد فرمایا کہ دعا خیر تیرے حق میں ہے کہ وصیت نامہ مجھ کو بالاکہ پابندی اختیار کر خلیفہ اللہ بعدل شفقت پیش آتی ہو
 سے باز رہے تاہم تعلیم طریقت کی فرمائی حضرت خواجہ قطب صاحب ارشاد فرمایا کہ شمس الدین التمش مجھے از سر نو باطن
 ملکی ہے کہ تو میری حضرت خواجہ غریب نواز شہنشاہ بنالولی کی وصیت نامہ کی بخوبی اطاعت کر لگا اور قول حق کا پابند رہے
 جس میں برس بارام تمام سلطنت کی کاغذی رقمہ کا انتقال بھی تیرے سامنے ہو گا اور تو ہی مجھ کو غسل دیگا اور دینہ میں بھی
 رہے گا میں جب تک اختیار کہ سلطنت کیجو یا قرب فقیر میں رہے شمس الدین التمش شکر کرنے لگا اور عرض کیا کہ غلام کو یہ بہرگز
 منظور نہیں ہے کہ موگہ دو عالم اس عالم میں ہوں اور غلام میرا اس عالم میں ہے جب حضور اس عالم تارک کو خاکدانِ حشوت سرا
 پائے تو مجھے ہی بلند پائے اور نصیب فرمائیں آپ نے فرمایا بہتر ہے میرے جانی سے سات چہینے بعد بادشاہان میں تو بھی میرے پاس آجائے گا
 اور تمہارا اس مژدہ ہلکا ہو گا شمس الدین التمش قدبوس ہو کر رخصت ہوا اور بعد کی تمام وصیت نامہ کا پابند رہا حضرت
 بن عبد الواسع صاحب سرفراز حنفیہ جنہوں نے شمس الدین التمش کو تخت نشین کیا۔ یہ وہی بن جریب ہے جو ہجری میں پیدا ہوا
 اور شہر دہلی میں بادشاہان کے بھائی کے خلاف حاصل کی اور دوسری محرم ۴۹۰ ہجری کو وفات پائی اور آپ کی جگہ
 حضرت ظہیر الدین بن احمد صاحب سرفراز حنفیہ مقرر ہوئے یہ حضرت کیا بن جوین محرم ۴۹۲ ہجری کو پیدا ہوئے
 اور شہر دہلی میں بادشاہان کے بھائی کے خلاف حاصل کی اور تیرہویں ماہ جریب ۴۹۵ ہجری کو وفات پائی اور جوین پیش خیری
 ۱۲ ربیع الاول ۴۹۷ ہجری کو حضرت خواجہ قطب صاحب نے اس عالم سے حجاب فرمایا شمس الدین التمش نے غسل دیا اور فیض میں
 شریک کیا اور کجا حضرت خواجہ قطب صاحب کے ہاں سروری اس مرتبہ حقیقت معنوی بصورت حضرت شیخ فرید بخشگر
 بابا صاحب سہو قطب عالم اغیاں ہند رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت باطنی پر قدم رنجہ فرمایا حضرت بابا صاحب
 چوتھی ماہ ذی الحجہ ۴۹۸ ہجری میں تولد ہوئے محرم ۴۹۸ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچویں ماہ محرم
 ۵۰۰ ہجری کو وفات پائی اور حضرت خواجہ قطب صاحب کے انتقال سے ساتویں چہینے بیسویں ماہ شعبان ۵۰۰

حضرت خواجہ قطب صاحب
 شریک کیا اور کجا حضرت خواجہ قطب صاحب کے ہاں سروری اس مرتبہ حقیقت معنوی بصورت حضرت شیخ فرید بخشگر
 بابا صاحب سہو قطب عالم اغیاں ہند رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت باطنی پر قدم رنجہ فرمایا حضرت بابا صاحب
 چوتھی ماہ ذی الحجہ ۴۹۸ ہجری میں تولد ہوئے محرم ۴۹۸ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچویں ماہ محرم
 ۵۰۰ ہجری کو وفات پائی اور حضرت خواجہ قطب صاحب کے انتقال سے ساتویں چہینے بیسویں ماہ شعبان ۵۰۰

شمس الدین التمش والی دہلی نے اتفاق کیا خاتمہ بخیر ہوا ابھائیں برس بعد دہلی کی اور اسکی جگہ بادشاہ سلطان
 رک الدین فیروز شاہ بن شمس الدین التمش کو سردار خفیہ حضرت ظہیر الدین صاحب مقرر کر کے **۳۲۷** ہجری میں
 جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب صوح کو اطلاع دی حضرت بابا صاحب اوسی ابدال کے ہاتھ وصیت نامہ قریب
 تحریر فرما کر سردار خفیہ کے پاس بھیجی یا سردار خفیہ نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال حضرت عبدالرشید صاحب
 بھیجی اور حضرت شہنشاہ و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کرام کی خدمت نشینی منظور کر کے اکر قطب دہلی کو حکم سرور سے
 مطاع کیا اور حکم و صوف پابند ہو گیا اور رک الدین فیروز شاہ بالاستقلال حکومت کرنے لگا دو برس چار ماہ بعد
 وصیت نامہ بالاسطورہ کا پایہ بند رہا بعد کو انحراف اختیار کر کے غلو اللہ نے ظلم شروع کیا اور فسق و فجور میں مبتلا ہوا ابھائیں
 کے بعد میں سردار خفیہ کو نہ انکار **۳۲۸** ہجری میں اوسکو قید معزول یعنی ہلاک کر کے اوسکی جگہ رضیہ بیگم بنت
 شمس الدین التمش کو مقرر کیا اور **۳۲۹** ہجری میں بمقام دہلی جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب صوح
 اطلاع دی حضرت موصوف وصیت نامہ بالا تحریر فرمایا اوسی ابدال کے ہاتھ پاس سردار خفیہ موصوف روانہ فرمایا اور اسی
 سردار خفیہ مذکور نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بالا حضرت عبدالرشید صاحب کی خدمت میں ارسال کی اور اسی
 عبدالرشید صاحب نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کرام کی خدمت نشینی رضیہ بیگم کا حکم منظور کر کے معرفت ابدال کے
 قطب دہلی کو اطلاع دی اور قطب حکم سرور کا پایہ بند ہو گیا۔ رضیہ بیگم نے تین برس چھ مہینے ازربدی وصیت نامہ
 اطاعت فرما کر اسکی سلطنت کے بعد کو انحراف ہو کر ظلم و فسق و فجور میں مبتلا ہوئی حضرت سردار خفیہ کو قریب و زور سے
۳۲۹ ہجری میں اوسکو قید معزول یعنی ہلاک کر کے اوسکی جگہ **۳۳۰** ہجری میں **برہم شاہ بن شمس الدین التمش** کو مقرر کیا
۳۳۱ اور مذکورین بمقام دہلی جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب صوح کو اطلاع دی اور حضرت وصیت نامہ قریب
 معرفت اوسی ابدال سردار خفیہ کے پاس روانہ فرمایا بادشاہ مذکور نے وصیت نامہ کی پابندی انکار کیا ایک برس بعد فیضی
 بکرت کرنے لگا سنہ چھ سو چالیس میں اوسکو سردار خفیہ قید معزول کر کے اوسکی جگہ **سلطان علا الدین مسعود**
 بن سلطان یکن الدین فیروز شاہ کو مقرر کیا اور **۳۳۲** ہجری میں بمقام دہلی جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب
 کی اور حضرت وصیت نامہ قریب بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کی معرفت سردار خفیہ کو کر کے پاس روانہ فرمایا سردار خفیہ نے منظوری باد
 کی مع وصیت نامہ حضرت عبدالرشید صاحب کی خدمت میں بھیجی اور حضرت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کرام کی خدمت نشینی منظور کر کے اکر قطب دہلی کو حکم سرور سے

حوالہ نشینی
 سلطان یکن الدین
 فیروز شاہ والی
 دہلی ۱۲

حوالہ نشینی
 ضعیف گمراہ
 دہلی ۱۲

حوالہ نشینی
 معز الدین بہرام
 شاہ والی دہلی

حوالہ نشینی
 سلطان علا الدین
 مسعود والی
 دہلی ۱۲

حضرت ابدال قطب
حضرت ابدال قطب
حضرت ابدال قطب
حضرت ابدال قطب

حضرت ابدال قطب ہی کو پہنچایا اور وہ قطب پابند امر و ریکارہ اور سلطان علم راہ مستحق بلو شاہ قرار دیا گیا اور
 کا پندہ پانچویں بار بر سر سلطنت کرنے بایا تھا کہ فسق و فجور میں مبتلا ہو اعلیٰ کے ساتھ علم شریع کیا اور سی قیامت
 میں اس میں ایک روز کے اندر سردار خلیفہ قادیان سے معزول کر کے اسکی جگہ سلطان ناصر الدین محمود
 بر سر شریعت القیام کو مقرر کیا اور یہ **۳۹۱** میں میں قیام دہلی جلوس کر کے حضرت ابدال حضرت بابا صاحب کو اطلاع دی
 اور حضرت بابا صاحب نے حضرت ابدال کی معرفت پاس سردار خلیفہ کے روانہ فرمایا اور جن حضرت نشینی سے منظور
 سے حضرت ناصر الدین کو سرکار حضرت محمد بن علی کے پاس کے بادل سال کی اونہوں نے بارگاہ عالیجاہ حضرت احمد بن محمد علیہ السلام
 حکم منظور بادشاہ کو کا حاصل کر کے قطب دہلی پاس حضرت ابدال روانہ فرمایا اور وہ قطب و سکا پابند ہو گیا
 اور ناصر الدین محمد کو کی بادشاہت فریاد پایا۔ محبت نامک پابندی کیو جہہ خلق اللہ کیساتھ بانصاف پیش آگیا
 سے انہی آپ کو بجا نا اور غانہ اجیت سکتی محبت کہتا چنانچہ جب حضرت بادشاہ دو جہاں محمد و علم راہ الدین علی
 احمد صاحب متاخر اللہ ارواح سلطان الدار محمد علیہ السلام کو فی انار اور طلیہ کو تباہ کیا تو پھر پناہ حکمران تخت دہلی
 یہ بادشاہ جلال محمد می نکر نہایت خائف اور حضرت بابا صاحب کی خدمت فیضیت میں اپنی وزیر اعظم کو بھیجا جسکا
 بیان کتاب بندہ مضیہ میں مذکور ہو چکا ہے اور بعد خود حاکم حضرت بابا صاحب کی غلامی میں داخل ہوا بیعت ارادہ کیا
 پایا حضرت حضرت محمد بن علی کو علیا کہ حضور میری حق میں عافیت فرمائیں آپ ارشاد فرمایا کہ ناصر الدین بابا صاحب نامک بجا آؤں
 رہا اسکی پابندی تیری حق میں عافیت بادشاہت بستہ ہو کر وفلی کہ غلام آکا اور غلام آکا جانت کابندہ مہدیہ کے
 توجہ اور نظر دزدہ نوازی ہی تومدہ العہدہ غلام آپ کے حکم کا پابند رہیگا یہ کہ یک بادشاہ مذکورہ بیوس ہو اور حضرت بابا صاحب کی
 سے دہلی کو واپس آیا اور مدد اللہ کا وہنک لا بار ہوا سال اسکی منہ نشینی کا تھا کہ حضرت غلام الدین سردار خلیفہ کو بجز
 غلبہ نامک لکایا تہ پید ہوا اور **۳۹۲** میں حضرت غلام الدین صانی اپنی فرزند اور خلیفہ اکبر خواجہ ابراہیم صاحب کو اپنی
 سردار خلیفہ مقرر کیا حضرت گیا بیویں ماہ ربیع الآخر **۳۹۳** میں کو پید ہوا اور کیسویں ماہ شوال **۳۹۴** میں کو وفات
 کی اور گیا ربویں ماہ شعبان **۳۹۵** کو وفات پائی بیویاں سال جلوس ناصر الدین محمود تہا کہ تاریخ یکم محرم الحرام
 انغ خان لقب سلطان بن غیاث الدین غلام الدین التمش حضرت بابا صاحب موصوف کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر
 حوال شرف بیعت کا خواست گار ہو اجاب یا صاحب اسکا خلاصہ دی معائنہ فرما کر حضرت سلطان غلام الدین صاحب جواب دہ

بابا صاحب
بابا صاحب
بابا صاحب
بابا صاحب

بیعت کرادیا بعد غیاث الدین بلبن تخت دہلی طالب ہو آپ نے جو مخفوط میں معائنہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ سلطان بلبن بابا اس
 خفیہ نام الہی بلکہ دہلی کا تخت تو دیا مگر چونکہ ناصر الدین محمود پہلی سرامید سے خاندان چغت کا دل سے علامہ اور خلق اس کے
 جو اس کا بڑا و سے وہ عائدہ اور سپہ حضرت عادل حقیقی سے اور یہی اس کی زندگی کے تمینا شہر مہینے باقی میں سلطان
 بعد انتقال اس کے تو ہی سلطنت دہلی کا بادشاہ ہو گا اور فقیر تری تخت نشینی سے پانچ مہینے قبل اس عالم فانی ملک جلودانی کو
 کر جا بجا چنانچہ موجب پیش خبری حضرت ابیما کے تاریخ پانچویں اور محرم ۶۶۷ھ ہجری کو حضرت بابا صاحب مرحوم نے اس عالم
 حجاب فرمایا اور نظام باطنی از روی صورت حقیقت معنوی مرتبہ واحدیت بطریق مرقوم ذیل وقوع میں آنا شروع ہوا اور
 ناصر الدین محمود دہلی دہلی میں برس چہار مہینے کمال عدل انصاف و اطاعت و عقیدت کبشتی حضرت خواجگان چغت ملک
 کر کے تاریخ گیارہویں اور جمادی الاول ۶۶۷ھ ہجری کو قضا کی خاتمہ بخیر ہوا اور سب کے بموجب فرمان حضرت بابا صاحب
 کے حضرت خواجہ ابراہیم صاحب سدر اخصیہ آغا خان ملقب سلطان غیاث الدین بلبن غلام
 شمس الدین التمش کو تخت دہلی پر بٹھادیا اور پانچویں جمادی الاول ۶۶۷ھ ہجری میں مقام دہلی اسکا جلوس کر کے
 معرفت ابدال کے حضرت سلطان سید ظلم الدین محبوب الہی قطاب دہلی کو اطلاع دی اور جن حضرت وصیت نامہ تحریر ہوا
 تحریر فرما کر معرفت اوسے ابدال کے سدر اخصیہ کے پاس روانہ کر دیا اور جن حضرت منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت
 خواجہ شمس الدین شمس الارغہ و لاہمان مفاتح ہاریر کے پاس پہنچ دی اور جن حضرت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم تخت نشینی کا حکم منظور کیا کر معرفت ابدال کے حکم سرور سی قطب دہلی کو مطلع فرمایا اور وہ قطب حکم موصوف کا باندہ ہو
 سلطان بلبن موصوف بطریق متقل حکمرانی کرنے لگا اور وہ مٹا عمرانی ہادی جت حضرت سلطان سید نظام الدین
 محبوب الہی قطاب دہلی کا قلبی محبوب حضرت خواجگان چغت کا دل جان مطیع فرمان بردار رہا اور انیس برس چند ماہ بعد
 و انصاف سلطنت کی ۶۷۱ھ ہجری میں انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور اسکے انتقال کے چار برس پہلے حضرت خواجہ
 ابراہیم صاحب سدر اخصیہ نے ولت فرمائی اور او کی فرزند و خلیفہ اکبر حضرت نظام الدین صاحب سدر اخصیہ بنے
 یہ حضرت گیارہویں صفر ۶۶۶ھ ہجری میں تولد ہوا اور پانچویں محرم ۶۷۱ھ ہجری میں خلافت حاصل کی اور انیس
 رجب ۶۷۱ھ ہجری میں وفات پائی اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الہی قطاب دہلی ۱۲ شوال
 کو پیدا ہوا اور دوسری محرم ۶۷۵ھ ہجری کو خلافت حاصل کی اور سترہویں ماہ ربیع الثانی ۶۸۰ھ

حجاب بلبن صاحب

تخت نشینی
 ابدال چغت
 سلطان غیاث الدین
 بلبن

نظام الدین
 صاحب سدر اخصیہ

دعوت حضرت
 نظام الدین
 صاحب سدر اخصیہ

احوال خلافت
حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب صابریہ
ذکر توحید شمس الدین
معزل الدین سید قیاد
والی دہلی ۱۱

پانچ توحید شمس الدین
شمس الدین
والی دہلی ۱۲

احوال خلافت
سلطان غیاث الدین
والی دہلی ۱۲

وفات پائی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان ہفتا کھابریہ اکیسویں جمادی الثانی
۶۹۹ھ کو تولد ہوا و پندرہ محرم ۷۴۲ھ کو خلافت حاصل کی اور سیون جہوی الاخر ۷۹۹ھ کو وفات پائی
حضرت نظام الدین صاحب سردار خفیہ بجا سلطان غیاث الدین بلبن کے سلطان معز الدین کی قیاد و تقیاد
خان کو مقرر کیا اور ۷۴۲ھ میں بمقام دہلی جلوس کر کر معرفت ابدال کے حضرت نظام الدین صاحب محبوب الہی اقطاب دہلی
اوس کے تقرر کی اطلاع دی اور ان حضرت اوس ابدال کی معرفت وصیت نامہ مرقوم بالا ارقام فرما کر سردار خفیہ مذکور کے پاس
بھیجا اور ان حضرت منظور می سلطنت مع وصیت نامہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان ہفتا
کی خدمت قدس میں روانہ کی اور ان حضرت بادشاہ مذکور کا حکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ آرد اصحابہ سلم سے منظور کر کے
ابدال قطب دہلی کے پاس بھیجا اور وہ قطب دہلی حکم سوری پاکر معز الدین کی قیاد و تقیاد کو بادشاہت کرا لے لگا معز الدین
دو سال چند ماہ وصیت نامہ پامندر با بعد کو خوف ہو کر ظلم و فسق و فجور میں مبتلا ہو گیا سردار خفیہ مذکور بادشاہ
مذکور کو ۷۴۲ھ میں قدیم معزول کر کے بجا اوس کے کیومرث الملقب بسلطان شمس الدین بن معز الدین
تقرر کیا اور ۷۴۲ھ میں اوس کا جلوس کر کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین محبوب الہی اقطاب دہلی کو
مطلع کیا اور ان حضرت محبوب الہی وصیت نامہ بالا تحریر فرما کر اوس ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ کی خدمت بھیجا اور
خفیہ نے وہی وصیت نامہ بادشاہ مذکور کے پاس بھیجا اوس کا قیام وصیت نامہ محض انکار کیا سردار خفیہ نے اس انکار کو
وصیت نامہ کی پشت پر تحریر کر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان ہفتا کے پاس روانہ کیا
اور ۷۴۲ھ میں اوس انکار کو معاند فرما کر معرفت ابدال کی انور سردار خفیہ کو حکم بھیجا کہ جو کوئی بادشاہ وصیت نامہ محمد روالا
انکار کیا کرے اوس کی اطلاع آتا ہے پاس پہنچنے کی کچھ ضرورت نہیں تم خود اوس کو قدیم معزول یعنی ہلاک کر کے دوسرا باد
قائم کرو یا کہ چنانچہ جس قدر حکم خدا اسی طرح تعمیل کی گئی سلطان شمس الدین کیومرث مذکور چند مہینے سلطنت کی تھی کہ بوجہ فسق
اور ظلم و ستم اور انحراف وصیت نامہ محمد روالا سردار خفیہ مذکور نے ۷۴۲ھ میں اوس کو قدیم معزول کر کے سلطان جلال الدین
فیروز شاہ بن بقرش خان خلجی کو تخت دہلی پر متمکن کیا اور ۷۴۲ھ میں اس کا جلوس کر کر معرفت سلطان نظام الدین محبوب الہی کو
معرفت ابدال کی اطلاع دی اور ان حضرت وصیت نامہ محمد روالا ارقام فرما کر اوس ابدال کی معرفت سردار خفیہ کے پاس بھیجا اور
حضرت منظوری بلو شاہت مع وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان ہفتا
حضرت منظوری بلو شاہت مع وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان ہفتا

بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے منظور کر کے پاس قطب دہلی کے بھیج دیا اور وہ قطب پابند حکم رہا اس بادشاہ نے
 پانچ برس پابندی وصیت کی اختیار کی بعد کو خوف ہو کر ظالم اور فسق و فجور سے پرکار بنا ہی سرور ارضیتہ کو کرنے اور کو قید
 معزول کر کے اس کی جگہ سلطان کنال بن بن جلال الدین فیروز شاہ کو مقرر کیا **۶۹۳** میں اس کا جلوہ
 کر کے ابدال کی معرفت حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الہی قطب دہلی کو اطلاع دی اور ان حضرت وصیت نامہ تحریر
 تحریر فرما کر اوسے ابدال کے ہاتھ سرور ارضیتہ کے پاس ارسال فرمایا اور ان حضرت بقاعدہ باطنی وہ وصیت نامہ اس بادشاہ
 پاس بھیج دیا اور اسے پابندی وصیت نامہ محض نکال کر اس سرور ارضیتہ کے چار حصے کے عرصہ میں شاہ رکن الدین والی دہلی کو قید
 معزول کر کے سجا اور اسے سلطان جلال الدین بن شہاب الدین مسعود خلجی کو مقرر کر کے **۶۹۴** میں اس کا جلوہ
 کر دیا اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الہی کو اطلاع دی اور ان حضرت وصیت نامہ مطورہ بالا تحریر فرما کر اوسے ابدال
 ہاتھ سرور ارضیتہ کے پاس بھیج دیا اور ان حضرت منظور می بادشاہت مع وصیت نامہ حضرت خواجہ شمس الدین قاسم شمس
 شاہ ولایت صاحب یہ کہ حضرت میں رہا کہ ان کی اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت شہنشاہ عالم علی الدین علیہ السلام
 و حکم کر کے ابدال کے پاس بھیج دیا اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا ایک برس اس بادشاہ حضرت سلطان نظام الدین
 محبوب الہی بیعت ارادت حاصل اور بعد غلامی حاصل کر کے حضرت محمد علی خورشید کو قید فرمایا اور اسے
 فرمایا کہ تیرے حق میں دعا تیرے ہی کہ وصیت نامہ کی پابندی اختیار کرو و خلق اللہ کے ساتھ بعد ان الصاف
 بادشاہ سکر اقرار کیا کہ میں بول جان وصیت نامہ مذکورہ بالا کا پابند اور خواجگان حشمت کا غلام ہو گا بعد میں وصیت
 رخصت ہوا اور کمال عدالت باطل حضرت خواجگان حشمت حکم الی کرنے لگا اور اسی عہد سلطنت میں حضرت خواجہ شمس
 شمس الدین والی **۶۹۹** میں ہجری میں اس عالم حجاب فرمایا اور سجا آپ کے سادہ حکومت باطنی پر بصورت حقیقت معنوی
 شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء ثلث خلیفہ اکبر صاحب یہ جلوہ کر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب
 موصوفتیں **۶۹۹** میں ہجری کو پیدا ہوا اور بارہویں ہجری **۶۹۹** میں ہجری کو خلافت حاصل کی اور تیسویں ہجری
۷۰۵ میں ہجری کو وفات پائی اور سلطان جلال الدین مذکور نے اوٹیس برس چند ماہ بھیگی تمام سلطنت کر کے **۷۱۲** میں
 میں ملک بقا راستہ لیا خاتمہ بخیر ہوا سرور ارضیتہ نے سجا آپ کے سلطان شہاب الدین بن سلطان جلال الدین
 اور **۷۱۲** میں ہجری میں اس کا جلوہ کر کے معرفت ابدال حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الہی کو اطلاع دی اور ان حضرت

برکت بخشینی
 سلطان کنال بن بن
 والی دہلی ۱۲

احوال تخت نشینی
 سلطان جلال الدین
 والی دہلی ۱۲

احوال تخت نشینی
 سلطان شہاب الدین
 والی دہلی ۱۲

نسخہ
موجود
در
کتابخانه
مجلس
شیراز

تتبع
حوال
سلطان
الدين
راوی
میں
تحت
تتبع
سلطان
غیاث
الدين
تعلق
شاہ

وصیت نامہ مورخہ بالا ارقام فرما کر اوسے ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ کے پاس بھیجا اور ان حضرت کو وہ وصیت نامہ
 ابدال کی معرفت بطریق معینہ بادشاہ کے پاس بھیجا بادشاہ مذکور نے انکار بخش کیا تین ماہ چند یوم غرض میں سردار خفیہ
 بادشاہ کو قیدیم معزول کر کے اوسکی جگہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ بن سلطان علاء الدین کو مقرر کیا اور
 سلطان میں اوسکا جلوس کر کے معرفت ابدال حضرت سلطان بن نظام الدین محبوب الہی کو اطلاع دی ان
 حضرت وصیت نامہ مورخہ بالا تقریم فرما کر اوسے ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ کے پاس روانہ فرمایا اور ان حضرت منظوی بادشاہ
 منع ویت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر لاویا قلند ثلاث صاحبہ کی خدمت سر بار بکرت میں
 روانہ کی اور ان حضرت حضرت سید عالم صلعم بادشاہت منظو کر کے حکم سروری قطب علی کے پاس بھیجا اور وہ قطب حکم
 فیض شہ کا پابند رہا بادشاہ حکومت کرنے لگا بریں ایک ماہ تائیں کویم وصیت نامہ کا پابند رہا ہی کو منحرف ہو گیا جب
 ظلمی شدہ و فسق و فجور کی نثر ہو گئی تب سردار خفیہ مذکور نے سلطان کے پاس میں اوسکو قیدیم معزول کر کے بجا اور
 سلطان ناصر الدین عرف خسرو خان کو مقرر کیا اور حضرت سلطان نظام الدین محبوب الہی کو معرفت
 ابدال کے اطلاع دی اور ان حضرت وصیت نامہ مورخہ بالا تقریم فرما کر اوسے ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے پاس روانہ کیا
 اور سردار خفیہ نے وہ وصیت نامہ بادشاہ مذکور کے پاس بطرز باطنی بھیجا لیکن افسوس اسنی انہی قسمتی ایک بار بخش کیا
 سردار خفیہ مذکور نے غرضہ جاراہ چند یوم بادشاہ کو قیدیم معزول کر کے اوسکی جگہ سلطان غیاث الدین خلیق
 بن ملک تغلق اول کو مقرر کیا اور سلطان میں اوسکا جلوس کر کے میں کر کے معرفت ابدال حضرت سلطان نظام الدین محبوب الہی کو
 اطلاع دی اور ان حضرت وصیت نامہ مورخہ بالا ارقام فرما کر اوسے ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے پاس بھیجا اور ان حضرت منظوی
 بادشاہت منع ویت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر لاویا صاحبہ کی خدمت میں ارسال کی اور ان
 علاء الدین حضرت صلعم بادشاہ مذکور کی تحت نشینی کا حکم حاصل کر کے قطب علی کے پاس معرفت ابدال کے بھیجا اور
 قطب علی حکم سروری کا پابند ہو کر تغلق کو سلطنت کر کے لگا تغلق چار بریں وصیت نامہ کا پابند رہا اور کو خانہ نشین
 میں مزید ہو کر وصیت نامہ کی پابندی اور خواجگان چیت کی اٹھ سے منحرف ہوا اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب کبیر
 قسم تک تلکھین دینا شروع کیں مگر آپ نے غنیمت و استقلال کو ہاتھ نہ دیا صبر و تحمل سے گذر گیا تب حضرت نظام الدین صاحب
 سردار خفیہ نے معرفت ابدال کے بقاعدہ باطنی میں مرتبہ بہت کی کہ تغلق نہ یہ کہ محبوب اور خدا کو انکی خاطر منظور ہو گئی

اطاعت کرد و ظلم و فسق و فجور سے باز آ ورنہ پیاہ تیری زندگی کا بستر نہ ہو چکا تیرا لوط و دیا جا بیگا اور سلطنت خود
 ہو کر یکہ ذریعہ کر دیا جا بیگا لگائی لفظ بیخود نہ در خفیہ نہ کو کی بنیاد پر کہ خیال کیا آخر اٹھائیسویں مہینہ
 کو چتر لہ کان پر قریب مغرب کیا ایک آسمان کی جانب پہاڑ صاف جوں کہما وہ چاند نظر آیا مصاحبتیں پہاڑ کہہ کر ہو گیا
 دیکھو چاند پہاڑ پہاڑ یہ کہتا کہتا نیچے آ رہا اور گردن و ہرے ٹوٹ گئی اور تھکے مژدول یعنی ہلاک ہو اس در خفیہ نہ کو کی بنیاد
 اس کی سلطان محمد عادل شاہ تعلق بن خلیفۃ الدین تعلق کو تخت دہلی پہنچا دیا اور تاریخ دوسری ربیع الاول
 کو اس کا جلوس کہ اگر حضرت سلطان الدین محبوب لہی صفا کو معرفت ابدال کے اطلاع دی اوں حضرت نے بیعت نامہ تحریرہ بالا تحریر
 اور ایسی اہل کہ ہاتھ سر در خفیہ نہ کو کے پاس جان کر دیا اور حضرت نے منظوم بادشاہت مع صیبت نامہ حضرت جلال الدین صاحب
 قلندر ثانی کی خدمت سر ایارکت میں مارا لکی اوں حضرت حکم منظوم بادشاہت حضرت سرور عالم صلعم کی بارگاہ شریفہ
 حاصل کیا کہ حضرت ابدال قطب کے پاس واز فرمایا و قطب امر سرور کا پا بند ہو گیا اور سلطان محمد عادل شاہ بیانہ بی صیبت
 خواجگان حبش کی اطاعت و محبت کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا اور تاریخ سترہویں ماہ ربیع الآخر ۷۹۳ھ میں چوہین حضرت سلطان الدین
 محبوب اقطاب دہلی میں عالم کیا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ نصیر الدین صاحب محمود و باغ دہلی نظامیہ تقریر ہو
 حضرت ستائیسویں مہینہ میں پیدا ہو کر گیا ہویں ربیع الثانی ۷۹۹ھ کو حاصل کی اور چھٹی رمضان المبارک
 ۸۰۶ھ کو وفات پائی اور ۸۰۷ھ میں حضرت نظام الدین سر در خفیہ نے وفات پائی اور ان کی جگہ خلیفہ اکبر حضرت
 نصیر الدین صاحب سر در خفیہ مقرر ہو یہ حضرت گیارہویں مہینہ جمادی الآخر ۸۰۳ھ میں پیدا ہو کر ہوئے
 ربیع الآخر ۸۱۶ھ میں خلافت حاصل کی اور نویں ربیع الآخر ۸۵۶ھ کو وفات پائی چند عرصہ کے بعد سلطان محمد
 عادل شاہ تعلق حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندر ثانی سے داخل طریق ہوا اور شرف غلامی حاصل کر کے دست
 ہو کر و فکیا کہ حضور غلام حق میں دعا فرمائی حضرت محمد علی ارشاد فرمایا کہ محمد عادل شاہ تیرا واسطے ہی دعا کرے کہ خلق
 ظلمت کی جو افریقہ و فجور سے باز رہے اور اخلاقی خاندان صابریہ جنتیت سے محبت بدل جان کہیو اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ
 اعلیٰ اور زبان برداری کرنا و وصیت نامہ ناجوئی پا بند رہنا نہ کر بادشاہ حضرت قدسوس ہو کر حضرت ہو اور پڑا العمر ویت
 نہ کو دہکا پا بند رہا نہایت عمدگی کیساتھ ستائیسویں مہینہ اوشاک کی آخر کار ۸۵۲ھ میں وفات پائی خاتمہ بخیر ہوا اور بجا آپ کے
 سلطان فیروز شاہ بن سالار صاحب برادر نور و خلق ثانی تخت دہلی پر بیٹھ کر اور ۸۵۲ھ میں سر در خفیہ کو بادشاہ

نصفین
 رحمت اللہ علیہ
 سلطان محمد عادل
 شاہ

ذکر حضرت شیخ
 نصیر الدین محمود
 چراغ دہلی

رحمت اللہ علیہ
 نصیر الدین محمود

نصفین
 رحمت اللہ علیہ
 سلطان فیروز

وہی میں جلوس کر کر معرفت ابدال کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب چرخ دہلوی نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ تحریر فرمایا
 بالآخر فرما کر معرفت اوسی ابدال کے سردار خلیفہ کے پاس روانہ فرمایا۔ اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت
 جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلند ثلث کی خدمت میں اپنا برکت میں ارسال کی اور اون حضرت نے حضرت سرور عالم صلعم بادشاہت
 حکم منظور کر کر قطب علی کے پاس بہت ابدال روانہ کیا اور قطب ام سروری کا پابند ہو گیا بعد سات مہینے کے بادشاہ کو پہونے
 حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلند ثلث کی خدمت میں اطلاع حاصل کیا اور بعد حصول معیت ارادت عرفیہ کیا کہ حضور فرمایا
 میرے حق میں دعا خیر فرمائیں حضرت ارشاد فرمایا کہ فیروز شاہ بابا میرے حق میں دعا خیر بھی کہ وصیت نامہ کی پابندی کرنا اور
 ظلم و ستم سے بچانا اور فسق و فجور سے ہترار کر کہنا اگر اسکا پابند رہے گا تو سلطنت قائم رہے گی اگر بخیر ہو گا بادشاہ حضرت صاحب
 فرمان بدل جان قبول کیا اور بیوس ہو کر دار السلطنت میں آیا اور وصیت نامہ کی پابندی اختیار کی۔ اسی بادشاہ
 کے عہد میں یہ واقعات ظہور میں آئے ایک یہ کہ **۵۵۶ھ** میں حضرت نصیر الدین صاحب سرور خلیفہ نے رحلت فرمائی اور
 اسی جگہ خلیفہ اکبر حضرت مخدوم شیخ صفی الدین صاحب سرور خلیفہ مقرر ہوئے۔ یہ حضرت گیارہ شعبان **۵۶۹ھ** میں ہو کر
 پیدا ہوئے اور بیسویں مارچ **۵۸۹ھ** میں خلافت حاصل کی۔ اور بیسویں شوال **۵۸۱ھ** میں بحیر کو وفات پائی
 دوم یہ کہ **۵۸۵ھ** کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلند ثلث نے اس عالم سے حجاب فرمایا اور پچاسویں خلیفہ
 حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صارو دلولوی زندان پیر صاحب پیر مقرر ہوئے۔
 یہ حضرت اکیسویں ذیقعد **۵۸۳ھ** کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں ربیع الثانی **۵۸۵ھ** کو خلافت حاصل کی اور پندرہویں
 جمادی الثانی **۵۸۷ھ** کو وفات پائی۔ اور سلطان فیروز شاہ مذکور نے بڑے عدل انصاف کے ساتھ اڑتیس برس شاہ
 بہت یوم سلطنت کی آخر کار **۵۹۹ھ** میں قضا کر گیا خاتمہ بخیر ہوا اوس کے بعد بادشاہوں اعلیٰ غیاث الدین محمد
 فتح خان فیروز شاہ۔ ناصر الدین محمد شاہ فیروز شاہ۔ سلطان غیاث الدین خلیق شاہ راج کو یکے بعد دیگرے عرصہ دریں
 میں تخت دہلی پر سردار خلیفہ موصوف نے مقرر کیا اور یہ چاروں بادشاہ وصیت نامہ محمدیہ بالا گنیز میں منظر اور
 کی کثرت ہوئی بالآخر سردار خلیفہ مذکور نے بادشاہ آخر الذکر کو قید کر کے اوسکی جگہ سلطان **۵۹۲ھ**
 محمد شاہ بن فیروز شاہ کو تخت نشین کیا اور **۵۹۲ھ** میں سردار خلیفہ مذکور نے دہلی میں اوسکا جلوس کر کر معرفت
 ابدال کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب چرخ دہلوی کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ بالآخر فرمایا کہ اسی ابدال

احوال حکومت
 باطنی حضرت مخدوم
 صفی الدین صاحب
 بانی خلافت حضرت
 شاہ عبدالحق صاحب
 صاحب

نور الدین صاحب
 بادشاہ
 والی دہلی

موقوفہ سرودار خانیہ کو کونہ پاس رہا نہ کیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ نورالحی رحمہ اللہ
 صاحب دہلوی زمانہ کی زیر لکھنؤت بابرکت میں بھیجی اور حضرت بادشاہ مذکور کی منظوری حکم حضرت سرور عالم سلم
 سکندر کو موقوفہ اس کے نام سے کیا گیا یا تو قطب کو حکم سرور کا پابند ہو گیا اور بادشاہ تین برس نوادہ پابندی کا
 اختیار کیلئے تین ہزار روپے کا مالک بن گیا یا تو فقیرین میں بتلا ہوا سرور خفیہ مذکور چند یوم میں اس کو قیام معزول یعنی ہا
 کر کے **۳۹۶** میں اس کے حکم **شاہ نادر الدین** سکندر **شاہ بن ناصر الدین محمد شاہ** کو مقرر کیا اور اس کی اطلاع حضرت خدیو
 نورالحی رحمہ اللہ کو دہلوی زندان پیر صابریہ کو کر دی کہ اس کا اس ظلم فسق و فجور اختیار کیا سرور خفیہ فوراً
 ایک چوبیس گروہ اس ظلم کو قیام معزول کے اوپر بھیجے **شاہ بن ناصر الدین محمود شاہ** بن ناصر الدین محمد شاہ کو مقرر کر دیا اور
۳۹۷ میں بمقام حاجی بوس کر کے معرفت ابدال حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی کو اطلاع کر دی کہ
 حضرت نصیت نامہ محمد بالا ارقام فرما کر اوسی ابدال کی معرفت سرور خفیہ پاس ہوا نہ کیا اور حضرت منظوری بادشاہت
 مع وصیت نامہ حضرت شاہ نورالحی رحمہ اللہ حضرت خدیو خاندان پیر صابریہ پاس بھیجی اور حضرت حکم منظوری بادشاہت
 حضرت سرور عالم سلم کو کر کے معرفت ابدال قطب ملی کے پاس بھیجوا دیا وہ قطب ملی حکم سرور کا پابند ہو گیا اٹھ مہینے کے
 بعد بادشاہ مذکور نے بیعت ارادت حضرت شاہ نورالحی رحمہ اللہ حضرت خدیو خاندان پیر صابریہ سے حاصل کی اور عرض کیا کہ حضور میری حق میں
 خیر فرمائیں اپنے ارشاد فرمایا کہ میرے حق میں یہی دعا تیرے لئے خلیفہ اہل بیت کے لئے اور فسق و فجور سے باز رہنا اور وصیت نامہ
 محمد بالا کی پابندی اختیار کر کے اعلان خاندان صابریہ چندیہ سے بل جان محبت رکھنا اور خلیفہ اکبر خاندان صابریہ چندیہ کی اطاعت
 فرمانبرداری کرنا بادشاہ سکندر حکم وعدہ کیا اور حضرت موصوفی قدس مبین ہو کر دہلی میں آیا اور وصیت نامہ کی کامیابی
۳۹۸ میں حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی رحلت فرمائی اور ان حضرت کی جگہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ محمد سعد
 صاحب نظامی مقرر ہوئے حضرت شیخ محمد سعدی صاحب سوال **۳۹۹** میں پیدا ہوا اور سولہ حب **۴۰۰**
 میں خلافت حاصل کی اور بارہویں محرم **۴۰۱** کو وفات پائی اور سلطان ناصر الدین محمود شاہ نے پابندی وصیت نامہ محمد بالا
 انیس سال اٹھ ماہ چوبیس روز تمام بادشاہت کی اور **۴۰۲** میں انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا۔ اس کے بعد سرور خفیہ مذکور
 کی بعد دیگرے **ناصر الدین نصرت شاہ** بن شہزادہ فتح خان اور اقبال خان عرف ملو خان پٹیان ان دو بادشاہوں
 بعد سات ماہ تخت دہلی پر مقرر کیا بوجہ انحراف وصیت نامہ محمد بالا قیام معزول کے لئے اور ان کے بعد **امیر محمد**

ذکر خلیفہ
 علامہ ابوالحسن
 شاہ

احوال خلیفہ
 ناصر الدین محمود شاہ

احوال پیر خلیفہ
 حضرت محمد سعدی
 صاحب نظامیہ

ذکر خلیفہ
 امیر محمد

امیر طرخان

احوال حضرت
دولت خان

ذکر بادشاہ
خضر خان

احوال حضرت شیخ
سمعیل صاحب
دین

احوال سلطنت
مبارک شاہ

کے سر در احنیفہ تخت دہلی میں بیٹھ کر ایک دن پانچ بیس کے بعد اس بادشاہ نے وصیت نامہ لکھا اور
ظلم و فسق و فجور پر کمر باندھ کر سر در احنیفہ میں فی الفور اس کو دہلی بھیج کر کہا کہ وہاں کر کے اس کو جگہ ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۳} ^{۱۰۵۴} ^{۱۰۵۵} ^{۱۰۵۶} ^{۱۰۵۷} ^{۱۰۵۸} ^{۱۰۵۹} ^{۱۰۶۰} ^{۱۰۶۱} ^{۱۰۶۲} ^{۱۰۶۳} ^{۱۰۶۴} ^{۱۰۶۵} ^{۱۰۶۶} ^{۱۰۶۷} ^{۱۰۶۸} ^{۱۰۶۹} ^{۱۰۷۰} ^{۱۰۷۱} ^{۱۰۷۲} ^{۱۰۷۳} ^{۱۰۷۴} ^{۱۰۷۵} ^{۱۰۷۶} ^{۱۰۷۷} ^{۱۰۷۸} ^{۱۰۷۹} ^{۱۰۸۰} ^{۱۰۸۱} ^{۱۰۸۲} ^{۱۰۸۳} ^{۱۰۸۴} ^{۱۰۸۵} ^{۱۰۸۶} ^{۱۰۸۷} ^{۱۰۸۸} ^{۱۰۸۹} ^{۱۰۹۰} ^{۱۰۹۱} ^{۱۰۹۲} ^{۱۰۹۳} ^{۱۰۹۴} ^{۱۰۹۵} ^{۱۰۹۶} ^{۱۰۹۷} ^{۱۰۹۸} ^{۱۰۹۹} ^{۱۱۰۰} ^{۱۱۰۱} ^{۱۱۰۲} ^{۱۱۰۳} ^{۱۱۰۴} ^{۱۱۰۵} ^{۱۱۰۶} ^{۱۱۰۷} ^{۱۱۰۸} ^{۱۱۰۹} ^{۱۱۱۰} ^{۱۱۱۱} ^{۱۱۱۲} ^{۱۱۱۳} ^{۱۱۱۴} ^{۱۱۱۵} ^{۱۱۱۶} ^{۱۱۱۷} ^{۱۱۱۸} ^{۱۱۱۹} ^{۱۱۲۰} ^{۱۱۲۱} ^{۱۱۲۲} ^{۱۱۲۳} ^{۱۱۲۴} ^{۱۱۲۵} ^{۱۱۲۶} ^{۱۱۲۷} ^{۱۱۲۸} ^{۱۱۲۹} ^{۱۱۳۰} ^{۱۱۳۱} ^{۱۱۳۲} ^{۱۱۳۳} ^{۱۱۳۴} ^{۱۱۳۵} ^{۱۱۳۶} ^{۱۱۳۷} ^{۱۱۳۸} ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹} ^{۱۱۵۰} ^{۱۱۵۱} ^{۱۱۵۲} ^{۱۱۵۳} ^{۱۱۵۴} ^{۱۱۵۵} ^{۱۱۵۶} ^{۱۱۵۷} ^{۱۱۵۸} ^{۱۱۵۹} ^{۱۱۶۰} ^{۱۱۶۱} ^{۱۱۶۲} ^{۱۱۶۳} ^{۱۱۶۴} ^{۱۱۶۵} ^{۱۱۶۶} ^{۱۱۶۷} ^{۱۱۶۸} ^{۱۱۶۹} ^{۱۱۷۰} ^{۱۱۷۱} ^{۱۱۷۲} ^{۱۱۷۳} ^{۱۱۷۴} ^{۱۱۷۵} ^{۱۱۷۶} ^{۱۱۷۷} ^{۱۱۷۸} ^{۱۱۷۹} ^{۱۱۸۰} ^{۱۱۸۱} ^{۱۱۸۲} ^{۱۱۸۳} ^{۱۱۸۴} ^{۱۱۸۵} ^{۱۱۸۶} ^{۱۱۸۷} ^{۱۱۸۸} ^{۱۱۸۹} ^{۱۱۹۰} ^{۱۱۹۱} ^{۱۱۹۲} ^{۱۱۹۳} ^{۱۱۹۴} ^{۱۱۹۵} ^{۱۱۹۶} ^{۱۱۹۷} ^{۱۱۹۸} ^{۱۱۹۹} ^{۱۲۰۰} ^{۱۲۰۱} ^{۱۲۰۲} ^{۱۲۰۳} ^{۱۲۰۴} ^{۱۲۰۵} ^{۱۲۰۶} ^{۱۲۰۷} ^{۱۲۰۸} ^{۱۲۰۹} ^{۱۲۱۰} ^{۱۲۱۱} ^{۱۲۱۲} ^{۱۲۱۳} ^{۱۲۱۴} ^{۱۲۱۵} ^{۱۲۱۶} ^{۱۲۱۷} ^{۱۲۱۸} ^{۱۲۱۹} ^{۱۲۲۰} ^{۱۲۲۱} ^{۱۲۲۲} ^{۱۲۲۳} ^{۱۲۲۴} ^{۱۲۲۵} ^{۱۲۲۶} ^{۱۲۲۷} ^{۱۲۲۸} ^{۱۲۲۹} ^{۱۲۳۰} ^{۱۲۳۱} ^{۱۲۳۲} ^{۱۲۳۳} ^{۱۲۳۴} ^{۱۲۳۵} ^{۱۲۳۶} ^{۱۲۳۷} ^{۱۲۳۸} ^{۱۲۳۹} ^{۱۲۴۰} ^{۱۲۴۱} ^{۱۲۴۲} ^{۱۲۴۳} ^{۱۲۴۴} ^{۱۲۴۵} ^{۱۲۴۶} ^{۱۲۴۷} ^{۱۲۴۸} ^{۱۲۴۹} ^{۱۲۵۰} ^{۱۲۵۱} ^{۱۲۵۲} ^{۱۲۵۳} ^{۱۲۵۴} ^{۱۲۵۵} ^{۱۲۵۶} ^{۱۲۵۷} ^{۱۲۵۸} ^{۱۲۵۹} ^{۱۲۶۰} ^{۱۲۶۱} ^{۱۲۶۲} ^{۱۲۶۳} ^{۱۲۶۴} ^{۱۲۶۵} ^{۱۲۶۶} ^{۱۲۶۷} ^{۱۲۶۸} ^{۱۲۶۹} ^{۱۲۷۰} ^{۱۲۷۱} ^{۱۲۷۲} ^{۱۲۷۳} ^{۱۲۷۴} ^{۱۲۷۵} ^{۱۲۷۶} ^{۱۲۷۷} ^{۱۲۷۸} ^{۱۲۷۹} ^{۱۲۸۰} ^{۱۲۸۱} ^{۱۲۸۲} ^{۱۲۸۳} ^{۱۲۸۴} ^{۱۲۸۵} ^{۱۲۸۶} ^{۱۲۸۷} ^{۱۲۸۸} ^{۱۲۸۹} ^{۱۲۹۰} ^{۱۲۹۱} ^{۱۲۹۲} ^{۱۲۹۳} ^{۱۲۹۴} ^{۱۲۹۵} ^{۱۲۹۶} ^{۱۲۹۷} ^{۱۲۹۸} ^{۱۲۹۹} ^{۱۳۰۰} ^{۱۳۰۱} ^{۱۳۰۲} ^{۱۳۰۳} ^{۱۳۰۴} ^{۱۳۰۵} ^{۱۳۰۶} ^{۱۳۰۷} ^{۱۳۰۸} ^{۱۳۰۹} ^{۱۳۱۰} ^{۱۳۱۱} ^{۱۳۱۲} ^{۱۳۱۳} ^{۱۳۱۴} ^{۱۳۱۵} ^{۱۳۱۶} ^{۱۳۱۷} ^{۱۳۱۸} ^{۱۳۱۹} ^{۱۳۲۰} ^{۱۳۲۱} ^{۱۳۲۲} ^{۱۳۲۳} ^{۱۳۲۴} ^{۱۳۲۵} ^{۱۳۲۶} ^{۱۳۲۷} ^{۱۳۲۸} ^{۱۳۲۹} ^{۱۳۳۰} ^{۱۳۳۱} ^{۱۳۳۲} ^{۱۳۳۳} ^{۱۳۳۴} ^{۱۳۳۵} ^{۱۳۳۶} ^{۱۳۳۷} ^{۱۳۳۸} ^{۱۳۳۹} ^{۱۳۴۰} ^{۱۳۴۱} ^{۱۳۴۲} ^{۱۳۴۳} ^{۱۳۴۴} ^{۱۳۴۵} ^{۱۳۴۶} ^{۱۳۴۷} ^{۱۳۴۸} ^{۱۳۴۹} ^{۱۳۵۰} ^{۱۳۵۱} ^{۱۳۵۲} ^{۱۳۵۳} ^{۱۳۵۴} ^{۱۳۵۵} ^{۱۳۵۶} ^{۱۳۵۷} ^{۱۳۵۸} ^{۱۳۵۹} ^{۱۳۶۰} ^{۱۳۶۱} ^{۱۳۶۲} ^{۱۳۶۳} ^{۱۳۶۴} ^{۱۳۶۵} ^{۱۳۶۶} ^{۱۳۶۷} ^{۱۳۶۸} ^{۱۳۶۹} ^{۱۳۷۰} ^{۱۳۷۱} ^{۱۳۷۲} ^{۱۳۷۳} ^{۱۳۷۴} ^{۱۳۷۵} ^{۱۳۷۶} ^{۱۳۷۷} ^{۱۳۷۸} ^{۱۳۷۹} ^{۱۳۸۰} ^{۱۳۸۱} ^{۱۳۸۲} ^{۱۳۸۳} ^{۱۳۸۴} ^{۱۳۸۵} ^{۱۳۸۶} ^{۱۳۸۷} ^{۱۳۸۸} ^{۱۳۸۹} ^{۱۳۹۰} ^{۱۳۹۱} ^{۱۳۹۲} ^{۱۳۹۳} ^{۱۳۹۴} ^{۱۳۹۵} ^{۱۳۹۶} ^{۱۳۹۷} ^{۱۳۹۸} ^{۱۳۹۹} ^{۱۴۰۰} ^{۱۴۰۱} ^{۱۴۰۲} ^{۱۴۰۳} ^{۱۴۰۴} ^{۱۴۰۵} ^{۱۴۰۶} ^{۱۴۰۷} ^{۱۴۰۸} ^{۱۴۰۹} ^{۱۴۱۰} ^{۱۴۱۱} ^{۱۴۱۲} ^{۱۴۱۳} ^{۱۴۱۴} ^{۱۴۱۵} ^{۱۴۱۶} ^{۱۴۱۷} ^{۱۴۱۸} ^{۱۴۱۹} ^{۱۴۲۰} ^{۱۴۲۱} ^{۱۴۲۲} ^{۱۴۲۳} ^{۱۴۲۴} ^{۱۴۲۵} ^{۱۴۲۶} ^{۱۴۲۷} ^{۱۴۲۸} ^{۱۴۲۹} ^{۱۴۳۰} ^{۱۴۳۱} ^{۱۴۳۲} ^{۱۴۳۳} ^{۱۴۳۴} ^{۱۴۳۵} ^{۱۴۳۶} ^{۱۴۳۷} ^{۱۴۳۸} ^{۱۴۳۹} ^{۱۴۴۰} ^{۱۴۴۱} ^{۱۴۴۲} ^{۱۴۴۳} ^{۱۴۴۴} ^{۱۴۴۵} ^{۱۴۴۶} ^{۱۴۴۷} ^{۱۴۴۸} ^{۱۴۴۹} ^{۱۴۵۰} ^{۱۴۵۱} ^{۱۴۵۲} ^{۱۴۵۳} ^{۱۴۵۴} ^{۱۴۵۵} ^{۱۴۵۶} ^{۱۴۵۷} ^{۱۴۵۸} ^{۱۴۵۹} ^{۱۴۶۰} ^{۱۴۶۱} ^{۱۴۶۲} ^{۱۴۶۳} ^{۱۴۶۴} ^{۱۴۶۵} ^{۱۴۶۶} ^{۱۴۶۷} ^{۱۴۶۸} ^{۱۴۶۹} ^{۱۴۷۰} ^{۱۴۷۱} ^{۱۴۷۲} ^{۱۴۷۳} ^{۱۴۷۴} ^{۱۴۷۵} ^{۱۴۷۶} ^{۱۴۷۷} ^{۱۴۷۸} ^{۱۴۷۹} ^{۱۴۸۰} ^{۱۴۸۱} ^{۱۴۸۲} ^{۱۴۸۳} ^{۱۴۸۴} ^{۱۴۸۵} ^{۱۴۸۶} ^{۱۴۸۷} ^{۱۴۸۸} ^{۱۴۸۹} ^{۱۴۹۰} ^{۱۴۹۱} ^{۱۴۹۲} ^{۱۴۹۳} ^{۱۴۹۴} ^{۱۴۹۵} ^{۱۴۹۶} ^{۱۴۹۷} ^{۱۴۹۸} ^{۱۴۹۹} ^{۱۵۰۰} ^{۱۵۰۱} ^{۱۵۰۲} ^{۱۵۰۳} ^{۱۵۰۴} ^{۱۵۰۵} ^{۱۵۰۶} ^{۱۵۰۷} ^{۱۵۰۸} ^{۱۵۰۹} ^{۱۵۱۰} ^{۱۵۱۱} ^{۱۵۱۲} ^{۱۵۱۳} ^{۱۵۱۴} ^{۱۵۱۵} ^{۱۵۱۶} ^{۱۵۱۷} ^{۱۵۱۸} ^{۱۵۱۹} ^{۱۵۲۰} ^{۱۵۲۱} ^{۱۵۲۲} ^{۱۵۲۳} ^{۱۵۲۴} ^{۱۵۲۵} ^{۱۵۲۶} ^{۱۵۲۷} ^{۱۵۲۸} ^{۱۵۲۹} ^{۱۵۳۰} ^{۱۵۳۱} ^{۱۵۳۲} ^{۱۵۳۳} ^{۱۵۳۴} ^{۱۵۳۵} ^{۱۵۳۶} ^{۱۵۳۷} ^{۱۵۳۸} ^{۱۵۳۹} ^{۱۵۴۰} ^{۱۵۴۱} ^{۱۵۴۲} ^{۱۵۴۳} ^{۱۵۴۴} ^{۱۵۴۵} ^{۱۵۴۶} ^{۱۵۴۷} ^{۱۵۴۸} ^{۱۵۴۹} ^{۱۵۵۰} ^{۱۵۵۱} ^{۱۵۵۲} ^{۱۵۵۳} ^{۱۵۵۴} ^{۱۵۵۵} ^{۱۵۵۶} ^{۱۵۵۷} ^{۱۵۵۸} ^{۱۵۵۹} ^{۱۵۶۰} ^{۱۵۶۱} ^{۱۵۶۲} ^{۱۵۶۳} ^{۱۵۶۴} ^{۱۵۶۵} ^{۱۵۶۶} ^{۱۵۶۷} ^{۱۵۶۸} ^{۱۵۶۹} ^{۱۵۷۰} ^{۱۵۷۱} ^{۱۵۷۲} ^{۱۵۷۳} ^{۱۵۷۴} ^{۱۵۷۵} ^{۱۵۷۶} ^{۱۵۷۷} ^{۱۵۷۸} ^{۱۵۷۹} ^{۱۵۸۰} ^{۱۵۸۱} ^{۱۵۸۲} ^{۱۵۸۳} ^{۱۵۸۴} ^{۱۵۸۵} ^{۱۵۸۶} ^{۱۵۸۷} ^{۱۵۸۸} ^{۱۵۸۹} ^{۱۵۹۰} ^{۱۵۹۱} ^{۱۵۹۲} ^{۱۵۹۳} ^{۱۵۹۴} ^{۱۵۹۵} ^{۱۵۹۶} ^{۱۵۹۷} ^{۱۵۹۸} ^{۱۵۹۹} ^{۱۶۰۰} ^{۱۶۰۱} ^{۱۶۰۲} ^{۱۶۰۳} ^{۱۶۰۴} ^{۱۶۰۵} ^{۱۶۰۶} ^{۱۶۰۷} ^{۱۶۰۸} ^{۱۶۰۹} ^{۱۶۱۰} ^{۱۶۱۱} ^{۱۶۱۲} ^{۱۶۱۳} ^{۱۶۱۴} ^{۱۶۱۵} ^{۱۶۱۶} ^{۱۶۱۷} ^{۱۶۱۸} ^{۱۶۱۹} ^{۱۶۲۰} ^{۱۶۲۱} ^{۱۶۲۲} ^{۱۶۲۳} ^{۱۶۲۴} ^{۱۶۲۵} ^{۱۶۲۶} ^{۱۶۲۷} ^{۱۶۲۸} ^{۱۶۲۹} ^{۱۶۳۰} ^{۱۶۳۱} ^{۱۶۳۲} ^{۱۶۳۳} ^{۱۶۳۴} ^{۱۶۳۵} ^{۱۶۳۶} ^{۱۶۳۷} ^{۱۶۳۸} ^{۱۶۳۹} ^{۱۶۴۰} ^{۱۶۴۱} ^{۱۶۴۲} ^{۱۶۴۳} ^{۱۶۴۴} ^{۱۶۴۵} ^{۱۶۴۶} ^{۱۶۴۷} ^{۱۶۴۸} ^{۱۶۴۹} ^{۱۶۵۰} ^{۱۶۵۱} ^{۱۶۵۲} ^{۱۶۵۳} ^{۱۶۵۴} ^{۱۶۵۵} ^{۱۶۵۶} ^{۱۶۵۷} ^{۱۶۵۸} ^{۱۶۵۹} ^{۱۶۶۰} ^{۱۶۶۱} ^{۱۶۶۲} ^{۱۶۶۳} ^{۱۶۶۴} ^{۱۶۶۵} ^{۱۶۶۶} ^{۱۶۶۷} ^{۱۶۶۸} ^{۱۶۶۹} ^{۱۶۷۰} ^{۱۶۷۱} ^{۱۶۷۲} ^{۱۶۷۳} ^{۱۶۷۴} ^{۱۶۷۵} ^{۱۶۷۶} ^{۱۶۷۷} ^{۱۶۷۸} ^{۱۶۷۹} ^{۱۶۸۰} ^{۱۶۸۱} ^{۱۶۸۲} ^{۱۶۸۳} ^{۱۶۸۴} ^{۱۶۸۵} ^{۱۶۸۶} ^{۱۶۸۷} ^{۱۶۸۸} ^{۱۶۸۹} ^{۱۶۹۰} ^{۱۶۹۱} ^{۱۶۹۲} ^{۱۶۹۳} ^{۱۶۹۴} ^{۱۶۹۵} ^{۱۶۹۶} ^{۱۶۹۷} ^{۱۶۹۸} ^{۱۶۹۹} ^{۱۷۰۰} ^{۱۷۰۱} ^{۱۷۰۲} ^{۱۷۰۳} ^{۱۷۰۴</}

اوسے حکم سرور پکا پابند ہو کر مولا الدین کی سلطنت کر کے گیارہ دہائیوں تک ایک مہینے یوم بادشاہ مذکور صوبہ نامہ محرمہ بالا کا پابند بنا
 رہا کہ خوف ہو کر ظلم کرنا نہ ہو اور فسق و فجور میں مبتلا ہو اور اس کے خلاف جو کچھ ضروری ہو اس میں قادیم محرمہ
 ہلاک کر کے اوس کی جگہ سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن جعفر خان کو تخت دہلی پر بٹھما کر کیا اور اسی سن میں بمقام دہلی
 بجلی جلوس کر کے معروف اب اس کے حضرت شیخ اختیار الدین فنا نظامیہ اطلاع دی اور ان حضرت نے وصیت نامہ فرما کر بالا تھر فرما کر
 اوس کی بجائے ہاتھ سے دار خفیہ کے پاس لے گیا اور حضرت منظور بن بادشاہ مت مع وصیت نامہ مذکور کے ہر دست ابدال حضرت شاہ نور
 احمد علی بن مختار دہلوی نے اپنے بھائی کے حضور میں ارسال کیا اور حضرت شہنشاہ دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اسی ایام میں
 مذکور کی باؤ بہت حکم منظور کر کے قطب دہلی کے پاس پہنچا دیا اور وہ حکم سرور پکا پابند ہو گیا ۸۳۳ھ میں حضرت شاہ
 نور الدین احمد علی بن مختار دہلوی نے زین الدین بک رحلت فرمائی اور آپ کی جگہ خلیفہ اکبر آپ کے حضرت شاہ مصطفیٰ عارف
 حق صاحب برقع ہو کر حضرت تیسویں دار خفیہ ۸۳۲ھ کو پیدا ہو کر اکیسویں رمضان المبارک ۸۳۵ھ کو وفات
 حاصل کی اور تیرہ سو تین حضرت ۸۳۴ھ کو وفات پائی اور ۸۳۴ھ میں شیخ اختیار الدین صاحب نے حجاز کیا اور آپ کی جگہ
 اب حضرت خواجہ حسن سالار نظامیہ برقع ہو کر حضرت تیرہویں شوال ۸۳۵ھ میں پیدا ہو کر دسویں رمضان
 خلاف حاصل کی اور یکم ۹۹۹ھ کو وفات پائی اور سلطان محمد شاہ مذکور والی دہلی بارہ سال چاہے وصیت نامہ کا پابند بنا
 رہا کہ خوف ہو کر ظلم شروع کیا فی الفور دار خفیہ مذکور کے سلطان محمد شاہ کو قیدی کر کے محروم کر دیا ہلاک کر کے اوس کی جگہ
 سلطان علاء الدین عالم شاہ ثانی بن سلطان محمد شاہ کو تخت دہلی پر بٹھما دیا اور ۸۳۹ھ میں بمقام
 دہلی جلوس کر کے معروف اب اس کے حضرت خواجہ حسن سالار نظامیہ اطلاع دی اور ان حضرت نے وصیت نامہ مسطورہ بالا
 فرما کر اوس کی بجائے ہاتھ سے دار خفیہ کے پاس لے کر دیا اور ان حضرت نے وصیت نامہ مسطورہ منقولہ سلطنت محرمہ ابدال
 حضرت شیخ مصطفیٰ عارف حق بطریق لائیت صاحب برقع ہو کر حضرت تیسویں شوال ۸۳۹ھ میں ارسال کیا اور حضرت حکم منظور بن بادشاہ مذکور کا
 حضرت مسکیم حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس روانہ فرمایا اور وہ حکم سرور پکا پابند ہو گیا یہ بادشاہ چہ برس چاہے وصیت نامہ
 مذکور بالا کا مطیع و نقاد رہا کہ خوف ہو کر ظلم و فسق و فجور کرنا نہ ہو فی الفور دار خفیہ مذکور والی دہلی سر کوئی کوئی
 قادیم محروم کر دیا ہلاک کیا اور اوس کی جگہ سلطان بہاول پور دہلی بن ملک لہ پور کو مقرر کر کے ۸۵۵ھ
 بمقام دہلی جلوس کر کے دیا اور حضرت ابدال حضرت خواجہ حسن سالار نظامیہ کو اس کیفیت مطلع کیا اور حضرت شاہ نور احمد
 علی بن مختار دہلوی نے اپنے بھائی کے حضور میں ارسال کیا اور حضرت شہنشاہ دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اسی ایام میں

زین الدین
 احوال تخت نشینی
 سلطان محمد شاہ

زین الدین
 احوال تخت نشینی
 سلطان محمد شاہ

احوال حضرت خواجہ
 حسن سالار نظامیہ

زین الدین
 احوال تخت نشینی
 سلطان محمد شاہ

بہاول
 پور دہلی

نورہ اہل اقلیم فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ کے پاس روانہ کیا اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت کے بہت ابدال حضرت شاہ نے عارف حق بطن لایت صابریہ کی بیعت میں ارسال کیا اور حضرت حکم بادشاہ مذکور کا حضرت عیالہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کر کے قطب ہلی کے پاس پہچا دیا حکم سرور کا پابند ہو گیا اس بادشاہ نے جب سال بعد خواجہ حسن سالار نظامی صاحبیت قبول کی بعد کو عرض کی حضرت میر حق میں دعا خیر فرمائیں حضرت فرمایا کہ سلطان تیرے حق میں دعا خیر یہی کلام خلق اللہ پرست کرنا و فسق و فجور سے محفوظ رہنا و اخلاص و انڈا ل نظامیہ حقیقت ہے جسے رکتا و زندان صابریہ حقیقت کے خلیفہ اکبر کا مطیع و فرمانبردار رہنا چاہیے بادشاہ مذکور نے بامرشدی عدل و انصاف ظلم کیا اور حضرت خاندانِ نبوت کا دل سے غلام بنا کر میں حضرت شیخ اسمعیل حساس سردار خفیہ نے جلت فرمائی اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت مشکاک شاہ کی شاہ عبدالقدوس لنگوی قطب عالم و شگیر سلطان التارکین سردار خفیہ مقرر ہوئے حضرت قطب عالم صاحب موصوفی تیسویں جمادی الآخر ۸۴۲ھ کو پیدا ہوئے اور تاریخ کیا ۸۴۹ھ میں رمضان ۸۵۹ھ کو اس کو وفات حاصل کی تو تیسویں جمادی الآخر ۸۴۵ھ میں وفات پائی اور ۸۴۲ھ میں حضرت مصطفیٰ عارف حق بطن لایت صاحب برہ اس عالم حجاب فرمایا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صاحب سند تحقیق حقوی مقرر ہوئے حضرت پندرہویں جمادی الآخر ۸۴۲ھ میں پیدا ہوئے اور بائیسویں ماہ شعبان ۸۴۹ھ میں وفات حاصل کی ایک سوین ماہ شعبان ۸۴۹ھ میں وفات پائی اور سلطان بہلول لودھی از تیس سال پانچ ماہ سات یوم بخوبی تمام سلطنت کیا ۸۴۹ھ میں انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور بجا اوس کے سلطان سکن رہے سلطان بہلول لودھی قطب عالم صاحب موصوفی سردار خفیہ مقرر کیا اور ۸۴۹ھ میں اوس کا جلوس کر کے حضرت خواجہ حسن سالار نظامیہ کو معرفت ابدال کے خبر کر دی اور حضرت وصیت نامہ محمد ربہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے روانہ فرمایا اور حضرت منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ محمد ربہ ابدال کے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صابریہ کی حضور میں ارسال کی اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت عیالہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کر کے معرفت ابدال قطب ہلی کے پاس پہچا دیا اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا بادشاہ سلطنت کرنے لگا بعد دو برس کے ۸۴۹ھ میں بادشاہ مذکور نے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صاحب سند تحقیق ارادت حاصل کی اور کہ حق و غلام حق میں دعا خیر فرمائیں حضرت مروج ارشاد فرمایا کہ تیرے حق میں دعا خیر یہی کہ خلق اللہ پر ظلم نہ کرنا

احوال حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صاحب سند تحقیق حقوی

صاحب سند تحقیق حقوی

صاحب سند تحقیق حقوی

دہلی کر کہ حضرت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صفا نظامیہ اطلاع دی اور حضرت نصرت نامہ حرہ بالا تجربہ فرما کر دے
ابدال کی ہاتھ سردار خفیہ موصوف کس پاس بھیجے اور حضرت منظوری بادشاہت مع نصرت نامہ دست ابدال حضرت قطب عالم
صفا مدوح صاحبہ کی حضور میں ارسال کیا اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت عالم معلوم نامہ کر کہ حضرت ابدال کے پاس
اور وہ حکم سردار کا پابند ہو گیا یہ بادشاہ چار سال دس ماہ نصرت نامہ کا پابند رہا بعد فسق و فجور میں مبتلا ہوا ظلم کثرت سے
ہو گیا کافی الفور سردار خفیہ مذکور سے اس کو قیام معزول یعنی ہلاک کر کے ابھی جبکہ نصیر الدین بھٹک
بادشاہ اول بن بادشاہ کو مقرر کیا اور **۹۳۳ھ** میں بمقام گردودہلی اسکا جلوس کر دیا اور حضرت ابدال کے حضرت
خواجہ حسن سالار صفا نظامیہ اطلاع کی اور حضرت نصرت نامہ حرہ بالا تسمیہ فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے
پاس دے انکیا اور حضرت منظوری بادشاہت مع نصرت نامہ ابدال کی حضرت قطب عالم صفا مدوح صاحبہ کی حضور میں ارسال
اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم سے اجزا کر کہ حضرت ابدال کے قطب عالمی کے
پاس بھیجے اور وہ قطب حکم سردار کا پابند ہو گیا اور بادشاہ حکمرانی کرنے لگا **۹۳۷ھ** میں حضرت قطب عالم صفا مدوح صاحبہ
کیا اور انکی حکمرانی کے خلیفہ حضرت **جلال الدین صاحب تہانیری** کریم اللہ فریقین حقیقت پر جلوہ آرا ہو گیا
یکم جب **۹۳۸ھ** میں بن بادشاہ کو ترشہ لوہے کو خلاف حاصل کی اور بن بادشاہ کو قیام معزول
بادشاہ مذکور کے نصرت نامہ کا پابند رہا بعد فسق و فجور میں مبتلا ہوا سید زادہ کو قیام کی بوجہ باغ نامہ
مذکور نے غیبی بلوائی اور **۹۳۹ھ** میں بادشاہ مذکور کو تخت دہلی سے جاہد کو معزول کر کے باعانت افواج غیبی قیام سادہ نظام
بادشاہ میں اول دے دو کو بکرا یا گیا چار بار و کام فایا کر کہ دہلی باہر کال دیا اور بجا اوس کے **محمد فرید الدین شہ**
حسن کو سردار خفیہ مذکور سے مقرر کر کے **۹۴۰ھ** میں بمقام گردودہلی اسکا جلوس کر دیا اور حضرت ابدال کے حضرت خواجہ حسن
صفا نظامیہ اطلاع دی اور حضرت نصرت نامہ حرہ بالا اتمام فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے پاس دے کر
اور حضرت منظوری بادشاہت مع نصرت نامہ حضرت ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیری صاحبہ کی حضور میں
ارسال کی اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سردار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم کر کہ حضرت ابدال کے قطب عالمی کے
پاس دے انکیا اور وہ قطب عالمی حکم کا پابند ہو گیا یہ بادشاہ چار برس چار ماہ نصرت نامہ کا پابند رہا بعد فسق و فجور میں مبتلا ہوا
بندہ یوم سے نصرت میں واقع **۹۴۲ھ** میں سردار خفیہ مذکور سے قیام معزول یعنی ہلاک کر کے بجا اوسکی **جلال الدین صاحب**

بدر کا پابند

احمد خفیہ جلال الدین

اسلام شاہ بن شیر شاہ کو مقرر کیا **۹۵۹** م میں سردار خفیہ مذکور نے اوسکا جلوس دہلی میں کر کے حضرت ابدال کے حضور
 خواجہ حسن لارہ صاحب نظام کی اطلاع دی اور حضرت وصیت نامہ مجروحہ مالا تحریفہ فرما کر اوسے ابال کہ ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے
 پاس بھیجے یا اور حضرت منظری بادشاہت مع وصیت نامہ بہت ابال کہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب تانیسی صاحبیہ کے
 پاس بھیجے اور حضرت مکمل منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم علی اللہ علیہ آرد اصحاب و کم حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس
 ارسال فرمایا اور قطب دہلی حکم سرور کا پابند ہو گیا بادشاہ مذکور نے آئندہ برس دواہ سلطنت کی وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کچھ عرصہ
 کر کے ظلم پر کربانہ بنی فسق و فجور میں مبتلا ہوا فی الفور سردار خفیہ نے مجروحہ دس یوم **۹۶۰** م میں اسکو قید معزول ہوا کر کے
 اوسکی جگہ فیروز شاہ بن اسلام شاہ کو تخت نشین کرنا چاہا تاہا کہ تین روز عرصہ میں اوسنی اپنی حقیقی بہن زائیا اوسد تانہ
 قطب دہلی قید سے معزول ہوا کر کے سردار خفیہ کو کو اطلاع دی سردار خفیہ نے فیروز شاہ کی جگہ پر مبارز خان
 محمد عادل شاہ بن نظام خان سور پٹھان کو مقرر کر کے **۹۶۱** م میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا دیا اور حضرت ابدال
 حضرت خواجہ حسن لارہ صاحب نظام کی اطلاع دی اور حضرت وصیت نامہ مجروحہ مالا تحریفہ فرما کر اوسے ابال کہ ہاتھ سردار خفیہ کو
 کچھ عرصہ میں بھیجے یا اور حضرت منظری بادشاہت مع وصیت نامہ بہت ابال کہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب تانیسی صاحبیہ کے پاس
 بھیجے یا اور حضرت منظری بادشاہ مذکور کا حکم حضرت سرور عالم مکمل منظوری کر کے قطب دہلی کے پاس بھیجے یا اور ذوق قطب سردار
 پابند ہو گیا بادشاہ مذکور ایک سال گیارہ مہینے وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کچھ عرصہ میں سردار خفیہ مذکور نے مجروحہ دس
 یوم **۹۶۲** م میں اوسکو قید معزول ہوا کر کے بجا اوسکے سلطان ابو اسیم سور پٹھان کو مقرر کیا اسی تین یوم
 بادشاہت کی او ظلم و تمکنت کی سردار خفیہ اوسکو قید معزول کر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تانیسی صاحبیہ کو اطلاع دی
 اور اوسکی جگہ احمدی خان بلقب پکن شاہ بن حسین خان سور پٹھان کو مقرر کر دیا اگر اسی ہی دواہ عرصہ میں
 ظلم و فسق و فجور کیا فوراً سردار خفیہ اوسکو قید معزول کر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تانیسی صاحبیہ کو اطلاع دی
 اوسکی جگہ پر نصیر الدین محمد بھٹان بادشاہ کو متبہ دوم **۹۶۲** م میں فارغ ہوا کر کے مقرر کیا چھ مہینے
 سلطنت کی مگر ظلم و فسق و فجور سے پہر ہی باز نہ آیا اور غیاب میں لایا اوسو اسطے اس بادشاہ کی اطلاع حضرت
 حسن لارہ صاحب نظام کی طرف سے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تانیسی صاحبیہ کو اطلاع کر کے چھ مہینے کے عرصہ میں سردار خفیہ کو
 میں اوسکو قید معزول ہوا کر کے اوسکی جگہ پر ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون کو مقرر کیا اور **۹۶۳** م میں

اوسکا جلوس کرو یا بعد سرد از خفیہ مذکور سے معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظام کی اطلاع دی اور
 اوجھڑت صیت نامہ محرہ بالا تحریر فرما کر اوسے ابدال کے تہہ سرد از خفیہ مذکور کے پاس بھیج دیا اور حضرت مخمور بی باق صاحب
 کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابر کو بھیج دیا اور حضرت مخمور بی باق شاہ مذکور کا حضرت یاسین عالم سے
 قطب لکھنے کے پاس بھیج دیا اور وہ قطب حکم سرور کا پابند ہو گیا اور یہ بادشاہ **۹۶۵ھ** میں حضرت شاہ جلال الدین صاحب
 تہانیسری صابر کا مدد ہو ا جس سے شرف بیعت ارادت و رشید کیا کہ حضور مسیحی میں دعا خیر فرمایا جس نے حضرت مخمور نے ارشاد
 کہ اگر با با ظلم الشیعت کرنا و فسق و فجور سے باز رہنا اور داخلان خاندان صابر چہیتہ سے بدل جان محبت کرنا
 خلیفہ اکبر خاندان صابر کا مطیع فرمانبرداری رہی تیرے حق میں دعا خیر ہے اگر نہ یہ یہایت شکر بدل جان قبول کی
 اور وعدہ کیا کہ غلام بوجہ احسن اس محبت پر عمل کرے گا یہ کہ اگر حضرت مخمور قدسوس ہو کر دارا سلطنت کو واپس آئے
 اور کمال عدل و انصاف اور نہایت محنت جفا کشی کے ساتھ حکمرانی کرے لگا حبس کا احوال اور آئین حکمرانی سیکھ لے
 پڑھا کر اسی بادشاہ کے میں یہ چار واقعات وقوع میں آئے ایک یہ کہ **۹۸۵ھ** میں حضرت شیخ عبدالحمید صاحب
 سرد از خفیہ نے حجاب کیا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ عبدالصمد صاحب **۹۸۵ھ** سرد از خفیہ تقریباً چھتر شہرہ میں
 رجب **۹۸۵ھ** میں پیدا ہو ا اور ساتویں بیج الاول **۹۶۲ھ** میں خلافت حاصل کی اور گیارہویں سال **۹۸۹ھ**
 کو وفات پائی و وفات **۹۸۹ھ** میں حضرت شیخ عبدالصمد صاحب وفات پائی اور انکی جگہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ فتح علی صاحب
 سرد از خفیہ مقرر ہوئے حضرت شیخ فتح علی صاحب وفات پائی اور بیج الاخر **۹۶۷ھ** کو پیدا ہو ا اور گیارہویں سال **۹۸۹ھ** میں
 خلافت حاصل کی اور اٹھارہویں سال جمادی الاخر **۹۸۶ھ** میں وفات پائی اور بیج سوم **۹۸۹ھ** میں حضرت
 جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الظہرین صابر نے اس عالم حجاب فرمایا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ نظام الدین صاحب
 بیج چہیتہ حقیقت معنوی بیوس فرمایا یہ حضرت بارہویں رجب **۹۸۲ھ** کو پیدا ہو ا اور گیارہویں سال **۹۸۹ھ** کو
 خلافت حاصل کی اور ساتویں رجب **۹۸۶ھ** میں وفات پائی چہارم **۹۸۹ھ** میں حضرت خواجہ حسن سالار صاحب
 نظامی نے اس عالم حجاب فرمایا اور بجا آپ کے حضرت خواجہ سالار مسرت صاحب نظامی **۹۸۹ھ** میں پیدا ہو ا
 اور بیج ہفتم **۹۸۹ھ** میں پیدا ہو ا بارہویں سال **۹۸۹ھ** میں خلافت حاصل کی اور بیج
 ہشتم **۹۸۹ھ** میں پیدا ہو ا اور گیارہویں سال **۹۸۹ھ** میں خلافت کر کے **۹۸۹ھ** میں

احوال حضرت
 خواجہ سالار
 خفیہ
 حضرت شیخ
 عبدالحمید
 صاحب

انتقال کیا اور شرف بیعت کی برکت سے خاتمہ بخیر ہوا اور فوراً حضرت شاہ فریح الدین صاحب سر و اجنفیہ نے اس کی جگہ فریح الدین
 محمد جہا نگیر شاہ بن جلال الدین اکبر شاہ بادشاہ کو مقرر کیا اور **شاہ جہا نگیر** میں اگر وہ اس کا جالس کر کر کے معرفت
 ابدال کے حضرت سالار بہت حسنا نظامیہ کے اطلاع دی اور حضرت وصیت نامہ محمد روادا ارقام فرما کر اوس کی ابدال کی
 یا تہہ سر و اجنفیہ مذکور کے پاس بھیج دیا اور حضرت انطوری باہر شاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال حضرت شاہ نظام الدین
 صاحب الجی صابر کے روانہ کر دیا اور حضرت حکم انطوری بادشاہ مذکور کا حضرت سر و عالم صلح حاصل کیے قطب اگر وہ کسی
 بچوادی اور قطب حکم سرور کا پابند ہوگا اور جہا نگیر شاہ حکمرانی کرنے لگا وصیت نامہ کی پابندی اختیار کی عدالت و
 کو باہر گیا اس بادشاہ محمد بن **شاہ** میں حضرت شاہ نظام الدین صاحب الجی صابر کے وصال فرمایا اور **شاہ** کے
 خلیفہ اکبر حضرت شیخ ابوسعید **شاہ** صابر یہ منہ حقیقت پر مقرر ہو کر حضرت چودہویں و شہجیان
 میں پیدا ہوا اور اکیسویں ماہ **شاہ** کو خلافت حاصل کی اور پہلی جمعہ **شاہ** میں وفات پائی **شاہ** میں
 جہا نگیر شاہ حضرت شاہ ابوسعید صابر کے خدمت سر پر ابرکت میں حاضر ہوا شرف بیعت ممتاز ہو کر دعا خیر کا طالب ہوا اپنے
 ارشاد فرمایا کہ تو نو فریح الدین محمد جہا نگیری میں تیری حق میں دعا ہے کہ وہ کالیکن تیرے واسطے یہی دعا کر تو وصیت نامہ محمد روادا کا پابند
 رہنا خلق کے بعد لکھنا نصاف پیش ناظر اوفتی مجبور سے باز رہنا خواجگان شہت کی اٹھا کر ناخواندگان صابر کے خلیفہ اکبر مدطیع و
 جہا نگیری سے سکر مستحکم وعدہ کیا کہ میں بدل جانالت و صاف میں ناف ہوں کتابعدہ دار اسطنت کو واپس آیا اور اچھی طور
 حکومت کرنے لگا **شاہ** میں بادشاہ ابوسعید صابر پرورش صابر کے رضو شریف حضرت بادشاہ و جہا نگیر
 علاء الدین احمد صاحب تخت مراد الارواح سلطان الاولیا کا شکست ہو گیا تھا اس کی مرمت کی اور **شاہ** میں حضرت شاہ فریح الدین
 سر و اجنفیہ وفات پائی اور جہا نگیر کے خلیفہ اکبر حضرت محمد صادق **شاہ** لنگوی سر و اجنفیہ مقرر ہو کر حضرت سر و اجنفیہ
 جمعہ **شاہ** کو پیدا ہوا اور اکیسویں ماہ **شاہ** میں سلسلہ خفیہ کی خلافت حاصل کی، اور فیسیور بادشاہ
 کو وفات پائی بعد جہا نگیر اکیس برس آہستہ آہستہ تیرہ دن سلطنت کر کے **شاہ** میں روانہ ملک بقاء ہوا دینا باایمان
 اور فوراً حضرت شاہ محمد صادق صاحب سر و اجنفیہ سے اس کی جگہ مرزا بلال قی لقب سلطان اور خوش سلطان خسرو چغتائی
 مقرر کر کے منظر مد و حکم باطن لکھنے بادشاہ محمد بن بلال تانت نشین سبوی ظلم فتن و فوج میں تھا ہو گیا اور وہاں ایام میں
 اوہوون اس وقت تک معزول کر کے اس کی جگہ شہاب الدین محمد شاہ جہا ن بادشاہ بن فریح الدین صاحب سر و اجنفیہ مقرر کر کے

فریح الدین جہا نگیر
 شاہ کا تخت نشین
 ہونا۔

احوال ابوسعید
 صاحب صابر

خبر محمد صادق
 صاحب کاسر و
 خفیہ ہونا۔

شاہ جہا ن بادشاہ کا
 تخت نشین ہونا

تحت ہندوستان میں کبھی ۱۳۳۰ھ میں بمقام گروہ اسکا جہاں کرا کر حضرت سلاہ مست مانتا گیا کیونکہ ابدال کے
اطلاع ہی انحضرت نے وہی ابدال اہمیت نامہ تحریر فرمایا اور فرما کر دار خیفہ کو کہ پائوں کیا انحضرت منطوی بادشاہ
صیت نامہ بوسا ابدال کے حضرت شاہ سید حسن گنگوہی صاحب کی حضورین سال کی انحضرت حکم منطوی بادشاہ کو کہ حضرت
سلوک نامہ لکھ کر اگر قطب اگر باقی بیاد و رد قطب حکم سر دیکھا پابند ہو گیا اور شاہجہان بادشاہ سلطنت رانی کو نہ لکھا
میں شاہجہان بادشاہ حضرت شاہ سید حسن گنگوہی صاحب کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہو کر داخل طریق ہوا اور کہنا
اجہو غلام حق میں عکس فرمایا حضرت محمدی ارشاد فرمایا کہ شاہجہان بابا صیت نامہ حضرت خواجہ غریب نواز علی گڑھی
ظلم و فسق و جور سے باز رہنا اے اوصاف کو آئیں بنا نا اعلان سلسلہ چشتیہ اور خلیفہ اکبر خاندان صاحب کیے دل اطاعت فرماؤ اور
کرم و عفو کی کہ گاہ بہ فقیر کی فیضان محبت کا اثر تیری موت سے ظاہر ہو گا کہ تو جو کام کر گیا اس میں اب رکت عطا فرمایا گیا
جو عمارت تو تعمیر کرے گا وہ ہمیں بھی انوارِ جہان چشت کی الفت محبت میں تمام سلاطین پر تو سبقت لیجا بیگا یہ سبکہ شاہجہان نے
انحضرت ہادی برحق اعدام میر نام پر رکھا اور کہا کہ لالہ خاں وزیر سے جو حکم کیا کہ اب غلام حضور نبی قدس صلی علیہ وسلم ہے انضر انہیں
کہ جیسا مستقار میری باقی وہ آستانہ نبی میں صرف ہوا ہے اس کے سر پہ تہہ رکھا اس وقت کہ شاہجہان نے فرمایا کہ شاہجہان بابا
حدیث شریف المرامح میں حبیبی جو کوئی جس سے محبت رکھتا وہ اس کے ساتھ فقیر سے محبت رکھتا فقیر تری ساتھ
تجربہ لاکھ حکم کی کہ گاہ بادشاہ کو جو موجب ارشاد شدی گنگوہی شریف حضرت ہو کر دار السلطنت کو آیا
حضرت شاہ ابوسعید حسن گنگوہی صاحب اپنے وصال فرمایا اور کہا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی
سعدی پیر ہوا انحضرت کی ولادت وفات ضمن کیفیت خیفہ اول رقم ہو چکی ہے اور اس سلسلہ صاحب کی غلا شریفین شوال
حاصل کی اور ۱۰۵۲ھ میں حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی وفات پائی اور کہا آپ کے سلسلہ صاحب میں خلیفہ اکبر حضرت شاہ
و او و جہاں گنگوہی صاحب حقیقت برعکس ہوا سلسلہ خیفہ اکبر اور فرزند آپ حضرت شیخ محمد حیات
خفہ تم بہ حضرت شیخ محمد و او و جہاں صاحب پیر بیع الاخر میں پیدا ہوا اور اکیسویں رجب کو وفات حاصل کی
اور جہاں صاحب میں وفات پائی اور حضرت شیخ محمد حیات صاحب در خیفہ گیارہویں جمادی الاخر میں پیدا
اور شریفین جمادی الاخر ۱۰۵۸ھ میں ولادت حاصل کی اور تیسویں جمادی الاخر کو وفات پائی اور شاہجہان بادشاہ برقی
اور نامہ نبی اکیس سال چار مہینے سلطنت کی لیکن ۱۰۶۶ھ میں چھ مہینے عروج کے بعد و بجا کے حضرت شیخ محمد حیات

احوال حضرت
محمد صادق صاحب
سایہ

حضرت شاہجہان
بابا
کہ حضرت محمد
حیات صاحب
سرا خیفہ

سردار حیدر ابوالمنظر محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ بن شہاب الدین محمد شاہ بھجوانی بادشاہ
 تخت ہندوستان پر بیٹھ کر ۹۸۰ھ میں بمقام علی جلوس کر کے معرفت ابدال محضرت سالارکوست صاحب نظامیہ کو اطلاع دی
 نصیحت نامہ لکھ کر دوسری اہل کچاہتہ در حقیقت کو کہ پاس سال کیا حضرت منظور بن شہابیت مع صیت نامہ کہ بیت ابدال حضرت
 شیخ محمد داود صاحب گنگوہی صلیہ کی حضور میں ارسال کی انھوں نے مکمل منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت میر عالم صلی علیہ وآلہ وسلم اور صاحب
 قطب کی پاس سال کیا وہ حکم دیا کہ بھجوانی کو سلطنت کرے لگا عالمگیر نے تخت نشینی پورے بارہ برس بعد ۱۰۶۹ھ
 میں حضرت شیخ محمد داود صاحب گنگوہی صلیہ کی غلامی میں داخل ہو کر طالب عافیہ بنوا حضرت محمد شیخ ارشد فرمایا کہ عالمگیر خانی ان کی بیک
 کرانسیع فوج سے بارہ ہزار غلامان صلیہ جیشیہ سے محبت کہنا اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ صلیہ کی اطاعت فرمانبرداری کرنا لیکن
 کو فقیر کے صال کارزار قریب آیا اور تیرہ نفسانیت کے آثار ترقی نظر آئے ہیں نہ ہزارین وصیوت کے خلاف کوئی امر نہ کیا اگر اس صیت نامہ
 کوئی بات خلاف ہوئی تو وہی نصیب ہوگی اور خواجگان جیشیت دربار مرہود ہو جائیگا عالمگیر نے ارشاد فرمایا کہ برحق ابدال جان قبول کیا
 وہی کو واسطی آیا اور اسکی عہد میں یہ واقعات وقوع میں آئے **اول ۸۸۰ھ** میں حضرت شاہ شیخ داود صاحب ہی اس عالم
 بجا کیا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاد ابوالمعالی صامدی صلیہ جلوس بخش من حقیقت معصوب ہوئے حضرت
 کیا رہوین شوال ۱۰۸۰ھ میں ہوئے اور تیرہویں ربیع الاخر ۸۸۰ھ میں خلافت حاصل کی اور کیا یہوین ربیع الاول
 وفات پائی و **۸۸۰ھ** میں حضرت سالارکوست صاحب نظامیہ نے انتقال فرمایا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ محمد
 صاحب نظامیہ قریب ہوئے یہ حضرت سولہویں ربیع ۹۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور تیرہویں ماہ شعبان ۱۰۲۲ھ کو وفات
 حاصل کی اور باجوین صفر ۱۰۸۰ھ میں وفات پائی اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت خانوں علاؤ کوئی نظامیہ قریب
 یہ حضرت شہوین ربیع الاخر ۱۰۲۲ھ کو پیدا ہوئے اور تیرہویں فی ۱۰۵۵ھ میں خلافت حاصل کی اور نوین خوال
 میں وفات پائی اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت نظام الدین محمد نازنی نظامیہ قریب ہوئے یہ حضرت تیرہویں ربیع ۱۰۵۵ھ میں
 پیدا ہوئے اور سولہویں صفر ۱۰۹۹ھ کو خلافت حاصل کی اور شہوین صفر ۱۱۰۵ھ کو وفات پائی اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت
 قطب الدین صاحب نظامیہ قریب ہوئے یہ حضرت تیرہویں شعبان ۱۰۹۹ھ کو پیدا ہوئے اور بارہویں رمضان ۱۱۰۵ھ
 میں خلافت حاصل کی اور کیا یہوین رمضان ۱۱۰۵ھ میں وفات پائی ۱۱۰۶ھ میں عالمگیر وصیت نامہ محمدہ بالا کا ابتدا
 خواجگان جیشیت مطیع و متعاہد تہا کی جیتا رہا اسکی اقبال کا بچ خوشست میں آیا تو آغا زمر ۱۱۰۶ھ میں اسے اپنے قریب

شاہ عالمگیر
 تخت ہندوستان

شاہ عالمگیر
 تخت ہندوستان

شاہ عالمگیر
 تخت ہندوستان

شاہ عالمگیر
 تخت ہندوستان

شاہ عالمگیر
 تخت ہندوستان

شاہ عالمگیر
 تخت ہندوستان

اقوال حضرت حافظ
برادر صاحب
سردار تفتیہ

مصلحت شاہ عالم بہادر
شاہ کا تخت نشین
ہونا

اقوال حضرت فرخ
شاہ نظامیہ ۱۲

حضرت محمد عاشق
صاحب نظامیہ کار

محرر الدین بہادر
شاہ کا تخت نشین
ہونا

بیعت کی اور پھر نقشبندی اتباع میں حضرت خواجگان حشمت سے خوف اور خاندان مبارک عالیہ سے سرکشی اختیار کی۔ شاہنشاہ
سے سونہ ہوا اور تیسری مرتبہ لکھنؤ کو قلعہ کی کہنے سے حضرت سید محمد علی بن نظام سے مدعا کیغیہ خانہ ۱۲ میں جلد سے ملے
تبریز کیسے گھوٹایا اور وہی سال میں عالمگیر کو حضرت محمد جرات ماسرہ خفیہ سے حکم سوری جدید کو عزول کر کے دی گئی تاکہ
۱۳۱۳ھ میں حضرت محمد جرات ماسرہ خفیہ وفات پائی اور بچاؤ کے خلیفہ اکبر حضرت حافظ بہادر و
صاحب گنگوہی قدوسی سرہار خفیہ تقرر ہوئے حضرت سلخ ماہ حضرت ۱۳۱۳ھ میں پیدا ہوئے اور تبریز میں ۱۳۱۳ھ میں غافل طبع کی
اوپر ۱۳۱۳ھ میں وفات پائی اور ۱۳۱۳ھ میں جب عالمگیر کی حکمرانی کو پچاس برس اور چند عینے کو پہنچا تو حضرت حافظ
بہادر وادارہ سرہار خفیہ اسکی صورت نسخ کر کے قہریم موقوف ہلاک کر کے بچاؤ کے محمد علی صاحب نظام شاہ عالم بہادر
بادشاہ بن اورنگ زیب عالمگیر کو تخت ہند سونپا اور ۱۳۱۳ھ میں بمقام لاہور اسکا جلوس کر کے اکر موفقت
ابدال حضرت شاہ قطب الدین ماسرہ خفیہ اطلاع دی اور حضرت محمد جرات ماسرہ خفیہ تقرر فرما کر اوسے ابدال کا ہاتھ سونپا
موصوفی پاس بھی دیا اور حضرت منظور ی بادشاہت مع وصیت نامہ بوسا ابدال حضرت شاہ ابوالکالی صاحب کی حضور میں
ارسال کی اور حضرت محمد منظور ی بادشاہ ملکو ط حضرت سرور عالم صلح صادر کر کے قطب علی پاس بھیج دیا اور وہ حکم سرور کیا بند
ہو گیا اور محمد شاہ حکمرانی کرنے لگا اور اسی میں ۱۳۱۳ھ میں حضرت شاہ قطب الدین ماسرہ خفیہ اس عالم سے حجاب کیا اور
ایک خلیفہ اکبر حضرت محمد فرخ شاہ ماسرہ خفیہ تقرر ہوئے حضرت سولہویں فرج ۱۳۱۳ھ کو پیدا ہوئے اور تبریز میں ۱۳۱۳ھ
میں خلاف حاصل کی اور جو تہی جب ۱۳۱۳ھ کو طاعت فرمائی اور انکی جگہ خلیفہ اکبر حضرت محمد عاشق ماسرہ خفیہ
پہر حضرت تیسری تصدیق ۱۳۱۳ھ کو پیدا ہوئے اور یکم فرج ۱۳۱۳ھ میں خلافت حاصل کی اور فرم ۱۳۱۳ھ کو وفات پائی اور
یہ بادشاہ پانچ برس اور ایک مہینہ پابند وصیت نامہ رہا اب کو اس نے منہ ہوا کہ ظلم کثرت شروع کیا اور فسق و فجور
ہوا اور ۱۳۱۳ھ میں حضرت سرہار خفیہ موصوفی کو سکو قہریم عزول کر کے اوسکی جگہ محمد علی بن محمد بہادر
بن شاہ عالم بہادر شاہ کو تخت نشین کیا اور ۱۳۱۳ھ میں بمقام دلی اسکا جلوس کر کے یدریعہ ابدال حضرت محمد عاشق ماسرہ
کو اطلاع دی اور حضرت محمد جرات ماسرہ خفیہ تقرر فرما کر اوسے ابدال کا ہاتھ سونپا پاس دے کر دیا اور حضرت
منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بوسا ابدال حضرت شاہ ابوالکالی صاحب کی حضور میں ارسال کی اور
حکم منظور ی بادشاہ کا جواب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کر کے قطب علی پاس بھیج دیا اور وہ حکم سرور کیا بند ہو

بادشاه مذکور گیاره حبیبی آباد و منیت نامہ کی پابندی کی بعد کو خوف ہو کر ظلم پر کمر باندھی فسق و فجور میں
 مبتلا ہوا حتیٰ کہ پہنچے تھیں کوئٹہ کا لاکھیا اوس سال میں حضرت سردار خلیفہ نے یہاں کشتیوں کے ایک ایک پر کے
 غیر میں اس ظالم زانی بدکار کو قید کر دیا بلکہ اس کے اوکے جگہ جلال الدین محمد فرخ سیوڈ شاہ
 بن عظیم الشان بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور آغاز ۱۲۵۰ھ میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کر کے سردار خلیفہ کو اپنے پاس
 ابدال حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت اوسے ابدال کے ہاتھ منیت نامہ محمد رفیع را کر دیا اور
 مذکور کچھ مدت میں اسے رسالہ کیا اور حضرت منظور بن بادشاہ منیت نامہ و صوفیہ بیت ابدال حضرت شاہ ابو
 صاحب محمد صابری کی حضور میں اس سال کی اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور حضرت سیّد عالم حکم کر کے کر قطب دہلی
 پاس بھوادیا اور قطب دہلی پابند حکم سردری ہو گیا بادشاہ حکمرانی کرنے لگا چھ برس تین مہینے پندرہ دن منیت نامہ
 پابند رہا اب کو ظلم نہ کرے کیا سردار خلیفہ مذکور چند برس عرصہ میں اس میں اوسکو قید کر کے کر کے اوکے
 جگہ محمد ابوالبرکات سلطان فریاد بن فریاد الشان بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور
 میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کر کے سردار خلیفہ نے معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت
 وصیت نامہ محمد رفیع را کر دیا اور اسی ابدال کے ہاتھ سردار خلیفہ کے پاس بھیجا اور حضرت وصیت نامہ صوفیہ معرفت ابدال
 کے بادشاہ مذکور کے پاس بھیجا اوس کم تخت بادشاہ اوسکی عیسیٰ خاں کا کیا قطب دہلی میں اوکے رہے یکوم عرصہ میں اسکی
 مسیح کر کے قید کر کے کر کے اوکے اور فوراً سردار خلیفہ کو نہ شمس الدین فریاد الشان بن فریاد
 بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور ۱۲۵۰ھ میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع کی
 اور حضرت وصیت نامہ بالاسطیر فرار اوسے ابدال کے ہاتھ حضرت سردار خلیفہ کو صوفیہ کے پاس بھیجا اور اس بادشاہ تخت پر حکمرانی
 ظلم و فسق و فجور شروع کیا سردار خلیفہ نے ہدایت کی کہ تخت ظلم سے باز نہیں آجیہ کو محمد رفیع را کر دیا جابجا بادشاہ تخت پر دہلی
 اوکے ہدایت پر توجہ نہ ہوا اور انہیں تین مہینے آئندہ ان کو انکار محض کیا اور ہونے اسکو قید کر کے کر کے
 ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ بن شہزادہ خجستہ اختر بن محمد مظہر شاہ بادشاہ کو تخت ہندوستان پر بیٹھ کر دیا اور ۱۲۵۰ھ
 میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کر کے معرفت ابدال کے سردار خلیفہ نے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت
 وصیت نامہ محمد رفیع را کر دیا اور اسی ابدال کے ہاتھ سردار خلیفہ کی خدمت میں بھیجا اور حضرت منظور بن بادشاہ منیت نامہ

نفع سیکھا جائے

سلطان فریاد الشان بن
محمد شمس الدین ہونا۔

نہ جہان شاہ
۱۲

محمد شاہ بادشاہ
۱۲

میان آتاهی غلام کی نسبت کیا حکم حضرت مدوح ارقام فرمایا کہ آنے دی وہ تیری تخت کا مزاحم ہو گا بلکہ علیٰ ہمدین میں جویت
 سے اس کی تعزیت تہدیک باعث ہو گا و سکو کس قدر روپیہ دیکر خست گردینا اور اس کی کاروائی تعزیر نکرنے اور اس کو
 قطب ملی کو بہشت ابدال حکم کیا جو ام سروری بہت خلق اللہ کی نسبت صادر ہوا اس کی تعمیل کر دینا اور تخت
 نادر شاہ محمد شاہ قلیو نہ لہن ان کا ظل محمد کرنا چنانچہ اس طرح وقوع میں آیا کہ پندرہ ذیقعد ۱۱۵۵ کو نادر شاہ دہلی میں
 محمد شاہ دہستانہ استقبال کیا چچاس کرو روپیہ بطریق دعوت محمد شاہ فی نادر شاہ کو دیا وہ دستانہ بڑا دودھ دارات نہایت
 انوریت محمد شاہ کے لقب شہنشاہ کریم تھا کیا بائیسویں ذیحجہ کو خلق اللہ نے نادر شاہ کی نسبت ایک افواہ مشہر کی وہ
 ناپسند آئی اور روشن اللہ کی مسی میں اگر قتل کا حکم دیا لیکن ارادہ می قتل ہو جب بطون میں نادر اوصیت ہو گیا تو خلق
 آتہ باد واران کی خواہش کا ہو ہی قطب ملی نے تلوار میان میں ڈال لی قتل موقوف ہوا اور آٹھویں صفر ۱۱۵۲
 کو نادر شاہ نے دہلی میں رحمت کی اور ۱۱۵۶ میں اسی ملک بقاء ہوا اور ۱۱۵۶ میں حضرت شاہ ابو المعالی صاحب
 صابری نے اوقات احدیت صرفہ میں وصال فرمایا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت میران بید شاہ بہک شاہ ابو
 صابریہ حقیقت پر تقرر ہو گیا حضرت تیرہویں جمادی الثانی ۱۱۵۸ کو پیدا ہوئے اور بائیسویں رمضان ۱۱۶۶
 خلافت حاصل کی اور چوبیسویں رمضان ۱۱۶۹ کو وفات پائی انھیں محمد شاہ بادشاہ نہایت عدل انصاف انکا حضرت ابو
 جنت کے ساتھ انیس برس تک عین سلطنت کی اور ۱۱۷۱ میں رہبرانی ملک بقاء ہوئی ایمان گالا مال کا حضرت
 مذکورہ فرمایا اس کی جگہ مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ کو تخت دہلی پر بیٹھ کر کیا اور
 میں جلوس دس کارا کر معرفت ابدال حضرت محمد عاشق صاٹا کیا اللہ دی انھیں نصیب نامہ مجرہ بالا تحریر فرما کر دی
 ابدال کے آتہ سرد خفیہ کو کہ پاس میں پیدا انھیں منظوری بادشاہت مع صیت نامہ بجا ابدال حضرت میران بید شاہ
 صاحب کے حضور میں ارسال کی انھیں حکم منظوری بادشاہ مذکور کا جناب سرور عالم صلعم کر اگر قطب ملی کے پاس ہو دیا وہ
 حکم سرور کا پانہ ہو کر بادشاہ کو ملکر انی کرانی لگا ۱۱۷۲ میں حضرت حافظ بن خورہ اردنا لنگوئی قدوسی سرد خفیہ
 انتقال فرمایا اور بجا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ رحمت اللہ صاقدوسی گجراتی سرد خفیہ مقرر ہوئے حضرت سرخوش
 ۱۱۷۹ میں اس کے گیارہویں ذیقعد ۱۱۷۶ میں خلافت حاصل کی اور اکیسویں جمادی الاخرہ ۱۱۹۹ کو وفات پائی
 احمد شاہ بادشاہ مذکورہ چارہ برس عین سلطنت کی بعد کو صیت نامہ انھوں کی ظلم افروختی پر بیکرمانہ می فی القور

نادر شاہ

احوال حضرت میران
بید شاہ
صابریہ

احمد شاہ
مذکورہ

حضرت شیخ رحمت
صاحب سرور
خفیہ کا حال

ایک ہفتہ بعد حضرت سرور خفیہ مذکور نے احمد شاہ ورائی کو طلب کر کے تخت دہلی پر بیٹھا دیا اور اس کے ساتھ میر جلیوں
 اور کاکا بکر خٹک ابدال حضرت غم عاشق حنا نظامیہ اطلاع دی اور حضرت وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوس
 ابدال کے ہاتھ سرور خفیہ کو کیجیتم میں بھیج دیا اور حضرت حکم منظوری احمد شاہ کا پیشکاه حضرت شاہ عنایت جو صاحب
 چار اور حضرت شاہ مری حضرت سرور خفیہ کو مطلع کیا کہ یہ قابل سلطنت ہوتا ہے کہ نہیں اور ہونے فوراً تخت دہلی کو
 جا کر کے تیرہ برس بند وین سرگردان ہر اکھرو و دہند وین باہر نکال دیا اور قلعہ شاہ جہاں سے بھگتہ کہ حضرت شاہ
 جہاں نے اس سرور خفیہ بجای احمد شاہ ورائی کو **ابو ظفر حلال الدین عالی** کو **میر محمد شاہ عالم بادشاہ بن**
الکلی کی کہتے تھے کیا اور **الکلی** نے یہ حکم دیا اور اس کے بعد میر جلیوں کر کے حضرت ابدال حضرت غم عاشق حنا نظامیہ اطلاع دی
 اور حضرت وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر سرور خفیہ کو کہ پاس بھیج دیا اور حضرت حکم منظوری بادشاہ
 دہلی سے تعلقہ حضرت ابدال حضرت شاہ عنایت صاحب کے حضور میں ارسال کی اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور حضرت عالم
 عنایت علیہ السلام اس کے بعد کہ اس کے پاس بھیج دیا اور وہ حکم سرور کیا پانچ برس کے بعد کہ عالم بادشاہ کو حکم دیا کہ اپنے لکھنؤ
 فی القہر حضرت شاہ عنایت صاحب کے پاس آیا اور شرف بیعت حاصل کر کے حضرت میر محمد شاہ عالم بادشاہ کو اپنے واکا
 با اطلاع دیا کہ **ظلم** کا فسق ہو رہا ہے باز رہنا اور اعلان سلسلہ شہادت رکھنا اور حضرت خواجگان شہادت اور خلیفہ اکبر سلسلہ
 سلسلہ کا سامع و فرمان بردار ہونا اور اگر کسی خلاف کرے گا تو سلطنت جانی میں شاہ جہاں ثانی کا قلعہ ہو چکا اس ظلم تخت
 خانی ہوئے باطن میں جو برتری کو تخت و کوشاں ان غلبہ نہیں لینا چاہی کہ یہ بادشاہ بے ادب ہوئے میں اور رعایا غافل
 عیش عشرت میں غرق رہتی ہیں ظلم فسق و فحش کثرت ہو گیا اور بجا آؤں کے قوم نقصان کو تسلط کر دے لیکن جو کچھ نصیر کے یہاں تھا
 اسلئے فی الحال فقیر صاحب کی سفارش سے جو تین سو قوف ہو کر تری تخت نشینی عمل میں آئی کچھ لاکھ پانچ سو وصیت نامہ تحریر ہوا
 بہت خیال کہنا بلکہ انہی عایش کو ہی تاکہ کہ وہ بھی وصیت نامہ خود لکھا جس پر خلیفہ اکبر نے یہ نصیر کو اس کے خلیفہ
 کے آئندہ کوئی وصیت نامہ نہ لکھ کر کاوا جائے جو عمل ہو کر شاہ فرما کر دیا جائے گا اور اس کے بعد اس کے خلیفہ کو
 بوشربین ہو اس ظلم ایک جگہ حضرت بنیان کیا جا تا جس کا طریقہ یہ ہے کہ میر جلیوں اور کاکا بکر خٹک
 سے وقفہ پائیں واضح ہو کہ حضرت خطبانی غوث الہی شیعہ علی الدین احمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی
 کریم الطرفین حسینی جنتان علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین حسینی جنتانی جنتانی جنتانی جنتانی جنتانی

شفاعت اقدس سرہ عالم میں جلوہ گر ہوئے تھے قبل از نظام حکومت باطنی کا آبادی دنیا میں اور طرز پر تہا جب یہ دونوں فتح عالم
 اس عالم میں رونق بخش ہو تو حضرت احیاء صرفہ اپنی آبادی دنیا کا اسطورہ بہ نظام تقریر کیا کہ تمام آبادی دنیا کو جو حضور
 تقسیم فرمایا ایک حصہ کا نام عربیہ و دوسرے حصہ کا نام مجمر قرار دیا اور تب حضرت جدی کی دوسندیں بہر احکمت و آراستگی فرشتہ
 بجا میں ایک مندر پر مرتبہ حقیقت معنوی جلوہ دیکر حضرت محبوب سبحانی صاحب مباح کو شرف دیا اور اول حصہ مجمر کے
 حسین قلم مالک سوس شام روم جرین اسرہ فارس الکستان ایران بخارا چین و غیرہ داخل میں حکومت عطا فرمائی
 انقیام عالم کے خاندان علیہ میں یہ حکومت وجہ بدرجہ ظلمت کے ساتھ قائم ہو گئی و دوسری سند پر مرتبہ حقیقت باطنی
 جلوہ افروز ہو کر حضرت خود پر نور فرمایا کہ ملک کیا اور مالک مجرم کی جیسی تعریف ہی بتایا کہ اول میں قلم حکمرانی باطن عطا فرمائی جو
 انقیام میں ہزار ایک سلسلہ عالیہ نسبت ارادیا خلفائی اکبر میں رہی حکومت مجرم کا حال ناظرین کو شایان ہر کی غزل نصیب و دل
 ہو گا اب چونکہ قوم فرنگی ارباب باطن پر مجرم کو بھیجئے اور ان کی حکومت ظاہری کر لیں گے اسلئے شاہان فرنگ کتبہ تبدیل حال
 ہی اس بیان میں لکھنا ضرور ہو اٹھنا بطریق اختصار یہ احوال ہی قلم بند کیا جائے گا تا جاہلی کہ مالک عربیہ غزل نصیب
 بادشاہت و صاحب حکومت کا قاعدہ اسی طرح جس طرح مجرم سر در خفیہ کبر عروج و دنوں کثرت **عبدالرشید شاہ**
 بحال حیات ابدی ایک عین جنکا احوال صفحہ ۳۵۰ میں درج اور ان کے سلسلے میں سر در خفیہ کبر عروج و دنوں کثرت و کرم
 حاکم مجرم **شاہ** ۱۳۰۰ میں عروج کے سر در خفیہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ صابن جنکا احوال اوپر تجزیہ ہو چکا اور کبر سر در خفیہ حضرت
 صادق احمد بن غلام قادر شقی تھے یہ حضرت ساتویں رمضان **۱۳۰۰** کو پیدا ہوئے دوسری قوم **۱۳۰۰** میں غلامت حاصل
 کی اور دسویں فری **۱۳۰۰** کو وفات پائی اور اسی زمانہ میں سند قادر یہ حضرت شاہ نور علی شاہ حضرت شاہ اول
 گزشتہ کے خلیفہ اکبر تھے انشاؤں دورہ صاحب حضرت محبوب سبحانی صاحب خلیفہ اکبر تھے ان تینوں حضرات کا حال صفحہ ۳۵۰ میں
 لکھا اس خلیفہ اسفند لکھنا ضرور کہ حضرت شاہ نور علی شاہ **۱۳۰۰** میں یومین رمضان **۱۳۰۰** میں پیدا ہوئے و تیرہویں یومین
۱۳۰۰ میں غلامت حاصل کی اور چوتھی جمادی الاول **۱۳۰۰** کو وفات پائی اور **شاہ جارج سوم** بن جارج دوم
 اوس کے باپ کے جگہ سر در خفیہ حضرت شاہ صادق احمد نے تخت الکستان پر متمکن کیا اور **۱۳۰۰** مطابق **۱۳۰۰** میں
 اوسکا جلوہ گر کر معرفت ابدال کے حضرت شاہ نور علی شاہ قادر یہ کو اطلاع دی اور حضرت بادشاہ کو اسلئے وصیت نامہ لکھا
 مقلی اللہ بن ملک لکھنا اور عایا نوازی کو اپنا آئین بنانا وصیت باز رہنا یہ وصیت نامہ رقم فرما کر اوسے ابدال کے ہاتھ

سردار خفیہ کو کراچی بھیجا اور حضرت خانم منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ لہال کے توسط حضرت عبدالرشید صاحب
 اکبر خفیہ کو کراچی بھیجا اور حضرت خانم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے کرار لپٹوں نالقی قلب زندہ کے باطن سے بھیجا
 قطب زندہ شرف وقت نصف شب شاہ جارج کو وصیت نامہ سنا دیا اور خود امر باطن کا پابند ہو کر شاہ جارج کو حکومت کرانہ لکھا
 نے پابندی وصیت نامہ باطنی نہایت انصاف کے ساتھ عنان سلطنت بابتہ میں لی **۹۹** میں حضرت شاہ خانیہ
 حضرت احدیت صوفیہ صال فرمایا اور بجایا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب
 سادہ وقیفہ معنوی بہ جلوہ بخش ہوئے حضرت چوٹی حبیب **۱۰۰** کو پیدا ہوئے اور باجوہین رمضان **۱۰۱** میں حاصل
 اور دوسری شعبان **۱۰۲** کو وفات پائی اور عالی گوہر ایک کمال مطیع رہا **۹۹** میں حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب
 سردار خفیہ کے وفات پائی اور بجایا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ نعمت اللہ صاحب **۱۰۳** سردار خفیہ عمر کو مقرر ہوئے حضرت انور
 جب **۱۰۴** میں پیدا ہوئے اور پندرہویں رمضان **۱۰۵** میں خلافت مجلس کی اور شریہ میں صوفیہ **۱۰۶** کو وفات پائی
 اور سال **۱۰۷** میں حضرت شامو علیہ صاف و خیر حضرت احدیت صوفیہ صال فرمایا اور بجایا آپ کے بھٹا خلافت اکبری
 شاہ عبدالکریم شاہ صاحب ریہ فوسن رار حکومت قادریہ کو اور ایک علو العزم المرتبہ مسند کو صابریہ قادریہ بہ جلوہ فرمایا
 لکے اور احدیت صوفیہ عمر کی حکمرانی شروع کی میں بعد **۱۰۹** میں حضرت محمد عاشق صفا نظامیہ اس عالم میں پیدا ہوئے
 اور خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد صاف **۱۱۰** میں نظامیہ صوفیہ حضرت تیرہویں شعبان **۱۱۱** کو پیدا ہوئے اور چودہویں
 ربیع الآخر **۱۱۲** میں خلافت حاصل کی اور پندرہویں شوال **۱۱۳** میں وفات پائی اور بجایا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت محمد علی صاحب
 نظامیہ صوفیہ حضرت ستائیسویں جب **۱۱۴** کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں رمضان **۱۱۵** میں خلافت حاصل کی اور پندرہویں محرم
 میں وفات پائی اور بجایا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت ابو الفتح صاحب نظامیہ صوفیہ حضرت تیسری جب **۱۱۶** میں تولد ہوا
 اور ستائیسویں رمضان **۱۱۷** میں خلافت حاصل کی اور نوین محرم **۱۱۸** کو وفات پائی اور بجایا آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ
 عبدالکریم شاہ صاحب صوفیہ صابریہ قادریہ نظامیہ ایک علو العزم المرتبہ میں مجتمع ہو گئیں گویا ہر مجموعہ
 خدمت واحدہ بہ تہ نزل احدیت مسند و قد پڑھو فرما کر عجم کے نظام باطنی کا انصرام فرمایا اور ان حضرات کا عالمی
 بادشاہ نہایت محب **۱۱۹** میں حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب قادریہ نظامیہ صاحب فرمایا اور بجایا
 حضرت میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صابریہ قادریہ نظامیہ مسند ارامی سلطنت عرب عجم

تمام ہندوستان ہرزادہ حضرت امام ہدی علیہ السلام تک شاہان اسلام کی تہوگی اکبر شاہ سیکنگر پیران کلیر شریف کی آیا وہ
 حضرت عبدالقادر صاحب حضرت میان غلام شاہ مناصبر کے حضور میں ہوئے تھے حضرت سرور عالم سکواویس خاں
 مناصب شاہی نے دعویٰ حکم قبول کر کے فرمایا کہ جن ہو اس کے سردار خفیہ مذکور کے پاس ہو انہم کو دیا حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب
 بعد حکم سروری **۱۲۵۲ھ** میں ابوالفضل محمد بن الدین فتح اکبر شاہ ثانی کا تخت قوم فرنگ جلوس کر کے حضرت میان غلام شاہ
 مناصبر سے تلواریہ لایا گیا کہ بوسا ابدال اطلاع کر دی اور حضرت نے وصیت نامہ تحریرہ بالا تر قمر فرما کر اوسے ابدال ہاتھ سرخافہ
 مذکور کے پاس بھیج دیا وصیت نامہ قوسہ بالا میں یہ اور لکھا یا کہ قطب علی بوقت نصف شب بادشاہ مذکور کے پاس جاؤ اور
 کر دی کہ وصیت نامہ لکھنا بخوبی پابندی کیجا ورنہ ہتھکڑیاں لگائی جائیں حضرت بادشاہ دو جہان فتح موم علاء الدین علی
 صاحب نے انھیں لارواح سلطان الاولیا کا عطا کیا ہوا گویہ بی جا تاڑ لیا اور اوداہی میں مجرموں کی العوضیت آت
 سرخافہ مذکور نے قطب کو اس وادہ فرمایا کہ قطب علی کو جب حکم مصدہرہ بالبادشاہ کو اس وادہ کے طالع کیا لیکر انھوں
 کہ اکبر شاہ مذکور نے وصیت نامہ لکھا کی پوری پوری تعمیل کی **۱۲۵۳ھ** مطابق **۱۰۷۱ھ** میں شاہ جابر سوم الی گلستان نے
 ساتھ میں حکمت کر کے قضا کی حضرت عثمان غنی بن محمود احمد سردار خفیہ نے فوراً اوسکی حکمت شاہ جابر **۱۲۵۴ھ**
 سوم تخت گلستان پر بٹھا کر **۱۲۵۴ھ** میں اسکا جلوس کر دیا اور عزت ابدال کے حضرت میان غلام شاہ مناصب قوم قطب مانی
 اطلاع کر دی اور حضرت نے وصیت نامہ موافق نظام باطنی مشتہر بہر رعایا پروری تحریر فرما کر اوسے ابدال کے ہاتھ سرور خفیہ عرب
 پاس بھیج دیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ عزت ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب اکبر خفیہ عرب عجم کے پاس
 کی اور حضرت نے منظوری بادشاہ مذکور کا باطن لکھ کر قطب کے پاس بھیج دیا اوس نے بوقت شب تخلیف میں جا کر وصیت نامہ سنایا وہ
 پابندی وصیت نامہ ہو کر اسی کر کے **۱۲۵۵ھ** میں شاہ نعمت اللہ مناصب سردار خفیہ عجم نے حلت فرمائی اور سب کے خلیفہ
 حضرت قاضی عبداللہ صاحب قدوسی گنگوہی سردار خفیہ عجم مقرر ہوئے حضرت اکیسویں شوال **۱۲۵۶ھ**
 میں پیدا ہوا تو پیر پوین **۱۲۵۸ھ** کو خلافت حاصل کی اور اٹھارہویں رمضان **۱۲۵۹ھ** میں وفات پائی اور
۱۲۶۰ھ میں حضرت میان غلام شاہ مناصب قوم قطب باطنی صابریہ قاور نظامیہ حضرت احدیت صرف میں وصاۃ فرمائی
 بجا ایک خلیفہ اکبر حضرت محمد امیر ضابطہ شاہ صاحب نظام قاور نے سلطنت حقیقت معنوی پروردگار بانی حضرت
 چوتھے ربیع الثانی **۱۲۶۰ھ** کو اس عالم ظہور میں جلوہ گر ہوا اور دوسری شعبان **۱۲۶۱ھ** کو شرف خلافت حاصل کیا **۱۲۶۲ھ** میں

احدیت فرعون فرمایا **۱۵۱** میں شاہ جبارم دس برس حکومت کر کے قضا کی میرا بادشاہ اول تو پانچویں
 کار باہر کو انحران کیا عیاشی میں بکثرت ضرور ہوا یہ دیکھ کر فوراً سردار خفیہ عرب اسکو قید کر کے معزول یعنی ہلاک کر کے اسکی
شاہ و مہاراجہ تخت گلستان پر بیٹھا **۱۵۲** سلطان حسین اسکا جلوس کر دیا اور حضرت ابدال
 حضرت شیر صاحب قطب الارشاہ تبارک و تعالیٰ کو اطلاع دی اور حضرت بقاعہ بانی صیت نامہ ضمن بدایت و عبادت اور عیاد پروری اور قائم
 اوسی ابدال کے ہاتھ حضرت عبدالرشید صاحب اسرار خفیہ عرب عجم کے پاس روانہ کیا اور حضرت حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن حاصل کر
 قطب کے پاس بھی یا اور شریعت کے تحت پر قوت روحانی جاوید صیت نامہ بادشاہ کو سنا کر اسکا پابند کر دیا بادشاہ
 صیت نامہ اقرار کیا اور آٹھ برس عہدہ طور سلطنت کر کے مر گیا سچا اوسکی **ملکہ کوئین کوٹور** یہ کوسرہ خفیہ عرب تخت
۱۵۳ سلطان حسین ۸۳ میں جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاہ تبارک و تعالیٰ
 حضرت عبدالرشید صاحب اسرار خفیہ عرب عجم کے پاس رسالہ فرمایا اور حضرت حکم منظوری ملکہ کوئین کوٹور کا باطن افشا کر کے قطب
 اور جبار بادشاہ حکم بانی کوئی کوئی ملکہ موصوفہ کو سلطنت کرا لگا اور اپنی قوت روحانی جاوید ملکہ مذکور کو صیت نامہ سنا دیا اور صرف
 بانی صیت نامہ کا وعدہ کرایا **۱۵۴** امین ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ بتیس برس تخت بادشاہ انگلستان بادشاہ
 کر کے قضا کی اور اسوقت میں میرے جبار میں قبل حضرت محمد امیر صاحب قطب الارشاہ تبارک و تعالیٰ کی غلامی میں ہو گیا تھا دینا اریان کیا اور خاتمہ
 ہر حضرت شاہ تبارک و تعالیٰ صاحب اسرار خفیہ عرب عجم نے بادشاہ مرحوم کی جگہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ کو
 کیا **۱۵۵** امین بقام بلی جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر صاحب اسرار خفیہ عرب عجم نے بادشاہ مذکور کو اطلاع کی اور
 وصیت نامہ مجروحہ بالا ارقام اکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ عرب عجم کے پاس بھی یا اور حضرت صیت نامہ مذکورہ بادشاہ
 مذکور کو سنا کر پابند صیت نامہ کر دیا بعد بادشاہ مذکور کے اقرار اور پابندی وصیت نامہ کے احوال معرفت ابدال کے حضرت
 عبدالرشید صاحب اسرار خفیہ عرب عجم کو اطلاع دی اور حضرت حکم اتھی فزک منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلوات
 کر کے ابدال درجا اول کوٹور حضرت علو العزیز المرتبہ صابریہ قادری بھی یا اور حضرت قطب دہلی کے پاس مرسل کیا وہ امر و حکم
 پابند ہو گیا اور ابو ظفر کو ماتحت قوم نصاریٰ بادشاہت کرا لگا اور بادشاہ صیت نامہ پابند ہو گیا **۱۵۶** حضرت
 شاہ محمد عبداللہ صاحب اسرار خفیہ عرب عجم نے رحلت فرمائی اور سچا اچھے حضرت عرب حسن صاحب اسرار خفیہ

یہ حضرت غزوہ جند ۲۸ میں پیدا ہوا اور کیا بیویں دی مجھ ۲۹ کو خلاف حاصل کی ان حضرت کی وفات ابھی ہوئی
 اس وقت فروع القلم آئی بادشاہ مذکور نے ستائیس سال جند بادشاہت کی اور بادشاہ نام سے اس عالم میں موسوم ہوا ایک مندرجہ
 ملک بلوٹا وہ متعلقین وصیت نامہ کا باندہ رہا بعد اسکے بارہ برس تک متعلقین کے اطاعت و وصیت نامہ کے خلاف کیا اور
 امر و روی صادر ہوا چاہتا کہ سلطنت ماتحت قوم فرنگ کے باقی رہی اس لیے بادشاہ مذکور کو سردار خفیہ سے صرف قدیم معزول
 یعنی ہاک نہیں کیا صرف کثرت فسق و فجور دیکھ کر ہی معزول کر دیا اور بموجب فرمان حضرت علاء العزم المہذبہ صابرہ
 قادریہ نظامیہ حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر خفیہ عرب مجرم کو ہر سال اس کی کیفیت اطلاع دیتی رہے وہاں سے ہر سال
 حکم صادر ہوتا تھا کہ طاہر بایات کر دیا کرو اور ہر قطب ملی ہر روز بادشاہ احوال کو معرفت ابدال درجہ اول کے حضرت عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کرتا رہتا۔ وہاں سے ہر روز حکم ہوتا کہ یہ بادشاہ داخل طریقی ہی اور کچھ اپنی دیکھا
 خاطر منظور ہے شاید اپنی حرکات ناشائستہ محل باز اور جاوی حتی کہ بارہ برس تک مہلت دی کہ اس عرصہ میں راستہ اختیار
 کری اگر اس مہلت میں ہی یہ بادشاہ اپنی حرکات بد باز نہ آوی تو اس مصیبت زدہ کو مع متعلقین کے حضرت نظام الدین مجاہد
 سپرد کر دیا جائے اور سکوا اختیار کر جو چاہی سو کری آخر الامرجب بادشاہ مذکور نے بعد انقضائت بارہ سال راہ راستہ قدم نہ رکھا
 ۲۹ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلطان سید نظام الدین مجاہد کے اوسکو سپرد کر دیا
 حضرت حضرت بادشاہ دو چہان مخدوم طلال الدین امیر صابر متاعتم ان السواح سلطان الاولیاء قطب عالم اعیان بن برادر رفیق
 طریقی تحقیقی اپنی توفیق کیا اور حضرت شیخ غلامان کے مملو العزم والرقبہ مفعی الاجازت حضرت شاہ محمد امیر شاہ صائب اللہ شاہ کو مطلع
 اور حضرت شہر فہام الدین بصرہ دو کم حکمتا باطنی پاس سردار خفیہ حضرت عربی حاکم جاری کر دیا اور عہدہ ہی مقرر فرما دی عرصہ
 تخمینہ اوہا کہ جند بزرگ حضرت شیخ کیا بلکہ شیخ کی قدیم سے معزول کر کے یعنی ہاک کئے جائیں اور بادشاہت ماتحت
 ہی موقوف کر کے قوم فرنگ مستقل حکمرانی کر دی بجائے زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا وسیع کھڑی پڑی تو کچھ مضائقہ نہیں
 لیکن خلق اللہ ظلم محفوظ رہی اور فسق و فجور کی سزا کا مل حضرت قطب عالم اعیان حدود و عرب مجرم دیا کر نیک اور ہر زمانہ علاء العزم
 صابرہ شاہ و اولاد اس کا عہدہ مقرر ہو جائے گا کہ فلان قطب عالم اعیان ہے ماتحت حضرت قطب عالم اعیان و تقیاد و نجباء و رقیاء
 و ریحون اولاد غشقیہ و جماعت رجال الغیب اولاد فردی شوش میں اولاد نام کے فلان مقام میں مقرر اور ان کو جماعت
 حال مساجد خفیہ کے بار میں اول تحریر ہو چکا الفریض ۳۰ مطابق ۱۰۳۰ھ اسکے بعد بادشاہ کا بموجب حکم سردار

کہ یہ راست اختیار کر سیکر وہ مع اپنی متعلقین معصیت از نہ آیا اور معصیت امامہ سنو فی رہا تب **۳۳** اس حضرت
 علاء العزم المرتبہ صابریہ قادریہ نظامیہ موصوف پر ولایت عیسوی ولایت ابراہیمی کا یہاں ہوا البتہ کہ ولایت ابراہیمی کا نزول
 کیفیت تمام کمال امت کا یہ ہو سکا عروج ہوا عروج ولایت موسوی پر ولایت محمدی جوش میں آئی ولایت جوش محمدی ولایت آدمی
 عروج و نزول پر اور حضرت علاء العزم المرتبہ صابریہ موصوفی کے قلوب پر مریہ کا القاسم اور اول درجہ الہام سے اس پر بھی جلوہ کیا کہ
 القاد الہام پیش گوئی خودی مقرر بالاکو جاری کہ حضرت علاء العزم المرتبہ موصوفی غور انصاف ابان نبیہ تم حضرت سردار خفیفہ
 امر جو کیا اور ہونے لکھتے اور قطب انبیاء تعینہ ملک دیا و افواج انگریزی کو کام لے کر طبع کیا اور انبیاء خیر نے ان کی انگریزی
 قابو نہیں آئی الیہ جس باعث کشت خون ہو لگا کشت خون موجب حکام انبیاء ہند قطب عالم کی جا کو پہونچ گیا اور ان کی اس طرح
 ولایت محمدی کا جوش بھی فرو ہو گیا حضرت قطب انبیاء خیر نے اپنی قوت روحانی جا کو اس کا ظل والا کو بہت ظلم فرمایا اور سلاطین
 اور امام مسلمان کو اسلام پر دھوکے لگائے کہ تم کہتے ہو کہ تم تباہ فرستے ہو اور ظلم فرماتے ہو (امام حضرت شاہنشاہ و عالم صلح محمدی و سکندر
 حضرت سردار خفیفہ بعض کو قید کر کے معزول ہلاک کر آیا اور بعض کو مع ابو ظفر بہادر شاہ والی دہلی کے جدیہ معزول کر دیا اور اس میں
 اور حکم حضرت محمد عبدالرشید صاحب سردار اکبر خفیفہ نے تم کہتے ہو کہ تم فرنگی سے قتل حکمرانی ہندوستان کی کرادی گئی اور **۳۴**
 بواسطہ حضرت علاء العزم المرتبہ صابریہ قادریہ نظامیہ بابر باطن مستقل انشا ہنستان کی ملک کو یوں دیکھو یا کو دی گئی اور حضرت
 سردار خفیفہ نے حضرت قطب انبیاء خیر کو بغیر ان سرداری احکام پہونچا دی کہ کو فسق و فجور کی کثرت ہو چکی سزا دہ آپ
 بانی کے لیکر خلق اس پر ظلم ہو پائے اور نیک حکام فرنگ یا دیگر حکام ان ریسان ہی اپنی ماتحت رعایا پر ظلم ہو دین اور جو اس ظلم
 کر سنی افواہوں کی سکوئی کجا اور بلا اطلاع حضرت علاء العزم المرتبہ موصوفی حضرت سردار اکبر خفیفہ کے اس کو یہ بوجہ ہو
 کر دیا کہ و بعد کو اطلاع کیا کہ والی حاصل شاہ ظفر کو تائیس برس پور ہو گئے اور شاہ راست پر خواتین حضرت سردار
 مذکور **۳۵** امین ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ کو قید فرنگین قید کر کے معزول ہلاک کر کے شاہان مغلیہ کے ریسان
 ہندوستان کا خاتمہ کیا مرنے والا بادشاہ فرنگی کو بہت کشتی ہو گیا اور شاہزادہ جو تخت و لہجہ بہادر شاہ اور نیت محل کے شاہزادہ کو کہ مرے گئے
 آئی تھی جو ان تخت **۳۶** امین اور نیت محل **۳۷** امین قضا کی اور **۳۸** امین حضرت عثمان مغربی بن محمود صاحب سردار
 عرب اتالی کیا اور سجادوں کے خلفہ کہ حضرت شہاب الدین ماسودی بن سہیل طبری سردار خفیفہ نے بقرہ ہو کر حضرت پیر
 صمد **۳۹** امین ہو کر تیرہ روز **۴۰** امین خلافت حاصل کی اور پانچویں حب **۴۱** امین وفات پائی اور اس وقت

| | | |
|----------------------------------|--------------------------------|--------------------------------|
| مہار نامہ سے وہ اسم اعظم | کدھ جانتے جس سے درد او غم | و فیض سے میرا ہر لحظہ ہر دم |
| بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علما الدین حشتی | |
| بہلا میں کیا کہو تم سے کہ کیا ہے | جناب عشق کا یہ دلوں سے | جواب دل سے ہے آتی صد ایسے |
| بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علما الدین حشتی | |
| کسی دم غرقہ کپڑے سے دامان | کبھی جمعیت خاطر فرادان | غرض اس حال میں ہوں نہایت حیران |
| بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علما الدین حشتی | |
| تیرنجش سے ملک ظالمات | کبھی کوچ سے کبھی کچھ اور حالات | اسی باعث یہ پڑتا ہوں مہنجات |
| بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علما الدین حشتی | |
| طریقت بحرِ بیاں سے یا شاہ | حقیقت سخت تر سید ان یا شاہ | حسن اسوئے حیران سے یا شاہ |
| بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علما الدین حشتی | |
| حسن دل سے تمہارا خاک پا ہے | حسن تمہارا زل سے مبتلا ہے | حسن کاوردی صبح و مساء |
| بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علما الدین حشتی | |

احوال صد و خوارق عجیبہ مزار مقدس حضرت مخدوم صاحب کے
بنظر خاتمہ کتاب حقیقت گلزار صابری

مکاتیب فیصلہ بالا حضرات متاخرین میں سات ہزار تین سو پچتر خوارق عجیبہ ذکر کر امت غریبہ جو بعد وفینہ حضرت بادشاہ
دو جہان محمد علی احمد صابری صاحب کلمہ اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے مزار مقدس پر صابری
ہو کر گوش زو خاص اعلام کے پہلے تحریر میں بسبب طول مضمون کتاب کے تحریر اور سب خوارق باز رہ کر بنظر خاتمہ کتاب
خوارق راز حال کے تحریر کیے جا رہے ہیں اگرچہ روز وفینہ مبارک سے اقامت عالم پر وزیر طبع ہر ساہر دم صد و کرامات
ظہور خوارق کلمہ مزار مقدس پہ ہوتا رہتا اور ہوتا رہیگا امواج دریا رحمت الہی نامتناہی کو کون شمار کر سکتا
اول خرقة مولوی محمد نواز صاحب ساکن پھر اوٹن کہ ایک مدت تک شرف اندوز آستانہ پوسی حضرت بادشاہ
دو جہان محمد علی احمد صابری صاحب کلمہ اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے رہے چشم دید خود

فیضہ محمد حسن صابری مولف کتاب سے میان فرماتی تھے کہ لشکر راجہ نجات سنگ دالی نامہ ہو کر قریب
 کلیریفین پہونچ کر بصارت چشم سے محروم ہو گیا آخر الام خائف متعذر ہو کر بس باعازم مہم جہت کا ہر حصول
 دوم بصارت اہل لشکر کو عنایت حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم غلام الدین علی اعظم صابری صاحب کلیر ختم انشا واج
 سلطان الاولیاء محمد سیدی شکر داد اکڑا دیس دانہ ہوا و وسر اخر قہ ایک روز دخت کو لے کر تیرکین ایک
 شاخ بنہ ٹوٹ کر گری اور اس ٹوٹی میں مد آنکبیر حاضران بارگاہ کو مسوم ہوا و شاخ شکستہ میں خون تازہ
 جاری ہوا بصوب دیدار می حاضرین اوشا خلکو کھن پنا کر قہرین دمن کیا تیسرا خرقہ ایک تہہ قریب زمانہ
 عرس شریف میں حاضران بارگاہ کو خیال ہوا کہ اس قدر عجم خلق کی صرف کیواسطے پانی کہاں تکیسر ہو گا جیس
 گفتگو کے مو کو نور اللہ صناموصوف سو گئے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم غلام الدین علی اعظم صابری صاحب کلیر ختم انشا واج
 الاولیاء عالم مثال میں ارشاد فرمایا کہ سقاوہ مسجد کا آبی پھر دیا جاوے چھبہ بہشت کا اوس سے منسوب کر دیا جاوے کجاوہ
 پانی سقاوہ کا تمام مخلوق کو کافی ہو گا چنانچہ وہی سقاوہ حسب حکم پانی سے بہرہ دیا گیا اور اسرار کعبہ طریقت کو
 پانی سقاوہ مسجد کافی ہوا چوتھا خرقہ ایک تہہ دو انگریز شکار کہلتے ہو کطرف بارگاہ عرش پناہ کے گدے ایک
 نے بندر بر بندہ کی چوٹ کی منار بضر وب دونوں قضا کے شکار ہو دو سر انگریز خائف ہو کر بسپاؤں ہوا
 پانچواں خرقہ ایک تہہ ہنگام تیری نہر گنگا کے داغ میل نہر کی نقار خانہ بارگاہ عالیہ ہر ایک انگریز لایا
 تمام چوٹا میاں خود بخود اولیاء اللہ کا صبح کو حاضر ستان ہو کر خانقاہ مبارک پوشی اونڈر کا سا لکھا اور چوٹ
 چھٹا خرقہ ایک عالمہ فیضہ محمد حسن صابری مولف کتاب نے چترم جو معائنہ کیا کہ ایک شخص سا کو لے کر چھوٹا کھیر خان
 روز مسمی حضرت نور خان صحت پیر سنگیر روشن ضمیر محمد امیر و مناصب انشا واج مع اہل عیال خود شرف اندوز معیت
 طریقت باشریعت کا ہوا ابتدا اتفاقاً خان سوداگر کا ملازم ہو کر واسطے خرید گھوڑے کے میلہ بردہ کو گیا ہمارے
 اوسکی دھندل سلسلہ خوابین دیکھا کہ میر شوہر کا انتقال ہو گیا مجھ قاسم جنت خاطر حضرت پیر مرشد محمد علی جنتی صاحب
 اونی عریضیا قبلہ انی ارشاد فرمایا کہ غم نہ کر شوہر تیرا زندہ تیری پائے کا گدوہری شے پہر اوس سے خوابین دیکھا کہ
 حضرت مجھے ارشاد فرمایا کہ ہمارا نام مخدوم صاحب میرا شوہر ہمارے قریب نواح میں قضاوت ہو گیا ہمارا گم تیرا پائے سکون زندہ ہو گیا
 دین میں چنانچہ سات روز حضرت نور خان کو ریا بوسوار زندہ اپنی گان پہر ہو چکا اور گان پہر ہو چکا علی پانی پر سور ہوا

عالم سے اتفاق کر گیا حسن خان سوداگر سے دریافت ہوا کہ میں وقت جلنے میں لہرو وار کہ اولیٰ شاہ نبی حضرت بادشاہ
 دو جہان محمد دوم غلام علی بن احمد صاحب خاتم الملک الارواح سلطان الاولیٰا سے شرف ہوا اور شہر کو مہرب تالاب بقیم حضرت
 خان دو تین روز علیل تھا اوس وقت شہر کے مرض میں غافل ہو گیا مجھ سے عالم خواب میں حضرت بادشاہ دو جہان محمد دوم غلام
 علی احمد صاحب رضا کلیدی ختم الملک الارواح سلطان الاولیٰا نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نو بیان پر میرے کیا اسکودیا کر کے نبی
 ہمارے وطن کو واپس لے جا چنانچہ بیدار ہو کر حضرت نو خان کو دیکھا آثار مرگ کے معائنہ ہو کر مجھ کو حکم کے آواز دیکر وقت نام نکلیا
 یا بوہر سو کر کے اپنی ہمراہ وطن کو واپس لایا اتنا ارادہ میں محنت کلی حاصل تھی مطلق آثار مرگ کے ثابت نہیں ہوتے تھے صرف حضرت
 خورشید موقوف تھی اور کہ سے ہم کلام ہوتے ساتھ ساتھ اس خرقہ یہ ہوا کہ ہنگام میں شرف حضرت بادشاہ دو جہان محمد
 غلام علی بن احمد صاحب خاتم الملک الارواح سلطان الاولیٰا قطب عالم ایشیاء حضرت ان علیہ تاریخ تیر ہویں ماہ ربیع الاول ۱۰۰۰
 بخوردار شاہ رؤف حسن نے اس کتاب حقیقت گلزار صابری کو از اول تا آخر طبعہ عام میں پیر جاسین صاحب زادگان حضرت
 ہند کی شاہ عبدالقدوس گنگوہی قطب عالم اور بہت فخر اور عواظ الناس بشمار جمع ہر ایک متنفس اس بیان معجزات کو سن کر
 مسرور و شاد ہوا لیکن اس کتاب کے بعض بیان غلام علی شاہ حجابہ در گاہ عرش پناہ انکار کیا تھا تو کہ بعد ازاں جسم و
 کوڑی ہو گیا اور بدین نہایت بد بولنے لگی جبکہ تمام کائنات کلیہ نے معائنہ کیا اور ہر ایک صاف صاف مومنہ ہوا اور
 کہہ دیا کہ غلام علی شاہ وہ جو تو بعض احوال سے کاغذی ہے حضرت بادشاہ دو جہان انکار کیا تھا یہاں اوسکا نتیجہ مرتب ہوا
 ای کجبت تو بکر اور اپنی خیال بد سے باز آ کر غلام علی شاہ تائب ہوا لیکن اوسے حالت خراب میں قضا کر گیا لفظ مرگ

| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| حضرت محمد دوم محمد و م انام | دستگیر یکسان خاص و عام |
| شاہ کی حاجت روائی شان سے | منظر فیض الہی ان سے |
| وست حضرت دین پیامی کے کفیل | مہر حضرت حق رسائی کی دلیل |
| صبر حضرت مایہ حاجات خلق | نام حضرت دافع آفات خلق |
| گر کسی مشکل سے تم حیرت میں آؤ | نام حضرت کار زبان پر جلد لاؤ |
| خرق عادت شاہ کی ہر دم عیان | انکہہ جسکی ہو وہ جا دیکھ وہاں |
| سیکڑوں اوکلی کر امانتیں جلی | لکھہ گیا ہے ہر زمانہ کا ولی |

آج بھی مرقا پہ جا کر دیکھ لو
 لشکرِ پنجیت جب آیا او دہر
 ٹوٹ کر ایک شاخ گولری گری
 خون جب دینے لگا اوسکا بدن
 ایک فرنگی نہر گنگا کے او دہر
 چوبہ نیمہ سے وہ لشکرات کو
 ایک سقا وہ آبِ سبب پھر گیا
 ایک فرنگی نے گری بندر پہ چوٹ
 وہ فرنگی بھی اوسیدہم مر گیا
 ایک مردہ ساٹ دن زندہ رہا
 ایک شاوم اپنی درگاہ کا
 اور لگا کہنے کہ اس کے چند بیان
 بادشاہِ دو جہان کو اوسکی بات
 اس سزا میں اوسکا تن کوڑھی ہوا
 بوی بد اوسکی بدن سمبھوئی عیان
 لوگ کہتے منکر احوال کو
 مے یہ خرقة اکی سرکار کا
 جو کہ منکر ہوتا ہی مخدوم کا
 یہ کراماتیں ہزاروں روزوں
 طوفِ کعبہ مے طوافِ خانقاہ
 جو تجلی طور پر تھی ایک شب

حقیقت
 اللہ

خانقاہ کی حد پہ جا کر دیکھ لو
 ہو گیا ایک آن میں وہ بی بھر
 کان میں آئی صد اکبری
 گور میں رکھا اوسے دیکر کفن
 شبہ کے نوہت خانہ پر لایا مگر
 صبح کو تائب ہوا بیتاب ہو
 سیکڑوں کو وہ کفایت کر گیا
 چوٹ سے اوس کے گیا بندر جو ٹوٹ
 دوسرا ہمراہ اوس کا ڈر گیا
 ساٹ دن بعد وہ زندہ مرا
 اس کتابی حال کا منکر ہوا
 دور میں صحت سے اسی صاحبان
 نالپسند آئی بہت اوسکی یہ بات
 آتشِ قہری سے خون پانی ہوا
 خوفِ مخدومی سے تہرایا جہان
 دیکھ لو پیر و جوان تم دیکھ لو
 یہ نتیجہ اوس کے مے انکار کا
 اوسکو تلخہ ملتا مے مخدوم کا
 ہتین گذشتہ میں وہی ہاتھی
 گنبدِ حضرت نور لا الہ
 وہ تجلی مے وہاں ہر نیک شب

آتش الٰہی تپکتی ہے وہاں
 جن دامن اوس روضہ نقۃ لبس کا
 خلق ارضی کا وہاں پر سے اجوم
 آسمان سے قدسیان لاتی ہیں نور
 نوز و جس نور سے روشن جہان
 نور وہ جس نور کا جلوہ حسن
 خشک بوڑھے کو شہنشاہ کی نظر
 دیکھ لے گراون درختوں کی ہوا
 پہل جاوے در زرش تکفیر کو
 گولری گولری کی ہے طوبا ثمر
 خاک کلیر چشم کی ہے طوبیا
 اوس مکان خلد و شش کا ہر طیبو
 اوس فضائی پاک کا ہر ایک شجر
 آب اوس صحرا کا ایسا ہے بہلا
 خانقاہ کی محل میں ایک حوض آب
 اوس کے آب صاف ہے آب حیات
 جو فانی تالہ چاہی حسن
 کلیری صحرا کا ہر برگ کیسا
 قبۃ نور می مست کی خانقاہ
 روضہ خوش رنگ محمد و مام
 سے دیکھ گا کہ شہ کی خانقاہ

نہیں

نہیں

نہیں

برق ایمن کی جھمکتی ہے وہاں
 طوف کرتے ہیں ہر صبح و صبا
 چرخوں کی ہی وہاں ہستی ہی
 روضہ حضرت حسن سے رشک طور
 سایہ وہ جسکا چین جنت نشان
 خار و خس کو صاف کرتا ہے چین
 مثل شاخ تازہ کر دیتی ہے تر
 کافر و دیرینہ زنا و دار
 یاد کر لے کلمہ تکبیر کو
 پر شجر او جل کا ہے ایمن شجر
 برگ گولری سے مریضوں کی دوا
 ذکر و فکر حق میں سے لبس بے صبا
 ہو ہو رکھتا ہے طوبا کا ثمر
 بختنا ہے آب حیوان کو صفا
 حوض کوثر کا نمونہ ہے قباب
 مانگتی ہے واسطے اپنی حیات
 کلیری بحر اکوہ جانی حسن
 حال سے پڑتا ہی کلمہ لا الہ
 جگمگاتا ہے وہاں نور الہ
 قبۃ نور آہی ہے تمام
 بچھاتی ہے وہاں تیغ الہ

نہیں

نہیں

طوف اوسکا طوف اقدس بارگاہ
 طوف سے اوسکی طہارت آئی ہے
 طوف اوسکا طوف کعبہ جان لو
 سے دسی نور تجلی بخش طور
 دیدہ بینا جسے بخشے خدا
 جلوه اپنی انا اللہ صبح و شام
 خانقاہی طوف کو ہر صبح و شام
 خطہ پیران کلیر طور سے
 سرسبز پیران کلیر کی فضا
 دولت عرفان جسے درگاہ ہو
 جسے حضرت کی حقیقت جانکر
 راز الالہ سے آگاہ ہوا
 عارفون کا ہے وہ محراب سیرگاہ
 قطب اور ابدال رہتے ہیں وہاں
 چادر مرقد پہ نور اللہ ہے
 ہر مجاور صابری درگاہ کا
 خبت جارب اوقاد و نگوں ہے
 ہر مجاور شاہ کی درگاہ کا
 بادشاہ آسمان و ہم زمیں
 دیکھنا جسکو مہجنت کا چمن
 آب اوس و ادیکا نورانی نظر

رحمت اللہ علیہ

طوف اوسکا طوف درگاہ الہ
 طوف سے اوسکی گنہ گشت جاگے
 طوف اوسکا طوف کعبہ جان لو
 آج تک روضہ پہ صورت بخش نور
 دیکھ لے جا کر وہاں یہ ماجرا
 دیکھتے ہیں دشت ایمین کا دام
 معشر جنات آتی ہیں بدام
 حسب طرف دیکھو او دہر ایک نور سے
 وادی ایمین کا بخشے ہے پتا
 وہ علی احمد کا خدمت گار ہو
 دیدہ عرفان سے دیکھا ایک نظر
 بالیقین وہ عارف بالہد ہوا
 عاشقون کا ہے وہ صحرا سیرگاہ
 میزبان حضرت ہیں وہ ہیں نہاں
 دیکھتا وہ ہے کہ جو آگاہ ہے
 جان و دل سے دوست ہی اللہ کا
 قیل قبی آسمان زاد و نگوں ہے
 ہر مہمید اوس غوث حق آگاہ کا
 صاحبین الیقین حق الیقین
 شاہ کے روضہ کو وہ دیکھی حسن
 آب حیوانی کار کہتا ہے اثر

کلام نورانی

مینی والون کو وہاں لیل و نہار
 اوس زمین پاک کا جو ہے شجر
 بر شکر کا ذائقہ طوبیاسرشت
 کونسا پونٹہ ہے اوس درگاہ کا
 برگ برگ اوسجا کے پونٹہ کا حسن
 جسے کہا یا ہونہ طوبا کا شر
 گولری حضرت کی گولری حسن
 گر نہ باور تو جا کر دیکھ لو
 گولری گولری کی جو کہا کی حسن
 یہ کہ است شاہ کی مشہور ہے
 برگ اوس کے دفتر تعلیم ہیں
 شاخ اوس کی حرف الا اللہ
 سایہ اوس کا سایہ طوبیاسا
 باو سے ہر شاخ اوس کی بیگان
 ذوق اوس کا شوق بخش کا مان
 خاتقاہ حضرت صابر علام
 ہر درخت کلی کے ہو ہر زبان
 عالم ہو سے وہاں ہو ہو کا شور
 طاہر درگاہ ہیں حق حق پوش
 خوشنوائی او کی سن سن ہر شہز
 الغرض ہر ایک پرندہ صبح و شام

غنی

غنی

غنی

غنی

بخشا ہی دلوں کو نور کردگار
 شاخ شاخ اوس پرانا اللہ کا شر
 ہر شجر کا برگ ہے برگ بہشت
 ذکر جو کرتا نہیں اللہ کا
 خوشنوائی میں مثل مرغان چین
 گولری گولری کی کہا کی حسن
 صاف کر دیتی ہے نورانی بین
 گولری گولری کی کہا کی حسن
 نو ہر و فرزند وہ پاک حسن
 گولری گولری کی کہا کی حسن
 تحم اوس کے پایہ تعلیم ہیں
 بیخ اوس کی ریشہ آگاہ ہے
 پایہ اوس کا پایہ تعلیم ہیں
 رقص کرتی ہے شکل طالبان
 شوق اوس کا ذوق بخش کا مان
 حبت الما و اکا بخشنے ہے پتا
 خانقاہ ہر شجر تو ہر زبان
 غیب کہہ ہے وہاں تو تو شور
 شاخ شاخ ہر نخل ہے یا ہو خروش
 صاف ہو جاتے ہیں بنو و بنیر
 ذکر و فکر حق میں بہت ہے ملام

جل شا

جل جلالہ

جل جلالہ

| | | |
|---|--|---|
| <p>جس کو جس کو جس کو جس کو جس کو جس کو جس کو جس کو جس کو جس کو</p> | <p>طاہر اوسکی یاد حق میں غرق ہیں خافہ شاہ میں جو ہے درخت بوہہ کیو جو کوئی شہ کا مکال عارف بالہ ہو جائے حسن انتساب شاہ ہے جام شراب ہر مرید شاہ عرفان دستگاہ شہ کلید باب جنت ہیں حسن یہ تصرف ہر گہری ہر دم بیان فیض شاہ منشاہ اوسجا عام ہے اس حسن اپنی زبان کو تہام لو ناطقہ سے کہہ کر قطع کلام نہیں کہتا حسن یہ بیان اس حسن اسکو کروا ب تم تمام</p> | <p>عرق پائے نور میں تا فرق ہیں طوبی و صدرہ کار کہتا وہ رخت دیکھہ کیو جو کوئی شہ کا جمال منزل مقصود کو پائے حسن خاک کو بخشی ہے نور آفتاب فرش سے تا عرش رکھتا نگاہ شہ صحیفہ راز کے شرح و متن حضرت مخدوم صاحبہ کا وہاں شاہ کا لطف و کرامت کام سے اب نموشی سے کوئی دم کام لو جذبہ سادج کالی اسوقت جام اس بیان تہام تو اپنی زبان نوش کر لو ختم خاموشی کا جام</p> |
| <p>رحمۃ اللہ رضی اللہ</p> | <p>حضرت صاحبہ کا تجھپ ہو کرم ہو حسن تو منظر شان اتم</p> | |
| <p>تقریر کتاب مستطابہ رشحات افلام محمد فاروق صاحب کف شہ و احقر مصنف</p> | | |
| <p>حکایت عیسیٰ اوس ذات تقدس آیات حضرت احدیت صوفیہ کو جس نے مرتبہ وجوب میں اپنی ذات مقدس کو بزرخ لایں خفی فرما کر تمام شیوات کو بہت فرمایا اور ہر صورت میں وہ بی صورت جلوہ پیرا ہو اپنا پچھ حضرت یادی برحق</p> | | |
| <p>ف۔ لے ہیں</p> | <p>یہ شیوات حد و ثی بے شمار آپ اپنی حسن کا شعلہ تباب</p> | <p>ہی اوسی شاہ قدم کی جلوہ دار جس طرف دیکھو اوسی کا نور ہے</p> |

| | | |
|--|--|-----------------------------|
| زید و محمد بکیر اوسیک طور سے | آپ واجب آپ ہی ممکن ہوا | آپ ظاہر آپ ہی باطن ہوا |
| آپ طالب آپ ہی مطلوب سے | آپ غالب آپ ہی مغلوب سے | غیب سے آیا بدر کا شہود |
| وہ تجلی بخش سلطان وجود | الغرض جو کچھ کہ آتا ہے نظر | سب اوس کی کے نور سے جلوہ گر |
| <p>اور محبت شایان سے حضرت محبوب آل معشوق خدا شہنشاہ دوسرا سرور انبیا حضرت احمد مجتبیٰ ^{مصلیٰ} علیہ السلام</p> <p>مصلیٰ اللہ علیہ آرا و احباب کلم کو جو مرتبہ حضرت وحدت میں بعضات معشوقی خلعت محبوبی ہینکر عالم ارواح میں رہا</p> <p>ہوگا اور عالم ناسوت میں رونق افروز ہو کر اوس ذات منظر آیات انامین نور اللہ والخلق کلہم</p> <p>لہن لغرض کامر وہ سنایا جن مشتاق شیدائے اوس مرثوہ کو سنگداز روی باطن علم حقیقت آپ کو سمجھا اور چھپا</p> <p>اونہوں نے مرتبہ عروجی رتبہ وحدت میں عین اللہ حاصل کیا اور جنہوں نے مرتبہ شریعت آپ کے وجود و تقابل</p> <p>ظاہری کو دیکھا اونہوں نے مرتبہ رسالت حضرت جناب پاک محمد رسول اللہ صلعم پایا چنانچہ عالم ناسوت میں جہاں پر</p> <p>جذبہ فانی ہوتا آپ لی مع اللہ وقت الم کا مغرب سنا اور جب نزول عین ظاہر کا علم ہوا تو عبید و سرور</p> <p>ارشاد فرما اس محل پر حضرت ہادی مطلق کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں لی مع اللہ ہی اونہی کا حال تھا</p> | | |
| صاحب دانا ہی اونہی کا قال تھا | گرچہ احمد شکار ہے حسن | لیک احمد کا سمجھنا سے کٹھن |
| حضرت احمد ظہور ذات حق | حضرت احمد میں کل آیات حق | نور احمد گر نہوتا جلوہ گر |
| کون دیتا حضرت حق کی خبر | غیر احمد کون سے کو نہیں بین | بے حجم کون سے دارین بین |
| یہ جو دیکھو ہو گلستان ظہور | احمد مرسل کے جلوہ کا سے نور | والش احمد سے دانست خدا |
| علم شد کا سے علم مصطفیٰ ۲ | <p>اور علم لایق سمجھ حضرت صحابہ کرام و اولیاء عظام ضوان الہ علیہم</p> <p>جمعین کو جنہوں نے خلعت و حافی پیکر مرتبہ حضرت واحدیت میں شرف پایا قسم کی خوبیوں اور طرح طرح کی تجلیوں سے جلوہ</p> <p>دیکھا یا اعلیٰ انحصار اپنی مرشد برحق ہادی مطلق رونق شریعت اقتفا طریقیت ابرحقیقت واقف معرفت حدیقہ اسرار</p> <p>احدیت لگدستہ چمن وحدت نو بہار باغ واحدیت تو بہال گلزار ہدایت گلشن شاخسار احدیت حضرت مولائی مرشد طحانی</p> <p>ہادی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم شاہ محمد حسن صابری صاحب حق علو العزم و المرتبہ شہنشاہ و ولایت</p> <p>مجدد الوقت معشوق الہی دم فیضہ دبر کاتہ کی خوبیوں اور تجلیوں کی مداح سرائی و شکر گزاری اس سنگ دینا</p> | |

الطواف فی بین وصل کہنا شروع ہے شہودی توحید کے مشرب کا برتاؤ کرنا ^{۱۰} سے تیسرے ذاتی اور تصنیف و تالیف میں
 مضمون مناسبت سے ثابت ہے مہر ساطع و تکلیف اور لیثان میں ^{۱۱} رخ سے خصوصیت ذاتی و یکا خلق میں طریقت شایع کرنا ^{۱۲} سے
 ذیل کہنا دنیا نفس کو مطمئن کرنا ذکر و محو ^{۱۳} سے ضلالت کی راہ خلق ^{۱۴} اللہ کو بچانا طاعن نفس سے روح کو علی و کریم ابو سید
 غنی و غریب سے باز رہنا سیراوی برحق کا کام اور ملاوہ ان اٹھائیس صفات ہر ہر حرف کے متعلق اور ^{۱۵} نقد و تفسیر کے بیشتر صفات اپنی
 برحق کی اس حکیم لکھنے و شوق چاہنا طوالت کی نظر میں ^{۱۶} گریز کر کے صرف حرف ^{۱۷} کے متعلق جو اٹھائیس صفات اجمالی میرے
 ہادی مطلق میں موجود ہیں وہ بیان کرتا ہوں **اول نقش خدا تعالیٰ** تصطفیٰ تفریح و زاری بخجارتی تمام شب کی مبادی
 ترک سوی اللہ توکل علی اللہ تحصیل سیرالی اللہ مع اللہ ومن اللہ تعلیم حاجت تہ اللہ تفریح و زاری کل اللہ فرما
 تیسری ہادی برحق کا **دوم** توحید شہودی توحید وجودی ^{۱۸} تشبہ ساطع تشبہ لہذا اللہ تعالیٰ صوفیہ تصدیق کلام تعبیر و
 ساوہ کا کلام و امثال متصل و تفصیل تصدیق لایہ نبوت غیبر فرانی ^{۱۹} تسبیح و شوق روحانی کا مجہول یا سیراوی ہادی کا کام
 سوم تفسیر ساری لطیف احمی تحقیق از حق احکام میں تفسیر کی تلاش ہر احوال میں ^{۲۰} تواضع کا جوش بلا تفریق و توحید
 تسمیہ میں خوش پیشانی تقدیم سلام میں فرانی تصنیف تالیف کا کام ^{۲۱} سیراوی احوال کا لکھنا اہتمام فرانا حضرت قبلہ عالم ربنا
 اور ان اٹھائیس صفات اجمالی کا ہر ایک ذرا ^{۲۲} خجسدا یات ہو گیا **ایہا الناظرین** ان اٹھائیس صفات اجمالی میں لکھنے
 و تصنیف تالیف کی جس میں غرور و کلام ان اٹھائیس ہی نادر الوجود اور عظیم المثال کتابیں اپنے تصنیف تالیف فرمائی ہیں جن میں
 کہ ہر ایک کتاب **الاجوبہ** اور جو اون میں کہہ رہی فرمائی گئی ہے وہ محض جوش و حریت اگر تصنیف تالیف کی تفصیل کہنا
 تو یہ نظر فرمائیے ایک ضخیم کتاب ہو جائے تفسیل گریز کر کے اختصار اکتب مصنف و مولفہ حضرت قبلہ عالم نام اور
 اور ان کا بیان دل میں لکھا جائے اور وہ یہ ہیں تفصیل اسماء کتب تصنیف و تالیف حضرت ہادی برحق بقاعدہ حرف بہ
احمدیت **الو** **احمدیت** یہ حضرت ہادی برحق کا مکتوب نظام اسکا پورا پورا حال قابل اظہار عام نہیں
 ہے ^{۲۳} یہ حضرت علو العزم المرتبہ اپنی اپنی مکاتیب مخفی رکھتے چلے آئی ہیں اسی طرح میرے ہی پوشیدہ ہے
 سیراوی ^{۲۴} یہ خود قطعاتی شرح و تفسیر شرح و بیضا کیساتھ فارسی زبان میں حضرت قبلہ عالم نے تحریر فرمائی ہے خود
 اور کئی کثیرہ تفسیریں لکھیں تو یہ کہ اس سیراوی کا لکھنا کہ اشانی کہنا ہادی برحق کا حصہ ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
 نے فرمایا ہے کہ یہ شرح میں صرف چار ورق تحریر فرمائیں اور سیراوی کے ^{۲۵} ۱۹ صفحہ میں جو کئی حقیقت

حقیقت گلزار صابری اس بابک کتاب کی تعریف اس محل پر ہے محلہ نالہ کے معائنہ میں موجود کیسکی سقہ
 ضرور کہا جائیگا کہ اسکا ایف فرانا و شہر کرنا صانع ازل ازل سے کبھی بادی برحق کا حصہ موضوع کیا تھا چنانچہ مرتبہ شہر
 شاہ شہزادہ گنج بخش بابا خاں مسعود قطب عالم اخیان ہند حضرت اعلیٰ علیہ السلام مولانا مولانا حضرت امیر و جہان قدس سرہ کہ ایک شیخ
 وقت علو الدہۃ مرتبہ سیر مشہور ابادی کی نسبت پیش خبری دی تھی چلے آتے تھے کہ وہ اس حال فرحت مل حضرت بادشاہ دو جہان
علامہ الدین احمد صاحب ختم الانوار سلطان الدلیا قطب عالم اخیان ہند کو مشہر کرینگے چنانچہ موجب پیش خبری غواڑہ سپہ
 سیر بادی برحق نے باتیں میں کی محنت تلاش میں تین سو مکاتیب لطیف اس حال کو اخذ کر کے بنا بر انطباع مطبع سکندریہ
 مولانا محمد حسین خاں ملک مطبع اور محمد حسین خان اخی غریزہ ہند مطبع کمال حیرت اس کا چہاں شہر کیا ہنگام انطباع میرزا
 طریقت سعید ازلی میان محمد رفیق حسن شاہ قلندر عالم ارواح میں دیکھا کہ اس مرتبہ اس کتاب کا مطابک چھپنے سے کمال خوشی
 ہوئی اور تمام خواجگان شہر اس کے معائنہ کو متشرع لائیں انھوں نے اس حال سے کہ کارنامہ حضرت بادی برحق میں شاعت پانام
 حقیقت مندوں کے لئے جب کمال فی سعادت کا کہ اکثر کا برین طریقت اس احوال فرحت مال کی تلاوت باعث پائے عالی پائے چنانچہ
 حضرت قطب عالم شہزادہ کا طریقہ واضح ہو گا کہ اسکے تلاوت فضائل میں کیا تحریر و قلم فی فضائل ملا و حقیقت گلزار
صابری حضرت شمس گلشاہ بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی قطب عالم و شہر سلطان التا کہیں حضرت علیہ السلام
 اپنی کتاب لطائف تحت الوعد میں اصافوں تحریر فرماتی ہیں کہ افسوس صد افسوس میں صابری کے زمانہ میں غلات طائر کا
 ظہور ہمیں حضرت بادشاہ دو جہان محمد علامہ الدین احمد صاحب ختم الانوار سلطان الدلیا
 عالم اخیان ہند کا احوال فرحت مل ظاہر نہیں کر سکتا مگر یہ اتباع حیران عظام کہ وہ اس احوال میں خبری وغیرہ کو منہ رنج
 لڑائیوں میں پڑا کرتے تھے میں ہی تہا تلاوت کر لیتا ہوں جس باعث باطن میں جو عروج پاتا ہوں وہ خارج از میان لیکو می
 ہوا مید و افسوس کالمیں رفیع الاجازت لے جتنا ظہور زمانہ صفات باطن میں ہوگا اگر ہی بخت اوں کہ وہ ان تارخوں میں
 ظاہر کرتے ہیں مخلصیت و بیکر اس بیان جو نشان کی تلاوت کیا کرینگے اور خلق ان کو اس سے مستفیض کرینگے توحید ہوا
 اور جو یکا مذاق اوں ہائے ننگہ رنخ جلای و جمالی کا ارتقا باثر باکروان بخت میں فنا حاصل کرینگے اور علامہ ہند
 جو شخص کہ یہ نو مخلصین ختم ہوں تمام احوال تین ماہ متواتر کر گیا اگر خدا کا طالب ہوگا تو اصل ذات ہوگا
 دین چاہیگا تو عشر ہو جائیگی دنیا مرد او کا خوش گار ہوگا تو دافرا ہتہ آئیگی لیکن قلب سلیم ہوو طلب صادق

بہ نامہ روز آریخین یہیں پانچویں مرحلہ چہنی جب سوئین جلدی الآخر گیارہویں تیرہویں
 چودہویں بیع الاول پندرہویں جلدی الآخر سترہویں بیع الآخر تیسویں جلدی الآخر
 کو بیع غدرش۔ یہ رسالہ اردو زبان میں اس میں حضرت معلم اور آپ کی اولاد امجاد حضرت حسنین و صحابہ کرام
 علامت آسمان پر موجود ہونے کا قول مبارک ان حضرت علی الن علیہ السلام و صحابہ و تم ترقیم فرمائی ہے یہ رسالہ قابل دید ہے۔
 گنجینہ وحدت اسمیں مختصر فقہ رسائے تسلیم و ہدایت باطنی زبان فارسی میں ہے۔
 کتاب شریعت اسمیں فیہ اسباب و اثرات نظام جہاں پر جو خانہ اور شخصیتوں کی کتاب لکھنے کے ساتھ ساتھ معتبر طور پر آریخ فرمائی ہیں ہر
 باب کی حیثیت انما زبانی ہے ان کی گفتگو کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اس معرکہ کی باتیں کہیں ہیں اور کون کون سے حواس ہی تحریر فرمائی
 ششوی وجودی نامہ الاول جلدی الآخر میں ان ظاہر و باطن کی شرح زبان فارسی میں فرمائی عارفانہ اور زبان
 مثال کات صوفیہ فارسی زبان میں نکات صوفیہ تحریر فرمائی ہیں ہر شے سے معرفت الہی سمجھائی گئی ہے
 معرفت حقائق الحقیقہ قرآن مجید سے معرفت اور شوق الہی اور مذمت و بے ثباتی دنیا وغیرہ غیر کلام
 آیات انتخاب کر کے اس کی تفسیر اردو میں تحریر فرمائی ہے کتاب ضخیم قابل دید ہر مسلمان
 مجموعہ اقوال کاملین اسمیں عارفین کے اقوال جمع فرمائی ہیں زبان فارسی ہر ذی طلب کو اس علم شوق الہی
 مول شریف صابری یہ بالکل نظم ہے اور مطابق بیان حقیقت کلام صابر ہے اور نظم نہایت نوزاد
 دلکش سے عشاق کو وجد میں لاتی ہے عارفان کے سرور وحدت کو جوش دلاتی ہے۔
 نکات و علمات حسنیہ اسمیں آیات جمع کی ہیں انہوں نے تصانیف حضرت قبلہ عالم تقیہ کاتبان بین ناظرین معائنہ کرنے کے۔
 نگار و شاعر قبلہ عالم کا ہر ادیان اردو اسمیں غلیظت و توحید قریب ۱۰۰ غزل ہیں علم و کلام جو بوجہ نعت و نعت اور
 رسالہ ہرزخیہ وجدانی اردو میں جو حضرت مولاد و جہان شغل سامیہ و جس کہ تین سال ہرزخیہ صغیر میں لکھی
 ہو کر دینی کیفیت کے نزول میں تحریر فرمایا جو عارفانہ و کافرانہ امور حد و کما ایمان بظہر ہدایت خلق ان تقریریں ناظرین معائنہ میں
 رسالہ ہرزخیہ روحی یہ رسالہ حضرت صاحب بالکل نظم میں ترقیم فرمایا ہے اور وہ مخصوص ہے
 رسالہ تکیہ نشیونامہ توہد و توحید کے قواعد و ضوابط ہیں یہ رسالہ اس علم میں جو حضرت امام صادق علیہ السلام کی کشف الغیب سے
 شجر حقیقہ کتابیں ۳۰ شجران کاتب لکھنے کے کتاب سے منتخب فرما کر حضرت ہادی برحق نے اپنی اسم مبارک انھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شجرہ میں ہر طرف اسماء مبارک حضرات پیران عظام قلبہ فرما رہے ہیں یہ کتاب ۲۹ جزئی
 ضخیم تاریخ ائمہ صفیہ تاریخ مختصر ہے ان حضرات پر عظام چھتیس برس کی محنت میں حضرت قاضی غلام الشہید نے بہت
 خدمت کا تالیف فرمائی اور ہر بزرگ کمال اس طرح نقشہ میں ہر ایک کے ملاحظہ قاضی ہوتا کہ دیکھ کر یہ کہ وہ میں بند کیا ہے

| نام بزرگ | ولادت | خلافت | وفات | کیفیت |
|--|---|--|--|---|
| حضرت قطب بانی غوث الصمدانی شیخ محمد الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سجائی کریم الطریقین حسینی حسینی غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ | تاریخ سلج ماہ رمضان المبارک ۱۱۷۰ھ میں شب یکشنبہ کو ہجری کی وقت تہہ گیلان میں آپ پیدا ہوئے راوی اس روایت کے سید ابوالحسن صاحب الدین ماجد آپ کے بھواری کتب زبدۃ الثقیات اور بی حال تاریخ فقہات امام میں بھی مندرج ہے | تاریخ ۱۷ ماہ ربیع الثانی ۱۱۷۰ھ میں جمعہ کے روز عازم جمعہ مرتبہ لاہور میں عجمی جامع مسجد میں بیت دعوت کے خلاف کلی حضرت شاہ رخ ابو سعید مبارک ابن علی غازی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف ہوئے اور اس حال میں پندرہ حضرات راوی ہیں اور ہماری کتاب غلامت انور میں نام اور کتب بکیر لکھتے ہیں تحریر ہے۔ | ۱۷ تاریخ ماہ ربیع الثانی ۱۱۷۰ھ میں جمعہ کے روز عازم جمعہ مرتبہ لاہور میں آپ وفات پائی دار مبارک آپ کا بعد از شریف جہاں میں کتب آپ کا رتبہ الودیع ہے راوی اس روایت معتبر ہیں۔ شاہ دولہ صاحب عتق کتبہ حضرت صاحب زادہ عبد الوہاب صاحب مصنف کتب غفر الوہود و نادی ابوالقاسم کرکائی صاحب مصنف ظہر اناسہ | خلفا آپ کے دس ایک ہیں میں خلیفہ اگر آپ کے شاہ دولہ صاحب بھارتی ہیں اور ۹ خلیفہ اصغر ہیں ابو سید احمد صاحب عازم راوی ہجرت آپ کو حضرت رسول مقبول صلعم میں جا رہا ہے کہ انہوں تاریخ حضرت کا طبع خاندان جہاں پہنچے حاصل ہوئی خوارق اچھوتیں نہ لایا ہوئے میں جعلی نام و بیعتوں کی تقصیر میں نہ رہے کہ وہ |

اس نظام کی پابندی پر سلسلہ مرفوعہ حضرت مادی برہنہ اپنی نام لکھتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکمرانی
 انہوں نے جو کچھ انہیں اس نظام کی نفایت دریافت ہوئی وہ سلاسل میں لکھتے ہیں چنانچہ توکل سلاسل حسب تعداد و وظائف انہوں نے
 توکل سلاسل میں تفصیل تاریخ ائمہ تصویف میں لکھ کر انہوں نے سلاسل میں نام فرمایا ہے شجرہ حقیقہ میں لکھتے ہیں وہ اس نقشہ میں لکھتے ہیں

| نام خاندان | تعداد کل خاندان | تعداد کل خاندان | تعداد کل خاندان |
|--------------------|-----------------|-----------------|-----------------|
| سلاسل کریمہ قریبہ | ۳ | ۳ | ۳ |
| سلاسل مبارک چشتیہ | ۴۱ | ۴ | ۲۲ |
| سلاسل مبارک قادریہ | ۱۸ | ۱۵ | ۱۶ |
| سلاسل نظامیہ چشتیہ | ۲۶ | ۱۱ | ۱۴ |
| سلاسل طائفہ قادریہ | ۱۵ | ۱۱ | ۱۲ |
| سلاسل مبارک قادریہ | ۱۱ | ۲ | ۹ |
| سلاسل مبارک قادریہ | ۱۱۷ | ۱۲ | ۱۲ |
| سلاسل مبارک قادریہ | ۱۸ | ۱۰ | ۸ |
| سلاسل مبارک قادریہ | ۹ | ۷ | ۵ |
| سلاسل مبارک قادریہ | ۶ | ۲ | ۵ |
| سلاسل مبارک قادریہ | ۱۳ | ۸ | ۵ |

| سلاسل عثمانیہ یعنی اجازت قرآن مجید | ۹ | ۳ | ۴ |
|--|----|---|---|
| سلاسل انبیاء علیہم السلام | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| منقولات سلاسل روح جنبیہ - و وارده امام - عطاریہ کرنیہ - تبریزیہ - رسول شابی - آزادیہ - | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| شیرازیہ - حریریہ - سعدیہ - خفزیہ - طبریہ - علائیہ - طوسیہ - قسریہ - جمویہ - جلیلیہ - وفاتیہ - حاجی طوسیہ - | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| مخبریہ - لیسویہ - پکتائیہ - بدویہ - سوئیہ - بدریہ - خوارزمیہ - شاذلیہ - منوریہ - زبیدیہ - علویہ - جلالیہ - صغویہ - | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| جلویہ - علویہ - مہروردیہ - اویہ - چہار سلسلہ اجازت احادیث شریفہ یا تنگ کل خضر کا حال بموجب نقشہ مقدمہ اول کے کیا | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| اور اس کے بعد حضرت اولیا متصرفین غیر سلاسل جو شمار ۱۳۱ حضرت اور وایح طہرا آنحضرت صلو علیہ وسلم کیا اور اولاد و احاد | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| آنحضرت صلو علیہ وسلم اور عورت نافذ ۱۳۲ اور شاہ حضرت مہروردیہ ہزار عالم جنکا احوال یا تنگ ہے اور حضرت مجاہد و زراہ | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| اور حضرت شہید ۱۳۳ (اور مزید یلید کی فوج کی تعداد) انیس نامجات بہ چار ظفار شہین اور حضرت خواجہ فریب اور | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| حضرت خواجہ طلب سنا اور حضرت بابا سنا اور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم سنا اور حضرت محبوب الہی سنا اور حضرت شاہ عبدالحی صاحب | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| رد و لوی اور حضرت شیخ احمد سرہندی صاحب مجد الف تانی اور حضرت امیر دو جہان اور حضرت ہادی برحق لکھ گئے ہیں | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| لیکن آنحضرت کے حالات صرف ولادت اور وفات بموجب تشریح نقشہ کے مندرجہ گئے ہیں الحق یہہ تاریخ آیات عجیبہ | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| ۱۳۴ جز قلم غنی صفحہ کلان میں تحریر ہے اور نہایت ہیچ کوشش ہے اسکو حضرت صاحب قلمبند فرمایا اور اس میں کی | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| سیاحت میں جمع اولیا اللہ کے مزارات تشریف لیا کرتے تھے اور اوتوں و جوبی ملاقات فرما کر جو امور تحقیق طلب تھے | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| اونکی تہذیب اصلاح فرمائی تھے چنانچہ اتوبیہ تاریخ عدیم النظم بیروہ المثل منقہ کیست الطباع بہنکہ علوہ انرا مجلس مقین ہوگی | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| تشریح کا بیعت - اس سال میں حضرت مولاد و جہان بیعت قواعد اور اسکی تشریح و تفصیل ظفر فرمائی جو گیارہ جز | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| تہذیبہ احوال الغیوب اکبر میں مختلف احوال حضرت قبلہ جمع کیے ہیں بہ حال حال عجیبہ اور بہ بیان عجوز ناسخ | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| مخمانہ وحدت یہ تہذیب سرادوان حضرت ہادی برحق کا فارسی میں اردو دیوان اس میں زیادہ کچھ اور ہی مداف | ۱۲ | ۵ | ۹ |
| عزل بدح حضرت الحق صادمی برحق دام فیضہم | | | |
| نوحیہ سے زمانہ کا تراجم ہے آج | | | |
| تجکوات حدیث صرفہ میں عروج حاصل ہے | | | |
| روقیہ نیزم ولایت شہا آپ کا دم | | | |
| تیری الفت سے ستایا مہر تاج ہے آج | | | |
| اور وحدت کی ہی حاصل تجھے مہراج ہے آج | | | |
| اور گروہ خفیہ کا ہی سہ تاج ہے آج | | | |

نفس و شیطان مجبور ہو کر میں چننا تے پھرتا
بن تھا کہ نظر آتا ہے زمانہ سوتا
روز محشر کو لیتے اوٹھوں تری نعلین
نفس کے بندوں سے خادم کو بچا لو مولا

فادۂ حسن خادوں کا

تجسس فریاد میرے صاحب معراج سے آج
آپ کی چشم عنایت کا یہ محتاج سے آج
اور کہتا پھرون لوگو یہ مرا تاج سے آج
اپکے قبضہ قدرت میں میری لاج سے آج

قطعہ تاریخ انطباع حقیقت گلزار صابری شعرا میاں

ترتیب مرتبہ زادہ آفاق جناب حکیم شاہ احمد حسن صاحب رحمت صاحب زادہ گلان حضرت مولف کا کتاب

طبع کردہ چوتھا تمام این کتاب | شاعر غزلیہ غفلت مقبول و گرامر | فکر و تخیل نیر ناکھان و جہان | گفت و آفاق واقعات و آفاق

من تاریخ افکار گہر بار مرتبہ زادہ آفاق جناب مولانا مولوی شاہ عابد حسن صاحب

صاحب زادہ دوم حضرت مولف صاحب کتاب ہذا صنعت زیر بنیات و تہذیب

مولانا جہان چوکر دیسک لکھ | دوسرا مضمون عجیب و غریب | سال اول کلک از سر بہت عابد | مولانا شریف بہار نے کہتے

قطعہ تاریخ و صنعت کرم جہن تصنیف لطیف مرتبہ زادہ امیر عالی تبار

میان عارف حسن صناعات صاحب زادہ سوم حضرت مولف صاحب کتاب ہذا

عارف تمام ہو چکی ہیں کتاب | کی مٹی فکر سال بطور زنجیری | بات پکارا پی سر جہل اسکا نام | کہ جبہ حقیقت گلزار صابری

تاریخ ہائی طبع کتاب تہذیب افکار شاعرین بیان شہ فیروز شاہ خان فیروز

یہ وہ کتب عجیب و غریب آج چھپی | میان ہوتی زمانہ پر چھ شکوہ | ہوتی جو فکر و خیال طبع کی فیروز | کہا یہ لکھ کہ لکھ کہ کتاب و تاریخ

ایضا | فکر سال طبع کی ہوئی فیروز | غیب سے آواز آئی فیض عابدی | ایضا مولانا تاریخ و تہذیب صابری

تاریخ نتیجہ طبع برادر عزیز محمد قاسم علی خان قاسم گلزار صابری شہ

واہ کیا زکین چھپی یہ کتاب | رنگ ہی ہو فلک اس سے اسکا | میری مرشد نے یہ ہی تالیف کی | ہاؤن جو حسن سے جیے شمار

حضرت مخدوم کا حال جلال | اس میں سے مرقوم تفصیل | الغرض یہ کہ نہ نیا جیے | معرفت کا بحر ناپیدا کنار

حفاظ و تہذیب کے سراسر اس میں | ہیں جو عارف ابکا مال و تقار | فکر جب تاریخ کی مجھ کو ہوئی | غیب سے قاسم بفضل کردگار

| | | | |
|---|------------------------|------------------------------------|------------------------|
| مہر و موزون زبان پر آگیا | | صابری گلزار سے رکھتا ہمار | |
| تاریخ الطبع از فرہاد عہد جناب حافظ محمد حسن علی شاہ صاحب عاجرہ تخلص | | | |
| واقعات حضرت مخدوم پاک | طبع کر دیا چوتھم جلد | طبع عاجرہ فکر تارکیش نمود | باتنی گفتہ زیر غوبل |
| ایضاً | چون حال جناب پاک مخدوم | ش طبع جلد ہزار تیرتین | |
| عاجرہ نمود فکر سالش | ناگاہ سرودش نیک آیین | گفت از سر فہای لفظ | تالیف شریف خسرو دین |
| <p>قطعة تاریخ از نایب افکار شیرین گفتار جامع کمالات سوری و معنوی مصنف حسنت جلی خفی جناب تیان محمد فاروق حسین صاحب تخلص طبع آبادی</p> | | | |
| مطبوع اندونون میں کیا طرز خوشنما سے | | تاریخ حال حضرت مخدوم ہو گئی سے | |
| فیض اس سے سب کو ہو گا جسے کہ اسکو | | او سکو حقیقت حق معلوم ہو گئی سے | |
| کی سینہ فکر تاریخ اسکی تو بولا با تاف | | کیون طبع تیری خادم مغموم ہو گئی سے | |
| بیاض خستہ بیکہدی مصرع سال او سکا | | شمشیر صابری کی جود ہوم ہو گئی سے | |
| تاریخ طبع زاد پاکباز نیک ہناد محمد علی حسین خان تخلص علی | | | |
| طرز شنی حیا لکھتے ہیں | انتخابات نکتہ دای صمد | کئی تاریخ اسکی سنی علی | معدن فیض کبری ابد |
| تاریخ یکانہ و ہر شاہ محمد رفیق حسن صاحب عارف رفیق تخلص | | | |
| واد کیا سنہ نادریہ چہا | طرز نگین سے بیک سلولی | فکر کی مینی کردار بوزن | کئی تاریخ ہوم عہد اسکی |
| | دین باتف لکھا کو رفیق | گلشن راز حدیث قدسی | |
| <p>قطعة تاریخ حقیقت گلزار صابری کہ مملو از اخبار صابری مولف حضرت</p> | | | |
| <p>کہ نامش زبان گفتار از بجز دیست لباس شریعت حضرت طریقت گلرستہ معرفت سراسر حقیقت سیاح گلشن رنگین ہاں شاہد مالک عرفان مقیم بالا خانہ ملکوت ہمتن قدس قدسی کشور چہرہ ت آگاہ لا الہ الاہو حصہ لاہوت حق کو حق شنوق بن حق دان با حق مرشد بہ حق با دینا و مرشد نا بخلق حسن حسن صوفی الاصفیا امام الاولیاء شاہ محمد حسن صاحب تخلص زاد ارشاد ہم دولہ امداد ہم آیین ثم آیین نوشتہ محمد شفیق احمد عفی اللہ عنہ</p> | | | |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

جس خیال کے دیوہوں جن کے جلو نام و عشق کی باتیں نہ اور ان کے لیے جو میں نے قصیدہ

جہاں جلالت سے بنایا اہمات
خُسن کی صورت دکھانے آپ شکر گل
قیس کی صورت بنا کر ادبی چرخین
سبز جامہ پہن کر اپنی کمال شوقین
بت پرستی کا طریقہ خوش کیلئے اختیار
کون تباہ و شاہ تھا او سکی تجلی کا طہوار
اچھٹھا رکھ دیا رشادت کا دھین
دور کر دیا اوفقیہ و دلِ فکر غیر کو
ذکرِ غیر شہنا اچھا نہیں ای دہستو
الغرض ہر مکان میں جو کہ آنکھ نظر

آپ کو از شہادت گاہ میں لایا ہی وہ
 عشق کا مارہ سنانے صورت بلبس
 سر و بالا کی شباهت میں دیکھایا آپ کو
 نیشکر کے شوق میں طوطی ہو افس و فین
 شا و تیرب کو بنایا اپنی نور پاک سے
 نور سے اپنی کیا تھا کمرے کو وہ طور
 ہفت رخ بہ فلک حکم اور شاہ
 کفر کی بانوں سے کم سمجھو نہ ذکر غیر کو
 شمس یا مشری زہر شہ یا ماتام
 و کیا کو چشم حقیقت وہی سے جلوہ

اینی صورت کا تماشا دیکھنی آیا پھر
کوہ کن کی شکل نیکی چاربا کھسار
دل پسند آواز قمری کا سنایا آپکو
روشن میں دیکھا جوبنی ایک بت زمار
جبرترین رتبہ دیا اوس شاہ کو افکار
سرمہ میں غیب اکر شہادت گامین
زیر وبال لاجطرف کیجو او دہرودہ ماہ
خیر کار گزرتا لگتا نہیں ای دستو
ہمیں یہ چارون دغا جلوہ تیس
سوں ای طالع اک احیت سرستہ

جو تہ فعل طبعیت کے مرتبہ کی آداب احکام انار اصطلاح جنات سینات اذکار اشتغال افکار اسرار غیر میں دریافت کرنا ان
باتوں کو قوی و ثابت پر ایک با او میں نسبت فعل برنج پیدا کرنا معلوم ہوو تعلیم جانی پیرو کہتے تھے عرف ان باتوں کی دوسری
صحبت بلائی ابدی کی تعلیم سانی او کی صورت میں علم ہر مرتبہ کی آداب احکام انار اصطلاح جنات سینات اذکار اشتغال اسرار
کے سبب دونوں باتوں کے دریافت کیے گئے تھے لہذا وہ علم لاجو کی مشائخ میر عمر جی نورانی کا سیاح ہوو اور ہر حال میں ہوو ہر مرتبہ کی
پزیرائیں ان میں اتنی کچھ لکھتے تھے کہ ان کا گوشہ قلب و تہ جبلت بچھبھج جاتی تھی اسی میں ان کو ایسا اور قریب فی الشیخ فانی الرسل

فانی اللہ کا حاصل کیا اور میرا الی اللہ
 ہو ہو ورو ورو وظائف کا اسیر
 حبسے اپنی آپ کو فانی کیا
 یہ بلا باللہ سے شاید ن لا
 شرف حق کی کرو ہر دم تلاش
 یا مولا و جہان کا چین سے

فی اللہ مع ان من اللہ اکابر مشہوری
گرچہ منظور ہی وصل خا
رومی و تبریز کا ثانی کیا
دور رہا گواس بلای و ہم
یاد مولائی کرید پیدا احساس
یاد مولائے فقیر و خوب کام

آپ کو یکسر بھلا دی اسی فقیر
 زود تر ہو جو دو ہی سے جدا
 وسم مستی بد بلا سے بد بلا
 ویر کو آپ کو اس فہم سے
 یاد مولا دولت دارین سے
 یاد مولا میں رہو ہر صبح و شام

| | | |
|----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| دولت بہبود ہے یا خدا | دولت مقصود ہے یا خدا | اس خودی کا بہول جانا یا ہے |
| نقشہ ہستی مٹانا یا دے | ہو جسے منظور وصل کبریا | آپ کو وہ بہول جاوے یا خدا |
| روضہ حبت کا جسکو ہو خیال | شیخ کی بربخ سے ہو وہ حال | خوبی بربخ سے ہو نہ شجر |
| باز بان حال کرتا ہے خبر | دیکھ لو جا کر سمندر میں جہاز | ہو ہو بربخ کا ہے افشار باز |
| فد خلی سے خود خدا فرما چکے | مخے بربخ ہیں سمجھا چکے | ہم اگر اسکو نہ سمجھیں ہے خطا |
| یہ خطا تو بس بلا ہے بس بلا | بوجہ لینا اس خطا کا ای قتا | ایک سے موقوف بر فضل خدا |

سکائی طالب اشتقاق ہر کام کی نتیجہ نطق کا ہر ایک خبر دینی اگر شغل بربخ کا لیکن سمجھ لینا اسکا موقوف ارشاد شدہ جی
 فضل الہی ہے بلکہ جو فرد کہ وہاں بلا لائے یا نبیسا اعلیٰ معلوم شغلی تجلی شہود میں ہو جو فضیلت شرف اپنی حال اور آگاہی سے اس
 سیرج اتنا تیر کہ بیان کرتا ہے جس دست کا یقین نہ چند روز تصور اس شغل شریف کے میں بنی آپ کو فکا کرے ناظر اور باطن اسکا
 ظاہر باطن پرورش کا ہو جاوے یعنی فعال اور قول اس کے ماتر رنگ لہو اس گلزار و اج کی کا پید کرے کہ نہ ظہر نہ شرف نہ فنا فی الہی
 بہارچن اویٹ ۵ آن خیال دہی کہ املا دینا شغل ہر ویانستان خد او اشارہ ہر ویانستان خد املا کو روم حوتہ اور علیہ
 طرف حقیقت شد خدا آگاہ کی گیا کہ بستان تجلی اویٹ کہ ظہر و بیا معانی حضرت وحدت حضرت وحدت بنبرکہ بربخ میں
 حضرت احدیت اور حضرت واحدیت اور حضرت واحدیت بربخ میں درمیان حضرت وجہ امکان کمال کمال کہ جو نسبت حضرت واحدیت حاصل
 بعینہ ہی نسبت حضرت احدیت اور حضرت واحدیت میں ہر راز کشف نہیں ہے تا جب کہ ریاضانی شغل ہو ویو لیت عظیم چند روز کی و ز شغل
 بربخ حاصل ہوئی اور شغل سال سال میں بھی ہو جانا احوال رکھتا شغوی۔

| | | |
|---|----------------------------|--|
| نام مرشد ہر گہری پیرتے رہو | نام پیر و مرشد آگاہ کا | ای فقیر و نام ہے اللہ کا |
| صورت ہمیشہ پیر باخدا | معنی حق ہے سمجھ لے ای قتا | بے وسیلہ لفظ کے اسی ہوشمند |
| کوئی معنی سے ہوا ہے ہر مند | لفظ کا جب تک نہ آوے گاجیال | کوئی معنی سے نہ ہو گا شاد حال |
| عرش سے تا فرش ای صاحب شعور | جلوہ مرشد کا ہے سارا ظہور | جب یہ ہر ایک کہ مرشد جلوہ حضرت واحدیت ہے |
| حقیقت شہ حضرت واحدیت اور حضرت واحدیت تجلی تفسیر حضرت واحدیت ہے کہ حقیقت محمدی علیہ السلام کا حقیقت محمدی علیہ السلام کا | | |
| علی حضرت احدیت اور حضرت واحدیت بربخ میں درمیان حضرت واحدیت اور حضرت واحدیت بربخ میں درمیان حضرت واحدیت اور حضرت واحدیت | | |

اسکا کہ ظہور حضرت صفات و جہات کا تجلی صفات اسکا یہ ہے پس معلوم ہوا اور تحقیق کو پہنچا کر نام عالم مکان و جہ فعل و اثر فعل لفظ

نابین ہے تجلی حضرت و اثر و کلام و حقیقت شریعت و کلام و اس سے فی نظم بات جو سمجھتی کہی نہایت

| | | | |
|-------------------------------|-------------------------------|--------------------------|------------------------------|
| نار زبرد کا بیان کرنا نہایت | بہید مادی کا بیان کرنا نہایت | سما کرین لکین بنیہ انگیا | تم اسی سچی سمجھو یہ کلام |
| بوجہ فی والا ہی بوجہی گا اسی | بوجہ فی والا ہی بوجہی گا اسی | یہ طلسم ناز ہی بس ازی | یہ سرو و عشق کا آواز ہے |
| کب سمجھتا اسی ہر بوالہوس | بات بکی ہے جو چکا سمجھے بس | فقر کچھ الیسا نہیں بیان | یہ متاع شاہگان ایمان ہے |
| ہاتھ لگنا اس متاع خوب کا | دوست بجانا ہی اور فریب کا | ناجم حکما ہی امیر و جہا | نام حکما ہی رسول مہملان |
| خواب گاہ او سکی اگرچہ فریب ہے | سیر گاہ او سکی و لیکن عرش ہے | نزل اقدس ہے آیات اہر | سیر کو تشریف لایا اہر |
| یہ تجلی جو دکھاتی ہی تمہیں | سب سے اوپر کیے بنائی ہی تمہیں | عالم تشبیہ ہے اسکا ظہور | اوس کے جلوہ کا ہی فریب و طبع |
| وہ اوپر سے اس طرف آتا نہیں | کوئی اپنے آپ کو پاتا نہیں | کون کرنا سیر کلزار شہو | کون آتا جانب ملک وجود |

منیتی سے کون ہستی دیکھتا کون یہ والا وستی دیکھتا

سے امی طاری کے حضرت جہنم جلا فوٹا ہے اگر تہا

کو تا میں چمکے امی فی صلوات اللہ علیہ والہ برکز پیدا لکھتا میں آسمان اور زمین پہ چو کہ کہ جلوہ شہود میں دیکھتا سب تیری ہی وید کیا

اس پیدا میں سے مقصود تیرا ہی جو میرا ناہن تیری پا سوا کرتے اپنی ربوبیت کو ظاہر کیا مقصود میرا غرض ہے فقط موجود کرنا تیرا نام ہی حضرت

صرف کہ شہستان بطون تیری ہی اور اگر چمکے دار شہا میں لا تاسب و تافہ غایتہ شہود و راضا فی امی کو کہ کہ برکز غیب بہار شہود و

میں لا تا فاطمہ خلیل اللسان بہ بیت المصی صوفیہ فریستی صبا بلطف بگو آن غزال غدا کہ سر کوہ دیبا بان توہ اوہ مارا

حق لقا فوٹا ہے کہ جبریل کہی جا کر اوس جی سے صلوات اللہ علیہ کہ اس طرح رستہ میں اپنی تجلی کے ظاہر کر چکا ہوا ہے تو ہی میں شہود

جب تیری جس میں عاشق ہوا تو میرا مشوق ہوا اور میں تیرا عاشق پس اس طرح تیرے سینے اپنی آپ کو ظاہر کیا اہیات

| | | | |
|------------------------------|--------------------------------|----------------------------|----------------------------|
| تیری خاطر اس طرف آیا ہوں میں | جلوہ کہ میں آپ کو لایا ہوں میں | شہادت گاہ میں آنچو خرم | دیکھنا منظور تیرا نظام |
| سیر نور پاک کا ہی تو ظہور | عرش و فرش ہر ملک تیرا طہر | تیرے جلوہ سے ہے روشن آفتاب | نور سے تیرے منور ماہتاب |
| حسن سے تیرے ہوا لکھتے ہیں | تیرے جلوہ سے ہوا روشن چین | طور پر تیری تجلی کا اثر | موسیٰ عمران کو آیا تھا نظر |
| علیٰ می مریم سنا تیرا کلام | قم باذن اللہ کہتے تھے نام | نور سے تیرے ہونی خلیل | گلشن خیر دوس ای نور جلیل |
| مرکز خاک سے تا خط سیرا | تیرے جلوہ کا ہی جلوہ جا بجا | میری تیری راہ میں نہ چھوٹا | میری تیری ذات میں نہ ٹوٹا |

صحنہ کی طالب کے جب روح حضرت مرشد اور روح مسٹر شد میں باطن تشریف دے اذیضا باطن قلبی پیدا ہوگا، نفس ازین ان شیطان
 قطاع الطریق ہو سونگے و سوا اور نہ راہ نرا ہو کر کے خدشے ہر ایک ان دونوں میں سے روئے اوکر تاہی تا واقعہ محرومی میں واقع ہووے اور
 اسکا سد و بہو اور درمیان حضرت مرشد اور مسٹر شد کے گواگون صحت و مفارقت اور حجاب پیدا ہووین اور مقصود واصلی کے قریب حضرت مرشد
 واقع ہے مسٹر شد محروم ہے، اسلوب طالب کو چاہئے کہ اپنے حال اور مناسبت خبردار رہے، خطرات ان دونوں سے آگاہ ہے خطر کو نظر
 حد انتہائی کی حد اختیار ہے اس حد پر اور آئینہ سے مطابق ہوئے، اور خطرات ان تینوں باتوں کیسویں آئے، خدو باللہ خدا نوا اگر خطرات ان
 کے اپنے واقع ہو جائیں کہ نقصان و زوال اقامت پیش آوے اگر حضرت مرشد بقید حیات خود بالفرد و تجدید حیات کریں اور اگر بقید حیات نہ ہو تو اس
 صورت میں اس کی طریقی فقیہ شفیق کے جاری سے بیعت کرے ورنہ ملاکت راہ سلوک میں واقع ہو جائیگی اور طالب منزل مقصود کو دور کیا
 اور سلسلہ اسکا جاری نہ ہوگا اور اسکا سلسلہ موقوف، مناسبت روح حضرت مرشد بہر کہ مناسبت روح حضرت مرشد کی سے ہو ہو و مناسبت روح
 اساتذہ سے ہے اور مناسبت ارواح اساتذہ بعینہ مناسبت روح ہمارے خویشیاب سرور کائنات صلوات علیہ او پر ہی تمام زمین و آسمان ہے

| | | | |
|---|----------------------------|---|------------------------------|
| یہ رسالہ مختصر بسیار ہے | اس میں سے اس قدر نکالے ہیں | یہ شرابِ معرفت ہی خوشگوار | شافی اسکا احمد علی تبار |
| ہے اسی سے کئی معجزات | شیخ شبلِ برومی و عطار | اس شرابِ معرفت سے جن نامور | ایکدو کیا سیکھوں میں بھوس |
| ای فقیر و موش سے بیزار ہو | اس شراب سے سرشار ہو | بادہ عرفان جو نشہ لائی ہے | فرشیو نکو عرش پر پہونچائی ہے |
| تہا اسی جی کی تجلی کا ظہور | جلدیاں گھڑے ہو ایک گھڑ | یہ عجائب بادہ توحید ہے | اسکا نہ سر بسر تھریہ ہے |
| یہ پیاز جب گڑھ کرنا ہے | ہینے والہ نیست کو کرنا ہی | تم نگہ بندہ اسی بادہ کسین | جذبہ سالک سے یہ بادہ نہیں |
| ساکنوں کی واسطے آباد تاب | مہرِ احمدین کو ہی یہ شراب | خیمِ پختیا ہی ہر سالک داما | ایکو کرنا ہی زیتغ کلام |
| رو مجذوب اسکی توبہ ہو گیا | حیرت آباد طریقت ہو گیا | سن امی طالب اے عبادِ ربانے کہ پہونچائی ہی عابد | |
| حضرت واحدیت کے محفل اور عشق کندیہ لہجائی ہے عاشق کو بامِ حضرت وحدہ پراد معرفت نسیم سیرِ خیر فیض الہی کی بوی گلزار حضرت احمد سے کر تو ہے طالب اپنے ایکو اور اس سستی میں انا کی کیس فی جنتی سے کما عظم شافی اسطر کے ہزاروں کلیمین بان طالب جلوہ آئی ہیں بوجہ امی طالب کے حضرت وحی کی تفصیل حضرت وحدہ آئینہ ہے حضرت احدی کا اور حضرت واحد آئینہ ہے حضرت وحدہ کا اور حضرت حضرت احدیہ کا اور حضرت ملکوت آئینہ ہے حضرت جبروت کا اور حضرت ناسوت آئینہ ہے حضرت ملکوت کا حضرت نشوونہ طالع ہے حضرت صوفیہ صائینہ راضی ہو اللہ اولی اور وہ اللہ سے شغلِ برزخ کو جمیع اشغال سے تہر اور خوب تر قرار دیا اس شغل کی ورزش سے نسبت حضرت خدا و الوجود اور صفات ثبوتی اور اضافی حضرت رسالت پناہ اور روحِ مقدس سے پیدا ہوتی ہے یعنی صورت حضرت مرشد کی آئینہ ہی یعنی حضرت خدا و صفات | | | |
| الہی کا اور آئینہ ہے حضرت حقیقت محمد بکا حجت ہوائی بلکہ اولیٰ الوجودات ایچا حضرت مرشد صمد کا آئینہ | | | |
| شغلِ برزخ رات دن کرتے رہو | نام و رشد ہر گھڑی شہر ہو | یہ عجائب شغل ہے اسی دوستو | یہ معامی اسی تم بوجہ لو |
| یہ کند عرش ہے پہچان لو | یہ سمندر لاکھا ہی جان لو | فرش سے پہونچائی یہ عرش | سورش سے لے لے ہے پہونچائی |
| ای فقیر وہ کند شوق ہے | ای فقیر وہ سمند ذوق ہے | یہ عجیب دیا ہی دریا کریم | یہ عجائب بحر ہی بحرِ رحیم |
| جگہ گھڑی اس بحر میں گہر جاوے | گوہرِ نایاب عرفان پاوے | بوج و رشد کی خدا کی بوج | بوج اسکی مصطفیٰ کی بوج ہے |
| صورت پیش اسکی طور ہے | مخے بے رب اسکے نور ہے | ہدی مطلق ہی بہا مطلق کا | جلوہ بیشک ہے بہ آفاق کا |
| یہ جہن راز الہی ہے فقیر | یہ گلستان کہا ہی ہے فقیر | بوج اسکی ہے کتابوں میں گہ | چاہئے اس بوج کو کامل بشر |
| نور اسکا ہی زمین و آسمان | طور اسکا ہی مکان لاکھا | اصل اسکی واحدیت افنی | فرح اسکی منزل اسکا سہرا |

سید امی طالب کے مرشد نائب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لکیر ہے۔ مرشد کے شریعت اور حقیقت کا وہ ہی باوجود
 احکام انانیتوں کو کوس لے کر ہوتا ہے اور نائبہ اوسکا نائبہ ہے اور حضرت علیؓ رحمت ہوا سپر اور اوسکی ایک پر بلا شکایت اوس
 محضی مشرب بیعت اور اوس کی آفاق سے کہ جسکا نائبہ نائبہ تبارک العزت کا صلوات اللہ علیہ علی آلہ واصحابہ اجمعین علیہ السلام اور
 اسبابی ہے کہ وہ در مرفوع الاجاز ہے کہ طالب کا اوسکے ارشاد خدا کو پہنچتا ہے اور ہم دولت موقوفہ غایت انبندی پر طالبی ہے
 کیا ہمیں کہ وہ در مرفوع الاجاز ہے یا نہیں جتنی شخص کو اپنی معرفت نباشا جائے اور اس شخص کا اعتقاد نائبہ کامل ہر جس شخص کو
 اپنی دولت معرفت محرم کہتا ہے اوسکا اعتقاد نائبہ ناقص ذلک فضل لہ تبارک العزت والہ ذوالفضل العظیم

| | | | |
|----------------------------|----------------------------|-------------------------|--------------------------|
| مرشد کامل خدا داد ہے | یہ رسول پاک کی امادہ | مرشد کامل فنا فی الہ ہے | مرشد کامل بقا باللہ ہے |
| ہی یہ نائب احمد آگاہ کا | نائبہ اسکا نائبہ ہی الہ کا | کشتی دریا ہو یہ شیخ ہے | مادی صحرا ہو یہ شیخ ہے |
| شیخ پیر با صفا کا نام ہے | شیخ خضر ہنہا کا نام ہے | شیخ وہ جو راہی اسلام | شیخ وہ جسکا شریعت کام ہے |
| شیخ وہ جس شخص کا مہر و شام | قول و فعل احمدی ہو یہ نام | شیخ کامل جمع الانوار ہے | شیخ کامل محض الانوار ہے |
| شیخ کامل مہر فنا حاصل کر | شیخ کامل مہر بقا حاصل کر | شیخ کامل معنی ستور ہے | شیخ کامل صورت بہ نور ہے |
| شیخ کیا ہی شیخ ہی نور خدا | شیخ کیا ہی شیخ ہی طور خدا | شیخ کی صورت ہے نور صفا | شیخ کا معنی ہی مہر کبریا |

سید امی طالب خدا کے حقائق اپنی کلام مجید میں فرمایا: **وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَ** اور ابنا اس بات شریعت
 صریح اشارہ پایا جاتا ہے شغل برزخ کا بطرح ملاحظہ لفظ حصول معنی ممکن نہیں اس طرح شغل برزخ کے حصول العزب کا
 مقنع الوجود اس شغل کو امی طالب کی فرض طریقت جان اور شب روز ہر سہا خطہ دم بہ دم شغل کی ورزش میں اپنی
 بخیر ہو اس قدر کہ فنا فی الشیخ کا مذاق حاصل ہو جائیگی فنا فی ثلاثہ کی دولت بہر مند ہو جائے اور انوار لطافت کے جلوہ ظہور میں آوے
 حضرت شیخ کی صورت با معنی کا یہید کہ لکھا اور جانی کہ حقیقت حضرت شیخ کی حقیقت و ایت ہے کہ معبود خدایہ حضرت شیخ برزخ جامع
 بین جوب الاسکان حضرت شیخ از رو مشور جاوی از رو مقیم بلند لفظ اور معنی جس حضرت شیخ کو از روی مشور اور معنی جانا اور پچانا اور
 پوچھا اور پایا اور شخصے خلا اور رسول کو پایا اور پوچھا اور جانا کہ حقیقت نائبہ اور صفات اضافیہ اور ثبوتیہ حضرت شیخ کی برزخ جامع
 حضرت شیخ مغربی کہ درو کامل رحمت ہو اللہ کی اونپر کیا اچھی وضع کلف برزخ شیخ میں شیخ کی گنجینہ دیر جان جانا حقیقت
 برزخ جامع مہر و مہر حاصل یعنی حضرت شیخ از روی معنی اور صورت کے منظر جامع تجلی و جوبی اور مکان کا اور مہر و مہر

تجلی نیک عام الناس محض خط موہوم ہے اور باہیت ذاتہ اسکی حد فاصل ہے و بیان اطلاق انتقائی اور ثبوتی کے یہ نکتہ راز ہے کہ سب

عارف نے کوئی اسکے بوج نہیں کتا اہیات

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|---------------------------|-----------------------------|
| شیخ کو بوجہ نہیں گر بوجہ | شیخ کو دیکھو تمہیں گرسوچے | شیخ ستر مصطفیٰ ہی جان لو | شیخ راز کبریا ہے جان لو |
| موج شغل پر زخی جو ہو گیا | قطب اپنے عہد کا وہ ہو گیا | و صل مولا ہے فقیر و وصل | فضل مولا ہے فقیر و فضل شیخ |
| شیخ نے مجھ کو کیا آگاہ حق | شیخ نے مجھ کو دکھائی راہ حق | شیخ کا رہ بس دریں مصطفیٰ | شیخ کی تعلیم تعلیم خدا |
| قدیموں کی بزم میں پہنچا دیا | علم او شایک بیک سمجھا دیا | راہ سے بے راہ تھا میں | شیخ نے مجھ کو کیا صاحب تمیز |
| جذبہ یا ہو دیا جب کو تمام | طالبو شکار دیا مجھ کو امام | علم بخشا عالم آثار کا | فقر خشت احمد رخت رکا |
| شکر اوس سلطان میں کی | شکر اوس کی دولت ارشاد | راز حق بھیر ہو یا اگر دیا | آنہیں بندہ سے مولا کر دیا |
| | | اکب بھلا میری کسان ہوا | خاتم کج معجز بانسی ہو بیان |

سنا امی طالب اکے اوس سلطان غریبے کہ جبا توں کنت کنز الحفیا ہے جیسا کہ اپنے نور کو دیکھو اور اپنے ایکو اپنی

نور پر والہ شید اکو ن اور اول منزل مجمع الانوار میں اگر نام اوس نور کا عزت و حر رکھا اور اپنا تاشا اپنے نور پر ظہور ہو گیا کیا
اوس تجلی قدسی نام حقیقت محمدی قرار یافتہ رفتہ منزل بہ منزل تقدیس میں اس منزل اخیر میں کہ تجلی جامع حسن و عشق کو کہ
اوسکی صفات اضافہ اور ثبوت کی شان ناز گوناگون اور نیاز ہے پایا کی تعلیم کے حسن کو کہ شہرہ مشہور ناز سکھایا عشق کو آہ و نالہ سوزنا
کی باتیں پڑائیں اب کوئی فردا فردا اسکانی آئیں نہیں کہ حسن و عشق ہی وہ خالی ہے اور جس انوار و عشق کے اظہار اوس نایاب بین
ہر نظر آئندہ حسن اور یہ صورت جلوه بخش عشق ہے یہ جلوه مشہور تمام عالم حسن اور عشق کا جلوه حسن صورت و زار بہر لفظ
اور عشق منور منزل معنی جہا حسن و مان عشق ہی اوچھا عشق ہے و مان حسن یہ دونوں آئیں حکم لازم اور طرہ کار کہتے ہیں اہیات

| | | | |
|----------------------------|---------------------------|---------------------------|-----------------------------|
| عشق کا جلوه تجلی زاد ہے | عشق کا شعاع نیاز آباد ہے | حسن کا ہم بزم ہمار ناز ہے | آہ و نالہ عشق کا دساز ہے |
| عشق بلبل کو ملا میثاق سے | حسن گل کو عالم اطلاق سے | حسن سے شان جمال ایندی | عشق ہی شان حلال سرمدی |
| حسن و عشق پس میں دونوں ہاں | معجزہ صورت کے دو سر واز | حسن کیا جلوه تشبیہ ہے | عشق کیا ہے شعلہ تنہر یہ ہے |
| عشق ڈھونڈو حسن کی سرکار ہے | حسن دیکھو عشق کے انبار ہے | عشق کی برہا ہی سوز و گراز | حسن کی برہا ہاں انداز و ناز |
| عشق وہ عاشق کو صبح شام | حسن کے جلو دکھاتا ہی تمام | عشق سے آدم مقام خاک سے | اوڑ گیا بالاکے افلاک سے |
| عشق سے سنان ہو زار وار | عشق سے مصوڑ ہو ہزار | عشق سے حضرت جمید باخلا | صاف ہو لیس دلہی سوا |

عشق سے حضرت زبان پاک سے ملی مع اللہ وقت قربانی لگے | عشق سے حضرت تعاب کذا | غیب سے آنی مبارک شریحات

سبحان اللہ ای طالع خدا کے اللہ پاک بچوں بچوں کو جب عشق تجوی صلوٰۃ اللہ علیہ والہ پیدا ہوا اپنے لوز سے احمد کو
 ملاحت ہو اللہ کی اونپر اور آل پاک اب انکی پہلو میں لایا نام اس ظہور کا حضرت وحدت رکھا اور حضرت وحدت کے نور سے
 حضرت واحدیت کو نور بخشا اور نام حضرت واحدیت کا حضرت مرشد قرار دیا اور ملائکہ کو فرمایا کہ اس نور کو سب کو دینی محمد
 کیا وہ مقبول حق تھا ہوا اور حسنی نکلیا وہ مرد و جادہی تھیں اب اس داردنیا میں اس نور الہی کا ظہور حضرت مرشد محمد
 کی صفت ہے اور یہ لطیفہ راز دراز ہے شغل ہر رخ کی ورزش سے مدت بسیار میں معلوم ہوتا ہے اور بعض بعض کو

| جلد بیست شاد ہے | | ابیات | |
|------------------------------|-----------------------------|---------------------------|---------------------------|
| شغل ہر رخ کو چہ چہ نور وادان | اس طرف سے مونہ شور وادان | کوئی دین با خدا ہو جاو گے | پیر مرشد خلق کے کہلاو گے |
| باوگنی تم ہی امامت کا مقام | دیکھ لو گے تم قدامت کا مقام | زندگی جاگیر اپنی پاؤ گے | خدا کو تعمیر اپنی پاؤ گے |
| سید ابراہیم کے دربار سے | احمد مختار کی سہکار سے | رتبہ غوثی و قطبی پاؤ گے | بادشاہ دو جہان ہو جاو گے |
| بہ حسن بس بنی ظلم کو تمام | خاتم معنی رقم کو تمام لو | چپ رہو اس قصہ بیدار | باز آؤ اس بڑی گفتار سے |
| یہ بیان مرشد آگاہ کا | یہ بیان ہے حضرت اللہ کا | یہ بیان ہے سید ابراہیم کا | یہ بیان ہے احمد مختار کا |
| پیشوا امی اولیا و انبیا | مقدماے انبیاء و اولیا | اہل طہارت و بقال خویش شاد | اہل طہارت و بقال خویش شاد |
| رحمت حق باد و ایم امی حسن | بر روی ویرا آل ان شاہ زمین | این رسالہ میرزا شیدہ تمام | از فضل آن شفیع خاص تمام |

تمام شد رسالہ میرزا خب

مطبع و بدبہ سکندر می ریاست رام پور

مین چہپا

والمصرت سر یس کیس اتب نواته سر مدیه او توصیف صفات کاملہ احمدیہ کو کس طرح حدیث شریف
 نثار اور کافی کلام کا سمجھنا ہر ایک کا حصہ نہیں ہے لہذا بصداق تکلم الناس علی قدر عقولہ
 یہ فقیر مسکین صابر جی جی اپنی قابلیت اور دسترس ناسیا کی موافق جملہ برغور و ارتحاف و حق حسن دیگر طالبانِ ہند احمدی کو کس طرح
 کس قدر بالاجمال حدیث موصوف کا راز اس رسالہ وصل عرفان محمدی میں کہوت لگا تاکہ ہر ایک شخص اپنی
 اپنی قابلیت اور فہم سے کیمو افق اس سرگرم سرور ہو اور گدایان کوئی احمدی ایک جانب متوجہ ہونیکا طریقہ جانیں اور اگر کسی کا
 حجت آثار سے امداد و اعانتا چاہئے گا وہ سب سے علوم کریں کہ حضرات عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک دربارِ رحمت مظاہرین
 کس طرح بارپایا اور اپنی ذات تقدس میں آیات اور وجود و باجود کو کس طرح جاننا۔ آگاہ ہوا ہی طالب کو مکمل مرشد
 تلام کا بدین عینی حضرات عارفین رضی اللہ عنہم حضور عنہ نے جو شریعت کے پیرو اور طریقت کے یکے مقلد اور حقیقت کے پورے ماہر
 معرفت کے کامل عارف ہو گئے ہیں اپنی اپنی کموبات لطائف ارقام فرماتے ہیں اور نیز اس فقیر صابری کا بھی یہی مشرک ہے کہ حضرت
 شہنشاہ کلیدِ برسل مبدیہ انوار ازلیہ منہائے عروج کمالیہ گلدستہ ریاض ہدایت زجاجہ مراتب احادیث انیس
 بار کا جسی اب جلیس خلوت کا ولی مع اللہ والی ولایت لالہ الامور وارث مملکت ملک الاتحاف و مطلوب باب شریعت مقصود
 اصحاب طریقت مفتی اربرہ روانہ حقیقت سر و قتر ہزار معرفت زینت بخش عالم استور و حق وہ ممالک ملکوت ریش
 ارباب جبر و امیر امارت لاہو سیاح بجا رہا تو حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آرد اصحابِ بولم کے
 احوال ظاہر باطن اور اوصاف شریفیہ فصل و قسم پر قسم میں اول وہ ہیں جو اخبار اور حدیث میں کوہین کہ جگہ ان کا
 نفلوں کے ساتھ نقل کیا اور جو سیر کی کتابوں میں اخلاق اور صفات نبوت اور رسالت میں تمام حضرات انبیاء علیہم السلام پر
 اخلاص اور کمالات میں کافی اور کافی ہیں بلکہ یہی ہیں اور دوسری قسم وہ ہے کہ جو کاشفاً برزخ و شغل و شغل کے
 کاشفاً اس سرعیت اور شان انوار معرفت و وحدت نے دیدہ بصارت حق آگین دریافت کیا اور اسکے اظہار و بیان کی طرف
 ہیں جو کہ پہلی قسم میں آئی اور برزخ محمدی پنچھر سے اور بعض عارفین شریعت باطریقت کے کلام میں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام
 و اسلام حضرت حق سبحانہ کے سمار ذاتیہ مخلوق ہیں اور حضرات اولیاء عظام اسما و صفات حق مخلوق ہیں اور بقیہ کائنات
 صفات فعلیہ پیدا کی گئی ہے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ آرد اصحابِ بولم ذات حق مخلوق ہیں اور ظہور حق کا آپ ہیں
 بالذات چنانچہ حضرت مرشد برحق ہادی مطلق فرما ہیں آیات

| | | | | |
|-------|---|------------------------|---|------------------------|
| مکملہ | <p>حضرت باری کریم کار ساز از حدی ساخت آمد سوئی ساخت آن قبا ساخت احمد نام گشت احمد مرسل شفیع غایبان چونکہ ذاتش کرد در وحدت ظهور عالم کن جسد آمد در وجود این شہادت جلد نور مصطفیٰ است جوش می آید بذکر مصطفیٰ اول و آخر ظهور احمد مدی حضرت احمد ظهور ذات حق احمد بے میم سے نور الہ گرچہ موج آب سے حادث بذات یثبات خوب دل میں سوچ لو نور احمد گر نہوتا جلوه گر غیر احمد کون سے کونین میں بوجہنا احمد کلمے دانست حق جسے بوجہ پیر و مرشد کو حسن</p> | <p>مکملہ مکملہ</p> | <p>در لباس سادہ دارد صد طراز بر طراز ساخت صبر و ہوش باخت شد ز کلکارش گلشن کوه و شست زنیت حال رخ عباسیان شد مبذل طرح غیبت از حضور ہر یکے شد رنگ در رنگ شہود جلوہ فرما شافع روز جزاست گفت در ہندی فقیر مینخوا ظاہر و باطن حضور احمد مدی حضرت احمد سے سب آیات حق احمد بے میم سے طور الہ لیک سے یہ آب دریا کی صفات مت احمد سے غیر احمد کو کہو کون بیت احمد حق کی خبر بے محمد کون سے دارین میں احمد بے میم سے فہم ست حق اوسنے ہاں پایا سے احمد کچن</p> | <p>مکملہ مکملہ</p> |
|-------|---|------------------------|---|------------------------|

اور جبکہ نقصان ظهور و بروز صفات اور اسماء میں زیادہ اور ظاہر تہ سے پس یہ صفت برتر تھا آہی میں جو کچھ جمال اور
جلال میں اوس کے ساتھ خصوصیت ظهور کیا اور اسماء حسنہ میں ہر ایک کے ہر ایک کے مقتضائے کمال معنوی میں تھا بروز کیا کہنے
اور تعاقب میں اسی طرح ہر ایک کے حقیقت کنہ پر پختہ اور کثرت باقی رہی ہر ایک کے صفات اور اسماء کے مستند
میں مجتمع ہوئی ذات حیث لا کیف ولا این اور ذات کی اور الہام کہا کہ اگرچہ معنی اس کمال کو اور جمال و جلال کے

مقام کو جو جملہ احوال و احوال و انہی سے باہر ہے ظاہر کیا لیکن سبب وحدت میں ایک قطر خفی ہے اور یہی ذات
ایک ذرہ افسوس صد افسوس ہمارا اجتماع کہاں اور حقیقت ذات کہاں اور طبع و شعور ذات کہاں اور ہر ذرہ حقائق
اور صفات کہاں پس ہر اشارہ کنہ عبارت کیسا تہ ہوا کہ میں اپنی ذات ایک ایسی حقیقت ہے کہ اگر وہ کا جو عالم کمال اسما و
صفیہ و شیونہ کے جامع ہوا اور یہ اگر وہ میں ایک ایسی پیدائش جو عین کون و اظہار کردن و سہین ایک ایسا طبع جو
برزخ کبر میں مطلوب ہے اور تصور ہوسا تہ صورت بدیہہ اور متزل ہوہ شاہد فرعیہ میں سطور ہے کہ حقیقت تھا داخل
رفع اور جلیغ اشارہ کیج ہو اور اپنی حد ذات میں ساتھ اسی چیز کے ممتاز ہو جو کمال کمال میں کی گئی ہے اور جہ برزخ کبر
کے چوٹی نہیں جانی اور حقیقت ہو جو دریا نہیں ہوتی اور وصف نہیں کیجاتی اور میں ظہر کی نسبت تھا در نظر برزخ
صغریٰ غلیظہ و محالی کہ یہ کی نسبت اتم اور اکمل اور مجلی اور اعز اور افضل ہو جس کی نسبت ذات کی صفات ساتھ تاکا و
بنامیری بہتری کی محیر کل ہو جائیں مینے اوس کے نام کو برزخ محمد سے مشق کیا اور سکال نام محمد رکھا اور مینے
اوس کو عابد و معبود و سجد و سجود کا کیا کیا کر دیا اور احمد اوس کے ساتھ میں دیا اور سکال مقام سبیلہ عظمیٰ مینے کر دیا پس
حضرات انبیا و اولیاء علیہم السلام ہر ایک کے مظہر میں اور حضرت معشوق حقیقی مرتبہ وحدت جناب بابک محمد صلی اللہ
وآلہ اصحابہ وسلم ذات مظہر برزخ میں اور مقام تعشق جسکی حقیقت کل کو ارباب حقیقت کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

| | | |
|---|--|--|
| <p>خلیق را بر صورت خویش آفرید والہ ز خسارہ آئینہ زریب گرم شد تنگامہ ناز و نیاز شام ماتم صبح شادی در دید از قدم گاہ احد و خاست کرد جلوہ گر آید جسد ز نگین لباس شد ہوید ابر شمیمہ مردوزن در فضا کے آب و خاک و باد شد مظہرات این دان ہر دوازست</p> | <p>عشق تا بر منصفہ حسن آریب تا شود شید آرومی و لفریب پیش و پس اس چپ و پست و فراز عالم غیب و شہادت کشید خلعت احیای بقامت راست کرد تا در نورس سر آئینس و ناس روی خود پوشید و رہر میرہن از حد اطلاقش آزاد شد کے کس عاشق نکس معشوق است</p> | <p>عشق تا بر منصفہ حسن آریب تا شود شید آرومی و لفریب پیش و پس اس چپ و پست و فراز عالم غیب و شہادت کشید خلعت احیای بقامت راست کرد تا در نورس سر آئینس و ناس روی خود پوشید و رہر میرہن از حد اطلاقش آزاد شد کے کس عاشق نکس معشوق است</p> |
|---|--|--|

| | |
|----------------------------|------------------------------|
| نے کس شیریں کس فریاد بود | نے دگر شنی تیشہ پیدا بود |
| و حقیقت دایہ مکارہ کوست | میں معنی بہر چہا ران ماہرست |
| اختلاف شکل بردار از میان | تا غاید یک وجودت این آن |
| ہر شبہ گل بہستان رونمود | تا برنگ و بوی خود خواند درود |
| در گلستان صورت بلبل رسید | روئی خویش دید و از شاوی پرید |
| خود فروش آمد سوی بازار مصر | شد بچہ سال خود سال مصر |

و جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ کرام علیہم السلام و انبیاء و اولیاء علیہم السلام و سلفہ و
 بزرگ خفی ہو۔ اور جبکہ حضرت شہنشاہ و سرالحم ذات حق مخلوق ہیں یعنی بزرگ علی و طہو حق کا آب پر بالہ آ بزرگ کبر سے
 تو آپ علیہ صفات اور جہم کمال ہیں ہر کسی جو آپ کا غیر اوست فانی و منقرض ہے اور سوچے آپ کا دین تمام نبیوں کا اسح کیونکہ صفات
 برہ روات کی مشہور ہیں ہوتی اور سوچے آپ ہر وجہ بزرگ کبر کے فوق عرش ہیں کیونکہ ذات فوق جمیع شیا کے ہیں اور
 رسول خدایہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ کرام علیہم السلام کی محفل میں جو فوق عرش ہے اور اس سے وسیع زیادہ اور عرش محیط حساب سے
 و حقیقت وسعت کل شیع اس بڑی حق پس حقیقت محمدیہ صمدیہ موجودہ اور ہر اتمام کائنات کو زیر تمام فض
 اور برکات کی واسطہ اور بعد اس کے تنزل کے حضرت امین صمدیہ تمام وحدت میں سہا و صفات محل حلوہ میں ظاہر ہوتی حضرت
 صلوات کمالیت و پر عشق ہو مثل عشق کہ ہم سمجھتے اور محو پر اور کمال کے معانی ہیں ہر معنی اپنی حقیقت کی طرف اشارہ
 نہیں کرتا اگر کسی کی طرف اور اپنی موت پر کمال نہیں کرتا اگر کسی پر پس اگر کوئی ان کمال اشارہ الیہ میں کسی کمال سے متحقق
 تو او اس پر محظوظ ہو گا اور اس کا وصف نوریت کی حقیقت اسی میں منحصر ہے اور اس کے ناموسینے اگر چہ سب انبیاء و اولیاء
 صفت کے ساتھ متصف اور اس کے ساتھ متحقق ہیں لیکن جناب سرور عالم صلوات کی حقیقت ہر وجہ در میان بزرگ حقیقت
 اور اس کے جو اس سے کہ ساتھ متحقق ہو فوق او تمام چیزیں اس کی مظاہرین اور اس ظہور مجالی میں قول حضرت سیدنا
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ کرام علیہم السلام و انبیاء و اولیاء علیہم السلام و سلفہ و
 معنی میں اللہ کے نور ہوں اور کل میں سر نور ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت شہنشاہ کو نبی صلی اللہ علیہ
 و آلہ و صحابہ کرام علیہم السلام و انبیاء و اولیاء علیہم السلام و سلفہ و

کہ میں مانتا ہوں کہ جو کہتے ہیں کہ اسلام عبادت الہیہ کو واجب و خود کوئی میں تو نازل کیا تو اس کے واسطے سے حق تعالیٰ نے خود اس
 عالم کو جس کی آفرینش کے ایک ایک ارکان معاون بناتا ہے حیوان انسان جو حقائق کو نہایت سمجھتا ہے پیدا کیے گئے
 اور انہیں اس کا زمانہ وجود میں لایا تاکہ ان کے ساتھ جو عارفین اور حکماء برحق کے کلام میں واقع منتظم ہوں اور ان میں جو ہر وقت کے موجود ہیں
 تشریف لے گئے جس کے آثار میں طاعت و طاعت و طاعت میں واحد کو کہتے ہیں اور اس کے عباد میں جو کہ تشریف لے گئے وہ موجود ہیں
 میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں
 مرتبہ میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں
 اس کے بعد آیت اور اگرچہ عباد اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں اور میں ہوں جو ہر وقت کے موجود ہیں
 و خاص تمام عالم وجود کی اصل کیا عالم اور کیا عالم خلق اور حقیقت جمع علی کی علت اور ذات مجرد اس سے بڑا کہ جس کی
 کے وجود علت ہو اور جو کہ کہہ سکتا ہے اس کی حقیقت محمدی برزخ وجود کی تفصیل معلوم ہوئی پس حضرت سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اہل جوہرین اور خود اس کے سبب حضرت صلح انبی قبل پاک سے ظاہر فرمایا ہے کہ اب زمانہ اور نسبت دور
 کیا جوہریت ہوتی ہے خلق کی ترقیت کرنا بتا اور آئندہ وجود کے چار کائنات کا اعلیٰ درجہ اور اس کے ظہور سے اور صورت برزخ اور معنی میں تمام ہوا
 حضرت صلح محمدی کیساتھ برزخ بطون میں جیسے کہ اقرب حلق و یسے ہی آخرین اعلیٰ و اکمل خلق حیات برزخ میں ہوگا اور اس کے
 تمام پاک و پیر رابطہ کا کیا کر اس کے ساتھ عدل کی گئی ہو اور اس کو اس کی درخت کا واسطے اس کے علم کیا گیا اور رسول کی معنی
 ظاہر نزدیک سب میں پس آپ ابتدا میں پہلے برزخی جو خلق کے سبب اور انتہا حق کے تعلق کے سبب برزخ ہو گئے
 پس ایک وقت سے دوسری معنوی حلق میں ہوا اور مکان اور ملکات میں کامل ہوا اور عالم اکمل صفا و جلال اور اعظم عالم صورت اور معنی اور
 اور اعدال از روی خلق اور خلق ہو علیہ الصلوٰۃ افضلہا من التحیات اتمہا و اکملہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم
 کمال خلقت اور اعتدال اور ظہور جمال اور جلال اور کمال صورت اور معنی انقشہ کے احاطہ حصر اور دائرہ انحصار کا پرہیز فرمایا ہے اور جو کہ ذکر
 کیا وہ ایسا جیسے دریا کیساتھ نسبت قطرہ کی ہے اور روشنی کیساتھ نسبت ذرہ خفی کی ہے۔ ایا اللہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ و سلم کا جو کہ خود کو جوہر و جوہر و جوہر و جوہر کے قسمن قسمن ایک قسم لطیف جیسا کہ معانی اور اخلاق اور روح
 اس کے شہاد اور ایک قسم کثیف ہے مثل صورت اور اشکال اور اجسام اور اس کی مثال کے در دو قسم مذکور ہیں ہر قسم صریح و ظریف
 کا لطیف اعلیٰ و درہم طرف ادنیٰ کہیں طرف اعلیٰ معنوی مانند تحقیق تحقیق انسانی کے ساتھ صفات الہیہ و اخلاق محمودہ

لکھا ہے حضرت جبریل نے کہ میں زمین کے تمام شارق اور غاربین پر ایک مہینے محمد صلعم سے کوئی فاضل تر نہیں دیکھا
اور حضرت علیؑ علیہ السلام کی اعلیٰ کمالت اور آپ کے جمیع کمالات اور معنوی و مجرمانہ جو میں اکثر شریفین و ریاض طہا
شریعت کے وارد ہیں کہ جنکا احاطہ نہیں ہو سکتا اور کوئی ایک کمالت اور فضیلت میں مقابل نہیں ہے اور آپ کیلئے علم کا
جو ساتھ حقائق اسما و صفات کی ہر رخ میں تعبیر کی جاتی ہے اور لوگ ان کے جو وسیلہ و مقام محمد کیساتھ تعبیر کیا جاتا ہیں حضرت صلعم
حضرت اولیا کبار نے از روئی ظاہر کے حادثہ اور از روئی باطن کے قدیم سمجھا اور اس بات پر تفسیر جو پایہ عالی آیا وہ پایہ

کسیکے خاک و ذرین نیست خاک بر سر او

محمد عربی کا بروئی ہر دوسراست

اور علیا شریعت با طریقت از روئی کان اور مکانات کے موجودات اعلیٰ اور افضل سمجھا اور از روئی صورت اور معنی کے نہایت
وہودی کیساتھ مخصوص ہیں اور یہ بیان طرف اعلیٰ کا معتبر ساتھ مکان اور مکانات ہر رخ کبر کے اور صف و لون جان بنظر فرمیں جو کہ کیا ساتھ
اور طرف ثانی سے مطلق ہو گا اور کیا ساتھ تعبیر اور الیس علیہ اللعین نصیب و مقام اور حد اس کی ہے جو اس کے تابعین
میں ہیں نعوذ باللہ من ذلک اور اس باب میں کلام دو صلو میں پہلی اصل حان صفات حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات معنوی میں جو خدای عزوجل کے نزدیک آپ کے علم و کمالات پڑا ہیں اور یہ دو قسم ہر قسم سے
ایک قسم کمالی جس کے ساتھ حضرت کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین متخلیٰ اور متحقق میں جیسا کہ حضرت صلعم نے فرمایا تخلقوا باخلاق
اور دوسری قسم کمال کوئی جس کے ساتھ کاملین متصف اور متخلیٰ میں اور وہ صفات حبیبہ میں جس کا مجموعہ کارم اخلاق اور خفیہ ہے
خلق خدا میں کوئی اس کا جامع نہیں ہے کیسے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کارم اخلاق اور جمہل صفات کا جامع کردہ
آپ پیدا ہوا اور آپ ہی ختم ہوا اور آپ ہی پہلا علم پایا اسی سبب حق تعالیٰ آپ کی شان الازلیا اناک لعلی خلق عظیم
یعنی تحقیق اسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑے خلق پر ہوا اور سیر کی کتابیں و حدیثیں مروی اس سے ہری ہوئی ہیں
اور کا کہ جس بار شما نہیں ہے اور شیخ کامل محمد اکبر کی جملہ جہاں کتاب قلموس اعظم اور قابوس ان کے میں کہا کہ ان
ثابت ہوتا ہے کارم اخلاق جو کتابوں میں نہ کو رہیں وہ نسبت ان کی جو وارد نہیں ہو سکتی و بیان نہیں کئے ہیں شیخ
جیسے ظہر کی نسبت دیکھا ساتھ اور جو کچھ وارد ہوا اس کے حضرت صلعم ہی جامع ہیں اور بجز آپ کے کوئی اس کے ساتھ خصوص نہیں
ہوگا اور اس کے اجمال معنوی مطلق معلوم ہوا کیوں کہ کمال حق جو حق سبحانہ تعالیٰ نے ایکو بخشا ہی اور ایکو مخصوص اس کے ساتھ
وہ اس بہت بڑے کہ جس کو آعارف صاحب مجاز و رفیع الاعجازت علوا العزم المرتبہ حان صفات کے نہیں بھیجا کیونکہ حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کل اخلاق الہیہ اور صفات ربوبیہ کے ساتھ متحقق ہے یہ باطنی

یا صاحب الجہاں و یا رب البیتر

من وجهك المنير قد نور القمر

لا يمكن التنازل عما كان حقاً

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

او حضرت شیخ اشوخی شیخ ابوالقاسم حیدر بغدادی رضی اللہ عنہ نے جوانی میں کتاب سیر الی من تجزیر فیہا کیا کہ کلمات اللہ صفا
مجموعہ محف عفت ابوالقاسم نقل کیا او اور جن چیزوں کا ذکر کیا جس پر فقیر محمد حبیبی کہتا ہے حضرت مولانا
شاہ عبدالعزیز منیر رحمۃ اللہ علیہ بیچ سارے ستر محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف اپنی میں تصریحا اشارہ دے تو کیا دلالت کی ہے منجملہ انکی
ان نقایہ ہے اور دلیل اس بات پر کہ ان حضرت علی اللہ علیہ السلام اصحاب و اولاد اس کے منظر میں قول اللہ تعالیٰ کا ہے

مخصوص ہر ایک صفت کمال کے متصف ہو گیا اور ہر پروردگار کے موسوم ہو گیا تقاضا کرتی ہو کہ یہ صفت خالق کا
 ہوتی ہو جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کمال سے مضاف الہی میں غائی ہو جس پر ہر جہ کے اس کے ساتھ باقی ہو اور اس کے ساتھ
 متصف ہو اور حضرت شاہ عبدالرحمن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ قول ہے کہ یہ عارفین صاحبان فروع الاجازت علو العزم المبرجین
 ویا فضل حقیقت محمد میں جس سے حضرت صفیہ کی اصطلاح و تعجبات ایسے غرق ہو گئے کہ نقش ووی کا اوکی نظر و بصیرت ہو گیا
 والد اعلم اور سارے محمد میں اس فقیر صابر کے اوتار حضرت مولانا شاہ علی اعظمی صمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرما
 ہیں کہ ان لوگوں کے اسم و نام سے اور اسم الہی سے لے کر جہاں کہہ من اللہ نہر (یعنی محمد) و کتابت مبین
 یعنی قرآن) یعنی ان کے اسم و نام سے اسم حق سے حق تقاضا ہے قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ
 اور اس فقیر صابری کے سر پر حضرت امیر و ہمان رضی اللہ عنہ ایک قوی دلیل ہے جس کو کوئی مع کر نہی اور اذیع
 کر سکتا ہے اور جو میں کوئی مقام جہاں کہہ نہیں ہو کہ حقیقت لے کر شاہ فرمایا اسی پر کتفایا فرمایا کہ بالاتفاق محققون کہتے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع اعمال حسنہ و صفات اعلیٰ کیساتھ متصف و متحقق ہیں اور ان کو کمال میں اس قدر بلکہ کہ حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوتار اور ان کے تحت و فوق نہیں ہے۔ اور جو حق حضرت ام المومنین بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی
 علیہ وسلم پر کیا تو انہوں نے فرمایا کان خلق القرآن اور ان کے بعد اکا کلام اور کسی صفیہ حضرت عمو و زید خدائی
 حضرت معلوم کا خلق قرار دیا اور حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اِنَّہٗ قَوْلُ سِدِّیْ کہی اور حقیقت میں خدا کا قول ایسا تعالیٰ کی
 صفات اعلیٰ کیساتھ متحقق کی جانب نظر نہ کیا کہ کوئی انہی صفات اور انہی اسماء حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قلم ستخلف میں خلیفہ کے قائم کیا
 امید فرماتا کہ حجاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تحسین میں ایک بہت بڑا پسند آئے لقا ہم فروع الاجازت علو العزم المبرجین
 متحقق کی حقیقت و تہ کبر سے جہ بزرگ صفت کی مطلع فرمائیں واللہ العالی بیان دور آنحضرت صلی
 کے کمال صوری میں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک الہی علیہ کا الہی تحقیق ہے اور یہ تین تہوں میں سے قسم اول دان
 و قسم دوسری فعلی جیسے کہ نماز اور روزہ اور صدقہ و مثل اس کی اور قسم تیسری قولی ہے بقیہ تہوں میں سے علیہ السلام و اس کے
 کی ذات شریفہ و صورت جمیلہ و اگر ان تہوں میں جو اتوں جمیل زیادہ کامل تر اور فاضل تر اور طایرہ و باطن میں نورانی و صورت شریفہ و جمیلہ
 سے تہوں میں جمیل تر اور کامل تر و طایرہ و باطن میں نورانی و صورت شریفہ و جمیلہ سے تہوں میں جمیل تر اور کامل تر و طایرہ و باطن میں نورانی و صورت شریفہ و جمیلہ
 و طایرہ و باطن میں نورانی و صورت شریفہ و جمیلہ سے تہوں میں جمیل تر اور کامل تر و طایرہ و باطن میں نورانی و صورت شریفہ و جمیلہ

حضرت سید عالم صلوات الله علیه و آله و سلم در جلال القاصه او را پیشتر که حساب نداشتند مگر میباشند زبانه را گیسوی حسن و دنیا کی زینت
 زینت کی تعلق فقیر کو به تو صابر تو کم و جا بهی کب کلاه درون قبا چشمت ای عاشقان محمد صلوات الله علیه و آله و سلم
 او فخر ایجاب چشمت خواستش نفسانی او زینت زینت دنیا کی عزیز کیا نقلی ای کو ترک کرستی من چاه فقر کو با مکرستی من مگر
 جبیکه تحقیق نظر کرتا تو یاسف جانا سنا کیونکہ ہر آدمی مصداق کل شیء یعنی اصل
 اپنی اصل کیا رجوع ہو تا ان کے یہ صریح خاندان اصابت حقیقتی و قادر چندی یہ فروع الاجازت علو العزم المرتبہ صفات کے متعلق کیا
 کہ اس کا آئینہ کل صفات ابتدا انتہا تک نقلی محضی و نسبت احمد کی کو پھر احوال میں تحت قبا سروری سے او عالم مقنا و الائم
 اختیار کن فقر اختیار کیا جو آدمی اصل حقیقت تھی او سکی جا رجوع ہو او جو اس افتخار سے غیہ میں گویا بس فقر سے اپنی
 بدنام کرتے ہیں لیکن فقہ اخیر میں او کا قلبی میلان دنیا کی جانب سے او آدمی اصل دنیا او وہ اوس کی تلاش میں مصروف ہیں

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| ہر کسی جو پیر سرخ اصل خویش | ہر کسی پوید بسوی وصل خویش |
| ہر کسی بہتر شمار و گاہ خود | ہر کسی افضل شناسد راہ خود |
| ہر کسی گوید سلام ملک خویش | ہر کسی راند کلام ملک خویش |
| ہر کہ او نہا ز قوم خود شود | ہر گاہ جسد بے خیریت بود |
| ہر کہ او از خانان بیگانہ گشت | آخرش مجنون روش دیوانہ گشت |
| ہر کہ او گم کردہ باشد جائے بود | ز د و تر گرد و خراب و خوار زود |
| منکہ ہر دم در تلاش اصل خویش | سر بسر دارم دل و جان ریش ریش |
| منکہ ہر دم از فراق وصل یار | سر زنش دارم بجان سو گوار |
| منکہ ہر دم در ہوا کزلف او | چون صبا کہ دم پریشان کو بکو |
| گر یہ بر آنکس کہ اصل خود جہ است | گر یہ بر آنکس کہ دور از آشناست |
| گر یہ بر آنکس کہ در بزم نگار | از سیدہ بختی نیاید دخل و بار |
| گر یہ بر آنکس کہ دور از یار گشت | از دم تیغ مستم افکار گشت |
| شادی آنکس کہ از قید جدید | در حرم گاہ بتدیم خود ریب |

| | | |
|---|---|------------|
| <p>با خیال خویش نزد خویش باخت گریہ و شادی حقیقی خود شناخت ہر چہ گوید گوید آن شاہ زمین</p> | <p>شادی آنکس کند و راز خویش ناخت چہ کن ای طالبِ بر و خداست من نہ آنم این کلام است حسن</p> | <p>خود</p> |
| <p>اور تیسری قسم قول ہے وہ آپ کے اقوال فصیح اور کلمات طبع میں جس سے بہت سی کتابیں سلام کی بہری ہوئی ہیں یا اینہوہ ایک قطرہ دریا میں آو ایک ذرہ روشنی میں ہیں اور آپ کے کلام پاک کی عظمت و شان میں قول حق سبحانہ کا ہوا ہے قرآن مجید باب میں فرمایا انا لقرول رسول کریم کافی ہے کہ ظاہر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ناطق اور از روی حقیقت و نطق نطق الہی تبلیغ فرمایا اے کرم و ما ینطق عن الہی و ان ہوا لا وحی پس یہی آیت شریف اس قول فقہ کی شاہد اور اظہار عظمت کلام سروری کی ہے کافی اور ای طالب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ کی بیست مقام میں جس طرح کہ چاہے خود کرے یا کہ تجھ کو بہت اور حقیقت کے جامع و محاسن آپ میں معلوم ہو جائیں کہونکہ کسی چیز کو نہیں چھوڑا اگر خلق کو اور اس کی ہمت کی ہے اور ان کی فضیلت کو ترک نہیں کیا لہذا کہ اس سے آگاہ فرمایا یعنی فضیلت آگاہ کر دیا اور اس وقت جو ہر علم آپ کو خاتم المرسلین کہہ دیا کیونکہ انہی پر دقتہ و حقیقت پر لگی ہے احاطہ فرمایا اور طریقہ کور و ہے پس سوا آپ کے اور کچھ خاصیت و ادرت کامل مرفی الامارات علو العزم المرتبہ جہاں صفات کہ وہ ہی از روی حقیقت نسبت خاص الخلق میں کی نظر شان آج بھی ہے اور کسی میں جلالت باقی نہیں رہی کیونکہ جہاں آپ خاتم المرسلین ہو گئے میں باقی نہیں ہے چنانچہ فرمایا کہ و ادم بدن الماء والطین الخ یعنی آدم در میان باقی آدمی کے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و شرف و عظم و محمد مکرم و خزل فقیر</p> | | |
| <p>محمد بن مکرم بن حبیب کبریا سمجھو یہی رمز حقیقت ہے نہ اس میں کم سوا سمجھو جو طالب ہو سمجھنے کے تو ہمسے لوگو آسمجھو جناب مصطفیٰ کو مبتدا اور منتہی سمجھو امیر احمد عالی کا اسکو دل رہا سمجھو</p> | <p>مشرف بن معظم بن جناب مصطفیٰ سمجھو وجود اصل آدم بن جناب احمد بے میم خدا کے راز کا نکتہ ہے اسکو نکتہ دان سمجھو ہمارے مشد کامل نے ہمکو صاف بتلایا حسن صاحب نے اول میں اور آخرین اور ہندوں</p> | |
| <p>حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی قابلیت کا بیان</p> | | |

توحیدی دای عاشقان حبیب محبوبان سرتی جانواو آگاہ ہو کہ قابلیت آنحضرت صلعم کی جامع موجودگی نسبت ایسی ہے
 جیسے بحر نسبت کی قابلیت قطرات کیسا ہے اور فیض الہی قنات قابلیتوں کے موافق چنانچہ آفتاب کی شعاع کہ اوسکی دیکھنے اور
 آفتاب کے لینے کی قابلیت خدا آئینہ خوشنمایین عطا کی ہے ہم تم یہ قابلیت نہیں رکھتے کہ اوسکو دیکھ سکیں کیونکہ خداوند کریم
 اومیں چمک ایسے پیدا کی ہے کہ کوئی بہ قدرت نہیں کہتا کہ خوب دیکھ سکے بلکہ ظاہر میں اوسکے چمک کی کتنی بخلاف اوسکے
 جہاں پر ظاہر ہوئے کہ کہو شعاع آفتاب سپر ہی پڑتی لیکن اوسکی قابلیت مثل آئینہ کے نہیں ہے اونیونہیں ہی ہر آئینہ کی قاب
 لیت جدا مثلاً آئینہ معتدل نا تو جیسا مہرہ ویسا ہی دکھائی دیتا اگر لینا آئینہ ہے تو اومیں لہنا مہرہ نہ نظر آتا جیسے ہو
 آئینہ میں پسلا ہوا مہرہ دیکھتا ہے آئینہ میں چہوا اور بے آئینہ میں ہر مہرہ دکھائی دیتا پس معلوم ہوا کہ فیض طاہری
 باطنی کا ثبوت بمقدار قابلیت ہے اور حق تعالیٰ شانہ حکیم مطلق وہ ہر چیز کو اوسکے مقام ہی میں کہتا ہے قابلیت میں تفاوت
 اور فیض کا ظہور مخلوق میں قابلیتوں کے موافق اولیہ تھا کا ظہور انبی اسما و صفات میں و اوفی ہر چیز کے جیسے اوسکی قابلیت
 کوئی بلکہ اسکا ظہور منع میں ایسا نہیں جیسا کہ ہم منتقم میں چنانچہ ایک روز تاریخ ۳ محرم ۱۲۸۳ و جمعہ
 اس فقیر کے خدمت میں شہر حق ہادی مطلق قدس سرہ فرمایا کہ ہر فرد دار و روحانی تو لیس کشتہ شی کے معنی سمجھا ہے نہ سنت
 ہو چکا کہ مولانا اگر حضور انور سبحان و تعالیٰ تو غلام محمد جانیکافرا نواز العین لے کر معنی میں کہ ایک شی ہوسر شی کی مثل نہیں مثلاً
 ایک آدمی دوسرا آدمی کی طرح نہیں ہے ایک عارف دوسرا عارف کی مانند نہیں ہے ایک طالب دوسرا طالب کے مقابل نہیں ہے پس ہذا قابلیت میں
 متساویین قابلیت ہر ایک اوسکے طرق تطبیق کہتی ہے جیسا کہ فقیر میر حضرت شیخ اکبر الکریم مرفوع الاجازت علو العزم المہر
 صفا انہی حضرت شیخ سے ایک ہوا اسی طرح اوسکا نام بواقیہ ایدہ نہیں صفا بخودی سیاتہ لیکن جدت ظاہری کسی ایک ہوا اور حق
 ہر شے تو بالحدی و اصل منہ مرفوع الاجازت علو العزم المہر شہنشاہ و الامحان صفات ایک ہوا و نہ اس فقیر سے لاکہوں مریا جودا
 صاحب اجازت کہ ہو اونی قابلیت اوستی بل ہی جس کے وہ متغیہ ہو اوسر قابلیت اساقی ہے جس کو مستفیض ہوا فقیر مولف نے
 یہ نام ہی معلوم ہے کہ سکریاں طواف زمین سب تعلیمی ادا کی اور دست بستہ ہو کر فرمایا کہ حضور نے کشتہ شی کے معنی یہ لال قہر
 ہوا کہ ارشاد حضور انور کا بہت صحیح ہے اونی الحقیقت قابلیتیں تقاوت ہیں اوسر حضرت خاقی حقیقی کے فیض کا ظہور اوسکی مخلوقا
 میں قابلیتوں کے موافق چنانچہ اسار منع اور منتقم قول فقیر کے شاہین کیونکہ قدرت میں ظہور اوسکا نہیں جیسا کہ ظہور اسکا
 قدرت میں اسی طرح امتحان صفات کہ حقیقتہ و دواحد اور بوجہ اختلاف ظاہر کے ظہور اوسکا مختلف اور حق کا ظہور میں ہر حق

قابلیتوں کے ہے اور قابلیتیں جزوی کی اور کئی حد تک تماموں سے متعلق ہیں جو ان کی ظاہر مہوی میں اور محنت کا مقام ہے۔
منعم اور منتقم اور **منتقم** اور **منتقم** یہ دونوں اسم الہی قدیم ہیں کیونکہ صفات اللہ تعالیٰ کی یہ کہ ان کی
 کیا تہہ قائم ہیں اور ہر شیا عالم اس کی اسماء و صفات کا اثر ہے لیکن افراد عالم میں ہر فرد کا اسماء و صفات الہی
 ایک مقام ہے چنانچہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے سوا ذیائے بیدار کیے گئے ہیں اور وہ اسماء ان کے مقام و درجہ ہیں اور
 حضرات اولیاء رضوان الہی علیہم جمیع اسماء و صفات بیدار کیے گئے اور اسماء و صفات ان کی حد۔ دو میں اور باقی
 موجود اصفاف غلیبہ مخلوق میں اور وہ صفات اولی مقام حد۔ دو میں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ صلی اللہ علیہ
 کی ذات سادج انقلاب برنج میں مخلوق میں اور آپ کا مقام لاہوت و ذات حق اور حق جل و علا کا ظہور آپ پر بالذات خاص
 اور سب سے آپ جمیع کمالات کے ساتھ منفرد ہیں کیونکہ صفات راجح ذات مطلق کی طرف ہیں اور کایدین تین تمام ادیان کا سادج اسوہ
 کہ ان ظہور ذات کے صفات شہود نہیں ہوئی ہر لیکن علم اور کما باقی بتنا ایوب کے نبوت انبیاء کی اپنی حال ہر باقی رہی منسوخ نہیں
 مہوی گردین اور ان کے منسوخ ہوئے۔ اور نسبت قابلیت محمدی کی مثل نسبت جبر کے ہے۔ اور نسبت انبیاء اور اولیاء کی
 قابلیتوں کے مانند انہار اور اول کے ہے۔ اور نسبت بقیہ عالم کی ہے اسی میں مثل ایک قطرہ کے کہ حضرت شیخ اکبر فرمے گا تمام

| | |
|--|---|
| بجز وہ خوار است جناب احمدی | نہر و قطرہ دان ظہور احمدی |
| گر تو داری مایہ قرز انگلی | در احد حمد مدان بیگانگی |
| از ازل آمد چو احمد در ابد | مشترک شد حمد از نام احد |
| حسب علی مع التَّائِبِ اَوْ | ہم بصورت ماعبد تائِبِ اَوْ |
| اَوْ لِعَلِّمْ حَقَّ جَوْ عِلْمِ حَقِّ عَلِيمِ | اَوْ نَبْطِقْ حَقَّ جَوْ لَطْفِ حَقِّ عَلِيمِ |

اور حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس فقیر کی زبان پر یوں آیا ہے کہ سب سب تین چند کو ہر میں مثل قرابہ
 کسے ان راجح اور عرف اور ظہور اسماء کے ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام میں کیونکہ الہی روح اطہر عقل اول سے تمام
 اس سے مخلوق جس تنہا الہی قابلیت مثل تمام موجودات کی قابلیتوں کی ہے اور آپ فیض اولی اور فیض ثانی میں اور فیض قدس ذات
 موجود الہی کی کما سبب اور آپ بقیہ مخلوق کی طرف اور کئی قابلیتوں کے موافق متوجہ ہیں آپ کل موجودات میں اور آپ کل شئی سے
 حضرت امام عبداللہ یافعی نے لکھی کہ میں کیا خوب فرمایا ہے یا غیث الانام

هو الكل والله كل الكل

کل حیران آیا و احادیث یاعین الوجودی ۱۴۰ و جبکہ قابلیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ آد اصحاب کرام کی ہے اقبالیت تمام
 لکوان اور سلیمن و نمیراد ملائکہ مقربین اور تمام اولیاء کاملین و صدیقین و مومنین جنہی سے تو آپ کے انتہائی معزز
 سے سب قاصد ہو کر آپ کے شان ترفع کے فوق عاجز ہو کر اور چونکہ حضرت نبیاء اولیاء علیہم السلام اس سے کوہی بالا اور بڑا کیا تو
 انہوں نے آپ کے مقامات کے پر پانی ہو کر کھدیا اور آپ کے عجیب شان کے آگے زمین انکار پر پانی گرد و نون کو دال آیا اور حضرات
 انبیاء علیہم السلام لینے کے یہی معنی ہیں ایمان کی کمال میں راہ کی باری کرین جیسا کہ حضرت حق تعالیٰ نے اپنی کلام پاک
 فرمایا **وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّ لِمَا أَتَتْكُمْ مِنْ كِتَابٍ حَكِيمَةٍ**
تَوْجَاهَكُمْ رَسُولٌ صَدَقَ لِمَا نَعَاهُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ
 اور تمام حضرات اولیاء مقربین کی علوشان کی طرف آپ کی عروہ و فوقی کے ذریعہ ترقی اور عروج ہر برج کیسے کرتے ہیں جیسا کہ حضرت
 قطب بانی نقوش الصرائف شیخ محمد بن ابوالدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطوفین منی حسینی اور حضرت خواجہ عبدالعزیز
 سجوی جیسی شہنشاہ ہند الہی شفا بخش اور حضرت خواجہ بایزید سلطانی طیفی شری سلطان العارفین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا
 طرف توجہ شش ہفت و بڑے بڑے بانیان کرام و معلوم کار کمال ہر بار بار تو ان کو رد باخدا نشوئی ہو لیکر ہم تو ان کو بے شک
 اور درگاہ حق میں حاضر ہونی کی کوئی راہ نہیں ہے بجز ان کی درگاہ اور اسوہ مبارک دروازہ انحضرت معلوم کا یہ جو حدیث شریف صحیح میں وارد ہوا
انامدینہ العلم و علی بابہا یعنی گاہ ہوا ایلا بیان محمد معلوم کہ کیسے کوہی پڑا و نہیں ملے پڑی کہ کیا ہو
 آپ کی اور بوسیلہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ہرگز اور باطنی آبکاتاج ہوتا کہ خدا تک پہنچے جو گاہ و اگر سید و سیدائین عتیقی تو اولیاء
 بعدہ و جو کرتے حضرت انبیاء علیہم السلام آپ کے قبل موی کیا اور حضرت محمد سلم کی امت اولیاء باطن میں ولایت موسوی اور موسوی
 ابراہیم و آدمی وغیرہ خدا تعالیٰ بوسیلہ انحضرت معلوم بایں ہیں جو کہ حضرات انبیاء نے ظاہر میں پایا اور نہیں بوجہ قطع ہو جانے موت اور
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آد اصحاب کرام جو کہ سب نبوت نہیں بایں اور حکمت امین سے کہ **حضرات**
انبیاء علیہم السلام نے جو کہ یہ پایا نبوت و سکے پایا اور ایمان کے جو کہ شرح جاری کی ہے خدا تعالیٰ کے
 اذن و حکم سے باجوہ اس بات کہ ان کے دین محمدی صلوٰۃ علیہم و آلہم و سلم کے باعث منسوخ ہو گیا کیونکہ ان کے دین جنہی اور دین محمدی سے اوخر کران
 نہیں اور دین کی حکمت کی وجہ سے آپ تمام کائنات کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور سو آپ کے حضرات انبیاء اور رسول اکمل ایک تو مخصوص
 مبعوث ہوئے ہیں جو کہ اس کے اوپر کا دین جنہی تھا پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت میں تمام عالم کی قوت مشعل و شمس کی قوت و تمام افعال و اعمال

[illegible]

یہ تحقیق اللہ تعالیٰ خلق میں سے حضرت ابراہیم کو خلیل کیا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ موسیٰ کے کلام سے کہنے **كَلَّمَ اللّٰهُ تَكْلِمًا**
وَقَالَ هَذَا نَسُوتُ بَارِئًا تَعَالَى کلام کیا حضرت عیسیٰ روح اللہ سے حضرت آدم کو خدا نے برگزیدہ کیا یہ تذکرہ لوگ کر رہے تھے
آخر معلوم ہوا کہ سلام علیک کی اور فرمایا کہ میں تمہارا کلام تو بہا تعجب کہ نہ کوئی کہ تم سب کو کہتا ہے کہ ابراہیم کو خلیل اللہ
موسیٰ علیہ السلام میں اور عیسیٰ روح میں اور آدم کو خدا برگزیدہ کیا ہے ای لوگو جانو! اگر کوئی کہتا ہے کہ میں یہ ہوں خدا تعالیٰ
اور جو فرشتے قیامت کے دن میرا تہ میں کو آجھ سے کہ فرشتے میں اور میں امل شاہجہاں سے ہوا جو فرشتے میں اور میں
شخصوں کے بہشت کی کندی کہ کہہ دو کلام اور میرے بہشت کے دروازے کو جانے کے اور میں داخل ہوں گا اور میرے
فخر و عظام و المراتب سے بڑھ کر ہوں اور جو کہ فرشتے میں یہ حدیث شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
جملہ آپ کے جمیع فضل و تفضیل پر فضیلت کی تصریح کرنا والی اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان گذرا اور اوجہ آنحضرت صلی
علیہ وسلم کے لکھا یہ تخصیص ہونیکے بعد یہی اطلاع دینا منظور ہے پس گاہ ہوا می عاشقان کے صلوات و مقام جہی کمالیت کے تقاضا کو کا تر
مقام و حدیث قدسی میں آیا کہ **كُنْتُ كَثْرًا خَفِيًّا فَاحْبِسْتَنِي عَنِ الْخَلْقِ وَتَعَرَّيْتُ إِلَيْهِمْ**
یعنی میں ایک خزانہ مخفی تھا جس سے بہت رکھا میں بات کو کہ میں بچا یا جاؤں پس خلق کو پیر کیا اور انکو انہی سے شناسائی
پس انہوں نے مجھ کو جسے بچا یا اور توجہ سے بدانتہی سے چھپا لیں ہر جا میں ہر جا میں اور سب مخلوق اس کی فروغ و جمیع
میں کیواسطی ظاہر ہوئی میں اگر حب ہوتی تو خلق پیدا نہ کیا فی اور اگر خلق پیدا نہ کیا فی تو اسما و معانی الہی بچا نہ جاتا و خلق
کی کیا ظاہر ہوئی اور اگر روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتی تو خدا تعالیٰ کو کوئی نہ پہچانتا کیونکہ کوئی بدیہی نہیں کہ جو ہر جگہ وجود کے وجود کا
اول اور تحقیق دار ہوا کہ حق تعالیٰ نے اپنی حبیب ہاں صلی اللہ علیہ وسلم شب علی میں ارشاد فرمایا جو اہل طہارت کی حدیث صحیح ہے ثابت
لَوْلَا اَوْلَمَّا خَلَقْتَ اَفْلَاكًا ۵ پس دعا ہو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خفی کے بچا کے لیے تو
مقصود میں اور جو آپ کے سوا اور کیا آپ اپنے سے اور جب الہی سے اس مقصود میں اور جو آپ کے سوا اور کیا آپ کے سوا
پس اس وجہ سے حق تعالیٰ نے آپ کو حبیب کے ساتھ مقصود فرمایا ہی اور آپ کو محض نہیں اور اگر امت میں جس نے آپ کے ظاہر
بالکے وری سے اس کے حق میں اور جو آپ کے لیے محبوب کیا ہے محبوب ایہ کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَا لَكُمْ فِي دِينِكُمْ حُرْمَةً**
حَافِيَةً لِّتُحِبُّوا إِلَهُكُمْ اور یہ حکم اس کے لیے ہی مخلوق میں انا من اللہ والمؤمنون من نورہ
اور خصوصیت خدا کی تہ اب ہی امت کو ہے اور اہل امت کو خصوصیت نہیں اور جس نے اہل امت میں اس بات کا

دعوی کیا کہ یہیت احیاء استحقاق تعالیٰ نے اوست انکار اور حضرت صلعم کے اتباع ظاہر و باطن کرینو تو کسی لیے محبت کی ثابت
 کیونکہ ہر امت اپنی پیغمبر کے حقوق کو اوستی ساتھ رکھتی اور حضرت صلعم کو کوئی حبیب نہیں جس کی امت بھی محبت کی ثابت
 ہوئی اور درگاہ حق میں مقبول اور آگاہ ہوا می طالبان عاشقان محمد علیہ السلام علی الاطلاق جب
 نور تجہ میں مجھ اور کے دو مرتبے حق میں ہیں اور باقی خلق میں ہیں پس مرتبہ اولی جو حق میں وہ بغیر اس بات کے کہ اس کا شرف
 ظہور کو حرکت ہو جب نام کہا جائے اور جب حال میں داخل ہو تو ارادت حاصل ہو اور ارادت حقیقت خدا کی ہے
 جسے جو تو بنکا اول مرتبہ خلق میں میل اور وہ قلب مطلق کی جانب پہنچا اور جب وہ زیادہ ہو جائے تو اس کو رغبت کہتے ہیں
 جب رغبت زیادہ ہو جائے تو اس کو طلب کہتے ہیں اور جب طلب زیادہ ہو جائے تو اس کو غلب کہتے ہیں اور جب غلب زیادہ ہو جائے
 تو اس کو حیرت العصاب کہتے ہیں اور جب نہایت قوی تر ہو جائے تو قلب مدور گلیفہ مصطفوی کا تعلق کامل ہو جاتا
 اور حقیقت کے ساتھ انفس اختیار قیام کر لے تو اس کو سانچ ہو ائی ہے کہتے ہیں اور جب سانچ ہو ائی اور قلب صوبہ کی بنا
 ہو جائے درون دل کے چھا جائے تو اس کو او شغل غلب کہتے ہیں اور وہ اس حبیب سے ہو کہ اصل میں محبت تھی حرف
 کی نفی کرے تو لفظ محب باقی رہا بعد از ان حرف صم کی نفی بالکل کر دے تو لفظ محب باقی رہا آگاہ ہوا می طالبان صلعم
 کہ محبت میں کیسے بزرگو نقصان غلیم واقع ہو گئے ہیں اور تھے سے تو میں قہر اور اول آخر جب کو چھایا حبیب اور
 تو کا جگر اور اس دور جو تو لفظ محب باقی رہ گیا میں وہ کوئی نفی کی بجائے اثبات ہوا اور جب ظاہر باقی اپنی ذات
 فانی ہو جائے اور وہ غور کرے اس طرح کہ اپنی نفس مجر و فانی ہو جائے اور اپنی ذات فانی ہو جائے تو اس کو غر اموت کہتے ہیں اور جب
 مستحکم ہو جائے اور ظاہر و باطن میں مستحکم ہو جائے اور محبت اپنی نفس جو ہے اور حبیب بھی اس حبیب فانی ہو جائے کہ شرف واحد ہوا
 ہو اس کو عشق کہتے ہیں اور یہ جب مطلق اور خلق کے لیے حب غلو میں آخر مقام میں ہے اور اس مقام میں محبت حبیب
 ہو جائے اور ایک دوسرے کی صورت پر رنگ ہو جائے اور وہ چاہے اس کی پیچھے کہ روح عاشق معشوق کی صورت پر رنگ
 مستحکم ہو جائے اور وہ صورت پر رنگ کرے روحانی اس کی قلب اہریت میں مطلق ہو جائے اور علما ظاہری یہ فرماتے ہیں کہ جب
 اس کی دل مشغول ہو جائے اور انفس کا اور مفارقت اور انفصال ان کے درمیان میں تحلیل ہو جائے کہ کہیں کہیں ہر جمع
 رقی راجع وقت الخمر الابیات اور خلق کو تہ تحقیقی ہے اور نہ کہا جائے گا کہ خاص خدا تعالیٰ کی ہے مگر یہ کہ تمام خلق
 وجود حق تعالیٰ کے لیکن قول حضرت رفوع الاجازت علو العزم الم تہ کا ہے کہ جب اور ارادت حقیقتہ خدا تعالیٰ کے لیے

اوجب کا ایک مرتبہ دوسرا ہے جو حق میں اور ظاہر ہو گا اور سکنا نام مرتبہ جلیع رکھا جاتا ہے اور اسکو دو کہتے ہیں اور اسکا
 آہ میں سنا کی ایک و نام کے حق تھا اپنی بند و نہیں جسکو چاہتا دوست رکھتا اور سب اسکو دوست رکھتے ہیں فسوف
 باقی اللہ محبہم و یحبونہ پس وہ مرتبہ مشترک ہے اور یہ عالم ظہور میں عشق کے مرتبہ غیب میں نہایت دیکھا مرتبہ
 باین وجہ کا اسکا وقوع جائز ہے اگر کوئی چیز خلق میں مرتبہ عشق سے بڑھ کر نہیں اذھونا مار اللہ الموقدۃ
 التي تطلع علی الافئدة فافہم حق حق ایہات

یہ دو امی نخوت و ناموس سے
 گر نہویہ موت سے پر سر بسر
 وہ مسیحا کی طرح زندہ رہا
 یاد رکھ اس بات کو امی ذمی شعور
 دیکھ کہ بیتاب ہو کر آفات
 خاک و ہاڑتی سے پر افلاک پر
 سما کہ ہو و عشق سے تجکو خیر
 امی طبیب جلد علیہا نے
 کوہ در رقص آمد و چالاک شد
 عشق ساید کوہ را مانند ریگ
 بہر عشق اور اخد الوالاک گشت
 طور مست خرموس صیقا
 زندہ محشوقشت و عاشق مردہ
 نیست بیماری چو بیماری دل
 عشق اضطراب اسرا غایت
 از حیات معنوی پایندہ شد

عشق افلاطون و جالنیوس سے
 عشق سے آب حیات امی بخبر
 جسے اسکا ایک ہی قطرہ پیا
 عشق حق سے سب مرض ہوتے ہیں دور
 عشق والے دورہ پر گر ایک تاب
 عشق کا پر تو پڑا جس خاک پر
 مولوی کی گفتگو پر کر نظر
 شاد باش امی عشق خوش سودا امی
 جسم خاک از عشق بر افلاک شد
 عشق جوش بحر را مانند ریگ
 با محمد بود عشق پاک جفت
 عشق جان طور آمد عاشقا
 جملہ محشوقست و عاشق پردہ
 عاشقی پیدا است از زاری دل
 علت عاشق ز علتہا جداست
 پردہ کے کہ عشق نیر و ان بندہ

ملت عشق از همه دینها باریکتر

عاشقانرا مذہب و ملت خداست

بس کنم چون دلبر آمد در خطاب

گویش کن دانده اعلم بالصواب

اب یہاں سے آنحضرت سرور کائنات حضور جودات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیسا تہ خلق ہوئی کی کیفیت بیان کیا ہے کہ ظاہر و باطن میں آپ کے کس طرح حاضر رہنا چاہئے اس بار میں اقوال علیا مطاہرین پر کہ حضرت حق جل و علا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دوست رکھنا اور انکو خلق کا شفیع قیامت گردانا جو قرب و عزت و محبت کے لازم ہیں ہے اور آپ کے لیے اسکو عام کیا اور حجاب کے خلق میں کیسکو عموم شفاعت نہیں ہے اور اسکا پسیدہ ہے جو کہ حضرت محمد صلعم کا مذہب کیونکہ اسے مبعوث ہیں اور انکے مقدمہ اور راعی ہیں اور یہ راعی رسول رحمت اور سپر انکے ادوار رعایت واجب ہیں حق تعالیٰ نے انکی دنیا و آخرت کے مصالح آپ پر واجب کیے اور اسکی توفیق انکو عطا فرمائی اور اسی وسیلہ وعدہ آپ کے کیا کہ وہ مقام محمود و حقیقت میں وسیلہ معی مطلوب وصول کا واسطہ بنی اور وہ شفاعت اور غلام معنی کو اپنے لئے ہے کہ جسکی صورت و دوں اعلیٰ میں جو جنون کے بل تیر مکانوں میں ہے اور آپ ہاں میں در کمال صورت اور معنی اور ظاہر اور باطن جمع کر رہے ہیں اور آنحضرت صلعم کیسے کسے جمع خلق کا واسطہ ہدایت وجود اور ظہور میں ہیں کیسے ہی نہایت میں ہی نہایت کیسے ہی ہو پس اولیٰ اور اول و آخر میں بجز فیصلہ کیسے وجود کا اور جو چیز تیری اور جب کہ موجود اسکا واسطہ اور وسیلہ علت نہیں پس ای طالع تجلوجب اولانہم کہ تو انکی جناب متعلق ہوا اور آپ کے در کا ہونہ تاکہ تجلوس دونوں طرف کا حاصل اور جو شہنشاہ آنحضرت صلعم اس بات کی تمنا کی کہ جنت میں آپ کا رفیق ہوا اپنی شان و مایا و عن علی نفسك بکبرۃ السجود پس آپ اسکو علم فرمایا کہ اپنی نفس سے سجود اور سعی و طلب کے ساتھ نہ کرنا کہ مطلوب حاصل ہو معصود اتم او مکمل مستحق ہوا اور اسی سبب داب حضرت اولیا کاملین مرفوع الا جائز علو العزم المرتبہ حان صفات ضو ان علیہم جمعین کا حضرت محمد صلعم کی جناب متعلق نہ کیا اور آپ کے در پہ چہ پہنائی کر رکھا اور ہمیشہ سے اہل کمال کا داب جسکی گمیل اور پنی ناچنے علیہ کس طرح حق تعالیٰ نے چاہا اور ناکاد تھا اور جب حضرات اولیا اکبر الکبار مرفوع الا جائز علو العزم المرتبہ حان صفات ضو ان حضور الہی کے بعضہ قلموں میں جان علیا ظاہر کیونکہ ممکن نہیں بل باطن علو العزم المرتبہ نسبت دار محمد کیونکہ ممکن ہے کہ حضرت سید عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اس حضور میں دیکھیں تو انوار غامض الخاف الہیہ کی توجہ مشاہدہ میں جناب محمد کی کیا جانتے ہیں اور انکی نسبت کا کہ حضرت الہیہ کو صرف کرتے ہیں ہر چیز سے غافل ہو جاتا ہیں زبان مبارک انکی سے یہ جملہ ادا ہوتا ہے

جنکو شحات کہتے ہیں۔ بعض فرماتے ہیں رأیت ربی علی صورۃ الاسد اور بعض کہتے ہیں
 رأیت ربی علی صورۃ المرشد اور بعض فرماتے ہیں رأیت ربی علی صورۃ محمد
 صلعم کہ کبکرا سفد غالب مبعاتہ کہہ کر پیڑ سے غافل ہو جاتا ہیں جبکہ اتفاقاً اوکے حقائق کہتے ہیں جیسا کہ ان
 سے ہیں اور اس جناب کے ادب کرنے کی وجہ سے اپنی کمالوں کو کم کر دیتے ہیں اور انکو حالت کی بہت سے چیز زیادہ
 حاصل ہوتا ہے جسکی شرح اہل باطن سے ممکن نہیں ہے اور سوقت میں سمع اور بصیر اور علم محمدی وہ چیز ہوتے تو وہ کمالات
 ساتھ علم بزرگ کہہ کے جو کہ قابلیت محمدی صلعم کے مناسب اور وہ کسی ذات میں قوت نہیں ہے اور انکو خلافت
 بزرگ ساری میں کہ جنکا صلعم بجز اس نوع الاجازت علی العزم المرتبہ جو ان صفات طریقہ ممکن نہیں ہے پیدا جاتا ہے
 اور قول علماء نظامین کا یہی مطالبہ جو کہ علی بابی اور فریاد حنا بجا تو فیلا نبیاء علی ساحلہ
 یہ ہے اور اس بجز اور بحر شریعت الہی ہے جو حضرت محمد صلعم ساتھ مخصوص ہے نہ اور انبیاء کی شریعت کہہ کر اور اس سبب
 جسکو نسبت محمدیہ ظاہر اور باطناً متحقق ہو وہ بحر حقیقت محمدیہ میں کمال اتباع محمدیہ صلعم صورت اور معنی کے در آیا ہو
 سبب اتفاق سے جنس صورتی مقابلہ نہیں قابلیت محمدیہ چیزیں لیں اور جبکہ اسات کو جانا اور بیان لیا نہیں کہ جناب
 تخلیل کو لازم کرے اور آپ کے حاضر رہنے کو وجہ جانے اور اگر لوگ کہ میں اس خلق کی کیفیت کو اور اس جناب غلطی کی اور
 نہیں پاسکتا ہوں اور یہ اسکو کیونکر حاصل کر دے ہوں تو جان لے کہ محمد صلعم کے ساتھ تعلق و قسم پر پہلی قسم اس
 جناب کے ساتھ تعلق صورتی اور تہی و قسم پر قسم ہی ہے کمال اتباع ہر سادہ طبیعت اور نہی اور کتاب اور سنت کے
 قول و فعل کے مستفاد ہے اور جبکہ امام ابو جعفر اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد جنبل قائل ہیں بریں
 کہ کیونکہ اجتماع علی تحقیق اس بات پر واقع ہوا کہ یہ ائمہ اہل حق ہیں اور نہ انہی کے تقاضا کے دن فرقہ ناجیہ میں اور اس قسم
 اتباع ہو کہ کمال اس بات میں کفرانہ امور کے فعل پر اعتماد کرے خصوصیت کی طرف میل کرے کیونکہ حق تقابل شانہ حضرت
 صلاۃ علیہ السلام اور اصحاب کو کفرانہ کے ارتکاب کا حکم کیا اور فرمایا فاصبر کما صبر الوالعزم من الرسل
 اور الوالعزم ملحق ہیں جو اس آیت شریف میں ہے کہ صبر کے ساتھ نہ تو ہیں شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذین
 او حینا الیہ ما وصی بہ ابراہیم و عیسیٰ ان اقیمو الدین ولا تتفرقوا
 حضرت نوح اور ابراہیم اور عیسیٰ و محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم والہم من اتبع ما وصی بہ نوحا والذین

کہ آئے اور عزائم امور کو اختیار کرے اور سہیل کی جانب کہ یہ مقام سلام سے میل کرے اور ایسا لکوی احمدیہ میں تیرے لیے
 وہ چیز چاہتا ہو جو اپنی واسطے ہم چاہا کرتا تھا اور صدیقیت جو اس کی شہادت حضرت صلح کی اتباع عزائم امونین جیسا کہ چاہا
 اور ادا کرے لیکن نفس کی شناسائی اور معرفت اور علل اس کی بے تعلقی اور تو اس کو نہیں پہچانتا مگر وہ اس کی نفس کے کردہ
 وہ اہل اہل دین کا بار فروع الاجازت میں سے ہے جو تجھ کو راہ بتاؤ جو کچھ اعمال اور اعمال تیرے حال کے لائق ہیں بزرگین تجھ کو وہ
 پہنچاؤ اور حضرت صلح علیہ السلام اور اصحاب کرام میں غارترا میں ایام کثیر سے تعبیر کرتے تھے اور جو آپ نہایت کہ پہنچے
 ایک شان عظیم تھی تو اپنی غارترا میں مملوۃ اور عبادت کر کے ترک کر دیا اور اسوۃ امضان المبارک کے عشرہ اخیر کے باقی بھیجے تمام سال
 اور تحقیق طلب کسی چیز کو جو لائق اس کے حال سے نہیں پہچانتا اب فقیر صابری حضرات عارفان فروع الاجازت علو العزم المرتبہ
 حمان صفات رضی اللہ عنہم کے زمانہ پہنچتا تھا کہ بغیر حضرت مرشد شیخ فروع کی واسطے جو اس کو راہ بتاؤ بواسطہ جذب اسباب الہی کے
 جو اس بات کو اس سے بڑھ کر کشف النور کشف کر لے اور آگاہ ہو اسی طالب کو اس کے ہمارا کلام مجذوب کے ساتھ نہیں بلکہ تہ
 عاقل متبع شریعت و طریقت محمدی ہمارا کلام پس چلو جا کہ تو ایسے حضرت شیخ فروع الاجازت علو العزم کی طلب میں کوشش کر
 معرفت خدا کی طرف اس کی تعریف کیساتھ تجھ کو راہ بتاؤ اور جب تو اس سے واقف ہو تو اس کے خلاف او اس سے مخالفت نہ کر
 ظاہر و باطن اگرچہ بلا تیرے ملک کے کرے اور اس کی نافرمانی یا اس سے اپنی کام میں کوئی چیز چاہے سے حد کرے اور انفاق
 الہی سے کوئی حصیت تجھ سے ہو جاوے تو تجھ کو چاہئے کہ شیخ فروع کی خدمت میں عرض کرے کہ وہ شیخ فروع اس کے دفع میں جو مقتضی ہے
 علیہ السلام اس چیز کے تیرے حال کو وہ پہچانتا کوشش کرے و یاد رکھا حضرت حق تعالیٰ تعالیٰ اشاعت کرے یہی سعی فرمائی تاکہ
 مذلت کے عین تجھ سے دور کرے اور اگر تیرا اتفاق کسی فقیر فروع الاجازت علو العزم المرتبہ حمان صفات کی خدمت میں حاضر ہو گیا کہ وہ
 حاصل ملازمت او شرف فروع طریق کو دریافت کرے اس کو اختیار کر اور وہ طریق ہے جو چار قسم پر منقسم ایک تو ماسومی
 اور اس کی طرف میل کرے دینا تو آخرت میں قلب فراغ اور خالی ہوگا اور دوسرا اس کے جلال و علم و اہم کی جانب ساتھ محبت کے عمل
 تجھ کو ہے بے فتور و عدم انتفاع اور طلب میں کلید متوجہ ہو نا اور تیسرا ہمیشہ نفس کی مخالفت کرنا چہر میں جو کچھ وہ طلب
 کیونکہ مخالفت اس کی مصالح ساتھ متعلق اور سب میں بڑھ کر نفس کی مخالفت ماسومی لہذا تاکر کرنا نظر او اعتقاد او
 علم او جو تھے خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرنا اس کی معرفت کا ہر کس و نا کس سے اور دیگر ذکر اس کے جلال و جلال
 نظر کر کے کیسا تہ خواہ ذکر اس کی موعودہ قلبی خواہ ذکر بھی ہو خواہ ذکر ستری ہو یا مجموع ہو جیسا کہ اہل ظاہر و باطن

کہ چکے قسم دوسری جو پہلی قسم کے متعلق صورتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت
 تو کمال ساتھ تیرا کہ تو خاص ذوق محبت کو اس کے اپنی ساتھ وجود میں پاؤ یہ خاکسار حسن صابری کفایت
 حضرت امیر و جہان قطب الشاد رحمتہ اللہ علیہ طالبان محمدی جو میں لڑا ہے اور خدا کی قسم کہا اگر میں اپنی حقیقت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اپنی دل اور روح جو جسم اور جان و بشری اور بال بال میں اس طرح پاتا ہوں جیسے سر و کاسہ بان
 اس کے پیچھے وقت تشنگی اور گرمی میں پاتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر ایک پر فرض عین ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
 النبی والی المؤمنین من انفسہم اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا لیس من احکم
 حتی کون احب من نفس و مال و ولد پس ای طالب صادق اگر تو اس محبت کو جس کی پیچھے یہ صوفی کی اپنی میں
 نہ پاتی تو جان کے میں اپنی نفس الایمان ہوں متغیر اپنی گناہوں سے تو بکرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کر نہیں ہمیشہ زیادہ طلب کیا کہ
 حشر تیرا آپ کے ساتھ کیا جاؤ تو آپ کے ساتھ ہو جائیو حضرت پیغمبر اکرم فرمایا المرء مع من احب
 اور تحقیق تو اس بات کو جو کچھ میں نے ذکر کیا جان لیا کہ پہلی قسم جو خطاب کمال ہے اس کا تعلق صورتی ہے وہ بلا شریعت و طریقت شریک
 کے اور حقیقت و طریقت سلوک کے اور اگر محبت میں بالکلیہ مل جاتا ہے تو آپ کے شان عظیم ظاہری اور باطنی میں کیونکہ حاکم
 ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت میں یہ ہے کہ آپ کے اصحاب اہلبیت کا محبت کا تہاد بیکر ہے اور فی محبت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت
 جو ہر اور سے بڑھ کر ہے ویسا ہی کا ادب کرے واللہ الموفق الہام **بیان دوسری قسم کا جو حضرت درویش**
 علیہ السلام فرماتا ہے کہ اس قسم کی معنوی تعلق اس قسم کو علم ظاہری و دو قسم پر بیان کیا پہلی قسم اس صورت بلکہ
 حاشا کہ اس آری ناب صادق اگر تو ایسا کہ تحقیق تو قسمی خواب میں اس صورت مقدس کو دیکھا اور اس سے مشرف
 پس اس صورت کو جسے تو خواب میں دیکھا حاضر کہہ اگر تو خواب میں نہیں دیکھا اور اس سے مشرف نہیں ہوا اور تو
 بات کی قدرت نہیں کہ اگر اس صورت کو عینہ آن مضنون کے ساتھ تصور میں لاسکے تو اس کا ذکر کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
 بیعت اور ذکر کشت میں اس صورت پر کہ گویا کہ آپ حالت حیات میں ہیہ سامنی تشریف رکھتے ہیں اور تو جلال و عظیم اور عیب اور
 کیساتھ اور آپ کو دیکھا یا خواب پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور تجھی دیکھتے ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ صفات کے ساتھ
 اور صفات الہی میں سے کہ انا جلیس من ذکر یعنی میں اس کا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرے اور خاص رحمت
 صلوات اللہ علیہ فرمے کہ چونکہ اچھا مافی صوف ہوں لیکر شہور آپ کا وصف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدھونین اللہ تعالیٰ

زیادہ میں اور اگر تو اس ہفت کیساتھ ایک ہی حصہ میں حاضر نہیں ہو سکتا ہے تو ایسا ہے کہ تو نے کبھی قبر شریف کی زیارت
کی ہے اور اگر نہیں تو عاید و قریبہ نورہ کو دیکھا تو میں میں اون رگد بال کو حاضر کر اور حقیقت اپکا ذکر اور آپ پر درود شریف
بہج اور اسطوریہ رہ کہ جیسے تو آپ کے قبر شریف پر اس اجلال و برکات کیساتھ کہہ رہا ہے تاکہ اپکا مشاہدہ روحانی ظاہر ہو جا
اور اگر تو ایسا نہیں ہے کہ تو قبر شریف کی زیارت کی ہو اور حضرت مسلم کے موطا بقہ میں اور آپ کے رخصتہ نورہ کو دیکھا ہو تو ہمیشہ
آپ پر درود شریف بہج اور تصور کر کہ آپ میرے سلام سنتے ہیں اور سنا میں اور جب ساتھ جامع الہمت رہے تاکہ تیرا درود شریف
خسرو قلب کیجائیں حضرت مسلم پر پہنچے اور جمع ہمت کہ ایک ہمت بڑا اثر اور اس بات شرم رہے کہ تو آپ ذکر کرے یا آپ پر درود
بہجے اور آپ غیر سے مشغول ہو اور درود شریف تیری جتنی روح حکم میں ہو اور نبی مملو میں سے جو عمل حضور قلب کے ساتھ زیادہ زندہ
اور غفلت کے ساتھ اور غیر کی جانب مائل ہونے کے ساتھ ہو تو وہ جسم روح اور سیو جہ اخضر تہ سلم فرمایا **انما الاعمال**
بالنیات اور حضرت شاہ عبدالحق مدہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت ہے کہ اپنی حضرت شیخ سے کہ جب بندہ
کی ابتداء میں عمل پڑتا ہے کہ مسافر ہو جائے اور توجہ الہی و سکی طرف جائے تو اسکو جائے کہ عمل کے شروع کرے نیک نیت کرے اور یہ بات اون
روح پہونے کی مانند ہوئی اور اگر کسی عمل کی نیت میں نیت قدیمہ بعد اس کے اٹھا کر عمل میں اس سے توبہ کی اور نیک نیت غیر اوس نیت قدیمہ کا
تو وہ بھی اسکو عمل کے حصول میں نافع اور عمل اسکی وجہ زندہ اور کامل ہو جائے اور بیشک حضرت شیخ رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرماتے تھے کہ اس
میں کہا ہے اور جب وہ اوس بات کو چھوڑ دے کہ کیا جان لیا کہ پہلی قسم تعلق مخلصی حضرت مسلم کی صورت شریف کا تصور کرنا اور نیت
حاضر کرنا یا اوس چیز کا تصور جو آپ کے ساتھ تعلق رکھتے ہے اور امت اور ملازمت اور ہیبت اور حلال اور عزت اور کمال سے پس
اسکو لازم کرے کیونکہ اوس میں حاجت کہے اور کانت زلفی ہے **واللہ الموفق** **بیان دوسری قسم**
جو حضرت مسلم کے ساتھ تعلق موصی علیہ باطنی نزدیک ہے اور یہ بیان ہی اور دوسری قسم کے منقسم پہلی قسم اور صورت و بیجا
حاضر کہہ اسی طالب صادق اگر تو ایسا کرے تو ان حضرت علم کو خوب بین بصورت حضرت شمس کے ساتھ انوار سفید مثل چاندنی تو پس
تصویر کافی اورانی ہے اور آگاہ ہوا ای طالب دیدار رومی مخفی جو کہ تو عالم بیدار میں آپ عرض کر گیا تیرا کلام سنیں گے
اور تجھے دیکھیں گے کیونکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صفات کیساتھ متصف ہیں اور یہ صفات الہی میں سے ہے کہ
انا جلیس من ذکر یعنی میں اوسکا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرے اسطوریہ کہ قلب منوہری میں لفظ حق کو قائم
معاور سفید میچ قلب منوہری کے مجلی ہو جاوے گا اور یہی کو یہی محض قلب نیرت ذکر نفسی لای لفظ احمد کو مع قلب ابرت کو بکھڑکا

اور آگاہ ہوا ای طالبانِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قلوبِ مدور کی یہ صفحہ

احدیت صرفہ

اور آخرتِ معلوم کا نام بزرخ کبر ہے اور بزرخ کبر کے درمیان

حقیقت حق اور حقائق کو نہ کہ ہونا اسوجہ سے کہ تحقیقہ الحقائق میں

افوق اوسے ہیں اور سیو جہ آ یکا مقام شبہ حراج میں عرش ہوا اور عرش

عالماتِ مخلوقات اور فوقی عرش کو مخلوق نہیں ہے پس یہ مخلوق حضرت کی عین ہے اور ابد خالق اس کے لئے اور انہیں کیا ستوار ہے

وہ بیان ہو کہ جو جسے کہا ہے کہ اس نے جو کچھ کہی ہے اور افسوس میں ہرگز نہ تو کہہ کر کہتی ہیں وہ وہیں ہیں

موجودہ آب و ہوا کے تحت کھیت کیلئے بہت موزوں ہے۔

نقصه قصه محبت بهاری

تصویر کرده که از این ان تقاضای کمالی آسان و موافق با اجتناب علمیه و مستند است و موافق با اجتناب علمیه و مستند است

[illegible][illegible]

کسی استخوانی که گمان دارد که از این کتاب سودی خواهد برد باید بداند که این کتاب را می توان به هر کس که خواهد داد و آن کس را که خواهد خواند و آن کس را که خواهد نوشت و آن کس را که خواهد...

والتعريف ما ذكره في المتن من قوله تعالى

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد رکھی ہے کہ

[illegible]

ہیں جیسا کہ روح میں جو کچھ جسم پر ہے اس کی اور اوس چیز کا جس پر یہ رہتا ہے اس پر کرم فرما کر

جاس ہوا اور بظہور کم ارواح میں یہ اہلین جیسا کہ اب ظہور کم معنی میں کیونکہ ہم معنی کے ارواح زیادہ ہو گئے

وَجَاءَ طَهْوَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي هَانِئَةَ بِأَخِيهِ جَبْرِالٍ وَأَخِيهِ طَهْوَرِ بْنِ جَبْرِالِ

و اسی طرف سے اور ایک چاروں طرف دیکھا تو جیسا کہ اوپر مذکور ہے، اس میں زمین جہاں

یہ مبینہ بین کلام این جا کہ وہ م سسرال المل اور مونا اور م ریہے ایک بھال و بیت موانی محل و

سے یہاں تک پہنچی ہو تو ناوہ ایسے عظیم میں جہاں حضرت انبیاء و اولیاء صحاء علیہم السلام وسعے دینے کے اور ہر مقام میں

ہنیں تھے، لیکن حضرات اولیاء کبار میں مروجہ الاجازت غلو العزم فلم تہجمان صحفیات صلی اللہ علیہ وسلم بیت الفخوریہ

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
مخطوطات قدیم و جدید
۱۵۸۰

وہ الی بلا کیفیت دیکھتے ہیں لیس الخبر کا لعل امداد اور حضرت علی علیہ السلام کے قول
 لی مع اللہ وقت لا یسعی فیہ غیر فی کے یہ بھی ہیں اور ایک میں آیا قول دیکر لی مع اللہ
 وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اسی میں یہاں تو اپنی ہیست کو بند کر دیا
 تاکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معادیت فاما ہو ہو بوسیلہ حضرت شہ کامل دیکر یوں فافہم اوری
 داخلان خانان صابر چشتیہ قتاد جیندیہ ٹکوا کی صورت اور معنی کے متعلق دوام کو وصیت کرنا تھا اگرچہ وہ
 مشکلف اور تجر ہو لیکن برنج شیخ مرفوع اپنی کے قول سے قریب کہ روح ہر نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لفت کر لیں اور ان
 آپ داخلان سلسلہ ہا کو کوہ بالا پر ظہور ہو اور ہم سب آپ سے ملو اور باتیں کرو اور آپ تمہارے ساتھ باتیں کریں اور تمہاری
 ترسیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درجات فائز ہو جاؤ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب ان کے ساتھ ملجاؤ کیونکہ مردہ ذلک
 فضل اللہ یؤتیہ من شئاء واللہ ذو الفضل العظم سے حضرت حق جل جلالہ اپنی بندوں کو امید دے فرمایا
 ہے اور اپنی کہ کام اظہار کیا ہے مسلمانوں اس آیت شریف کا ترجمہ ہے اور حضرات موفیہ کرام کے اس کے تفسیر سے خوب ہی اتفاق
 باطنی اور ظاہری کیونکہ فقیر کی غلط اختصار پر اس بیان پر اس سا کو ختم کیا جائے اسوایہ مخفقہ ان بات سے کہ حضرت
 احدیت صوفی شاعر عم نوار کا فضل عمیم آدمی پر یہ کہ وہ اپنی حقیقت واقف ہو جاؤ اور انسان اپنی حقیقت جب اتفہ ہو گیا
 کہ جب مان باب شفیق - اوتا و شفیق - مرشد شفیق ملین - بزرگوں اور رفیقوں فرمایا کہ تین شفقین مراد وہی کو بہت کم نصیب
 ہیں اور جسکو مل جائے اسکو مردہ کہ وہ اپنی حقیقت واصل ہو جائیگا کیونکہ مان باب شفیق کہتی ہے چاہئے کہ اولاد ہماری علم دین
 خروہ ہے کیونکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں حدیث شریف طلب العلم خیر نصیحت
 علی کل مسلم ومسلمۃ یعنی علم دین ہونا ہر مسلمان پر فرض ہے مرد ہو خواہ عورت اور وہ علم دین
 ہے جو مان باب شفیق سے دوسرے تحصیل علم کیو اوتا کہ پاس بھیجنا اگر خوش نصیبی سے اوتا و شفیق ملا تو اسکی
 شفیقت کہتی تھی اس بات کی نہ ہوگی کہ شاگرد میرا علم دین سمجھو دم بلکہ یہی چاہیگا کہ جو ابو راہم دین کا علم ہو اور علم دین کی
 برکت میں یہ بات مسلم الثبوت کہ انصروا و سکونہ حقیقت کی طلب اور یہ سہا کامل کی تلاش ہوگی جب اسکی سچی تاثیر ہو جاتی تو
 بصداق حدیث مقدس من طلب وجد وجد حضرت مرشد کامل اسکی حق اسکی ملاقات
 وہ حضرت خاتم عشق حقیقی تہ وحدت حضرت معلوم کہ اسکو پہنچا دیکھا اور آپ تک پہنچا اور ان سے ملنا اور انکو دیکھنا چاہئے

من رہائی فقد ساء الحق میں خدا اکبر پہنچا اور خدا سے ملنا اور خدا کو دیکھنا الحاصل للہم الحاصل
 کہ اس فقیر پر فقیر کو تین سو تین صیب ہوئیں والد ماجد قبل اس کے کہ پیدا ہوئے ہی اپنی اخی مکرّم حضرت میاں غلام شاہ صاحب
 معصوم طلب رہائی علیہ الرحمۃ کی فرزند ی میں دیا ملا لکھ میرا لکھ اور لکھ لکھ لکھ ہی لائی نہ تھا باوجود بریں کے آخر میں
 حضرت مولانا غلام علی صاحب دہلوی مفتی محمد شرف الدین صاحب جو جمیع علوم عمق و سطوح پر مقبول
 عالم تھے سیر کیا فقیر کو تین سو تین صیب ہوئے کہ چکا تھا جناب مفتی صاحب فقیر کا وہ بن ناقص عقل بد شوق بجزوق دیکھ کر شفقت فرمائی
 کہ عرصہ چار سال میں شانہ یوم کی خدمت سے فقیر پر فقیر قریب باغ التحصیل ہوئے تبارک و تعالیٰ سفر عرب وغیرہ کا باطن سے حکم ہو چکا
 بیان حقیقت لکھ کر صابری میں درج جناب مفتی صاحب حضرت عم مکرم کے پائش شریف لکھا اور والد کی فقیر پر بہت فرسوس ظاہر کیا اور فرمایا
 کہ حضرت ایک کافور زینا بی وقت کا ابوالفضل سے آپ کے حاجی ایام العلماء ایضاً حضرت امام اعظم عثمان بن ثابت ابو حنیفہ
 قابض الیقین ابوالسمری کی ذہانت اور ذکاوت کا اس کی عطا کی ہے اور جو دعا حضرت امام مہم اپنی اولاد کی عطا کی ہے کہ
 الہی جو سیر طریق پر ہو اور سکو سیری طرح میں مذکا اور سیری بہت علوم میں کیونکہ عطا کیجیو وہ اسی فرزند کے ظاہر کی ہے
 افسوس کہ آپ اس فرزند سعید کو اس بغیر سنی میں ہم سے جدا کرتے ہیں حضرت عم مکرم فرمایا کہ جناب مفتی صاحب اس فرزند روئے
 کی نسبت باطن سے اسی طرح حکم ہے جس کی مفارقت کا خود فقیر کو تین سو تین صیب ہوئے جناب مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ فرزند احمد
 دہلی میں حضرت مولانا شاد عبدالعزیز صاحب موجود ہیں باقی ماندہ کتابیں تم لوگ دیکھ لیا اور تحصیل علوم فراغت حاصل کرنا
 وہ سیر اور ستار حضرت مولانا غلام جیلانی صاحب کے استاد ہیں اور یہ وہ نہیں کہ علم کا فیضان ہے چنانچہ شاد سفر عرب میں اربع
 تاریخ ۲۷ ماہ شوال ۱۲۷۰ میں دہلی پہنچا اور وقت جب سے خفا ہو گیا تھا جناب شاد صاحب موصوف ملاقی ہوا اور وقت
 فقیر کا شروع کیا یہ وہیں سال میں تھا حضرت مولانا صاحب مدح کو ایک عرصہ اجازت تلاوت قرآن مجید کی تلاش تھی اور
 مجلس عطیں جب کو اعلانا آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ای کو کو اس جلسہ میں اگر تم میں سے کوئی شخص صاحب اجازت شجرہ
 تلاوت قرآن مجید کا ہو تو بہت لکھ اس فقیر کو اجازت دے گا تاریخ ۲۵ ماہ مذکور یوم جمعہ کو کہ فقیر اس مجلس وعظ
 میں موجود تھا فقیر نے تخلیہ میں عرض کیا کہ فقیر مسکین صاحب اجازت سلسلہ اجازت تلاوت قرآن مجید سے
 یہ سکر آپ نہایت خوش ہو کر فرمایا کہ صاحبزادے یہ فقیر طالع صادق ہے بسط رحمت کو یہ اجازت پہنچی ہو اور اسی قاعدہ
 فقیر کو ممتاز کر فقیر کو کوئی حجاب بنفس واقع ہو گا اور علاوہ بریں محل جزاء الاحسان الاحسان

اس احسان کے عوض میں فقروہ حسان کر گیا جبکہ وہ ہمیشہ یاد رکھو گے اور وہ نعت عجیبہ سے بعد ہر مسکین کی پیشانی کو
 بوسہ دیکر فرمایا کہ صاحبزادہ تمہاری پیشانی چمکتی ہے فقیر کو تمہارا کبوتر سے پایا جاتا ہے تم اپنی حاجی کے قدم قدم ہوتے
 نظر لستہ ہو الغرض تاریخ ۳۰ ماہ ذیقعد ۱۰۸۸ ۱۰۸۸ یوم شنبہ کو حضرت موصوفی تلاوت قرآن مجید کی فقیر نے توفیر سے اجازت
 حاصل کی جو سبب حضرت سیاح عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت بمقام حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منتقل ہوئی
 بعد ذیقعد ۱۰۸۸ سال میں کتب فصیحہ الحکام و فتوحات ملی و تفسیر جلالین و تفسیر مدارک و تفسیر صباح العاشقین
 تصنیف حضرت حمید الدین ناگوری و تفسیر جلالی مصنفہ حضرت شاہ جلال الدین مناکیر الاولیاء قلند زراٹ حتمہ علیہ
 وغیرہ وغیرہ جناب مولانا صاحب پیر میں ادیب پارہ قرآن مجید کی تفسیر مع نکات خاکسار کو سمجھا کر تمام تفسیر کلام ربانی
 حاضری کر دیا اور حسب وعدہ کتاب اجمال النبوت تصنیف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور کتاب مسعود النبوت تصنیف
 حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کتاب زبیر النبوت تصنیف حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو
 عطا فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہر کتب ایک نعمت غیر مترقبہ میں اور بزرگوں سے چلی آتی ہیں اور اس بات کے خازن اور
 امین تمہیں ہوا انکو ہی اپنی بزرگوں کے کتب خانہ میں احتیاطاً تمام رکھنا اور جان زیادہ عزیز سمجھنا الغرض فقیر بعد
 تحصیل علوم و وسال دہلی میں قیام کر کے براہ شکی عازم عرب ہوا اور بموجب فرمان حضرت شہنشاہ ولایت یہاں
 رام پور آکر حضرت شہ پاک ہی شفیق علی جبکی شفقت جو اسرار الہی کہو لے اوس کے واقف بن یا مسکین

کر انا کاتبین ہر گز خبر نیست

میان عاشق و معشوق رمز نیست

اور تینوں شفقتیں خدا نے اس فقیر کو نصیب کیں جبکہ باعث جو نصیب ہوا وہ نصیب ہوا اور جو پایا وہ پایا
 ہوا اول ہوا اخیر ہوا الظاہر ہوا الباطن کا لکھتا ہا تہ آیا

باقی ہوس است طالبان را

اللہ بس است عاشقان را

فقیر دست بد عالمی کہ میرا مولے ہر بشر کو اپنی فضل سے نوازے اور یہ شفقتیں ہر ایک کو نصیب ہوں
 تاکہ ہر آدمی اپنی حقیقت سے واقف ہو جائے اور تخلیق خلقت کا مذاق او ٹھائے

جو ہو خلق کو اس سے اب فیض عام

تو کہ ای حصہ یہ رسالہ تمام

رسالہ فیضانِ حسنیہ

در بیان

کیج غرض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام زمین اور کل زمینیں اسی حضرت احدیت صوفیہ قدیم لقا محمد حبیب الوجود جل جلالہ کو زیارہ لائق ہیں جسے اپنی
انوار کو ناگوں اور الوان بوقلمون عالم شہود کو رونق بخشی اور اپنی جلوہ تشبہ لایزال ہستی کی جلوہ گری واسطے کہ شاہد واسطے
لازم حضرت اعیان الیقین حقیقی مرتبہ وحدت امیہ باب الکاواکب محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام و صحابہ
سب اول پیدا کیا اور سب بعد پکا ظہور فرمایا اور اسی شان کا ظاہر کرنے کیلئے منظر جامع اتم کا لباس مرتبہ و احیاء پت کو طاق
بصدق خلق الادم علی صورته حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت ابوالبتہ کو قسم کے علم اور طہر علی
ایجادین بتائیں تاکہ وہ عالم تعینات اور تبتہ تشبہ کو رونق دیں اور اپنی علم عالم معلوم کو انفاختیں اس قول کی صداقت میں
حضرت مہدی موعود علیہ الرحمۃ ہی ایسا کچھ ارشاد فرماتے ہیں

صد ہزاران علمش اندر رہ گشت

بوالبتہ چون علم آلا شہ گشت

| | |
|-----------------------------|------------------------------|
| آدم خاکی ز حق آموخت علم | تا بہفتم آسمان فروخت علم |
| خاتم ملک سلیمانست علم | جملہ عالم صورت و جانست علم |
| اسم ہر چیز چنان کان چیز بست | تا بیان جان و راہ و سوت |
| اسم ہر چیز تو از دانا شنو | ستر من علم الاسما شنو |
| علم چون بر دل زندیآر شود | علم چون بر تن زندیآر شود |
| صد ہزاران فضل دارد از علوم | جان خود را می نماند این علوم |
| داند او خاصیت ہر جوہری | در بیان جوہر خود چون تری |
| قیمت ہر کار میدانی کہ حسیت | قیمت خود را ندانی جمہیت |

وجہ تالیف

فقیر فقیر فقیر و از جناب میر شاہ محمد حسن صاحب بری چشتی قدوسی حنفی مؤلف رسالہ مذکور گذشتہ ہے کہ ایک روز تاریخ سواہ جب ۱۳۳۵ھ روز شنبہ کو بوت ظہر فقیر کو حضرت مسرور عالم صلو علیہ السلام کا فرمان شریف آیا کہ فرمایا آنحضرت صلعم کہ بہتر ایما والو منین شخص ہے کہ جو چیز پسند کرے اپنی نفس کو و ہی جائز رکھے اپنے برادر مؤمن کے لیے اوسینو فقیر نے اس سالہ کو دفتر خشتیہ سے باجارت باطن نکالا اور اس نظر سے کہ یہ رسالہ نافع ہر فرد بشر اور اس کے کچھ غرض کی علامتیں ہوں گے پورے طور سے ظاہر ہوتی ہیں اسکا علم اللہ جل شانہ حضرت آدم علیہ السلام کو دیا تھا کہ اسکے وسیلے حضرت آدم و نیا کی آبادی کو ترقی دیں اپنی اولاد کو اس علم تعلیم کہین فقیر نے بکوشش تمام اسکو اردو زبان میں عام فہم تالیف کیا اور رسالہ فیضان جنینہ اسکا نام رکھا اور ہر اکافادہ خاص عام بازار شہود میں لایا تاکہ شہادت عام میں ہر ایک شخص اسکے مشابہ فیضیا ہو اور فقیر کو دعا خیر سے یاد کرے اور جہان کہین باعتبار خطا بشریت تصور واقع ہوا ہو تو معاف کیا جائے اور حبط حج یہ رسالہ کچھ غرض حضرت آدم و علی نبینا علیہ الصلو والسلام فقیر صاحبی مؤلف رسالہ مذکور تک پہنچا ہے اسکا صحیح و معتبر بیان ہے

احوال وصول ہونے رسالہ کہیج غرض کا

جمیع الانبیاء تا یوم فیض و انوار اجہزت البود و اکوٹا اجمال الولا حضرت انس بن مالک میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے کہیج
 اسرار و حضرت جبریل حضرت آدم علیہ السلام قلب جنوبی میں کشف فرمایا اور حضرت آدم نے انگلیوں کے اشارے سے
 پتھر میں بیان فرمائی میں تحریر فرمایا جو اکی برکت اویس پتھر پر کندہ ہو گیا جس کا مفصل بیان آغاز رسالہ ہذا میں قلمبند کیا جا
 و جب حضرت آدم علیہ السلام حضرت شمس علیہ السلام کو اپنا ولیعہد کیا اور جفا طفت نور ربی کی بکیت فرمائی تو اس
 کہیج غرض کو بھی وہ نہیں قلمبند فرمایا اور میرے اختیار سے کہیج غرض کا بیان نہ کر لیا بعد حضرت آدم علیہ السلام کی آیت
 میلان آمیدہ کو اولاد میں منتقل و تفویض ہوتا چلا جا کہ یہ بیان عجیب و غریب اور بیش طبع طرح کے فوائد متعلق ہیں اور ہوں
 حسب ہر حضرت آدم کے اپنی فرزند حضرت انوش کو اور آدھونے اپنی بیٹی حضرت قینا کو اور آدھونے اپنی بیٹی حضرت
 حضرت مہلائیل کو اور آدھونے اپنی بیٹی حضرت بیارد کو اور آدھونے اپنی بیٹی حضرت جگر حضرت خفوج کو اور آدھونے
 اپنی قرۃ العین حضرت متوشلح کو اور آدھونے اپنی بارہ جگر حضرت لامک کو اور آدھونے اپنی خلف ارشد حضرت نوح علیہ السلام
 کو اور آدھونے اپنی قوت بازو حضرت سام کو اور آدھونے اپنی فرزند حضرت ارم کو اور آدھونے اپنی بیٹی حضرت عوص کو اور
 آدھونے اپنی بیٹی حضرت جگر حضرت عاد کو اور آدھونے اپنی قرۃ العین حضرت عملاق کو اور آدھونے اپنی قرۃ باہر حضرت
 علوان کو اور آدھونے اپنی قوت بازو حضرت نریمان کو اور آدھونے اپنی بیٹی حضرت سیام شاہ کو اور آدھونے اپنی نور العین
 حضرت وشتان شاہ کو اور آدھونے اپنی نور البصار حضرت رستم شاہ کو اور آدھونے اپنی بر خورہ حضرت سیاوش کو اور
 آدھونے اپنی فرزند شید حضرت کوس عرف کوس کو اور آدھونے اپنی قرۃ العین حضرت طہر سقا کو اور آدھونے اپنی نور
 حضرت طہماسپ کو اور آدھونے اپنی دل بہ حضرت ذاب عرف رویم ملک شاہ کو اور آدھونے اپنی فرزند حضرت کیقبا کو اور آدھونے
 اپنی راحت جان حضرت آراب شاہ کو اور آدھونے اپنی بیٹی حضرت کشا عیث کتا شاہ کو اور آدھونے اپنی خلف الصدق حضرت
 اسفند بار کو اور آدھونے اپنی نور چشم حضرت روئین کو اور آدھونے اپنی نور البصار حضرت بہر شاہ کو اور آدھونے اپنی نور
 حضرت دارا کو اور آدھونے اپنی راحت جان حضرت یزداد کو اور آدھونے اپنی اہل جان حضرت اکبر سلمان کو اور آدھونے
 اپنی قرۃ باہر حضرت شان و سلت کو اور آدھونے اپنی نور چشم حضرت ساسان شاہ جعفر کو اور آدھونے اپنی فرزند حضرت
 بابک عرف بابک شاہ کو اور آدھونے اپنی خلف ارشد حضرت آرشیور کو اور آدھونے اپنی فرزند حضرت مہرب کو اور آدھونے اپنی

حضرت شیر پور کو اور انہوں نے اپنے نور چشم حضرت سید شاہ کو اور انہوں نے اپنے قرة العین حضرت فلک شاہ کو اور انہوں نے
اپنے روح جان حضرت شاہ بہر ملک کو اور انہوں نے اپنے خلف الصدیق حضرت ملک زریعی فرشی کو اور انہوں نے اپنی نور بصیر
حضرت شاہ امیر ملک کو اور انہوں نے اپنے نعت جگر حضرت شاہ پورہ ملک کو اور انہوں نے اپنے آرام جان حضرت زوال کش کو
اور انہوں نے اپنے فرزند حضرت بہرام ملک کو اور انہوں نے اپنے نور الابصار حضرت شاہ پور کو اور انہوں نے اپنے بخور دار حضرت
اسم شاہ کو اور انہوں نے اپنے فرزند حضرت ملک بہرام کو اور انہوں نے اپنے فرزند حضرت یزد جو کو اور انہوں نے اپنے فرزند
حضرت قباد عرف قیدون شاہ کو دسے حضرت قباد عرف قیدون شاہ جت بیدار اور اپنی زندگی سے مایوس ہوا تو اس وقت اس کا
فرزند نوشیروان عادل صغیر بنی اور بیان کہ کبچ غرض حضرت ثیت او حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے تانبے کے پیر و پیر کنیدید لبطر
مانت تفویض ہوا چلا آتا تھا حضرت قباد و قاضی اجست کو اور ہوسین ایک بڑا راجہ اپنے عالم کتب کا وہی نیک نعت شخص بنایا اور
وصیت کی کہ بیان کہ کبچ غرض میں خزانہ میں دفن کر دیا جب میرا فرزند جوان ہو کر تخت نشین ہو تو بیان مذکورہ کا اس کو علم
دینا اور اس کو اچھی طرح سمجھا دینا کہ نوجو عمارت وغیرہ بنائیں بیان کہ کبچ غرض کے عمائد کہ کیا کہ اوپر سے ہمارے بزرگوں کی پستی و اعلیٰ سے
چنانچہ جب حضرت نوشیروان عادل جوان ہوا تو اسے سب مذکور اس بیان کا علم دیا نوشیروان نے اس کو بطور ایک سالہ کے بڑا سیر
سے زبان عربی میں لکھوا کر ترتیب دیا اور تیرہ دن کو پیر خزانہ میں دفن کر دیا جس کا بیان آئندہ کیا جائیگا اللہ فی نوشیروان عادل
اس سالہ کہ کبچ غرض کو اپنے فرزند حضرت بہر غرض کو اور انہوں نے اپنے بر نور دار حضرت شاہ خسرو داد کو اور انہوں نے اپنے نور
حضرت شاہ شیران کو اور انہوں نے اپنے نعت جگر حضرت شاہ ہرمان کو اور انہوں نے اپنے قرة العین حضرت شاہ ہر فر کو
اور انہوں نے اپنے نور بصیر حضرت کا دس کے تفویض کیا کتاب اجمال الولاست میں حضرت انس بن مالک نے تحریر کرتے ہیں کہ حضرت کا دس
ہر فر سے بن حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضور میں حاضر ہو کر شرف باسلام ہو کر اور عبد اللہ
اور سخا نام کہا گیا اور اس سالہ کہ کبچ غرض کو حضور اللہ کی نذر کیا حضرت صلعم اس نذر سے کمال محفوظ ہو کر حضرت صلعم کو اس کو زبان
عربی سے عربی زبان میں ترجمہ کر دیا اور حضرت زبیا بن ثابت سے لکھوا کر کبیر حضرت انس بن مالک کے تفویض فرمایا اور ارشاد کیا
ای انس اس رسالہ میں میرا اول ظہور ہوئے گا بیان اوپر آسمان کے موجود ہے تو یہی معائنہ کرے حضرت انس بن مالک پر اقام
فرمایا کہ میں نے جو جب ارشاد حضرت صلعم کے آسمان پر کبچ غرض کا راز دیکھا جسکو نہایت خوشی حاصل ہوئی پھر اپنے فرمایا کہ انس کبچ غرض
کے معائنہ اور اس کے احوال معلوم کرنے سے فوائد میں وہ نبوی میری است کو بہت کچھ حاصل ہوا اور یہ سالہ کہ کبچ غرض تو

نعمان ابن ثابت بن کاؤس ابن ہریر کے اولاد نوشیروانی ہے اور اس کا ظہور بعد سے ۳۰۰ ہجری میں ہوگا
تغویض کرنا کہ یہ رسالہ اس سے اجرا ہوگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کنا ظاہری اپنی اجلال الولايت لکھتے ہیں کہ
۳۰۰ میں حضرت ثابت بن کاؤس ثم عبد اللہ نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور تاریخ ۱۳
۹۳۰ ہجری میں جو جمعہ بعد نماز سجدہ دمشق میں بویضا خلافت حکم سروری پر رسالہ کیجیغ غرض حضرت امام
اعظم ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت سراج امت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور تمام کیفیت مرقومہ بالا بیان کردی حضرت امام صاحب
بڑے افتخار سے اس سال کو قبول کیا اور اپنے فرزند سعید حضرت امام احمد سے اس کا طبعی فارسی زبان میں ترجمہ کرایا تاکہ
خلق اللہ کو اس سے فیض ظاہری و باطنی تم نصیب ہو بعد ہمارے امام تمام اس سال کی تمام کیفیت بیان فرمائی کہ حضرت ائمہ سے
ہمارے بزرگوار میں اس طرح یہ رسالہ چلا آتا تھا اور ہر ملک ہمارے حضرت سرور عالم صلوات اللہ علیہ وسلم کو اس وقت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عطا
فرمایا اور اب ہم تمکو دیتے ہیں تم ہمارے اولاد میں اس کو اجرا کرو اور وصیت کرو دنیا کہ ہمارے جس فرزند کو یہ رسالہ پہنچے وہ اس کے امت
میں کوشاں رہے اور اس کے دست سے فیض ظاہری و باطنی حکم سروری امت مرحومہ کو تمام و کمال حاصل ہو چنانچہ امام احمد صاحب
حسب ثابت اپنے والد ماجد حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اس سال کو شہر کیا اور بعد کو کہنہ یہ رسالہ اپنے فرزند حضرت امام
ابراہیم کے اور انہوں نے اپنے بہر خوردار حضرت امام ظاہر کے اور انہوں نے اپنے نور الاہصار حضرت امام نجم الدین کے اور انہوں نے
اپنے راحت جا حضرت امام سہیل کے اور انہوں نے اپنے نور چشم حضرت شیخ نصر اللہ کے اور انہوں نے اپنے قمر العین حضرت
شیخ فضل اللہ کے اور انہوں نے اپنے تخت جگر حضرت عمر کے اور انہوں نے اپنے نور ابر حضرت اسحاق کے اور انہوں نے اپنے
راحت جا حضرت عثمان کے اور انہوں نے اپنے بیٹے حضرت عبدالغنی کے اور انہوں نے اپنے خاف الصدق حضرت عبدالقادر
کے اور انہوں نے اپنے خف ارشد حضرت عبدالواسع کے اور انہوں نے اپنے پسر حضرت احمد کے اور انہوں نے اپنے تخت جگر
حضرت ظہیر الدین کے اور انہوں نے اپنے پسر حضرت ابراہیم کے اور انہوں نے اپنے بہر خوردار حضرت نظام الدین کے اور انہوں نے
اپنے نور چشم حضرت نصیر الدین کے اور انہوں نے اپنے بلند حضرت قدوم شیخ صفی اللہ کے اور انہوں نے اپنے فرزند حضرت
شیخ اسماعیل کے اور انہوں نے اپنے قوت بازو حضرت مشکات ابنی کی شاہ عبدالقدوس گنگوہی قطب عالم و ستارہ سلطانیہ کی
اور انہوں نے اپنے بہر خوردار حضرت شیخ عبدالحامید عرف شیخ زین الدین کی روح جبرئیل کے اور انہوں نے اپنے فرزند حضرت
عبدالصمد کے اور انہوں نے اپنے نور دیدہ حضرت فتح اللہ کے اور انہوں نے اپنے پسر حضرت محمد صادق صاکنوہی کے اور انہوں نے

نعمان ابن ثابت
۳۰۰ ہجری میں
۱۳ تاریخ
۹۳۰ ہجری میں
۳۰۰ ہجری میں

اپنے تخت جابر حضرت محمد حیات گجراتی کے اور انہوں نے اپنے بیخود دار حضرت حافظہ بخور دار کے اور انہوں نے اپنے
 نور حضرت شیخ رحمت اللہ کے اور انہوں نے اپنے فرزند سعید ازلی حضرت شاہ عبدالکیم شاہ صاحب قطب الدین عرف
 اخون فقیر صاحب کے تفویض فرمایا انھوں نے اس سال کو پشتو زبان میں اسکو بکثرت شہرت دی
 وہی پشتو زبان کا سال اپنے نور چشم مقبولیار گاہ حضرت سیام عالم شاہ صاحب قطب الدین کے اور انہوں نے اپنے خلیفہ
 اعظم فرزند و صاحب حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الاشراف کے سپرد فرمایا اور حضرت عالم مرتبے اسکو پشتو زبان سے فارسی میں ترجمہ
 فرما کر اس کفشر و اخلاص فقیر شاہ محمد حسن صاحب بری چشتی ق. دسی خفی مولف سیالہ کے تفویض فرمایا اور اس فقیر نے
 اس سال کو اردو زبان میں لکھ کر کے بتاریخ ۲۵ شوال ۱۳۸۶ روز جمعہ وقت عصر واسطی الطباع اپنے محض مولوے
 محمد خاں صاحب مالک طبع حسنی اجاں دہ بے سکندری یا رام پور کو عطا کیا کہ اس سال کو چھاپ کر عام کو اس کے
 فیض سے فیضیاب کریں

مختصر احوال حضرت آدم علیہ السلام کا

جہ کہ اس سال کے بانی اور جد اول حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لئے کہ تو اس احوال اچھا بیان کہیں غرض میں لکھا جاتا ہے
 کہ خاص عام اس سال بھی واقف ہو جائیں اور آپ کے بھانسنے لطف دہیں اور وہ یہ تو اس احوال عام کے
 حضرت آدم علیہ السلام اس طرح لکھا کہ کنیت حضرت آدم کی ابو محمد ہے اور آدم لفظ عربی سے ہے معنی اس کے تراب ہیں
 اور دس صحیفہ میں درقونیز پر مجسم اوپر نازل ہوا حضرت آدم علیہ السلام کی تہو کی ہے احوال آسمانوں کا تحریر کر کے
 اور دسوں انگلیوں پاؤں کے احوال زمینوں کا تحریر کیا کرتے تھے اور ہزاروں زبان جانتے تھے از روئے معجزہ شہر اور حجر کے ساتھ جلتے
 اور اگر نہیں جلا سکتے تھے اور نگہریہ اوکے ماتہ میں یا قوت اور زرد اور لاس وغیرہ ہو کر تکلم کرتے تھے اور تمام حرفت صنعت بشر
 اور ان کی ذریات نے لی اور بیک بہشت میں رہا وہ لغت عربی جانتے تھے جبکہ اونے گناہ گندم کہاں کا سبز ہوا تو زبا عربی
 زبان میرانی بولنے لگے اور خاک سے بنائے غالب حضرت آدم کے حضرت عزرائیل جن کو ملک الموت کہتے ہیں کیئے تھے اور اول بعد ہوئے
 روح غالب علیہ السلام زبان سے سبز ہوا اور جواب جناب باری عز اسمہ کبریا سے آیا جس جنت میں اچھے روح
 جو غالب بن آئی اشتہا طعام کی ہوئی پس یہ بھی اولین جن کے کہ جس آدم میں داخل ہوئی اور جب روح غالب آدم میں نفع
 آخرت آدم جمع کی تھی اور طالع ثور کی اور اول سجدہ آدم اسرافیل علیہ السلام کے دانوں سے نور مثل شعلہ شمس چمکاتا تھا پھر

اللہ تعالیٰ نے ہنگام نوم انکی پسلی کو اکوپد کیا طالع سلطان حسین حضرت آدم کے اونسویں سال تک ہاتھ جو اکامل ہو گئے
 تھا اور جب بائیس سال تک ہاتھ نہ گندم کے برہنہ ہو بزرگ جنت انجیر سے ستر عورت کیا اور سب اہل جنت حضرت آدم و
 حوا کے سامنے آئے سو نا چاندی درخت جو دھنیں رو جناب باری انہیں عتاب ہوا کہ تم سے دنیا میں کوئی مستغنیہ نہ ہو گا مگر وقت اٹھ
 کرنے آگ میں علی الخصوص شجر عود کو جب کہ تیز آگ میں غلایا جائیگا بعد حضرت آدم پر وحی نازل ہوئی کہ میں نے تم کو
 معذرت دیکھ لیا جواب دیا کہ ہوا ابلیس بسبب کہا تم اسکی کے پس اندھا گئے آدم و حوا ابلیس و سانیٹ طاؤس کو جنت
 عدن میں زمین پر پھینک دیا آدم جزیرہ سرانید جبل رہون پر جو بہت بلندی زمین ہند میں اگر سے چنانچہ نشان قدم ہر
 آدم کا اس پہر پیرا جنگ موجود ہے اور جزیرہ واقو ہوا و سرورہ **محرم** ہی آفت ایک جن **طریقہ فون** شہزادہ
 پہاڑ مذکور پر کھڑا تھا اور اس کو جزیرہ ملکئی ہی وہ چوتھے آسمان ملائکہ کے زبانی سنایا تھا کہ جزیرہ سرانید کی زمین پہاڑ حضرت
 آدم کا ہو گا وہ جن سے اپنے فرزند **شمر قوطوس** جو قوم ابوالجاس سے تھا پہاڑ چا ضرر اس عرصہ میں آدم علیہ السلام کو
 حضرت جبریل علیہ السلام نے پیش کر کے جنت لائے اور حکم فی پہاڑ مذکور پر چھوڑ دیا جبکہ آدم عرم جنت نکالے گئے تھے تو
 آدم کی عمر پانچ سو سال کی تھی جب دنیا پر لائے تو عمر شریف پیرا سال کی ہو گئی اسوقت کہ باقیہ برس راہ مسافرت گذر گئی
اول مسافرت مصلحت کریں تک و دوسری مسافرت کر سکی جنت تک تیسرا سفر جدتار و جنت سے دنیا تک
 ہوا۔ یہ تینوں سفر اگر آدم نہ کرتے تو انکی اولاد پر کیا مقرر ہو آدھ اولاد میں سفر بہرین لطف و ولادت وفات
 اور یہ احوال جو ابو عامر نے اپنے توارخ میں قلمبند کیا اسکو طریقہ فون شہزادہ آئینہ جیون سنگ زبرجد پر مفصل تحریر کر دیا
 اسی توارخ میں یہ بھی لکھا کہ جبکہ حضرت آدم عرم کو حضرت جبریل علیہ السلام نے نکالا تو آدم کا رنگ آفتاب میں زرد تھا ابوبیک پر کے
 سرخ ہو گیا اور شل ہمتا کی پیشانی آدم کی چمکنے لگی اور طریقہ فون فی سولہ اپنے فرزند کے آدم کو تین سجدہ کئے اور سنا طواف کے
 دست و لون باپ سے ملے ہے اور حضرت آدم عرم گندم میں تین سو برس تسبیح و استغفار میں مشغول رہے جبکہ آدم کی خطا سبب
 نو آدم نے اون دونوں جنوں سے دریافت کیا کہ تم کون ہو انہوں نے اپنا سبب حال گذشتہ عرض کر دیا اور یہی کو اظہار کیا کہ ہم دونوں کو آپ
 تعلیم فرما دین کہ جس سے ہماری بھی نصرت ہو جاوے ہم بھی مستحق جنت ہو جاوے ہم نبی سے ہیں اور ہم ہمارے نبی حضرت آدم سے فرمایا کہ
لا الہ الا اللہ آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور دونوں جنوں نے سب جنوں پہلے آپ کا کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو اور ان کی عورت بھی
 روز مسلمان ہوئیں اور ان کی قوم ابوالجاس وغیرہ مسلمان ہو جاوے انشاء اللہ کے والہاکم اور ان کے آگ قہرہ کو اگر کسی

لائے جبکہ انہوں نے آگ نہ بھی تو حضرت آدم سے عرض کیا کہ ہماری ہمارے لئے یہ قوم آگ لگائے اپنے خداوند تعالیٰ کے واسطے
 ہنگو پناہ دو اور ہماری مدد کرو حضرت آدم نے فوراً اوس آگ پر نظر ڈالی اپنی برکت سے وہ آگ ہر ایک باغ انگوروں اور انجیروں کا
 ہو گیا اور چشمے پانی کے اوپر سے جاری ہو گئی اور اونسے کہا کہ جاو سب کو گرفتار کرو اگر مسلمان ہو گا اور اگر کفر کرے تو ہمارے پاس آؤ
 اگر انکار کریں تو اوپر کلمہ پڑھ کے باواز بند ایک نعرہ مارنا وہ سب ہنگو پناہ پانی کے ہو جاوینگے اور جسے حبیبہ دونوں نے پاس کیے
 تو دوسری قوم بہاگ گئی اور تین لاکھ تین سو کہ ایک جدی لاکھ قوم سے تھے حضرت آدم کے پاس حاضر ہو کر مسلمان ہو کر اور تقاضی پر
 سئل آدم علیہ السلام مشغول ہو کر گندم کے کاشت کی ترکیب حکم حضرت آدم مرحوم کو ان دونوں جنوں کو اپوزیرین کے شروع کر دیا
 اور باغ انجیر اور انگور کے لگا دئے اور چشمہ پانی کے کلمہ شریف کی برکت سے پہاڑوں میں جاری ہو گئے کہ اولاد آدم کی نوش جان کریں
 اوسے تواریخ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ حضرت جبریل نے حضرت آدم کو لاکھ زمین پر چھوڑا تو حکم ربی آپ کے کان میں کہہ دیا تھا لا الہ
 الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اسی آدم جب کوئی اہم شکل مکو در پیش آئے تو تم قلب سے کہو لا الہ
 الا اللہ سبحانک تمہاری حل ہو جائیگا کر نیکی لکھا کہ حضرت آدم ایسا ہی کیا کرتے تھے اور نیز حضرت جبریل نے ہی ہدایت کر گئے تھے کہ
 اسی آدم مرحوم اس کلمہ کہنے سے دہو کہ نفس مارے گا اور ابلیس مرد و داری کا نکھانا جنت سے تو یہاں آئے ہو اور ایسا نفسی نافرمانی
 کر کے دوزخ میں جاؤ گے معہ اولاد اپنی کے اسوقت آدم مرحوم تین سو برس گریہ و زاری کرتے تھے حضرت کو تو اللہ تعالیٰ نے استغفار
 کے مرتبہ وقت الوجو عطا فرمایا سبحانہ فقیر صابری بطور ہدایت حقیقت آدم مرحوم کو اولاد کو ہدایت کرتا کہ اسی اولاد آدم
 دہو کہ نفس شیطان کا بت کہاؤ ورنہ دوزخی ہو جاؤ گے بلکہ طریقت جناب سرور عالم صلعم کی قبول کرو صبح و شام استغفار پڑھو
 اور کوہ طریقت کسی شیخ مرفوع الاجاز کے ماتھے پر کھلو فادخل فی عباد وادخل جنتی کا مرتبہ حاصل کر کے
 مستحق جنت ہو جاؤ باقی اسکا مشرح احوال تشریح البیعت میں فقیر نے قلمبند کر دیا ہے فقط آدم میرے مطلب

آغاز بیان کہیچ غدش

تواریخ نو شیرانی میں مرقوم ہے کہ جبکہ بادشاہ نوشیروان عادل کو منظور ہوا کہ میں ایک بہت بڑا طول طویل باغ تیار کروں اور زمین
 بیہیکر عدل انھما کے اور سو قسٹ سات ہزار اٹھ سو ساٹھ برس پانچ مہینے گیارہ روز انتقال حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو
 کر کے اپنے قلم نامہ اور نہاد یونانی و عبرانی و سریانی و شامی وغیرہ کو جمع کیا اور بہت عقلا اور حکما اور وزیر پستائیس سو سال کے
 نو عیار وغیرہ کے قائم رہنے سے مطاب کرین مگر یہاں تک نہ پہنچا کہ ایک شخص کے کہ وہ عالم کتب مادی اور غیرانی کا تبار نام اسکا

دو قاین اجمست تھا اوسے پترائے یعنی ورق تانبے کے کندیدہ (جو نایاب حضرت شیت و الفی علیہم السلام حضرت
 شاہین بر فون محفوظ چلے آئے تھے) جو اب دیا او کہ ہا کہ ورق اربع کی سترہویں صفحہ میں شنبہ کی ویل یعنی تیسویں صفحہ
 ۱۴ نمبر میں کویر یعنی اوپر دریا میں یہ بیان جو دسے پترائے اوسے معاندہ کر بخوبی آگاہی تسکین ہو جائیگی اور اوسمیں سعادت و خیر کا
 احوال بخوبی کندہ اور آپ کے تمام اجداد اوسے ہر علم راہ رکھنے چلے آئے ہیں نوشیروان عادل اوسے وہ پتر نکلا اور او کو معائنہ
 کیا جس میں زبان بخراں یہ تحریر کندہ تھی جبکہ میری (حضرت آدم) اولاد قریب ایک ہزار کے ہو گئی تو میں دعا کی کہ یا اللہ العالم جو سنگ
 سنگ ابیض سنگ اسود و سنگ اصفر و سنگ حمر و سنگ اشقر کے میری اولاد تیار کرے ہے وہ تیار شدہ آفات راضی ہو
 منہدم اور تباہ ہو جائیں اور جو آفت سے بچ جائیں تو وہ دو تین سال کے عرصہ میں دیر ہو جائیں ای رب تیرا سکا
 سبب مجھ کو علم آج کہ آبادی دنیا کی پہلی بلکہ پہلی آگ کہ تجھ کو آبادی دنیا کی رکھنا منظور تو واسطے دفع مکان کے کچھ نشان
 قائم رہنے اور برکت ہونی غطا قرآن و قرادعا میری حضرت رب العزت قبول فرمائی اور بروز و شنبہ وقت دو سال پھر دوسرے پتر
 جبریل نے نزول و حلول کیا اور فرمایا آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسے ملو سلام پہنچا اور یہی سلام کہ یہ فرمایا کہ تم کو دنیا کی آبادی رکھنا
 اور اوسکی بہت کچھ ترقی دینا منظور ہے اسی میں میرے سبب کہیں اگر تو دعا کر لگا تو ہم قبول کرینگے اوسے میں (آدم) دست بردار ہوا
 جبریل نے ظہور اجابت کے علم با حق معلوم کر کے فرمایا کہ آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسے ملو سلام پہنچا اور یہی سلام کہ یہ فرمایا کہ تم کو دنیا کی آبادی رکھنا
 مطلق کا معاندہ کر دینے کا حکم دیا اسی آدم علیہ السلام اور تمہاری اولاد خوشی حاصل کرے کہ سطر زمین اسکا راز تمہیں دیا ہو میں
 اسکو تحریر کر لو کہ تم اور تمہاری اولاد اس سے افادہ حاصل کر سکو (آدم) فوراً طرغوفون شہزادہ اجنہ سے ارکب کا ایک پتر
 سفید لاکر میرے دروہر و کرہ طرغوفون شانی اللہ ایک سفید پتر میرے سامنے لاکر رکھ دیا بعد میں کہہ کہ ای جبریل بتاؤ جو امر بی
 سے تم کو علم الہی کا مکاشفہ ہوا کہ میں اپنی انگلیوں سے اس پتر پر مرقوم و منقوش کر دوں حضرت جبریل نے کہا کہ ای آدم
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں غرض کہ جو اول اسمائیل سے معاندہ فرماؤ اور اپنے حقیقت روحانی و جسمانی مذاق الست میں کام
 قالو ابلی کا وٹھاؤ اور توحید وجودی کو ساتھ علم ظاہری کے ایک سمجھو دو سمجھو اور توحید شہودی کو ساتھ علم باطنی کے ایک سمجھو
 دنیا کیو میں نقشہ کہیں غرض معاندہ کیا اور اپنی انگلیوں سے سنگ سفید پر لکھ دیا اور وہ یہ سب پتر
 پہلے اول ایک ستارہ کا پہلو ہو بعد کو دوسری مرتبہ میں چار ستارے کے پہلو پایا پتر تیسری مرتبہ میں دو ستارے کے
 زان بن چوتھی مرتبہ میں دو ستارے کا پہلو ہوا پھر چوتھیں مرتبہ میں دو ستارے کے پہلو ہوا اگلے ستارہ ہو اور او کا

نہو اس عنہ ان سبہا

اول مرتبہ

ادسلا آسمان

قطب تارہ ہزارت

آنحضرت صلم



مرتبه دوم



حضرت جبریل علیہ السلام کہہ لای ادم صلی اللہ علیہ وسلم اول بار آسمان پر سترہ کی سو دس نشانیوں کے ظاہر ہوئی اور میرور زمین پیدا ہوئی تینے ان نشانیوں کو اس طرح آسمان پر موجود پایا چنانچہ کبریا ربی ہوا کہ جبریل جو نشانیاں ہماری قدرت کی تو آسمان پر دکھاتا تیرے علم میں آگے کیا نشان آسمان پر دکھاتا ہے میں نے عرض کیا کہ یا رب العالمین میں نہیں جانتا کہ یہ کیا تیرا ہی آسمان پر موجود ہے پروردگار تو مجھ کو اپنے اسرار غیبی سے خبردار کر جو میں اسکا عارف ہو جاؤں اللہ جل شانہ تم کو اپنے فضل و کرم سے علم دے گا کہ نشانیاں یہ جبریل صاحب لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اوسکی اولاد اور اوسکی اصحاب (رضوا) اللہ علیہم اجمعین کی ہیں یہی نشانیاں موجود ہیں ایش خلق اللہ میں اور یہی نشان ہو جب تم ہو جا خلق کا ہے اور انہیں نشانیاں ہیں ایک نشان ہے کہ سال بہر قبل سے علم موت کا آجائیکہ ایک مہینہ اور دن اور وقت کا علم ہو کہ نہ کہ سو امیر کے سیکو نہ ہو گا اور کہ جبریل علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم ہو کہ جس آدمی کو اپنی زندگانی کا حال معلوم کرنا منظور ہو کہ میں کو کونسیں میں مرونگا تو سارہ حیات کو بچا لے اور اس شروع عمل بارغت سے معلوم کرے کہ جو سال آدمی کے مرنے کا ہو گا اوس سال میں تیرا حیات اوسکی نظر سے غائب ہو جائیگا تو جس سال میں مرونگا کہ مہینہ اور دن اور وقت نہیں معلوم ہو گا تو آدمی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزینکا معلوم ہو جائیگا تو برآوردی کہ اس وقت میں تھوں دھتا اور سیات سے بچا اور برکت تسبیح و استغفار میں مہر و سر سے نہیں معلوم کو ان سے وقت

اجل آید اور آگاہ ہوا ہی دم صفی اللہ کے شریعہ میں چودین تاریخ سے جبکہ بد کا بل ہو جاتا ہے تو پہلی ہوگی اور نام
 بارہ ہینوٹ کے ہیں۔ محل بارغت یعنی ہسپا کہہ تو بارغت یعنی حبیبہ جوڑہ بارغت یعنی اسادہ سلطان بارغت یعنی ہیاون
 اس بارغت یعنی ہیاون سنبندہ بارغت یعنی کنوار میں ان بارغت یعنی کاک ختم بارغت یعنی اکبرن قوس بارغت یعنی
 پس جدی بارغت یعنی مانگہ۔ دلو بارغت یعنی ہباگن جوت بارغت یعنی حیت تو لازم کہ ان بارہ ہینوٹ کی تاریخ فریت
 بین مکان وغیرہ کی قائم کرے اور تاریخ زوجیت میں ہرگز تو کما غار نکو سے اور روز یکشنبہ کو تیسری ستائین ہا مکان کی
 قائم کرے اور روز و شنبہ کو اول شاعی اور روز شنبہ کو تیسری ستائین اور روز چہار شنبہ کو اول ستائین
 اور دوسری ستائین شایر ہے اور روز پنجشنبہ کو اول ستائین اور روز جمعہ کو اول ستائین اور روز شنبہ کو دوسری

اور شکل کہیج غرض یہ ہے (قطب)

ساعت تین



ای او صفی اللہ اسکا عکس بن پڑ پڑا ہے اگر اسکا عکس کا نو نہیں دب جائیگا تو ان کی رختا قائم تہیک اور اگر نہ دے گا
 تو ہمیشہ آبادی رہیگی یا صفی اللہ کی ایک اولاد جو مکان قائم نہیں رہے ہیں اسکی ہی وجہ کہ مکان فریت کی تہیک اور
 نیک اولاد تو نہیں بنیں ہو اور کہیج غرض کا عکس بن جاتا آئیدہ کو اسکے اور تاریخ اور اوقات کا لکھنا اداہ الہی لایع ہوا تو آبا
 کہ ترقی ہوگی اور آپ اور اولاد کے مکان قائم رہینگے چنانچہ حضرت اوم اسکے پانچ روز اور پانچ اولاد کو کہیج غرض کہ اسکو سمجھنا
 جو اسکے مطابق کار بند ہو سکے عمارت قائم ہے اور جسکی اسکے خلاف کیا اسکی مکان وغیرہ کو کچھ ہی استحکام ہوا اور وہ عمارت
 بہت جلد ویران ہوگی۔ **المختصر** اس بیان کو نو شیر وان عادل کی کہ نہایت خوش ہوا اور اپنے وزیر و ن اور اسکو

عالمون اور کائنات سے چاہا کہ اس بیان کو پہنچ غرض کو دیکھ کر مجھے تیر کسب تباہ و نیک اوقات مفصل طور سے سمجھاؤ کہ کون
 کونسے عینے ایسے ہیں کہ کئی تاریخ و ساعت میں نئی غمازہای جای تو وہ قائم رہیں اور کونسے عینے نامبارک عینے ہیں
 بنواؤ کئی نام نہیں جتنی کہ ایک ایک ٹکڑا ایک ٹکڑا بنانا منتظر ہے کہ اوچھین کہیں غرض کا سایہ نہ جاؤ زمین بسعاد تمام و سکون
 تیر کہ جسے حاصل انصاف کرواد او سکی بنا ایک کمرہ عین قائم رہے علماء و حکماء میں نو مشروانی اوس بیان کو دیکھو اور سمجھاؤ تیرے
 اسناد و قیاس سے نو شیر و اعدا کو اس طرح سمجھایا جسکی تفصیل پہلے اول ان تین عینوں میں یعنی میزان بارغت یعنی ایک
 غنیمت بارغت یعنی گنہن قوس بارغت یعنی پوس میں تیر کہیں غرض کا جانب جنوب کے ہوتا، دوم ان تین عینوں میں یعنی جہاں
 یعنی ناگہ دلو بارغت یعنی ہاگن جوت بارغت یعنی حیت میں کہیں غرض کا جانب غروب تباہ سوم ان تین عینوں میں یعنی
 بارغت یعنی سیاہ اس بارغت یعنی نہاد و سنہا بارغت یعنی کنوا میں تیر کہیں غرض کا طرف شرق ہوتا، چہارم ان تین عینوں
 حمل بارغت یعنی بیساکہ ثور بارغت یعنی صیہ جوزا بارغت یعنی اسادہ میں مونہ کہیں غرض کا طرف شمال کے ہوتا۔ اور تیر کہیں غرض
 ساتھ اسطر مار ہیں کہ اگر تیر کہیں غرض کا طرف شرق ہو تو غرب مار اور اگر تیر طرف غرب ہو تو شرق مار اور اگر تیر طرف
 شمال کے ہو تو جنوب مار اور اگر تیر طرف جنوب کے ہو تو شمال مار اور اگر تیر جانب ایسی ہی عکس کہیں غرض کا اور پچھو جہاں
 کے نظر کر کے کہ عروج شرقی شب ہو یا ایزد وال آخر شب ہو یا اواسط نصف شب ہو یا ان تینوں مراتب کا معانہ
 کر لینا ضرور سے نو شیر و اعدا کے گھا کہ عروج و نزول اوسط کا معانہ کرنا کہیں غرض سے بہت مشکل ہے کوی حساب از روئے معانہ
 ایستہ میر تباہ و نیک اوقات ہر عینے کے تقسیم ہو جائیں اور کس ناکسوس سکون عالم کر لینا عیال اور حکما جو تیر کر کے اوپر
 ہوینو اسکی تقسیم و تشریح کردی کہ جسمین چہ عینے متعلق بارعہ نور ذات ہیں اور چہ عینے متعلق نار مطلق ہیں اور
 اونکائییا پہلے اول جوزہ بارغت یعنی اسادہ میں جو بنی خانہ یا پختہ و خام و باغ و نہر و کلس و قصر و طولانی و کچی و چوٹی تیار کرے
 تو انشاء اللہ انکاسات غلہ وغیرہ اوس تعمیر میں بسیار ہو و ایزد وال ارضی سماجی محفوظ دوم اسطران بارغت یعنی سیاہ
 میں جو تیر و غرہ مقربہ الہی بناتیا کری تو اولاد بسیار ہو اور نر واری اوسط و جب کی رہے سوم ماہ اسد بارغت یعنی نہاد و میں
 عمارت وغیرہ شروع کری تو اوقت سما و ارضی سے محفوظ کم ہے یعنی اولاد بہت ہو و بلکہ کم ہو و اور جاری بہت کثرت ہو چہارم
 سنہا بارغت یعنی کنوا میں کائنات کی بنیاد کر کے نو او سجا میں عورتوں سے محبت زیادہ ہو و پچھم ماہ میزان بارغت یعنی ایک
 عین کی بنیاد کر کے سلا و عین دزدی ہو و اور ارض ہو و اوی پیدا ہو و دنیا کے بکثرت مونہ و کھامیں اور شکوہ اکثر عینوں

ششم ماہ محرم بازغت یعنی اکہم میں اگر سکا وغیرہ کی بناتیار کرے تو نعمت دینی و دنیوی بہت ہوگا اور ہمیشہ خوشی اور
 خوری سے اوقات بسر کرے ہفتہ ماہ قوس بازغت یعنی پوس میں سکا وغیرہ کی بناتیار کرے تو صاحب خانہ اوسکا سکا چوڑا کر فرار
 ہوگا اور ہیشہ آفت آتش سماوی ارضی میں مبتلا رہے گا کہ کان دیر ہو جائے ہشتہ ماہ جدی بازغت یعنی اکہم میں کائنات وغیرہ کی بنا
 تیار کی جائے تو اولاد اور دیگر نعمت بہت ہوگا اور حکم حضرت حق بجا آئے گا بنا اوسکا نکی ہمیشہ قائم رہے نہم ماہ دلو بازغت یعنی ہیکہ شرف
 میں جو بناسکا نکی تیار کی تو سونا چاندی بہت میسر آوے اور دنیا بہت ہوگا کہ گزیر جاوے ہم ماہ حوت بازغت یعنی چہین
 جو بناسکا نکی شروع کی جائے تو مہیت پیدا ہوگا اور نکی دنیا کی بہت ہوگا جو بیجا رہے یا نہم ماہ حمل بازغت یعنی ہیکہ کہ شروع ہو
 سکا کی بناتیار کرے تو نعمت دینی بہت ہوگا و حدیث یاد دہانہ ہوگا اور دنیا کا افسانہ نہایت ہوگا و دہم ماہ ثور بازغت یعنی حیدر کے آغاز
 ہر جہ سکا وغیرہ کی بناتیار کرے صاحب خاندان صاحب طریح دنیا و دین میں اوسکے رخصت پیدا ہوگی نوشیر و انجان دل ہوئے
 اور وقت اور ساعت تفصیل درتحریر ہوگی باقی بلاتر و دہانہ کی بناتیار کرے اور سہ ماہ جمادی اولیٰ تو کیا آغاز فرما۔ نوشیر و انجان
 دلو بازغت شروع میں بنا۔ باغداد کی قائم کی جو انبات قائم اور آباد ہے نصف دریا درجہ سجا اور نصف دریا درجہ
 اوسجا قائم جسکو غوفین بغداد و شریف کہتے ہیں اور اس فقیر صابری لفظ رسالہ کا سنا گیا ہوا اور نوشیر و انجان کے زمانہ
 بناتیار ہے بیان بارغہ نو ذوات جزہ۔ سلطان۔ سبیلہ۔ عقیقہ۔ جدی۔ دلو۔ یہ تہہ ہر جہ متبرکات سے زیر کرب
 کے شروع کرے ہر حضرت حق بجا آئے اس وقت عظیم کے ہشتے کہ یہ ہر جہ اوسکے جیب پاھا لولا صلعم کی نشانی زیر سر عروج
 کرتے ہیں یہ برکت اور عطا فرماتا کہ زمانہ عروج کہ ہر غرض کائنات تاریخ فرویت کو منور و تابا کر دینا اسیو سطلے تاریخ فرویت
 اور افضل ہوا کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور حضرت شہنشاہ دوسرا علیہ السلام و اصحاب سلم و ترین اور وتر کی پسند
 چنانچہ فرمایا **حدیث اللہ الوتریح الوتر** پس آدمی کو لازم ہے کہ ان ہمنیوں کی تاریخ و تر میں جدید
 کام کا آغاز کرے انشاء اللہ تعالیٰ میں جو جدید کام کیا جائے اللہ تعالیٰ اوسمیں برکت عطا فرمائے گا اور اوسکے بناتیار کام ہر جہ
 تمثیل از امور اذیل میں بیان کئے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ اولاد پیدا ہونا تو زندہ رہنا۔ موضع جدید آباد کرنا تو ہمیشہ آباد رہنا۔
 فرزند بکثرت ہونا تو نیکوخت ہونا۔ دختر بکثرت ہونا تو شادی ہونا اور زندہ رہنا۔ کلسن و طمانی و گلی و چوبی عمارت پرکھنا
 مندر بار ہونا۔ موت یکسو ہونا۔ خوبصورت رہنا تو زندہ رہنا۔ محبت اپنے شوہر سے ہونا۔ محارت و غرور بنانا تو قائم رہنا۔ جمائیاں
 یا غیر جاذبہ خیر نہ کرنا تو ہمیشہ مندر بار ہونا۔ صحت جسم رہنا۔ باغ لگانا تو ہمیشہ اوسکا پھل کھانا۔ نہر کھدانا تو اوسکا جاری رہنا۔

ہمیشہ اوسکا پانی پینا تاج شاہی کی ایک کڑی اور پناہ چتر لگانا خلعت پہنا جو اس کا استعلا گنہ گار نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ
 سواری پر سوار ہونا۔ نو ساختہ تہیا کر کے لگانا جدید دستہ خواجوا کو اور پھر خاصہ اول کرنا اور دیدلنگ پر ہونا۔ چنانچہ لکھنا
 فوج کا محاکمہ کرنا یہ سب باتیں بارغہ نوزات کے مہینوں کی تاریخ فرویت میں مذکور ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو بجز تحریر بالا دین کے دنیا
 میں فلاح پا گیا اسکے علاوہ حضرت جبرگوار امام عظمیٰ جو حنیفہ نعمان ابن ثابت سلج امت رضی اللہ عنہ ارقام فرما رہے ہیں کہ روایت کی حضرت
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ چار ہفتے کے ہوتے ہیں ہر ہفتہ میں تین روز فرویت کے ہیں اول
 پنجم کا نام دوم دوشنبہ کا نام دن سوم جمعہ بعد نماز یکھیم پاش جو شخص کہ ہر شہ یوم مذکورہ میں جو امور جدید دینی اور دنیوی
 اللہ تعالیٰ توکل کر کے شروع کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ سب کام اوس بندہ کو جوبی تمام ساتھ منفعت دینی اور دنیوی کی اللہ تعالیٰ کے ہر
 بہتر شمار کیے جائیگا اور اوس میں صلح و فلاح ہوگی اور اگر تاریخ زوجیت بن علاوہ ان تین روز جو شخص امت پرستی یا کام شروع کرے گا
 ایسا امام صاحب فرماتے ہیں کہ مہندگان خدا عالم اور عالم خلق کے جانور اور گاہ ہو کہ حضرت رب العزت کو اپنے حبیب صلح
 کی نشانی کا اوٹ و عظیم کیسا پسند کہ بروج موصوفہ بالا جو تعلیم ازیر سر کبچ غرض عروج کرتے ہیں اوس زمانہ کو کسی کیست
 کہ اوس صرح میں جس کا نام آغاز کیا جاوے قائم دائم ہے اور جو کام کہ زمانہ بارغہ ناز ظلم میں کیا جاتا ہے اوس کے انجام میں خرابی
 پیدا ہوتے ہیں جس کا مختصر بیان ہے **بیان بارغہ ناز ظلم** اسرار میزان قوس جوت ٹھل نور یہ ہتھ برج
 مرتبہ باز غیت اوپر سر کبچ غرض کے عروج کرنے میں جو آداب نشانی حبیبانی صلح خلاف ہے اور سایہ کبچ غرض کو دبا میں
 اور اللہ جل شانہ کو کبچ غرض کا سایہ چھانا گویا نہیں اور یہی وجہ خاص ہے کہ سایہ دب جالی سے حضرت مومنہ دکھلائی
 اور منفعت دینی و دنیوی سدا و دہو جاتی ہے اور یہ زمانہ ترویل کبچ غرض کا سایہ تاریخ زوجیت کو ظلمت آمیز کر دیتا
 چنانچہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسوجہ تاریخ زوجیت ناقص اور فصل کریمو انی سلام کی ہے کہ اس
 وجہ سے سور ادنی نشان احمد صلیہم کے دینی پیدا ہوتی ہے اور خداوند تعالیٰ کو نہایت نا پسند اور حضرت رسول خدا علیہ
 کے نزدیک غایت کفر و دنی ہے اور وہ **لا شریک** ہے اور اس زمانہ بارغہ ناز
 ظلم کے چہ مہینو اور تاریخ زوجیت میں جن امور کا آغاز کیا جاتا ہے وہ بد انجام ہوتے ہیں اور ہر کام میں خرابی پیدا
 ہوتے ہیں مثلاً اولاد کا پیدا ہونا اور مر جانا۔ فرزند اور دختر و خرون کا بکثرت ہونا اور جوان مر جانا شہر ہر ایک موضع جہاں
 آباد کرنا تو چند عرصہ میں ویران ہوا کہ دوسرا بادشاہ کا اوس پر قابض ہو جانا اور اوسکی عمارت منہدم کر کے دوسری عمارت

تو بشارت خدا تھا اس کے لئے کہ ایک ایسی بھارت حاصل ہوگا

کامیابی و طمانی چو بی و کلی حدیثات پر چڑھنا تو ہمیشہ بیمار ہوتا اور ہرگز سسزاوار نہ تھا۔ صحت جسم کا نہ رہنا۔ اور عموماً جو
 دنیاوی بکثرت مالتی ہوتا۔ سہارت وغیرہ یہ تیار کرنا تو قائم نہ رہتا۔ جملہ اشیاء جاندار یا غیر جاندار خریدنا تو نقصا اوتھنا یا بلکہ جاندار
 سزاوار نہ بنایا۔ و سب کا اوس پر قابض ہوجانا۔ اگر باغ لگانا تو بغیر ٹھہر چکے ویران ہوجانا اور اگر تر کھایا تو اوس سے بیمار ہوجانا۔
 نہ رہنا تو بیماری بادی پیدا ہونا اور بیک ہول جاننا اور نہ ہر کا خشک ہوجانا۔ حرارت غریبی کی کم ہوجانا۔ قوت باہ کا ضعیف
 ہونا اور اگر ہونا تو سہرت انزال ہوجانا۔ اور خلف رہنا و سر بادشاہ سے کہ سباد الیک ہر قابض ہو جا علی بنی نقیصا
 جو امرا ان ہمینوں اور تاریخ زوجیت میں شروع کیے جاوینگے بد انجام ہونگے اس **فقیر صابری** موفی سال
 اپنی مدت العمر میں کہ فقیر کا قسطنین ستاسی سال کا ہے حد باجگہ امور ترقی و مالاکا امتحان ہو چکا ہے علی الخصوص ریت
 رام پور میں والیان رام پور نے نواب محمد سعید خان جنت آرا نگاہ اور نواب محمد یوسف علی خان فرسنگا اور نواب علی
 خان خلد اشیان اور نواب محمد مشتاق علیخان عرش اشیان کو بکسب کبھی غش ہدایت کی مگر اویس خیال میں نہ آئی اور جو
 اوس کا نتیجہ یہ رہا کہ وہ اب بیان کبھی غش کے مطابق تھا اور منظور آتی اس طرح تھا۔ **پس آگاہ** ہوا ای بندگان خدا کا
 علم ہر وقت یہ فقیر کا تفریق قوم و مال علی علی دنیا ہے کہ ہر آدمی کو بطریق ہند شفقانہ سمجھتا ہے کہ آپ لوگ جملہ اشیاء
 فو تیار کا آغاز و استھال شہور باز غد فو زات کے عروج اور فروریخ میں شروع کرد اور شہور باز غد فو زات کے ہمینوں
 تاریخ زوجیت کہنے چکا کہ اس کے آغاز کو بچاؤ ورنہ مستوجب بیان متذکرہ بالا کے ہو گے فقیر نے حسبہ لکھ لکھ دیا
 آئندہ اختیار ہے اور تمہیں **آگاہ** ای بندگان خدا علیم ساکنان ہفت اقلیم اسکا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ سر کبھی غش کا
 وقت تعمیر عمارت نہ ہو جائیگی اوس طرح کو بنا قائم کرے دروازہ رکھے اور گھر موقع دروازہ رکھنے کا ہو تو ایک چوٹی سی کڑی کئے
 اور اگر کڑی کڑی موقع ہو تو قد سے تابان چوڑے اور اگر بہرہ موقع ہو تو بقدر ایک گرو کے سوراخ ہونا ضرور اگر آدمی اسکا لکھ لکھ
 تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں وہ بہت آسائش سے رہیگا اور اوس کے ہر کام میں برکت و سعادت یاری کریگی اور اگر تفریق کر سکیگا
 مکان تیار ہو دیا تو یہ بنا ہو اور وہی کو کبھی غش کا علم لے تو بموجب حسبہ کے سر کبھی غش کا اگر حیا نآدب گیا ہو تو کبھی
 دیوے انشاء اللہ تعالیٰ خرابی اوس کا کئی دفع ہو جائیگی اور بفرمان حضرت سید عالم صلعم صلاح و فلاح حاصل ہوتی رہیگی فقط

قطب تاره

حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ
آلہ و اصحابہ وسلم

حضرت
شامی

حضرت
امام

شیخ
ابو

کعبه
سین

حضرت
امام

حضرت
شامی

حضرت
امام

حضرت
امام

کعبه
سین

حضرت
امام

حضرت
امام

حضرت
امام

خود تار و حیات عالم

حضرت
امام

نقشه کعبه سین غرضش بامراتب

نقشہ مکانات

بنظر مفید خلائی چہ نقشے ذیل میں فقرے بنا دے ہیں جو ہفت اقلیم کو نافع ہیں
اگر ہنگام تعمیر مکانات اسکا خیال اور لحاظ کر لیا جائیگا اور دروازے اور سکونت
موافق نقشوں کے ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس مکان میں برکت اور سکون ہمیشہ رہے گا

شمال

دروازہ بیرونی شمال کو جائز ہے

عانب شمال پر گز جائز نہیں ہے

دروازہ غریب کو جائز نہیں ہے

اگر جانب شمال کے آدمی
سے ہوں
اور جنوب کو جگہ خالی ہو
جنوب روئے

اگر شرقی آدمی ہو
شرق روئے و
غرب روئے

شرق کو دروازہ جائز ہے

بہار ۱۰۸۰ء، ۱۰۸۱ء، ۱۰۸۲ء

شرق

شمال کو دروازہ کلاں درست ہے

جانب شمال دروازہ جائز ہے

بہار ۱۰۸۰ء، ۱۰۸۱ء، ۱۰۸۲ء

اگر جنوبی آدمی ہو
جنوب روئے

اگر مربع مکان چھین پر چار جانب آدمی
ہوں۔
مربع

شرق کو دروازہ منع ہے

بہار ۱۰۸۰ء، ۱۰۸۱ء، ۱۰۸۲ء

شمال کو دروازہ جائز ہے

شمال کو دروازہ جائز ہے

اگر جنوبی آدمی ہو
جنوب روئے

اگر شمالی آدمی ہو
شمال روئے

شمال کو دروازہ منع ہے

بہار ۱۰۸۰ء، ۱۰۸۱ء، ۱۰۸۲ء

جنوب

جنوب کو دروازہ منع ہے

خاتمہ الطبع

یون المدعاؤری باریہ کتاب کتاب حقیقت گلزار صابری جبین ہمار حضرت مرشد برقی مطلق
 افتخار طریقت ہر حقیقت نیست حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری بشتی فدوی ضعی
 مولف کتاب ہذا نے بنظر فیض حقیقت و افلاک خاص عام دو سالہ یعنی رسالہ وصل عرفان محمدی
 اور رسالہ فیضان حسنیہ در بیان کہیچ بخش اور پڑائے ہیں حسب ارشاد مولوی محمد حسن
 خاندن ابن نور محمد مالک مطبع حسنی و اخبار بد بسکندری دارالکتاب طبع آباد عرف رام پور بم ہلال کبند
 باہتمام مولوی محمد حسین خاندن و حسن سہمی و خوش محمد علی خان و محمد رفیق حسن و شفیق احمد خان کے چھپکے تاریخ
 ۱۳ ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۸ ہجری بنوی مسلم مطابق یک ماہ جولائی سنہ ۱۳۵۸ شمسی
 وقت غم کو مطبع طبع خاص عام ہوتی

اللہ بسن است عاشقان را

باقی ہوس است طالبان را

حق حق
 حق

آخری درج شدہ تاریخ مخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ جریمہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتابخانه

جامعہ کائنات

- ۱۔ اگر کوئی کتاب لکھتا ہے تو اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۲۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۳۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۴۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۵۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۶۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۷۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۸۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۹۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔
- ۱۰۔ اس کا نام لکھنا چاہیے۔

